کی خوراک جنگل میں ہوتی ہے۔ بغیر پشو بکشی کے جگ پورا نہیں ہوتا یہ وید کی شرتی ہے
جگ سے دیوتاؤں کی پوجا ہوتی ہے۔ گائے۔ بکرا۔ مینڈھا۔ انسان۔ گھوڑا۔ خچر
گدھا یہ سات جیو گاؤں کے رہنے والے ہیں۔ شیر چیتا۔ سور۔ بھینسا۔ ہاتھی۔ ریچھ۔
ہرن وغیرہ کی جنگل میں بودوباش ہے۔ برھما جی نے جب جگ کا اپدیش دیا۔ بکرا۔
گھوڑا جگ میں چڑھانا جائز بنایا اس وجہ سے جگ میں پشوؤں کا چڑھانا لوگ
روا رکھتے ہیں۔ اور یہ بھی سمجھتے ہیں کہ جو پشو بلدان کیا جاتا ہے وہ سیدھا سرگ کو
جاتا ہے۔ جگ کرنے والے کو بھی سرگ کی چاہ ہوتی ہے اور سرگ کا ملنا بغیر جگ کے
ممکن نہیں۔ گائے اپنے دودھ۔ دہی گھی۔ گوبر اور مٹھا سے جگ پورن کر دیتی ہے
بیل کے دم سینگ اور چرن سے جگ پورا کیا جاتا ہے یہی طریقے جگ کے ہیں۔ جو
انسان بغیر منورتھ کے جگ کرتا ہے۔ وہ جگ میں ہنسا کرنا مناسب نہیں سمجھتا جگ کرنے
والا کسی سے دشمنی نہیں رکھتا۔ تمام مخلوق کا ہمدرد ہوتا ہے۔ [illegible] ن امرت پینے کی غرض
سے جگ کرے۔ یا کسی سے جگ کرنے کی تحریک کرے وہ [illegible] رگ میں جاوے گا
جگ نہ کرنے والوں کو نہ دنیا ہی میں آرام نہ سرگ ہی نصیب میں ہوتا ہے ٭

ادھیائے ۲۱

کپل دیو اور لوم رسمی رشی کا سمباد

کپل دیو نے جواب دیا کہ وید کے عالم گائے سے دودھ۔ دہی۔ گھی وغیرہ لے کر
جگ کرتے ہیں کیا وہ عقلمند نہیں ہوتے وہ وید عالم ہیں ہتیا کرنا اُن کے مذہب میں
نہیں۔ پشوؤں کے شمار میں تو گئو نہیں آ گئی۔ گئو کا مارنا کسی رشی منی نے جائز قرار نہیں دیا
یہ ضروری ہے کہ جو پشو جگ میں بلی دئے جاتے ہیں وہ سیدھے سرگ
میں جاتے ہیں۔ اور جگ کرنے والا بھی پشوؤں کے ساتھ سرگ میں آنند بھوگتا ہے
دنیا میں جگ ہی مقدم ہے جگ ہی کی وجہ سے دنیا قائم ہے۔ اس بیان سے مترشح ہے
کہ جگ میں پشوؤں کا چڑھانا ضروری ہے لوم رسمی رشی گرہست لوگوں سے جیو دان
[illegible]

گرہستی لوگ زیادہ دکھائی دیتے ہیں۔ دوسرے آشرم میں سنسان کی ترقی نہیں ہو سکتی غلہ۔ گھاس۔ جڑی بوٹیوں کا (جڑی بوٹی سے دوائیں بنتی ہیں) صرف گرہست آشرم میں ہوتا ہے۔ گرہست آشرم والا برہمن پیدائش سے مرنے تک منتروں سے کام میں شدھی حاصل کرتا ہے۔ ولادت کے وقت بھی منتروں سے مطلب برآری ہوتی ہے۔ پوجا پاٹ میں منتر ہی کام آتا ہے۔ مرتک کرم اور شرادھ ترپن وغیرہ میں منتر ہی پڑھے جاتے ہیں مختصر یہ کہ وید منتر پر دنیا کا مدار ہے۔ جو برہمن وید منتروں سے جگ کراتا ہے اس سے کبھی پاپ نہیں ہو سکتا۔ گئو کی وجہ سے انسان کی زندگی ہے۔ دودھ۔ دہی۔ گھی۔ زندگی کیا بلکہ موت میں بھی کام دیتے ہیں۔ سنساری جیوؤں کی ماتا گائے ہے۔ اسی وجہ سے گیانی لوگ گئو بدھ جائز نہیں رکھتے۔ گھی۔ دودھ دہی مکھن وغیرہ سے جگ کو پوتر کرتے ہیں۔ آپ گیانی مہاتما ہیں جو باتیں وید کے خلاف ہوں اُسے برہن کیجئے [illegible] کی حیثیت سے ہم نے اتنی باتیں کہیں۔ لیکن اس بات کا فکر ہے کہ جگ میں پشو [illegible] پڑھانا ضرور جائز رکھا گیا۔ آپ مجھے ناستک سمجھتے ہیں لیکن ناستک نہیں ہوں۔ جگ کرنا سناتن سے چلا آتا ہے۔ ویدوں میں بھی اس کا صواب عظیم تصور کیا گیا ہے یہاں تک۔ تو لکھا ہے کہ تمام کائنات جگ ہی کی وجہ سے قائم ہے۔ اگر جگ نہ ہوتے تو اب تک گناہوں کی وجہ سے پرلے ہو جاتی۔ جگ سے موکش کی گت حاصل ہوتی ہے ٭

ادھیائے ۲۲

لوم رسمی رشی کے سوال پر کپل دیو کا جواب

بھیشم جی۔ اے دھرم پتر۔ کپل دیو جی لوم رسمی رشی سے فرماتے ہیں۔ سنیاس ہی سے موکش ملتی ہے جب سنیاس میں عبور ہوا گیان پیدا ہوا۔ اور گیان سے موکش ملجانا دشوار نہیں۔ سنیاسی لوگ نہ کسی سے دشمنی کرتے اور نہ کسی سے دوستی۔ دنیا سے دنی جال اور کپٹ کا گھر ہے اس میں اُلجھنا سنیاسیوں کا دھرم نہیں۔ ہر جگ کے دھرم علیحدہ علیحدہ ہیں۔ لیکن جان مارنا کسی جگ میں جائز نہیں رکھا گیا۔ پشوؤں کی قربانی کرنے والے [illegible] اچھے کرم کرنے والے آدمی

مد اندیشی سے کام لیتے ہیں۔ اُن کی عقل رسا ہوتی ہے وہ کبھی ہنسا کے مرتکب نہیں ہوتے شاستر پڑھتے اور اُس کے احکام کے پابند رہتے ہیں شاستر پڑھنے سے گیان ہو جاتا ہے اور گیان سے موکش ملتی ہے نفس کشی کرنا۔ راست گفتار ہونا جان نہ مارنا غرور اور رقابت سے پاک رہنا یہ راستے برہم مارگ کے ہیں۔ عالم لوگوں کے دل آئینہ ہیں۔ اُن سے نیک و بد چھپے نہیں۔ اسی سے ویراگ ہو جاتا ہے۔ سرب ویاپک نارائن اویناشی ہے۔ آتما اُسے جلد پہچان لیتی ہے۔ قلب کی صفائی سے برہم کا پہچاننا مشکل نہیں۔ وہ پورن کلا سرب روپ سب کا سوامی ہے۔ سب جیووں میں ویاپک ہے۔ اس لئے اسے منی ہنسا کرنا درست نہیں سمجھا جاتا۔ یہی میرا مذہب ہے ٭

ادھیائے ۲۳

اہنسا جگ کا بیان

راجہ یدھشٹر نے سوال کیا پتامہ جی! ایشر کی بھگتی کے متعدد راستے ہیں لیکن خالص دھرم کے واسطے بھی کوئی جگ ہے ٭

بھیشم جی۔ دھرم راج! بدربھ دیش میں ایک برہمن جگ کیا چاہتا تھا جنگل میں اُس کا مسکن تھا۔ بن میں سوائے شاگ کے کچھ دستیاب نہ ہوا۔ یعنی شیاماک سورج پرنی سور چیلا کے سوائے اور کوئی پھل پھول نہیں ملا۔ یہ ساگ بالکل کڑوے اور بدذائقہ تھے۔ مگر برہمن کے تپ کے زور سے یہ تینوں شاگ خوشبودار اور خوش ذائقہ ہو گئے۔ برہمن انہیں کو غنیمت سمجھا۔ پشوؤں کا چڑھانا روا نہیں رکھا ہر چند اس کی نیک طینت بیوی جس کا نام پشکر دھارنی تھا یہ بضد ہوئی کہ جگ میں پشو کا بلیدان ہو۔ لیکن برہمن اُس کی باتوں پر نہ آیا پشو کا بل دینا نا پسند جانا بیوی بھی مجبور ہو گئی اور اپنے خاوند کی مرضی پر قانع ہو کر خاموشی اختیار کی اتفاق سے شکر جی جو کسی سراپ سے ہرن ہو گئے تھے جگ میں موجود تھے دھرم راج بھی آ گئے۔ اور برہمن سے فرمایا کہ یہ تم کیا کرتے ہو۔ کہیں ساگ پات کا پشو بنا کر جگ میں چڑھایا جاتا ہے جگ کرنا ہو تو ایسے [illegible] تے ہیں

ساوتری دیوی۔ جو سورج لوک میں رہتی تھی۔ برہمن کے یہاں آئی وہ دھرم راج کے کلام کی تائید کرتی رہی۔ مگر برہمن نے اُن کے اعتراض کا جواب دیا کہ جو ہرن جنگل سے بھاگ کر میری شرن آیا ہے اس کا بلی نہ دوں گا۔ حاشا یہ دیکھا نہ جائے گا۔ کہ ہرن بیچارگی کے ساتھ ذبح ہو۔ دیوی بولی۔ تو جگ تمہارا اسی طرح مقبول نہ ہوگا۔ یہ کہکر ساوتری تو چلی گئی۔ مگر شنکرجی جو ہرن کے لباس میں تھے بولے کہ اے برہمن تم مجھے اپنے جگ میں بل دیدو۔ میرا اُپکار ہوگا۔ جگ میں بل دئے جانے سے سرگ ملتا ہے اس لئے اے دیوتا تمہاری وجہ سے سیدھا سُرگ چلا جاؤں گا۔ اور تم بھی لو ان پر بیٹھ کر سرگ میں باس کر دگے لیکن برہمن ہنسا کرنے پر راضی نہ ہوا۔ کیونکہ اُس کے دھرم کے خلاف تھا۔ ساگ پات ہی سے جگ۔ پورن کیا اسے جدھشٹر ہنسا جگ سے دھرم دان لوگ فیض یاب نہیں ہوتے +

جدھشٹر۔ ساوتری دیوی اور دھرم راج ہنسا جگ کرنے پر کیوں بضد ہوئے + بھیشم۔ دونوں نے اس کے دھرم کی جانچ کی تھی۔ جب دیکھا کہ وہ اپنے دھرم پر قائم ہے تو دونوں آشیرواد دے کر چلے گئے۔ وہ برہمن بھی اپنی عورت کے ساتھ سُرگ میں گیا۔ اے راجہ اہنسا آتمک جگ کی فضیلت دھرم دان لوگوں کے نزدیک بالکل نہیں ہوتی برہم کے چاہنے والے کبھی جان نہیں مارتے۔ یہی اُن کا دھرم ہے اور ایسے جگ سے دھرم قائم رہتا ہے +

ادھیاے ۱

برہم سے روح کا اتصال

جدھشٹر۔ پتامہ جی! روح کا اتصال برہم سے کیونکر ہو سکتا ہے؟
بھیشم جی۔ جو لوگ برہم کی عظمت کے قائل ہیں۔ یا جن کے عناصر میں برہم کی فضیلت اپنا رنگ جمائے ہے۔ وہی موکش پدارتھ حاصل کر سکتے ہیں جن کے دل میں دنیا کی بے ثباتی۔ دھرم کرم کے خیالات۔ ارتھ۔ دھرم۔ کام۔ موکش کے حصول کی تدبیریں وحدانیت کے شبے۔ تصوف کی راہیں۔ توحید کے مسئلے جاگزیں ہیں وہی اس بحر ناپیدا کنار سے عبور کر سکتے ہیں۔ یا جن کا بے لوث دامن عیب جوئی۔ کور باطنی۔ غیبت۔ بغض و حسد۔ جاں کشی کے بدنما دھبوں سے پاک ہو وہی اس نازک اور بسیط راستے میں گذر کر سکتے ہیں۔ وہ ہمیشہ گرو۔ ماں۔ باپ کی خدمتگذاری کر کے شانت چت ہو کر جو اس خمسہ پر مسلط ہوتے ہیں۔ کفایت شعاری اُن کا خاص شیوہ ہے۔ آمدنی اخراجات پر کفایت نہیں کرتی تو بھی کمی معاش پر شاکر و صابر رہتے ہیں۔ ایسے ہی لوگ برہم سے ادھار ہو جاتے ہیں +

جدھشٹر۔ آپ کی ذہانت اور علمیت کی داد کون ایسا شخص ہو گا جو نہ دے گا۔ مگر میری جو کیفیت ہے اس سے ہیں واقف یا میرا انارائی افسوس تمام کنبہ گرد برد ہو گیا۔ جوانان صف شکن و بہادران روئے زمین کے کارنامے آنکھوں کے سامنے پھرتے ہیں اُن کی لاشیں زمین پر لوٹتی دکھائی دے رہی ہیں۔ لعنت ہے اس جسم پر کہ جس کے باعث سے گرو۔ سالے۔ ماموں۔ بیٹا۔ بہنوئی سب خاک میں مل گئے اور ناپاک جسم ابھی تک بےحیائی لا دے آپ کے سامنے منہ دکھا رہا ہے۔ کرپا کر کے

حصول نجات کی تدبیریں بتائیے جس سے دنیا کے بھرم جال سے نجات پاکر پرماتما میں واصل ہو جاؤں +

بھیشم جی۔ اے پانڈو نندن راجہ دکھ اور سکھ کسی کو قرار نہیں۔ سکھ سے دکھ ہوتا ہے اور دُکھ کے بعد موکش ہو جاتی ہے۔ یہ وید کا مسئلہ ہے۔ جتنی اشیا پیش نظر ہیں سب فانی ہیں۔ اے راجن تم سا پرتاپی راجہ اس سنسار میں اب نہ ہوگا۔ دھرم تپر ہو کر دھرماتما ہوئے۔ گیانیوں اور رشیوں کی صحبت سے فیضیاب ہو کر دل بھی منور ہو گیا تمہیں موکش ملنے میں کوئی تردد نہیں۔ رہا یہ امر کہ جو کبیدگی معرکۂ جدال و قتال سے ہوئی ہے۔ اس کے دفعیئے کی تدبیریں چاہتے ہو۔ تم خود عقلمند ہو عقلمند دل کو اشارہ کافی جو پیدا ہُوا مرا۔ کوئی ابد تک نہ زندہ رہا اور نہ رہے گا۔ پیدا کرنے والا اور مارنے والا کوئی دوسرا ہے۔ پھر تمہارا کیا قصور تم نے کچھ نہیں کیا شدنی بھی کوئی چیز ہے دُکھ اور سکھ سے مجبور ہو کر کبیدہ ہونا عقل پسند نہیں کرتی۔ دنیاوی افکار برمھ کے سد راہ ہیں کبھی برمھ تک پہنچنے نہیں دیتے جس طرح ہوا کا کوئی اصلی رنگ نہیں خاک دھول سے مل کر کالی لال اور زرد ہو کر آسمان پر محیط ہو جاتی ہے۔ اسی طرح روح بھی عذاب و ثواب سے ملبوس ہو کر انواع اقسام کے اجسام میں گھومتی پھرتی ہے۔ جیو آتما گیان کی روشنی سے منور ہو کر دل کی تاریکی زائل کر دیتا ہے۔ تب سناتن برمھ کا جلوہ پیش نظر ہو جاتا ہے۔ اسی برمھ کو رشی منی اپنی زبان میں کرم اپاسنا کہتے ہیں۔ اے راجہ برمھ ہر وقت ساتھ ہے۔ دیدۂ تحقیق سے دیکھو تو ضرور اس کا نور دکھائی دے گا۔ جس طرح کوئی شخص گردن میں لعل بے بہا مرصع طوق زیب گلو کئے ہو مگر دھیان سے اتر گیا ہو جب خیال آجائے کہ نیچی نظر دل سے گردن میں دیکھے گا۔ وہ طوق نظر آجائے گا اسی طرح پرماتما گھٹ گھٹ پاس ہے کہیں دور نہیں۔ اس کے وصال کی تدبیریں کرو گے تو اسے دور جا ہو جاؤ گے جب گیان ہوگا تو خود بخود برمھ کا پرتو نظر آجائے گا بغیر گیان کے برمھ نہیں مل سکتا۔ اور گیان یا مقتا کش رشیوں منیوں کی صحبت سے آجاتا ہے +

ادھیائے ۲۷

شکر جی اور برترا اسر کا اتہاس

بھیشم جی تمہاری باتوں پر برترا اسر کا قصہ یاد آیا۔ ایک روز شکر جی برترا اسر سے

اس طرح گویا ہوئے۔ اے دیتوں کے راجہ جتنا ٹھاٹھ باٹ ہے سب یہیں رہ جائے گا۔
کوئی ساتھ نہ دے گا۔ سلطنت و دولت باعث ناز ہے اگر تم نے اندر پر جیت لی تو کیا ہے
اس کو بھی قرار نہیں کیا اسی غم سے مغموم ہو کر افسردہ دل ہو رہے ہو۔ چہرے پر بشاشت
نہیں برستی کچھ کبیدگی سی ظاہر ہوتی ہے آخر سبب کیا ہے۔ سکھ پر ناز کرنا دکھ سے
غمگین ہونا دونوں کا فضول ہے *

برتر اُسر۔ مہاراج! اتپ اور ست کے زور سے مجھ پر تمام کیفیت روشن ہے کوئی بات
چھپی نہیں۔ زندگی موت ساتھ ہیں دنیا بے ثبات ہے کسی میں استقرار و استقلال نہیں اُن
امور کی پیچیدگیوں پر پہنچ گیا ہوں۔ اسی وجہ سے نہ خوشی ہے نہ رنج نہ افسردگی ہے نہ غم۔
عذابیوں کا مسکن سقر ہے اور ثوابیوں کا وطن بہشت بریں سمجھا جاتا ہے۔ بہت سے
جیو جادۂ اعتدال سے باہر ہو کر آواگون میں پھنسے ہوئے ہیں۔ کوئی جیو پشو پکشی حشرات
الارض یعنی کیڑے مکوڑے۔ نملیط یعنی بھنسٹائے کیڑے ہو کر میعاد معینہ پورا کر رہے ہیں ایشر
سرب و یاپک ہے۔ اُسی کا خادم ہوں۔ اسی کا نور دنیا میں پرتوفگن ہے۔ اسی کی مرضی سے
آج مجھ میں اتنی قدرت حاصل ہے۔ کہ دیوتاؤں کے راجہ اندر پر فتحیاب ہو کر اندرپوری
میں بامن و عافیت راج کر رہا ہوں۔ انسان۔ حیوان۔ پرندے۔ پشو وغیرہ جتنی روحیں
ہیں سب دکھ اور سکھ سے متصل ہیں اور سب نرک اور سرگ حاصل کرتے ہیں دھرم
راج جی سے سزا پاتے ہیں۔ البتہ برہم گیانی اس عذاب سے دور رہ کر پرماتما سے مل
جاتے ہیں برتر اُسر کی ان باتوں سے شکر جی متحیر ہو گئے۔ اور پریکشا کی غرض سے
پوچھا۔ اے راجہ تمہاری عقل رسا کی تعریف نہیں ہو سکتی بڑے عالم اور ودیادان ہو۔
لیکن حیرت اس بات سے ہے۔ کہ تمہارا جسم تامسی ہے یعنی راچھس ہو کر ایسی باتیں کرنا۔
دیتوں کی قوم سے بعید معلوم ہوتا ہے *

برتر اسر۔ مہاراج کسی وقت میں نے اس قدر ریاض کیا تھا۔ کہ میرے تپ کے سامنے
دیوتاؤں رشیوں منیوں کا تپ پیش نہ جا سکا۔ تین لوک میں میرے تپ کا بکھان ہونے لگا
تپ کے زور سے دیوتا۔ گندھرب۔ رشی منی قابو میں آگئے۔ غرضکہ کل کائنات پر میری
حکومت کا سکہ بیٹھ گیا رفتہ رفتہ تپ کا ذخیرہ گھٹنے لگا۔ اقبال و اجلال کمی پکڑنے لگے ناچار
تسلی دے کر دل کو سمجھایا تھا۔ کہ دولت و ثروت پر گھمنڈ کرنا زیبا نہیں۔ سرگ کی چاہ

ہوئی۔ جنگ میں جدل کی تمناؤں نے گدگدانا شروع کیا۔ کہ یہی ایک طریقہ ہے جس سے سرگ ہاتھ آسکتا ہے۔ آج اس کارزار کی نیت ہی کی وجہ ہے کہ بشن بھگوان اور اندر وغیرہ دیوتاؤں کی زیارت ہوئی اب میرا سوال ہے۔ کہ حصول برہم کے کون طریقے ہیں اگیان یا گیان کیونکہ اگیان ہوکر میں نے بشن بھگوان کا درشن کیا۔ اگر گیانی ہوتا تو اتنی جلد نارائن جی کے درشن ہونا محال تھا۔ یہ سمجھائیے؟

ادھیائے ۲۸۱
بشن بھگوان کا مہاتم

شکر جی ... یا ایک۔ نرنکار جتی سروپ پرماتما کو نمسکار ہے۔ جن کے اشارے سے کل کائنات پیدا ہوئی جن کی زبردست بھجائیں آسمان و زمین پر اپنا قابو کئے ہوئے ہیں جن کی تین ... پیدائش کا مخزن ہے۔ اس براٹ روپ انترجامی کو بار بار ڈنڈوت ہے جن کی رحمت سے تمام جیوؤں کا پالن ہوتا ہے۔

شکر جی اور برتراسر میں باتیں ہو رہی تھیں اتنے میں سنت کمار جی آتے ہوئے دکھائی دیئے ... ہوکر پرنام کیا اور پر تکلف آسن پر بٹھال کر پوجا کے دست بستہ ہو کر عرض پیرا ہوئے کہ زبان مبارک سے پرماتما بشن بھگوان کا مہاتم سننا چاہتے ہیں آپ ہماری خواہش کو پورا کیجئے۔

سنت کمار جی۔ اے دانویندر (یعنی دانوؤں کے راجہ) جو سرب ویاپی نارائن سب جیوؤں کا پالن کرتا ہے گھٹ گھٹ باسی ہے۔ حیوانات نباتات جماد ات کی پیدائش اسی سے ہوئی۔ انہیں کی قہر آلود نگاہوں سے تمام دنیا خاک ہو جائے گی (یہی پرلے ہے) جب دریائے رحمت جوش مارتا ہے تمام کائنات کی ازسر نو آفرینش ہو جاتی ہے۔ ان کے اوصاف بیان کرنا انسانی طاقت سے بعید ہے۔ دیوتا اور فرشتے بھی اوصاف بیان نہیں کر سکتے تاوقتیکہ جپ تپ نہ کیا جائے اس ... سکے۔ ... اسرار سے آگاہی نہیں ہو سکتی۔ البتہ جوگ دھارنے اس سے دوچار ہو جاتے ہیں۔ گیانی جوگ ریاضت کر کے پرماتما میں مل جاتے ہیں ان کا دل آئینہ ہوتا ہے ضلالت اور گمراہی کی زنگ آلود سیاہی قلب پر نہیں ... نذر گزر ... طلائی زیوروں کو آگ دکھا کر

اُن کی کثافت دور کر دیتا ہے اسی طرح جگ اور تپ سے گناہ دور ہو کر جسم پاک ہو جاتا
ہے۔ جس طرح خوشبودار پھولوں کے ذخیرے میں سرسوں کی خوشبو محسوس نہیں ہو سکتی
اسی طرح جب تپ کے پھلوں سے گناہ کی غلاظت نہیں رہتی۔ رجوگن۔ تموگن۔ ستوگن
نارائن جی کے روپ میں پرتھی چرن ہے۔ سرگ مستک۔ شمال۔ جنوب۔ مشرق۔ مغرب
یہ چاروں بھجا ہیں۔ آسمان اُن کے کان ہیں۔ آفتاب ماہتاب دیدۂ نور عقل رسا
اُس مجسم نور کی گیان ہے۔ ایسے نارائن سے اتصال ہونا گیانی پرشوں ہی کا کام ہے
جب اس سراپا نور سے وصال ہو گیا موکش ہو گئی۔ ویدوں کے منتر نارائن جی کے
جسمانی روئیں ہیں۔ خالق ہو کر برمھا کہلایا۔ رازق ہو کر بشن کے نام سے نامزد ہوا
جابر ہو کر مہیش نام سے سنگھار کیا۔ وہی برمھا۔ وہی بشن۔ وہی مہادیو۔ وہی شونی کمار
وہی اندر برن کبیر ہے۔ یہ سب دیوتا نارائن جی سے پیدا ہوئے۔ اس کا پرتو تمام کائنات
میں پھیلا ہوا ہے۔ چاندرائن برت رکھنے اور ستوار تج جگ کرنے والوں کے
ہر وقت ساتھ ہو۔ پہلی تتھ کو ایک۔ دوج کو دو۔ تیج کو تین لقمہ اس طرح پورنماشی تک
بڑھاتا جاوے پھر ایک کم کرتا جاوے اور چودس۔ اماوس۔ پرواکو نراہار برت رکھے
اس کو چاندرائن برت کہتے ہیں) سات بیوہ رکھنے والا دب۔ ساتکی۔ سم دم وغیرہ برتوں
کے دھارن کرنے والا۔ پہلے لال برن بھاگ پاتا ہے پھر زرد رنگ دیو بھاگ سے
مستفیض ہوتا ہے۔ پھر بجلی کی طرح سفید برن ہو جاتا ہے۔ غرضکہ جیو اٹھیں مارگوں
میں دوڑتا پھرتا ہے۔ یعنی آٹھ طرح کے برنوں سے اتم لوک کی پراپتی ہوتی
ہے۔ دھوم مارگ سے پندر لوک حاصل ہوتا ہے اس کے بعد برہم لوک میں نواس
ہوتا ہے۔ ان سب سے اعلےٰ رتبہ گیان ہے۔ گیان ہی سے موکش ہو جاتی
ہے شکل برن کی خواب کی سی حالت ہوتی ہے اس کا نام تری اوستھا ہے مکت
چاہنے والے انسان ان مارگوں کی تمنا نہیں کرتے۔ جوگ بل سے مہرلوک۔ جن
لوک۔ تپ لوک۔ ست لوک حاصل ہوتے ہیں۔ شکل برن رکھنے والے جوگیوں کو
جیون مکتی حاصل نہیں ہوتی جو جوگی جوگ کو اچھی طرح سادھن نہیں کرتا۔ وہ کلپ تک
جونوں میں بھرما کرتا ہے۔ آخر میں نرگ لوک ملتا ہے۔ پھر انسان ہو کر پچھلے شبھ کرموں
کے ثواب سے اچھے خاندان میں پیدا ہوتا ہے۔ اگر ریاض ہو گیا عبادت

گزار رہا تو برھم لوک ملنا دشوار نہیں۔ برہم لوک سے شیولوک اور شیولوک سے برمھ
پرماتما میں لپت ہوجاتا ہے۔ الغرض شبھ کرموں سے برھم پراپت ہوتا ہے اسی کو موکش
کہتے ہیں۔ تمہارا سوال تھا کہ اگیانی ہوکر نارائن کا درشن پایا۔ اس میں بھی پورب جنم
کا سنسکار ہے۔ تپ اور جگیہ کے ثواب سے تمہیں وہ دن نصیب ہوا کہ بھگوان کے
درشن مل گئے۔ مگر مکتی اُسی وقت ہوگی جب گیان ہوگا۔ برترا سُر کا سندیہ سنت کمار جی
کی باتوں سے جاتا رہا +

پتامہ جی راجن! وہ جوتی سروپ پرمیشر بھی کرشن بھگوان ہیں جن کا روپ ست جگ میں گور
برن اور تریتا دواپر میں نیل برن نیلم کی طرح جھلکنے والا ہے۔ پرتھی پر بھگتوں کی رکشیا کے
لئے اوتار دھارن کیا اس پرماتما کو کوئی نہیں جان سکتا +

ادھیاے ۴
اندر اور برترا سُر کی لڑائی

راجہ جدھشٹر۔ ایسا بھگت پرماتما بشن بھگوان کی اُپاسنا کرنے والا کس طرح راجہ
اندر کے بجر سے مارا گیا +

بھیشم جی۔ پورب جنم میں راجہ اندر رتھ میں سوار دیوتاؤں کے ساتھ گشت کر رہے تھے
ایک مقام پر برترا سُر کو کھڑے پایا۔ جو نہایت طویل القامت اور مہیب صورت تھا۔ ترلوک
میں کوئی ایسا نہ تھا کہ جو اس پر فتح پا سکتا۔ دیوتا اور دانو اُس کی ہیبت ناک شکل دیکھ کر خوف
زدہ ہو گئے۔ برترا سر پر ہتھیاروں کی بوچھاڑ کرنے لگے۔ وہ بھی تیغ آبدار کھینچ کر دیوتاؤں
کو خاک میں ملانے لگا۔ غرضکہ بازار جدال و قتال گرم ہوا دیوتا اُس کی تیغ کی آنچ
سہ نہ سکے بھاگ کھڑے ہوئے۔ کچھ مارے گئے۔ راجہ اندر مارے خوف کے
تھر تھر کانپنے لگے۔ اتنے میں بسشٹ جی نمودار ہوئے۔ فرمایا کہ ڈرو نہیں تمہاری
مدد بشن بھگوان اور شیوجی کریں گے وہ دیکھو آ رہے ہیں۔ بشن بھگوان اور شیوجی کے آتے
ہی راجہ اندر کو کچھ ڈھارس ہوئی۔ بشن جی نے اندر کے بجر میں پرویش کیا برہسپت جی
دیوتاؤں کے گرد راجہ اندر کے ساتھ تھے۔ اُنھوں نے اندر کی بڑی تعریف کی۔ تم
شیوجی کی ... بشن بھگوان کی اعانت سے ... برترا سُر پر فتح پاؤ گے ... استقلال

کو ہاتھ سے جلنے دو اور اپنے بجر سے اس پر حملہ کرو۔ دھرو یوتاؤں نے متفق ہو کر اس زور سے نعرہ مارا کہ برترا اسر کے دل پر وحشت سوار ہوئی۔ لڑائی شروع ہوئی طرفین سے تیروں کی بارش ہتھیاروں کا مینہ برسنے لگا۔ اتفاقاً برترا اسر نے جمائی لی اس موقع کو غنیمت جان کر راجہ اندر نے اس زور سے اُس کے منہ پر بجر مارا کہ وہ تاب نہ لاکر زمین پر گر پڑا اور گرتے ہی روح قفس عنصری سے پرواز کر گئی۔ دیوتاؤں اور رشیوں نے دیوئیندر کی استت کی +

ادھیائے ۵

اندر کے تعاقب میں برمھ ہتیا کی روانگی

بھیشم جی گہر ریز ہیں کہ برترا اسر کے گرتے ہی اس کے منہ سے ایک اگن نکلی جو شکل عورت تھی (اس کا نام برمھ ہتیا ہے) بڑے بڑے ناخن۔ تیز دانت کھلے ہوئے لمبے بال خونخوار آنکھیں۔ گردن میں کھوپریوں کی مالا پڑی ہوئی اندر کے تعاقب میں دوڑی۔ دیوئیندر یعنی راجہ اندر ہیبت زدہ ہو کر بھاگے اور سُرگ میں جا کر پناہ گزینی اختیار کی۔ برمھ ہتیا بھی تعاقب کناں ساتھ یعنی سرگ گھیر لیا۔ اندر اس نئی مصیبت سے مغموم ہو کر اپنی محافظت کے لئے کمل نال میں گھس گئے۔ برمھ ہتیا وہاں بھی پہنچی اور اندر کے پاؤں کو باندھ دیا۔ اندر نے اپنے چھٹکارے کی بہت سی تدبیریں سوچیں ایک بھی کارگر نہ ہوئی۔ ناچار کشاں کشاں برھما جی کے شرن آیا۔ برھما جی نیجا جت کے ساتھ برمھ ہتیا سے مخاطب ہوئے۔ اے بھوانی اندر کو چھوڑ دو میری معروض قابل پذیرائی ہے۔ رد نہ کرنا چاہیئے۔ ماسوا اس کے جو تمہاری غرض ہو مو بمو کہو حتی الامکان تمہاری خواہش پوری کی جائے گی +

برمھ ہتیا (برھما جی سے) آپ تینوں لوک کے مالک ہیں۔ آپ کی دلپذیر تقریر سے غصہ فرو ہو گیا۔ صرف اپنے رہنے کا استھان چاہتی ہوں۔ آپ کے حکم سے سرتابی تو ہو نہیں سکتی لہذا اندر کو چھوڑ دیا +

برھما جی کچھ دیر غوطہ لگا کے سوچتے رہے آخر کو اگن سے فرمایا کہ برمھ ہتیا کا چار حصوں میں منقسم کرنا مقصود ہے۔ چوتھا حصہ تم کو دیا جائے گا۔ اگنی ہاتھ جوڑ کر

بولی۔ اے خالق! پھر میری موکش نہیں ہوسکتی +
برھماجی۔ اے اگنی تم کیوں گھبراتے ہو سہل سی ترکیب ہے۔ جو لوگ کھانا پکاکر تیری آہوتی نہ دیں گے یعنی تیرا بھوگ نہ لگائیں گے اُن پر یہ برھم ہتیا سوار ہوگی۔ پھر برھماجی نے جڑی بوٹیوں کو یاد فرمایا۔ ایسی باتیں اُن سے بھی کہیں۔ جڑی بوٹیاں بھی برھماجی کے کہنے کو ٹال نہ سکیں لیکن اتنا ضرور کہا کہ ہماری موکش اس ہتیا سے نہ ہوسکے گی۔ سردی گرمی برسات اپنے سر پر لیتے ہیں یہی ہمارا تپ ہے اس کا خیال حضور پر واجب ہے +
برھماجی۔ جو شخص پھلے پھولے درخت پر تیر چلاوے گا وہ برھم ہتیا کا ماخوذ ہوگا تمہاری موکش ہوجاوے گی +
اس کے بعد اپسرائیں یاد کی گئیں۔ اُنہوں نے حسب موقع برھم ہتیا سے گریز چاہا برھماجی نے فرمایا کہ جو انسان حیض کے وقت عورت سے مباشرت کرے گا۔ اس پر برھم ہتیا سوار ہوجاوے گی۔ پھر جل یعنی پانی کی طلبی ہوئی۔ اس سے بھی ایسی گفتگو پیش آئی۔ برھماجی بولے کہ جو آدمی دریا تالاب یا کنوئیں میں تھوک۔ غلیظ یا پیشاب کرے گا وہ برھم ہتیا سے دوچار ہوگا۔ اسی طرح اگنی۔ درخت (یعنی جڑی بوٹیاں) اپسرا۔ جل وغیرہ برھماجی کا حکم مان کر اپنے اپنے استھانوں پر گئے۔ وہ برھم ہتیا بھی اُنہیں چاروں کے ہمراہ ہوئی اور اندر اندراسن میں آکر راج کرنے لگے۔ اشومیدھ جگ کرکے برھم ہتیا سے نجات پائی۔ اسی طرح اے راجن! تم بھی اشومیدھ جگ کرکے ہتیا سے رہت ہوجاؤ گے اور جو آدمی برترا سر اور اندر کا سمباد سنے گا وہ بھی برھم ہتیا سے نجات پاوے گا +

ادھیائے ۶

جر یعنی لرزہ کی پیدائش

راجہ جدھشٹر ملتمس ہیں۔ پتامہ جی اس سمباد کے سننے سے بہت اعتراض دل میں پیدا ہوئے ہیں یعنی برترا سر کے جمائی لیتے ہی اندر نے بجر سے ہلاک کیا جمائی سے جر پیدا ہوتا ہے۔ یہ جر کیسے پیدا ہوا +
بھیشم جی۔ شیوجی سمیر پہاڑ کی چوٹی پر اماں جی کے ساتھ ایشور کے گن گا رہے تھے۔

کہ اشٹ بسو۔اسونی کمار چکش۔کبیر جی۔شنکر جی اور انگرا و نک رشی۔اپسراؤں
کے غول کے غول شیوجی کے درشنوں کے واسطے وہاں آئے۔مند۔سگندھ۔
سیتل ہوائیں چلنے لگیں۔سب تیرتھ گنگا۔جمنا وغیرہ بھی شیوجی کی اپاسنا کے لئے وہاں
موجود تھے اُدھر دکش پرجاپت نے گنکھل مقام پر جگ شروع کیا۔اندر وغیرہ دیوتا معہ
اپنی استریوں کے بمانوں پر سوار ہو کر دکش کے جگ میں جاتے ہوئے دکھائی دئے
ستی جی نے پوچھا کہ اے کیلاش ناتھ سوامی دیوتاؤں کے پرے کے پرے استریوں
کے ساتھ بمانوں پر چڑھے کدھر جا رہے ہیں +

شیوجی۔دکش پرجاپت نے جگ کیا ہے۔دیوتا مدعو ہوئے ہیں۔وہیں جاتے ہیں +

ستی جی۔کیا آپ مدعو نہیں کئے گئے +

شیوجی۔نہیں۔مجھے نہیں بلایا۔اس کے قبل بھی ہمارا بھاگ اس نے نہیں نکالا تھا۔
جب ہی سے ہمارا بھاگ جگ میں نہیں رکھا جاتا ہے +

ستی جی۔غصے سے کانپنے لگیں۔شیوجی تاڑ گئے کہ ستی کو ہمارا نہ جانا برا معلوم ہوا۔گنوں
کو بھیج کر جگ کا ناش کر دیا۔کسی گن نے جگ کی چیزیں پھینک دیں۔کسی نے اگن اٹھالی
کوئی ظروفوں کو پھوڑتا ہے کسی نے کلس اُٹھا کر توڑ ڈالا۔جتنے دیوتا اور رشی وہاں
موجود تھے سب زخمی ہوئے۔مہا دیوجی کی پیشانی سے پسینے کی بوند گرتے ہی ایک توی
ہیکل تن و توش کا آدمی نکلا جس کی لال لال آنکھیں لمبی لمبی بھجائیں تھیں۔لال رنگ
کی پوشاک زیب تن تھی۔اُس مہیب صورت پر نظر پڑتے ہی لوگوں کا پیشاب خطا ہوتا
تھا۔اُس کے پیدا ہوتے ہی رہا سہا جگ دھنش ہو گیا تمام رشی ڈر کے مارے
بھاگ کھڑے ہوئے۔شیوجی کا غصہ بڑھتا جاتا تھا چار برہما جی ہاتھ جوڑ کر بولے
ہے پربھو۔آپ کا بھاگ جگ میں نکالا جائے گا کسی دیوتا میں مجال نہیں کہ آپ کے بھاگ
سے منہ موڑے۔کرپا کیجئے دیوتا رشی کانپ رہے ہیں ہوش و حواس بجا نہیں۔یہ
انسان جو آپ کے جلال کا ادنے اعجاز ہے اور جو آپ کی پیشانی سے پیدا ہوا اس کا
نام جُر ہے تمام دنیا اس کے بس ہو گی کسی میں اتنی طاقت نہیں کہ اس کے تیج کے
سامنے ٹھہر سکے اس لئے اے سوامی اسے کئی حصوں میں تقسیم کر دیجئے نہیں تو
دنیا اس کی آتش غضب سے جل کر راکھ ہو جائے گی +

شیوجی برہماجی کے کلاموں سے خوش ہوکر بولے۔ خیر۔ جیسا کہا ویسا ہی ہوگا +
شیوجی نے اُس جر کی تقسیم اس طرح کی۔ ہاتھوں کے سر کا درد۔ پہاڑ کا سلاجیت پانی کی کائی۔ سانپوں کی کینچلی۔ زمین کا اُسر پشوؤں کا اندھاپن۔ بیلوں کے پاؤں میں کھر اک ہو جانا کھر اک مرض کا نام ہے گھوڑوں کے گلے میں ناسور۔ موروں میں سکھار و گ پرندوں میں بصارت کی بیماری۔ یہ جر کے حصے ہیں انسانوں میں لرزہ کے نام سے موسوم کیا گیا۔ شیر۔ ہرن اور پرندوں کو بھی بخار آتا ہے۔ انسان پر جب لرزہ کی آمد ہوتی ہے تو جمائی آنا شروع ہوتی ہے۔ جمائی لرزہ کی علامت ہے +

ادھیائے ۷

دکش جگ کے حالات

راجہ جنمیجے بیشم پائن سے مستفسر ہیں دکش پرجاپت کے جگ بدھنش کرنے کی خاص کوئی وجہ نہیں معلوم ہوئی +

بیشم پائن جی۔ ہمالہ کے نیچے گنگاجی کے کنارے رشیوں منیوں کے مجمع میں کنکھل مقام دکش پرجاپت نے جگ شروع کیا تھا۔ اس جگ میں دیوتا سے کر رشی منی۔ د انو۔ گندھرب۔ تمبر۔ نارد بسواسو۔ لیوسین کی بھیڑ اکٹھا تھی۔ بارہ سورج۔ آٹھ بسو۔ گیارہ رُدر اندر برن کبیر وغیرہ دیوتا بھی اپنے بمانوں پر چڑھ کر کنکھل میں فروکش ہوئے تھے غرضکہ دیوتاؤں اور منیوں میں کوئی ایسا نہ تھا جو مدعو نہ ہوا ہو۔ البتہ شیوجی مہاراج کے نام نامی کا پتہ نہ تھا۔ ودیچ رشی شیوجی کے نہ ہونے سے کبیدہ ہوئے۔ دکش کو بلاکر پوچھا شیوجی کے نہ آنے کا سبب کیا ہے۔ انہیں نیوتا کیوں نہیں دیا وہ جگ ہی نہیں جہاں شیوجی کی پوجا نہ ہو۔ کچھ آثار اچھے نہیں معلوم ہوتے تمہاری شامت آیا چاہتی ہے۔ شیوجی کے گن باندھ لے جائیں گے پھر دست حسرت ملنے کے سوا کچھ نہ ہوگا اے دکش اپنے جگ میں شیوجی کو آیا ہوا سمجھو۔ غرور کام نہیں دے گا جو دیوؤں کے مہادیو کی پوجن کا لعدم کردی۔ دکش نے جواب دیا۔ اس جگ میں گیارہ رُدر تو موجود ہیں۔ اگر ایک نہا دیو نہیں نہ سہی۔ کچھ مضائقہ نہیں۔ جگ شروع کردو۔ ڈر کس بات کا +

ودھیچ رشی۔ اہاہا۔ اپنے زور بازو کا گھمنڈ کرتے ہو۔ سب گھمنڈ شیوجی نکال دیں گے اے دکش! میری نگاہ میں مہادیو سے بڑھ کر کوئی دیوتا نہیں۔ میرے خیال میں نہ تو تمہارا جگ پورا ہوگا۔ اور نہ تمہاری جان ہی کی خیر ہے۔

دکش۔ کیوں؟ جگ پورا نہ ہونے کی ایک ہی کہی۔ بشن بھگوان کے نام جگ کا سب ارپن کردوں گا بشن ہی سب دیوتاؤں میں اعلےٰ گنے جاتے ہیں۔ اُن کا پایۂ اقتدار سب سے بڑھ کر ہے۔

ادھر تو یہ باتیں ہو رہی تھیں وہاں اماں یعنی ستی جی نے سوچا کوئی ایسی تدبیر ہو جس سے پتا جی کے جگ میں شیوجی کا بھاگ بھی نکلے اور جگ بھی پورا ہو۔

انترجامی مہادیوجی ستی جی کی بات تاڑ گئے فرمایا۔ ہے پریا! کچھ سوچ نہ کرو۔ مجھے جانتی ہو۔ جاہل اور نادان لوگ جو میری پوجا نہیں کرتے۔ ان کا کبھی کلیان نہیں ہوتا عالم۔ وید خواں برہمن ہمارا بھاگ جگ میں ضرور نکالتے ہیں۔ شام ویدی یجر ویدی جگ میں ہماری استتی ہوتی ہے۔

یہ کہہ کر شیوجی نے اپنا دہن فراخ کیا۔ منہ سے مہیب صورت کا ایک پتلہ برآمد ہوا۔ پتلے سے فرمایا کہ جا اور دکش کا جگ بدھنش کر دے پتلے کو حکم کی تعمیل میں کیا عذر تھا۔ جھپٹا ہوا گیا اور جگ تحس نحس کرنے لگا۔ ستی جی کو جو غصہ چڑھا ایک سیاہ فام پوبھی دیوی ہاتھ میں کھپر شمشیر برہنہ لئے اُس پتلے کے ساتھ ہی ساتھ رواں ہوئی اور رنگ خراب کرنے اور لوگوں کو مارنے میں پتلے کا ہاتھ بٹانے لگی۔ ادھر شیوجی کے تیج سے بیربھدر نامی ایک پرش شیوجی کی اجازت لے کر جگ میں آیا۔ ہزاروں بھوتوں کا مجمع ہمراہی میں تھا۔ جگ میں مار دھاڑ ہونے لگی۔ خون کا دریا بہ نکلا گنوں نے جسے پایا چیر کر پھینک دیا۔ کسی میں اتنی طاقت نہ تھی کہ دو دو ہاتھ منہ جوڑ لڑائی کرتا۔ جگ کی تمام چیزیں پھینک دی گئیں۔ کچھ دریا برد ہوئیں کچھ گنوں (یعنی بھوتوں) کے شکم میں گئیں۔ رشی منی۔ دیوتا بھاگ کھڑے ہوئے۔ دودھ۔ دہی شکر پکوان۔ مٹھائی کی خوب چکھوتیاں ہوئیں۔ خوب صورت گل اندام اپسرائیں پکڑ پکڑ کر لڑاتے تھے اور دونو کے سر کی ٹکروں سے بھیجے نکالتے تھے۔ دکش پرجاپت ڈرتا ہوا بیربھدر کے پاس آیا اور ہاتھ جوڑ کر پوچھا آپ کون ہیں اور کیوں میرا جگ

خراب کرتے ہیں مجھ سے آپ کو کیا گزند پہنچا تھا۔ جو اس قدر غصہ نازل ہونے کی نوبت آئی ✦

بیربھدر۔ تو مجھے نہیں جانتا۔ میرا نام بیربھدر ہے۔ شیوجی مہاراج کا مرسلہ آیا ہوں تاکہ جگ پورا نہ ہو سکے یہ دیوی جس کا نام بھدرکالی ہے میرے ساتھ ہے۔ یہ سری ستی جی کی ذرا سی تیوری پر بل پڑنے کا نمونہ ہے کس میں تاب ہے جو سامنا کر سکے خون کی پیاسی دیوی کی پیاس جب ہی بجھے گی۔ جب تک تمہارا اور تمہارے حامیوں کا لہو چاٹ نہ لیں گی غصہ فرو ہونے کا نہیں۔ اگر اپنی بھلائی چاہتے ہو تو شیوجی سے پناہ مانگو۔ وہ بچا سکتے ہیں۔ تینوں لوک کے کسی دیوتا میں اتنی جرأت نہیں کہ شیوجی کے عدو کو پناہ دے سکے۔ تم نے شیوجی سے دشمنی ٹھانی یہانتک کہ ان کی دختر نیک اختر ستی جی کو بھی نہیں بلایا خیر یہ اسی کا ثمرہ ہے جو بھگت رہے ہو ✦

آخرکار دکش پرجاپت سے کچھ بن نہ پڑا شیوجی کے دھیان میں مگن ہو کر استتی کرنے لگا ✦

(نوٹ) دکش پرجاپت کی استتی کرنے کے بعد پھر کیا ہوا اس کا ذکر مہابھارت میں نہیں ہے۔ شیوپوران اور رامائن میں البتہ جگ کا مفصل حال درج ہے لہذا یہ ادھیائے ختم کیا گیا ہے ✦

ادھیائے ۸

سُکھ دُکھ۔ موت پر بھیشم جی کا بیان

راجہ جدھشٹر بھیشم جی سے پوچھتے ہیں۔ جو انسان سُکھ دُکھ۔ موت سے خائف رہتے ہیں ایسی کوئی تدبیر ہے جس سے ان کو موت کی تکلیف اور سُکھ دُکھ کا غم نہ ہو سکے ✦

بھیشم جی۔ نارد جی سمنگ رشی سے فرماتے ہیں۔ دنیا کی نعمتوں پر نیت ڈالنا۔ حیات بے ثبات پر گھمنڈ کرنا۔ دو روزہ زندگی پر اس قدر مغرور ہو جانا کہ دائرہ عبودیت سے خارج ہو کر ایشر کی یاد یک لخت بھلا دی جائے ایسی ایسی بہت سی باتیں ہیں جن سے دُکھ اور سُکھ ہوتا ہے دُکھ۔ سُکھ چند روزہ ہے اُسے ذرہ بھی قرار نہیں۔ موت کشادہ دہن ہر وقت سامنے کھڑی ہے۔ اے راجن موت مقدم ہے اس سے ڈرنا ہی کیا ایک

ہونا ضرور ہوتا ہے۔ سُکھ دُکھ کی حالت خواب کی سی ہے عیش و آرام پر فخر کرنا جاہلوں کا کام ہے۔ کوئی ساگ پات سے زندگی بسر کرتا ہے کوئی طلائی تھال میں لذیذ اور خوشبودار کھانے تناول کرتا ہے۔ یہ پورب جنم کے پھل ہیں جو جیسا کرے گا ویسا پھل پاوے گا پرمیشر کی جو مرضی ہے وہی شدنی ہے۔ شدنی کو کوئی ٹال نہیں سکتا۔ تدبیر کرنا فرض ہے حتے المقدور اوروں کے ساتھ بھلائی سے پیش آنا راسخ الخیال عقیدتمند اشخاص کا شیوہ ہے۔ نہ تو دُکھ میں دُکھی ہو اور نہ سکھ میں سکھی۔ دُکھ میں سُکھ کی چاہ کرنا عقلمندوں کا کام نہیں۔ اپنا مطلب حاصل ہو جانے پر خوش نہ ہونا چاہیئے شدنی ضرور ہوتی ہے۔ دیکھو بڑے بڑے قادر توانا لوگ جنہوں نے تپ سے دنیا جیت لی وہ بھی موت کے پنجے میں پھنس ہی گئے جاں بر نہ ہو سکے۔ وہ لوگ موت کا خوف کریں جنہوں نے دنیا بھی خراب کی اور آخرت کا توشہ بھی ساتھ نہ لیا۔ دنیا میں روسیاہ ہوئے اور عقبےٰ میں جرائم قبیحہ سے عذاب کے سزاوار ٹھہرائے گئے۔ دان۔ دھرم ہوم جگ۔ ایشر کے بھجن سے جن کو اجتناب رہا۔ شراب خواری۔ عیاشی۔ چوری۔ دغابازی سے رغبت رہی۔ خیر و صواب سے نفرت کرنے والے۔ گرسنہ اور تشنہ دہاں لوگوں کے ساتھ بے اعتنائی سے پیش آنے والے اگر موت کا ڈر کریں تو بجا ہے۔ کیونکہ دار الجزا میں عمل بد کی سزائیں ضرور ہی ہوں گی۔ احکام وید شاستر کے پابند پر نزع کی تکلیفیں اپنا زور نہیں باندھ سکتیں۔ اے راجن۔ وہ دیش ترک کرنے کے لائق ہے جہاں وید شاستر کے خلاف مراسم جاری ہوں۔ ہری بھگتوں کی نندا ہوتی ہو۔ جہاں دھرم کا بل توڑ دیا گیا ہو ایسے دیشوں کو دور ہی سے سلام ہے۔ جو لالچی اور حرص کے بندے ہیں۔ جہاں دولت کمانے کے لئے دھرم کرنے کا نام رکھا گیا ہو یعنی ایسی سماجیں قائم کی گئی ہوں جن کی آڑ میں روپیہ جمع ہوتا ہو۔ ایسے لوگ پاکھنڈی خیال کئے جاتے ہیں۔ جس گھر میں پاپ سے روپیہ کمایا جاتا ہو جس استھان میں مغرور لوگوں کا جمگھٹا ہو یا جہاں دھرم اور شبھ کرم کرنے والوں کی ہجو اور برائی ہوتی ہو ایسے مقاموں سے گریز لازمی ہے

ادھیائے ۹

گرہستیوں کی بہتری کے لئے نئے نئے طریقے

بھیشم جی۔ اکثر انسان بال بچوں کی فکر ہی میں عمر دو روزہ غارت کر دیتے ہیں۔ ایشر کی یاد تو مطلق نہیں کرتے البتہ یہ خیال ساتھ دیتا ہے کہ ہمارے بعد ہمارے بچوں کی کیا حالت ہوگی کون اُن کی دلجوئی کرے گا جب موت سامنے آگئی اور چلنا ٹھیر گیا تو حقیقت کھلی کہ ادھر زن و فرزند پر دلفتگی ہے ادھر مال و متاع پر دلدادگی۔ موت کا سامنے آنا تھا کہ دنیا کی تمام جنجال پر اداسی سی چھا گئی۔ اب جس چیز پر نگاہ جاتی ہے ہیچ اور بے وقعت نظر آتی ہے نہ یار نہ غمگسار کوئی ساتھ نہیں دیتا جمراج کے سپاہی مشکیں باندھ کر کھینچے لئے جاتے ہیں۔ ہولناک مقام پر پہنچتے ہی دیکھنے میں آتا ہے کہ ہر شخص علیحدہ علیحدہ نظر بند ہے جو جیسا مجرم ہے اُس کے مناسب حالت اُس کو حوالات میں سختی یا سہولیت کے ساتھ نذر رکھا ہے۔ اعمالنامہ کی فرد ہاتھ میں دیجاتی ہے۔ جس کے دیکھتے ہی دل کانپ جاتا ہے۔ نافرمانی۔ ناشکری۔ بغاوت۔ بے ایمانی۔ کبر و نخوت۔ دروغ۔ غیبت۔ طمع و حسد۔ مردم آزاری نفاق و ریا غرض کوئی بات ایسی نہیں جو اُس میں درج نہ ہو۔ اُس وقت سوائے شرمندگی کے کوئی چارہ نہیں۔ مرتا کیا نہ کرتا مجبوری منظوری۔ موکش پدارتھ حاصل کرنے والے ان فروعات کی طرف نظر نہیں اٹھاتے بال بچوں کی مطلق پروا نہیں ہوتی نہ یہ خیال جاگزیں ہوتا ہے کہ میرے بعد کون اُن کی تربیت کرے گا۔ جیو آتما خود پیدا ہوتا ہے خود ہی بڑا ہوتا ہے۔ پورب جنم کرموں کے مطابق سکھ یا دکھ بھوگتا ہے۔ سچی بات ہے۔ کہ بدن میں جب کوئی تکلیف یا درد محسوس ہوتا ہے۔ درد کا بٹانے والا کوئی ساتھی نہیں ہوتا۔ وہی تڑپتا ہے۔ آہ و شیون سے عزیز و اقارب کو دُکھ دیتا ہے۔ مگر عزیز و اقارب اُس کی تکلیف بانٹ نہیں سکتے۔ زندگی میں تو یہ بات ہے مرنے پر کون کس کا ساتھ دے سکتا ہے۔ اسی طرح بال بچوں کے لئے بھی سمجھنا چاہیئے تم اُن کی سہائتا نہیں کر سکتے اور وہ تمہارے ساتھی بن سکتے ہیں۔ اے راجن ان باتوں کا دھیان دھرو ۔۔۔ سہارا مقدم ہے۔ جو غصہ۔ حسد۔ کبر و نخوت پر غالب آیا وہی ستوگن روپ

ٹیرا۔ قمار بازی۔ بازاری عورت سے ہمبستری۔ جان مارنا۔ یہ باتیں موکش کے مخالف ہیں۔ جن کو دولت۔ ثروت۔ عمارت۔ ہاتھی۔ گھوڑے۔ رتھ پالکی حاصل ہیں۔ اُن کی بیوی بھی عفت و عصمت کی دیوی ہے۔ آل و عیال بھی فرمانبردار اطاعت گذار میسر ہیں۔ نارائن کی بھگتی بھی۔ دنیا کی کل چیزیں نظر میں فانی معلوم ہوتی ہیں وہ دنیا میں سُرگ بھوگتا ہے اور عقبے میں بھی سُرگ نصیب ہوگا۔ جس انسان کی نظر میں نرم اور ملائم گدگدے بستر کی وقعت زمین کے فرش کے برابر ہے وہ مکت روپ ہے۔ جن کو جسم کی مطلق پرواہ نہیں یعنی بول و براز سے بھرے ہوئے جسم کو فانی سمجھ کر اُس کی بھال نہیں کرتے نہ اس کو نفیس و قیمتی پوشاک سے مزین کرتے ہیں وہ بھی مکت روپ ہیں ؎

ادھیائے ۱۰

شنکر جی کی دیتوں سے محبت اور دیوتاؤں سے مخالفت کی وجہ

راجہ جدھشٹر۔ شنکر جی دیتوں سے کیوں خوش ہوئے اور دیوتاؤں سے مخالفت کیوں کرتے رہے؟
بھیشم جی۔ راچھس لوگ دیوتاؤں کو گزند دے کر مہارشی بھرگ جی کی استری کے مکان میں چھپ جایا کرتے تھے۔ دیوتا وہاں سراپ کی وجہ سے جا نہیں سکتے تھے۔ ناچار بشن بھگوان کی پناہ لی۔ بشن جی نے بھرگ جی کی استری کا سر چکر سے کاٹ ڈالا۔ راچھس ڈر کر بھرگ رشی کے پاس آئے۔ شنکر جی بھرگ رشی کے بیٹے تھے۔ ماں کے بے موت مرنے سے نہایت مغموم ہوئے۔ یہی کینہ تھا جو شنکر جی کے دل میں آگ کی طرح سلگتا رہا دیوتاؤں کی مخالفت پر کمر باندھی۔ اُسروں سے مل گئے کبیر جی کے بدن میں پرویش کر کے تمام خزانہ برباد کر دیا۔ جوگ کی طاقت اور پرانایام کی قوت سے کبیر جی پر افشا ہو گیا کہ شکر جی اُن کے بدن میں پرویش کر چکے ہیں۔ اُنہیں کی وجہ سے نیت میں خامی ہوئی۔ اور خزانہ برباد ہوتا رہا۔ کبیر جی سے کچھ بن نہ پڑا آخر کار شیو جی کے پاس جا کر تمام سرگذشت بیان کی۔ شیو جی کبیر جی کی باتوں پر ولدادہ ہو گئے۔ اور ترشول اٹھا کر شکر جی کے ہلاک کرنے کی ٹھانی۔ شکر جی ترشول کی نوک پر بیٹھ گئے۔ شیو جی

چاہتے تھے کہ شنکر جی کسی طرح گرفتار ہو جائیں تو قرار واقعی سزا دی جائے۔ ترشول کی نوک پر ہاتھ ڈالا ہی تھا کہ شنکر جی شیوجی کی انگلیوں پر رینگنے لگے۔ شیوجی انہیں نگل گئے چونکہ ریاضت کش اور تپ کے عادی تھے۔ لہذا شکر جی کو کوئی تکلیف پیٹ میں محسوس نہ ہوئی ادھر اُدھر بے غل و غش پھرنے لگے +

راجہ جدھشٹر۔ شکر جی نے ایسا کون تپ کیا۔ جس کی وجہ سے غذا کی طرح ہضم نہیں ہوئے بلکہ زندہ و سلامت رہے +

بھیشم جی۔ ہزاروں سال شکر جی نے بے آب و دانہ دریا میں کھڑے ہو کر تپ کیا ہے ایسی سمادھی لگائی کہ ہزاروں برس آنکھ نہ کھلی اُن کے تپ کی تعریف نہیں ہو سکتی۔ برمھا جی اُن کے اس ریاض سے بہت خوش ہوئے اور اشیرواد دے کر چلے گئے۔ یہی وجہ گزند نہ پہنچنے کی ہوئی۔ شیوجی کے شکم میں کچھ دنوں رہ کر شکر جی نے سوچا کہ کب تک اس قفس میں پڑا رہنا ہوگا۔ ایسا نہ ہو کر شیوجی سمادھی لگالیں تو پھر نکلنا ہی دشوار ہو جائے اور رجو مصائب اور تکالیف اٹھانا پڑیں کم ہیں۔ یہ خیال کر کے پیٹ کے اندر ہی شیوجی مہاراج کی استتی پڑھی۔ شیوجی دیاندھان ہیں۔ نرم دل شکر جی کی حالت پر افسوس ہوا سب مسامات جسم بند کر کے فرمایا کہ لنگ سے نکل جا۔ شکر جی نے تعمیل ارشاد کی اور لنگ سے باہر نکل آئے۔ اس وقت سے اُن کا نام شکر پڑا (سنسکرت میں شکر یعنی نطفہ ہے) باہر نکلنے پر شیوجی کو پھر غصہ ہوا۔ ترشول سے سر کاٹنا چاہا۔ مگر سری بھوانی جگت جننی اماں دیوی کی سفارش سے بچ گئے۔ اُنہوں نے شیوجی کی استتی کر کے عرض کی کہ یہ میرا پتر ہے۔ مارنے کے قابل نہیں۔ اس پر رحم مناسب ہے۔ شیوجی نے درگذر کی اور پاربتی جی کی باتوں سے غصہ بھی جاتا رہا +

ادھیائے ۱۱

بہبودی خلائق کے وسیلے

راجہ جدھشٹر بھیشم جی سے عرض پیرا ہیں آپ کی باتوں سے کسی طرح سیری نہیں ہوتی۔ جی چاہتا ہے کہ ہر وقت ایسی باتیں سنا کروں۔ بہبودی خلائق کے کون کون ذرائع ہیں فرمائیے +

بھیشم جی۔ مہاتمی پراشر رشی نے راجہ جنک سے فرمایا۔ دنیا میں جو کچھ ہے۔ دھرم ہی دھرم ہے۔ دھرم ہی کی وجہ سے انسان کو سُرگ ملتا ہے۔ دھرم ہی ساتھ جاتا ہے دھرم ہی سے نارائن کا پریم بڑھتا ہے۔ بھگوت بھگتی ایسی چیز ہے۔ جس سے گناہ زائل ہو جاتے ہیں۔ نارائن کو بھگتی بہت پیاری ہے۔ ایشر کسی کا تابع نہیں۔ مگر بھگت اور پریم کے بس ہے۔ کسی وقت کا ذکر ہے کہ برھما جی نے ہنس کا روپ بھرا اور سنت سادھوؤں کی جماعت میں جا کر کھڑے ہو گئے۔ سادھوؤں نے ہنس کو دیکھ کر نہایت پریم سے اُن کی پوجا کی اور عرض کیا کہ آپ اپنے منہ سے موکش پدارتھ کی تعریف بیان کیجئے۔ ہنس روپ برہما جی نے موکش کی تعریف میں دریا بہا دئے۔ فرمایا موکش کا سادھن تپ ہے۔ تپ سے گیان پیدا ہوتا ہے۔ اور گیان پرکاش ہوتے ہی حواس خمسہ ظاہری و باطنی پر قابو ہو جاتا ہے۔ راست بیانی نفس کشی سے گیان ہوتا ہے۔ نافرمانی۔ ناشکری۔ بغاوت۔ بے ایمانی۔ کبر و نخوت۔ غیبت کرنے والے اشخاص کو استقلال نہیں ہوتا۔ جب استقلال نہیں تپ کہاں۔ اے دھرم پتر۔ جنک متھلا نگر کا راجہ زبردست جوگی ہوا ہے۔ جس نے لاتعداد روپیہ برہمنوں میں خیرات کر دیا۔ کروڑہا گئو دھن دان دیدیں۔ جدھشٹر جی! تم بھی پرماتما میں دل لگاؤ۔ دنیا بے ثبات کہ فانی سمجھو جو کچھ دیا جاتا ہے۔ جو پاتا ہے یا جو لیتا ہے یا دیتا ہے۔ وہ سب آتما ہی ہے۔ جو فعل کرتا اور کراتا ہے آتما ہی اس کا فاعل ہے۔ آتما سے بڑھ کر کوئی چیز نہیں۔ اے پانڈونندن! ویدوں کا پاٹھ اور تیرتھ برت کرنے والے انسانوں کا دل دنیا کے حوادثات سے ملول نہیں ہوتا ان کے نزدیک سنسار جھوٹا ہے۔ جو کچھ برھم ہے۔ راجہ جنک نے جاگو لگ رشی کی سینکڑوں برس خدمت کی جس کا پھل راجہ جنک کو یہ ملا کہ وہ گیانی ہو کر ایسے ہوئے کہ بدیہ کہلانے لگے یعنی ایشر کے دھیان میں اس قدر وجد حاصل ہوا کہ اُن کو تن و بدن کی خبر نہ تھی۔ اے راجہ! برہم گیان سے افضل کوئی پدارتھ نہیں۔ برھم گیان کے معنی یہی ہیں کہ جو چراچر جڑ چیتن۔ انسان و حیوان کل چیزوں میں برھم کا پرکاش سمجھے ظاہری و باطنی حواس خمسہ پر قبضہ کر کے پرماتما کا جلوہ اپنے نورانی دل میں دیکھے۔ سکھدیو جی برھم گیانی ہوئے۔ بیاس جی کے بیٹے ہو کر برھم گیان میں کمال حاصل کیا

جنم لیتے ہی بیاس سے وید شاستر پڑھنا شروع کر دیا اُس کے بعد جب تپ کرنے لگے پھر بموجب ارشاد والد بزرگوار راجہ جنک سے برمھ گیان اور موکش دھرم سُننے کے واسطے متھا نگر پہنچے۔ برمھ گیان میں عبور ہو گیا پھر بیاس جی کے پاس آئے۔ بیاس جی نے بھی گیان اور موکش پر بہت سی داستانیں سنائیں اور فرمایا دنیا میں گیانی پرش وہی ہیں جو شردھا سے کرم دھرم کرتے ہیں۔ سب برنوں میں شردھا جگ ہی اعلےٰ تصور کیا گیا ہے وید کا مقولہ ہے جو کچھ شردھا سے ہو سکے کرے دوسروں پر حرف زنی ہونا ممانعت ہے۔ عیب بینی اور عیب جوئی مکروہ فعل ہیں۔ سکھدیو جی میں اس قدر شردھا تھی کہ جنم لیتے ہی جوگ لے لیا ؛

ادھیاے ۱۲

سکھدیو جی کی ولادت کے اسباب

راجہ جدھشٹر۔ سکھدیو جی بیاس جی کے پتر کی ولادت اور اُن کے اوصاف سننے کی آرزو ہے اور اس بات کی حیرت ہے کہ پیدا ہوتے ہی کیونکر تپ کیا۔ گیان کہاں سے آیا ؛

بھیشم جی سمیر پربت کی چوٹی پر مہادیو جی اوما جی کے ساتھ تفریح میں مصروف تھے بیاس جی شیو جی کے پاس گئے شیو جی کے درشن پانے سے دل میں تمنا ہوئی کہ ایسا تپ کرنا چاہیے جس سے اولاد نرینہ پیدا ہو۔ چنانچہ تپ کرنا شروع کیا۔ ایک پاؤں سے کھڑے ہو کر سوا ہوا کے کچھ کھایا بھی نہیں۔ کچھ دن یونہی گذر گئے ایک روز سپت رشی۔ راج رشی۔ اگن۔ جم۔ برن۔ کبیر۔ سورج۔ اندر۔ چندرماں۔ انچاس پون۔ اسونی کمار۔ بید کنہر۔ گندھرب۔ نارد۔ برہسپت وغیرہ مہادیو جی کے درشنوں کو آئے۔ بیاس جی کے تپ کو دیکھ کر بہت خوش ہوئے تحسین و مرحبا کے نعروں سے پہاڑی گونج اُٹھی۔ لمبی لمبی جٹاؤں کا جوڑا انہیں سہارک پر زیب دے رہا تھا۔ نورانی چہرہ آفتاب کی مانند چمک رہا تھا۔ شیو جی مہاراج بیاس جی کا مقصد تاڑ گئے۔ پاس آ کر فرمایا تم نے بڑا بھاری تپ کیا جس آرزو کی ہوس ہے بر آئے گی۔ تمہاری مرضی کے موافق پتر پیدا ہوگا۔ نارائن کا بھگت ہوگا۔ پرم ہنس دیوتاؤں اور رشیوں کا سرتاج خیال کیا جائے گا۔ برہسپت کی طرح عقلمند اور جوگی ہو کر تمہارا نام دنیا میں روشن کرے گا۔ یہ بردان پا کر بیاس جی شیو جی کی استت کر کے

وہاں سے چلے آئے ÷

ادھیائے ۱۳

سکھدیو جی کے پیدائش کے حالات

بیاس جی کا روزانہ ورد تھا کہ ارنی لکڑی سے اگن نکال کر ہون کیا کرتے تھے۔ ایک دن گرتاچی نام اپسرا جو نہایت شکیل اور حسین تھی اسی مقام پر آئی۔ اس موہنی مورت کے دیکھتے ہی بیاس جی اپنے قابو میں نہ رہے۔ اپسرا بھی طوطی کی شکل بن کر بیاس جی کے پاس جا بیٹھی۔ نفس امارہ میں اس قدر طاقت ہے کہ بیاس جی سا رشی بھی اس مہ جبین کی صورت پر لٹو ہو گیا۔ ایسا ولولہ سوار ہوا کہ نطفہ بہ نکلا اور ارنی لکڑی پر گر گیا لکڑی سے شعلہ جوالہ بھڑک اٹھا۔ شعلہ سے سکھدیو جی پیدا ہوئے۔ سکھدیو جی کے پیدا ہوتے ہی گنگا جی پرگھٹ ہوئیں۔ بیاس جی سے اشنان کرایا اتنے میں آسمان سے مرگ چھال اور ڈنڈ اتر آیا۔ اپسرا۔ کنہر۔ گندھرب نے خوشی سے شادیانے بجائے۔ پھولوں کی بارش ہوئی۔ سکھدیو جی اٹھ کھڑے ہوئے مرگ چھال اوڑھ لی اور ڈنڈا ہاتھ میں لے کر پورن برمھ پرماتما کے دھیان میں جنگل کی طرف چلنے لگے۔ چاروں دگپال۔ اندر۔ برن۔ جم۔ کبیر۔ نارد۔ سدھ گن۔ دیورشی اور دیوتاؤں نے سکھدیو جی کو درشن دے کر گل افشانی کی۔ وہ ایسا لطیف وقت تھا کہ حیوانات۔ نباتات۔ پشو پنچھی وغیرہ سب محظوظ تھے۔ وشوناتھ شیو جی مہاراج بھی تشریف لائے جنم کا اتساہ کر کے سکھدیو جی کا جگیو پویت کیا۔ راجہ اندر نے لباس فاخرہ ایسا عطا کیا کہ جو کبھی میلا اور پرانا نہ ہوتا تھا کبیر جی نے ایک جام جواہرات سے مرصع دیا جس کی خاصیت تھی کہ جس کسی کے پاس وہ جام ہو دنیا کی دولت کی پرواہ نہ رہے۔ الغرض سکھدیو جی جنگل کی طرف چل دیے شیو جی کی ایسی کرپا ہوئی کہ سکھدیو جی بلا تعلیم و تربیت علم سے یگانہ ہو گئے۔ چاروں وید اور چھیوں شاستروں کی ماہیت سے بخوبی آگاہی رکھتے تھے اس لیاقت پر بھی برہسپت جی کو اپنا مرشد بنا کر تحصیل علم کی کیونکہ بغیر گرو کے ودیا پھل نہیں دیتی۔ ورنہ کوئی ضرورت تعلیم کی نہ تھی۔ سب پران از بریاد تھے جوتش میں عبور حاصل تھا۔ راج نیت سے بخوبی واقفیت رکھتے تھے۔ گرو دکشنا میں

برہسپت جی کو بہت سے نادر تحائف نذر کئے۔ سکھدیو جی یگانۂ آفاق ہو کر رشیوں منیوں کی جماعت کے سرتاج گنے جانے لگے۔ امور ملکی اور مذہبی میں ایسا کمال تھا کہ نازک اور پیچیدہ مسئلوں میں راجے مہاراجے درشی منی صلاح لیتے۔ سکھدیو جی کے مشورے بغیر کوئی کام نہ کرتے ایک دن اپنے پتا بیاس جی کے پاس آئے۔ قدم بوس ہو کر بیٹھ گئے اور دست بستہ ہو کر عرض پیرا ہوئے۔ پتا جی موکش دھرم کے اسباب کیا ہیں۔ کون سے طریقوں پر کاربند ہوں کہ مکت ملجائے آپ کے سوا دوسرا نظر نہیں آتا جس سے استفسار حالات موکش دھرم ہو سکیں ✣

بیاس جی۔ بہت اچھا پہلے جوگ شاستر۔ سانگھ شاستر۔ برہم ودیا کی مفصل کیفیت کہتا ہوں اُسے سماعت کرو بعد ازاں کرم دھرم کی بابت ذکر واذکار ہوں گے اُن پر عملدرآمد کرنا ✣

ادھیائے ۱۴

استفسار حالات موکش دھرم از راجہ جنک

بیاس جی۔ موکش دھرم کی حقیقت راجہ جنک بدیہی خوب بیان فرمادیں گے۔ بہتر ہے کہ اُنہیں کی خدمت میں جاؤ ✣

سکھدیو جی۔ برہم اور ودیا میں جو اختلاف ہے برہما جی سے بخوبی سن چکا ہوں۔ اب آپ کی آگیا ہے۔ راجہ جنک کے پاس بھی جاتا ہوں کیونکہ دل میں موکش دھرم سننے کی چاہ ہے۔ یہ کہہ کر اُٹھ کھڑے ہوئے اور قدم بوس ہو کر راجہ جنک کے پاس پہنچے۔ اگرچہ سکھدیو جی پرندوں کی طرح پرواز کر سکتے تھے لیکن پتا کی اجازت سے پیادہ پا جنگل اور پہاڑ۔ دریا عبور کر کے شہر شہر گاؤں گاؤں گھومتے ترہت دار الحکومت راجہ جنک میں پہنچے در دولت پر حاضر ہو کر اطلاع کرائی۔ ہرچند دربانوں نے ٹوکا مگر یہ بالکل لاپرواہ رہے ہوتے ہوتے شام ہو گئی۔ پیام و سلام ندارد۔ ادھر راجہ جنک جگ اور ہون میں مصروف تھے۔ جب اُس سے فراغت پائی سنا کہ دروازے پر کوئی فقیر سادھو آئے ہیں۔ سنتے ہی جنک جی نے ندیم خاص سے فرمایا کہ تعظیم کے ساتھ نندن بن کے پر فضا باغ میں اُتارو۔ چنانچہ تعمیل ارشاد کی گئی سکھدیو جی کو توقیر و منزلت کے ساتھ

باغ میں فروکش کیا لذیذ اور خوش ذائقہ پکوان بن کر آئے۔ سکھدیو جی نے بھوجن کیا۔ زرنگار مسہری پر آرام فرمایا۔ تھوڑی دیر آرام کرکے آسن پر بیٹھ کر نارائن کے بھجن میں مصروف ہوئے۔ قبل طلوع آفتاب اشنان کرکے نارائن کے دھیان میں بیٹھ گئے۔ شب بھر پری چہرہ غنچہ دہن گل اندام عورتوں کا جمگھٹا رہا۔ مگر سکھدیو جی کی پاک باز نظر کسی عورت کی طرف نہیں اُٹھی۔ علی الصباح راجہ جنک رنواس اور پروہت کی ہمراہی میں جواہر نگار سنگھاسن پر سوار ہو کر سکھدیو جی کے پاس گئے۔ تعظیم کے ساتھ پوجن کی۔ سنگھاسن پر بیٹھا کر اپنے ہمراہ راج محل میں لائے۔ راستہ بھر مزاج پرسی رہی۔ گھر پر آتے ہی پھر سکھدیو جی کی پوجا ہوئی کپیلا گئو نذر کرکے عزت کے ساتھ اُن کی علمیت کے مداح سرا رہے۔ سکھدیو جی نے اشارہ سے راجہ جنک کو بٹھالا اور آپ نے سبب آمد بیان کرکے دھرم کے فرائض اور حصول نجات کے طریقوں پر گفتگو کرتے رہے۔ پھر برہمن دھرم کی بات پوچھا۔

راجہ جنک۔ برہمن کا دھرم یہ ہے جگوپویت دھارن کئے رہے۔ برہمچریہ کے وقت مرشد یعنی گرو کی سیوا کرے۔ ودیا حاصل کرکے گرو کی اجازت سے شادی یعنی بیاہ کرے بیاہی ہوئی کے سوا دوسری عورت پر نگاہ نہ اٹھاوے۔ ہون کرے۔ جب اولاد پیدا ہو اس کی تعلیم و تربیت کے بعد جنگل میں جا کر تپ کرے پھل پھول سے سروکار رکھے۔ غلہ مطلق نہ کھائے۔ پھر سنیاس دھارن کرے (یعنی خواہشات نفسانی سے مبرا ہو کر خالق بحر و بر میں دھیان لگاوے۔ یہی سنیاس ہے)۔

سکھدیو جی۔ جو برہمن گیانی ہو وہ بھی ان اصولوں کا محتاج ہے۔

راجہ جنک۔ بغیر گیان کے موکش نہیں ہوتی وہ گیان اور ہے جس کے نور سے دل کی تیرگی جاتی رہتی ہے۔ نارائن کا نور ہی نور پیش نظر رہتا ہے۔ ایسا گیان بغیر گرو کی تعلیم کے حاصل نہیں ہوتا۔ خیال خام ہے کہ چاروں آشرموں کی سنیاس کرنا ضروری نہیں۔ برہمچریہ بانپرست گرہست اور سنیت یہ چاروں آشرم اس لئے بنائے گئے ہیں۔ کہ انسان ان پر کاربند ہو جب گیان کا نور جھلکنے لگے تب اُن سے قطع تعلق کرے۔ جو شخص دنیا کے کاروبار میں آشرم کے طریقوں کو ہاتھ سے نہیں دیتا وہ آواگون سے چھوٹ جاتا ہے۔ جو شخص نیکی۔ بدی۔ حرص طمع سے کنارہ کش ہوتا ہے۔ اور دنیا کے کاروبار پرمیشر کے آدھین سمجھتا ہے۔ وہی موکش پد پاتا ہے یہی گیان ہے۔ جو شخص

موہ۔لوبھ کو چھوڑ دے اُسے گرہست آشرم میں موکش حاصل ہو جاتی ہے۔ برہم چرج بانپ
پرستھ یا سنیاس دھارن کرنے کی ضرورت نہیں پڑتی۔ جو پار برہم پرمیشر کا پرکار
ساری دنیا میں دیکھتا ہے وہ پرماتما میں لیپت ہو جاتا ہے۔ اُس کو بھی کسی آشرم کے
دھارن کرنے کی ضرورت نہیں۔ وہ پرماتما حیوانات۔ نباتات۔ جمادات میں رم رہا ہے
سب میں اُس کا ظہور ہے۔ ایسے خیال والے موکش پد پاتے ہیں۔ وہ دنیا کے کاروبار
ہی میں مصروف کیوں نہ رہیں مگر اُن کے دل پر تاریکی نہیں دوڑتی جس طرح مرغابی پانی میں
آٹھ پہر رہتی ہے لیکن اُس کے پر پانی سے تر نہیں ہوتے اُس کی قوت پرواز زائل نہیں
ہوتی وہ بخوبی اُڑ سکتی ہے۔ کنول کی نال بھی پانی ہی میں رہتی ہے لیکن جب اُٹھا کر دیکھا
تو یہ نہیں معلوم ہوتا کہ پانی کا درخت ہے۔ اسی طرح ہر بھگت گرہست لوگوں کا طریقہ ہے وہ
مطلق پرواہ نہیں کرتے دنیا میں کیا ہوتا ہے۔ کیسا رنج اور کیسی خوشی دونو برابر ہیں آزاد
منش لوگوں کا کیا کہنا۔ ان کے نزدیک سکھ۔ دُکھ برابر ہیں۔ نہ کسی سے دشمنی رکھتے ہیں
نہ کسی سے دوستی۔ یعنی تمام دنیا ایک ہی نظر سے دکھائی پڑتی ہے سُکھ دیو جی!
جن لوگوں کو حواس خمسہ ظاہری و باطنی پر استحکام حاصل ہو گیا۔ پھر اُن کی مستقل نیت
ڈانواں ڈول نہیں ہو سکتی۔ راجہ ججات میں ایسے ہی اوصاف تھے۔ ان اوصاف
سے موکش مل گئی۔ اسی طرح تم بھی پرماتما میں مل جاؤ گے۔ مجھ میں جس قدر گیان ہے۔
وہ آپ کے پتا بیاس جی ہی کی بدولت حاصل ہوا ہے میری دانست میں تم موکش
دھرم خوب جانتے ہو۔ تم سے دنیا داروں کو فائدہ حاصل ہو گا۔ اسی منشا سے ہمارے
پاس آئے ورنہ تمہیں کوئی ضرورت نہ تھی۔ راجہ جنک کی تقریر سن کر سکھدیو جی مہاراج
محظوظ ہو کر راجہ جنک کی بڑائی کر کے پھر اپنے استھان بدر کا آشرم میں آئے ٭

ادھیائے ۱۵

سکھدیو جی کا تپ اور سوامی کارتک جی کا پراکرام

سکھدیو جی کوہ ہمالیہ پر گئے۔ دیورشی نارد برفستانی پہاڑوں کی سیر کر رہے ہیں۔ بگل اندام
گل پیرہن اپسراؤں کے سریلے نغموں سے پہاڑ پر وجد کا عالم طاری ہے۔ کنر۔ گندھربو
کے خوش آیند [illegible] بجا جاتا ہے۔ مور۔ سارس۔ ہنس۔ چکور۔ جھیل تالابوں

کے کنارے سیر گشت کر رہے ہیں پھل کھلے۔ بھورے گونج رہے ہیں۔ بشن بھگوان نے اسی پہاڑ پر تپ کیا تھا۔ کھٹ بدری کدار اور سوامی کارتک جی کا بھی مسکن ہے شیوجی مہاراج کے ترپے ترشول اپنے ہاتھ سے گاڑ کر یہ پرتگیا کی تھی کہ سوائے برہما جی کے اور کسی میں اتنی طاقت نہیں کہ اُسے جنبش دے سکے۔ دیوتاؤں کو رنج ہؤا۔ نارائن جی نے ترشول اُلٹے ہاتھ سے ہلا دیا۔ ترشول کی حرکت سے تمام پہاڑ ہل گیا۔ زلزلہ سا آگیا۔ بشن جی ترشول اکھاڑ کر پھینکنا چاہتے تھے۔ لیکن مہادیو جی کے خیال سے نہیں اُکھاڑا۔ بشن جی اپنے بھگت پرہلاد جی سے بولے۔ اس ترشول کو دیکھیا ذرا ہاتھ تو لگاؤ۔ پرہلاد جی نے لاکھ زور مارا مگر اُسے جنبش نہ ہوئی تھک کر بیٹھ گئے سکھدیو جی اُسی پہاڑ پر گئے ہیں۔ مہادیو جی پورن برہمہ کی یاد میں مگن ہو رہے ہیں۔ چاروں طرف آگ روشن ہے۔ اس لئے کہ کوئی دیوتا یا دیت دھیان میں خلل انداز نہ ہو۔ سکھدیو جی مشرق رویہ جہاں ویدویاس جی تپ کرتے تھے بیٹھ گئے پتا جی کے درشنوں سے حظ حاصل ہؤا۔ بیاس جی کا نورانی چہرہ آفتاب کی طرح دمک رہا تھا۔ بیاس جی نے چھاتی سے لگا لیا اور مزاج پرسی کی۔ سکھدیو جی نے ساری سرگذشت راجہ جنک کے یہاں کی سنائی۔ بیاس جی کے پاس چار چیلے ودیا سیکھنے آئے تھے۔ ودیارتھیوں میں اُن کا نمبر بھی شامل ہؤا۔ دیول۔ جمن۔ بیشم پائن۔ اسمت رشی۔ سکھدیو جی یہ پانچوں چیلے وِدیا سیکھتے اور تعلیم حاصل کرتے رہے۔ ویاس جی کی طرح دنیا میں کوئی عالم اور وید جاننے والا نہ تھا۔ اُن کا علم سمندر تھا۔ پانچوں چیلوں نے پرارتھنا کی کہ مہاراج سوائے ہم لوگوں کے اب اور کسی کو چیلہ نہ بنائیے۔ ویاس جی نے فرمایا عالموں کو ایسا کرنا مناسب نہیں جو شخص تحصیل علم کے واسطے آوے اُس سے منہ موڑنا بڑا دوش ہے۔ برہما جی کے خلاف ہے۔ عدول حکمی ہوتی ہے لیکن کوئی اور آبھی تو نہیں سکتا نہ مجھ کو اتنی فرصت ہے کہ مغز خراشی کروں۔ تمہارے چیلے بہت ہیں اور آیندہ ہوں گے۔ اُن کو میری ہدایت کے بموجب تعلیم دینا اول جو برہمچاری ہو تمہاری مرضی کے موافق کام کرتا ہو۔ دوم امتحان کے وقت پورا نکلے۔ دھرم کرم کا پابند ہو۔ تیز فہم ہو عقل رسا رکھتا ہو ایسے آدمیوں کو چیلہ کرنا اور ودیا دینا۔ اگر چھتری یا ویش علم وید سیکھنے آوے تو برہمن کے لڑکے کو سامنے بٹھا کر تعلیم دینا اور چھتری اور ویش کو ہدایت دو۔ کہ اسی طرح تم بھی کام کرو

البتہ جو اعتراض یا کسی بات میں شک ہو دریافت کر لو۔ وید ودیا کی تعلیم زیادہ نہ ہونی چاہیئے۔ جسے وید پڑھنے کی تمنا ہو ضرور پڑھاؤ کیونکہ برھما جی کی اسی میں خوشی ہے۔ پانچوں چیلوں نے بیاس جی کی نصیحت پر گرہ باندھی کچھ روز تعلیم و تربیت حاصل کرنے کے بعد پہاڑ سے اُترے اور چھتی برہمنوں چھتریوں۔ ویشوں کو علم و ہنر سکھانے لگے۔ مگر سکھدیو جی نے ساتھ چھوڑ دیا پھر اُسی پہاڑ پر بیاس جی کے پاس تپ کرنے لگے +

ادھیائے ۱۶۷

نارد رشی کو ویاس جی کی زبانی وید منتر سننے کی خواہش

ایک دن نارد جی گشت کرتے ہری بھجن گاتے ہوئے بیاس جی کے پاس وید دھن سننے کی غرض سے آئے۔ بیاس جی سے ڈنڈوت پرنام ہونے کے بعد نارد جی گویا ہوئے۔ آج خواہش پیدا ہوئی کہ چل کر وید دھن سنوں۔ اگرچہ یہاں دیوتا کنہر۔ گندھرب سبھی موجود ہیں لیکن بغیر وید بانی کے یہ پہاڑ سنسان معلوم ہوتا ہے۔ جس طرح برہمن کا جس نے وید نہ پڑھا ہو۔ وقار نہیں ہوتا۔ بیاس جی بولے اکیلا ہوں۔ کوئی چیلہ بھی نہیں۔ تنہائی کی وجہ سے وید منتروں کا اُچار نہیں ہو سکا۔ خیر کیا مضائقہ۔ آپ کی خواہش پوری کی جائے گی +

ویاس جی اور سکھدیو جی پرمیشر کے دھیان میں مگن ہو کر وید منتر پڑھنے لگے۔ ادم کے نکلتے ہی سارا پہاڑ گونج اُٹھا۔ ایسی سخت ہوا چلی کہ منتروں کا پڑھنا دشوار ہو گیا +

سکھدیو جی۔ ہوا کیا چیز ہے +

ویاس جی۔ آسمان پر دو راستے ہیں۔ ایک پگڈنڈی بیکنٹھ تک گئی ہے دوسری نرک کو گئی ہے۔ بیکنٹھ کے راستے کا نام راجن ہے اور نرک کی راہ تامش کہلاتی ہے۔ انہیں دونوں راستوں سے ہوا کی آمد و شد ہے یہ ہوا دیوتاؤں اور رشیوں کی آمد و رفت سے پیدا ہوئی ہے ان دونوں ہواؤں کے ملنے سے سمان نام ہوا پیدا ہوئی۔ سمان سے اودان۔ اودان سے بیان۔ بیان سے اپان۔ اس سے پران پیدا ہوئے۔ انہیں پانچ ہواؤں پر انسان اور جیووں کی زندگی کا دارومدار ہے۔ پران بہترین ہوا ہے جو جسم میں رہ کر جیو کو پالتی ہے اور وہ برہم ہے۔ اسی سے سورج کا تیج۔ اگن میں شعلہ اور برسات کے موسم میں بجلی بن کر چمکتی اور دمکتی ہے۔ دوسری ہوا رعد کے نام سے

پکاری جاتی ہے اس کی گرج مشہور ہے۔ وہ کڑکتی ہے اور ابر کو یک جا کر کے پانی برساتی ہے۔ یہ ہوا گرمی کے موسم میں پیدا ہو کر برسات میں انجروں کو جمع کر کے بادل بناتی ہے اُدوان ہوا سے ستارے اور ماہ تاب طلوع ہوتے ہیں خشکی کے چاروں طرف دریا محیط ہے۔ سمندر سے انجرے اٹھتے ہیں۔ یہی انجرے بادل ہو کر پانی برساتے ہیں۔ اُدوان ہوا چاروں سمندروں سے انجرے اٹھا کر آسمان میں لے جاتی ہے اور جیموت ہوا کے سپرد کر کے اپنے کام پر واپس آتی ہے۔ جیموت ہوا پانی برساتی ہے اپان ہوا ہمیشہ بہتی رہتی ہے۔ اس میں اس قدر طاقت ہے کہ بادلوں کو منتشر کر کے پراگندہ کر دیتی ہے۔ وہ پہاڑ بھی توڑ سکتی ہے۔ پانچویں ہوا کا نام پران ہے۔ عوام میں اس کا نام پروا کہا جاتا ہے۔ گنگا جی اسی ہوا کے ذریعے سے آکاس میں چلتی اور بہتی ہیں چندرماں اور سورج اسی کی وجہ سے روشن ہیں۔ سکھدیو جی جب تم پروا ہوا پہچان لوگے امیر ہو جاؤ گے۔ جوگیشر اور منیشر اسی ہوا پر سوار ہو کر برہم سے دو چار ہو جاتے ہیں۔ اس وقت جو ہوا چلی ہے اس ہوا سے پہاڑ بھی تھرتھراتے ہیں۔ یہ بشن بھگوان کی سانس سے نکلتی ہے۔ اس کے چلنے پر وید پڑھنا مناسب نہیں۔ جب ہوا تھم گئی دیاس جی نے فرمایا اب وید منتر پڑھو اور خود اکاش گنگا کو چلے گئے۔ سکھدیو جی نے وید منتر پڑھنا شروع کیا۔ ان کی مدھر اور رسیلی بانی سے نارد جی بہت مسرور ہوئے فرمایا کہ اپنی مرضی کے موافق مجھ سے بردان مانگو۔ سکھدیو جی نے کہا کہ جس چیز سے جیووں کا اُپکار ہو وہ بتائیے۔

ادھیائے ۱۷

نارد جی کی زبانی موکش دھرم کی حقیقت

نارد جی سکھدیو جی سے یہی سوال تو سپت رشیوں نے کمار جی سے کیا تھا۔ سنت کمار جی نے جواب دیا کہ عقل کی صیقل گیان ہے۔ گیان سے ستیہ کی کدورتیں جاتی رہتی ہیں ضلالت گمراہی کا فور ہو جاتی ہے۔ جو اس ظاہری و باطنی پر اقتدار حاصل ہو جاتا ہے جب دل منور ہو گیا تو پھر پرماتما کا جلوہ دیکھنا محال نہیں۔ گیان کی برابری کوئی شے نہیں کر سکتی۔ ست سے بڑھ کر تپ نہیں طمع و حرص سے افکار دنیوی بڑھتے جاتے

ہیں۔ دنیا رنج کا مخزن ہے۔ جو رشیوں کی صحبت سے فیض پاکر دھرم کرم کے پابند رہتے ہیں اُن کی برابری دیوتا بھی نہیں کر سکتے جو کام۔ کرودھ۔ موہ۔ لوبھ میں مبتلا ہُوا وہ دو نو جہان سے گیا۔ جو برھم کا شناسا ہے وہی عقلمند ہے۔ سنیاس سے برھم پہچانا جاتا ہے۔ ست کی پابندی سے ریاکاری۔ کو نفسی پاس پھٹکنے نہیں پاتی۔ اس لئے اے سکھدیو جی! مستقل مزاجی سے ایشر کا دھیان کرو۔ کوئی گھڑی۔ کوئی پل ایسا نہ ہو جس میں نارائن جی کی یاد دل سے جاتی رہے۔ گرہستی لوگ اکثر مایا موہ کے جال میں پھنس کر زندگی اکارت کر دیتے ہیں۔ سوچ اور فکر کے سوا کوئی گھڑی چین سے نہیں گذرتی جو نارائن سے لو لگائے ہیں۔ کرتا دھرتا پرمیشر ہی کو جانتے ہیں وہی اس بھو ساگر سے پار ہو جاتے ہیں سارا جسم تو وہ خاک ہے۔ خاک کی عمارت بنا کر جیو آتما حکمرانی کرتا ہے۔ ہڈیاں مثل ستون کے ہیں۔ اور رگیں طناب ہیں۔ خون اور گوشت آب و گل پوست جسم کی پوشش ہے جسم پیپ اور غلاظت سے بھرا ہُوا ہے۔ پانچ عناصر خاک باد آب۔ آتش۔ اکاش اور پانچوں حواس۔ رجو گن۔ تمو گن۔ ستو گن۔ تین گن۔ روپ رس گندھ۔ اسپرش اور شبد وغیرہ چیزوں کی آمیزش سے جسم کی ساخت ہوئی جس میں جیو آتما پرورش کرتا ہے جو حواس ظاہری و باطنی کو مغلوب کر چکا وہی گیانی ہُوا۔ دنیا سراب ہے دھوکے کی جڑ ہے اس کے پھندے میں گیانی پرش نہیں پھنستے۔ مرد۔ عورت کے ست سنگ سے ماں کے پیٹ میں نطفہ قائم ہوتا ہے۔ قدرتی طور پر ایک نلی ناف میں بنائی گئی ہے اُسی نلی سے بچے کی ساخت ہوتی ہے یعنی اس نلی میں ماں کا خون جمع ہوتا ہے اور بچہ بنتا جاتا ہے۔ سر۔ گردن۔ ہاتھ۔ پیر جب بن کر طیار ہو جاتے ہیں تب جان پڑ جاتی ہے۔ یہی حمل ہے۔ بچہ سر کے بل پیدا ہوتا ہے۔ ماں۔ باپ۔ بھائی۔ بہن کو اس کی ولادت سے خوشی حاصل ہوتی ہے۔ کوئی پیدا ہوتے ہی فوت ہو جاتا۔ کوئی نوجوان ہو کر مرتا ہے کوئی پوری عمر پر پہنچ کر یعنی بڈھا ہو کر دنیا چھوڑتا ہے بید۔ طبیب علاج کرتے ہیں۔ مگر دوا سرایت نہیں کرتی آخر موت اُسے نگل لیتی ہے۔ رشی منی بھی تو بیمار ہوتے ہیں۔ وہ کوئی علاج نہیں کرتے۔ مگر چنگے ہو جاتے ہیں۔ کوئی امیر ہے کوئی فقیر۔ کوئی فیل نشین ہیں کسی کو گدھا بھی میسر نہیں کوئی فنس پر سوار ہے۔ کوئی پالکی اُٹھاتا ہے۔ لیکن موت نہ امیر کا خیال کرتی ہے نہ فقیر کا۔ سب کو

کھا جاتی ہے۔ اس لئے اس تودۂ خاک پر بھروسہ کرنا عبث ہے اس کو نہ آرام دینا چاہئے نہ دُکھ ہی اُٹھانا چاہئے۔ غذا اس قدر نہ کھانا چاہئے کہ جسم میں بیماریاں دوڑیں۔ ہاضمہ میں فتور برپا ہو۔ مقدار معینہ پر قائم رہے تاکہ جسم کی حفاظت بھی ہو سکے اور ایشر کے دھیان میں خلل نہ واقع ہو۔ کل دنیاوی چیزیں فانی ہیں کسی کو قیام نہیں۔ اس لئے دولت و ثروت کا خیال فضول ہے تقدیر پر شاکر رہنا چاہئے جتنا بدا ہے خود ہی مل جائے گا۔ دولت ساتھ تو جاتی نہیں پھر اس پر بھروسہ کیا کرنا۔ البتہ پاپ پن ساتھ نہیں چھوڑتے یہی ساتھ جاتے ہیں۔ جیسا کیا ہے ویسا پھل ملے گا۔ ودیا حاصل کرو۔ ایشر کو پہچانو ودیا سے گیان ہوتا ہے اور گیان سے مکتی مل جاتی ہے۔ یہ وید کا مسئلہ ہے *

ادھیائے ۱۸۰

اکاش میں سکھدیوجی کی روپوشی

سکھدیوجی خیال کرتے ہیں کہ بیشک عورت لڑکے۔ عیالداری افکار و تردد کا جام ہیں۔ ان سے بچنا ہی چاہئے۔ ایک عورت تک اسی سوچ بچار میں پڑے سوچتے رہے۔ آخر یہ بات ذہن نشین ہو گئی رشیوں سے فیض صحبت حاصل کر کے نجات کا طالب ہوں گا نارد جی سے اجازت لے کر دیاس جی کے پاس آئے اور ڈنڈوت کر کے سامنے بیٹھ گئے۔ دیاس جی سکھدیوجی سے مخاطب ہوئے۔ تم سے آنکھوں کی روشنی بڑھتی ہے۔ تمہاری منوہر صورت دیکھتے ہی دل مسرور ہو جاتا ہے۔ پاس آؤ گلے لگالوں *

سکھدیوجی۔ میرا دل دنیاوی بیوپاروں سے کنارہ کش ہو گیا۔ اس لئے اجازت کا طالب ہوں۔ دم بھر ٹھیرنا شاق ہے۔ ویراگ سر پر سوار ہے۔ جاتا ہوں *

یہ کہہ کر اُٹھ کھڑے ہوئے اور کیلاش کی اونچی چوٹی پر پہنچے۔ کچھ مدت تپ کرتے رہے پھر نارد جی سے مل کر کیلاش پربت سے گرڑجی کی طرح اڑے۔ اور بیکنٹھ کی طرف ارادہ کیا۔ سکھدیوجی کے پرواز کرتے ہی اس چوٹی کے دو ٹکڑے ہو گئے۔ آسمان میں پرواز کناں چلے جا رہے ہیں۔ سب سے پیشتر رشی۔ گندھرب۔ جکش۔ راچھسوں سے ملاقات ہوئی۔ اُنہوں نے نہایت عظمت اور منزلت سے سکھدیوجی کو لیا۔

اور طواف کر کے اُن کی پوجا کی۔ وہاں سے اوپر کو چلے آگے بڑھ کر مند اگنی گنگا جی دکھائی
پڑیں۔ جن کے کنارے خوشبودار پھول کھل رہے تھے۔ گنگا جی میں گندھرب اور
اپسرائیں نہا رہی تھیں۔ لیکن بالکل برہنہ۔ بدن پر لتہ بھی نہ تھا۔ سکھدیو جی سے پردہ کرنا
فضول سمجھا کہ وہ پرم ہنس ہیں۔ سکھدیو جی کی صورت دیکھ کر آپس میں اس طرح گویا
ہوئیں:۔

دیکھو بہن۔ یہ مہا جوگی برہم روپ بیاس جی کے پتر پرم ہنس ہیں۔ سُکھدیو جی
آپ ہی کا نام ہے۔ ایسے پتر کو پتا نے کیونکر یہاں آنے دیا۔ پیچھے پیچھے بیاس جی
بھی پتر کے شوک میں اُڑے ہوئے جا رہے تھے۔ چوٹی کے دو ٹکڑے دیکھ کر بیاس
جی نے خیال کیا کہ بیشک یہ پتر پرم ہنس ہو گیا۔ تب مہرشی بیاس جی دوسرے
طریقے سے پل بھر میں سکھدیو جی کے پاس پہنچے اور بڑے زور سے آواز دی
کر بیٹا سکھدیو! ٹھیرو ہم بھی آتے ہیں۔ سکھدیو جی نے سرب بیاپی۔ سرب آتما
سرب مکھ ہو کر جواب دیا ہے پتا! اس تیز آواز کے ساتھ ہی چاروں اطراف
جنگل اور پہاڑ۔ جل۔ ندی۔ جڑ۔ چیتن سے بھی آواز بازگشت نکلی۔ جبھی سے
دریا پہاڑوں پر آواز لگانے سے دوسری آواز سنائی دیتی ہے۔ سکھدیو جی پتا
کہہ کر انتردھیان ہو گئے۔ جب بیاس جی کی نظروں سے سکھدیو جی غائب ہو گئے
بڑا افسوس ہوا۔ بادل حزیں وہیں ٹھیر گئے۔ مند اگنی نام اکاش گنگا جی سے جل میں
جو اپسرائیں ننگی ہو کر بہار کر رہی تھیں بیاس جی کو دیکھ کر جھجکیں اور شرم و
حیا سے بدن چرانے لگیں۔ کسی نے جل سے بدن ڈھاکا کوئی دیدہ دلیل تھی
تڑپ کر نکلی اور درختوں کی آڑ میں چھپ گئی۔ کسی نے جھپٹ کر کنارے سے
پوشاک اُٹھائی اور پہن کر سامنے کھڑی ہو گئی۔ بیاس جی پہلے تو اس بات سے
خوش ہوئے کہ سکھدیو جی ایسے پرم ہنس تھے جن کی پرواہ ان عورتوں نے بھی
نہیں کی بدستور جل میں ننگے ہو کر نہاتی رہیں۔ مگر میری ضعیفی کے عالم میں بھی پرواہ
کی گئی۔ حالانکہ مجھے دین و دنیا سے کچھ تعلق نہیں۔ افسوس ہے میری عبادت پر بیاس
جی پر ایسی ندامت چھائی کہ آنکھوں سے ٹپ ٹپ آنسو نکل پڑے اُس وقت شیو جی
گندھربوں کے ساتھ بیاس جی کے پاس آئے اور تسلی و دلاسا دے کر بولے

دیاس جی! اگیانی ہوکر موہ چھا گیا۔ کیا تم نہیں جانتے کہ کسی زمانے میں تپ کیا تھا۔ تپ کے پربھاؤ سے میں نے ایسا پتر کو عطا کیا تھا جس کا کوئی دین و دنیا میں ہمسر نہیں۔ رشی جی! اُس نے وہ گت پائی ہے جو دیوتاؤں کو بھی میسر نہیں۔ جب تک زمین و آسمان قائم ہیں تمہارے پتر کا نام سورج کی طرح روشن رہے گا۔ سائے کی طرح اس کا پرکاش دیکھا کروگے۔ اے جدھشٹر دیاس جی کو شیوجی کی باتوں سے کچھ آنند ہوا اور اپنے لڑکے کا سایہ دیکھ کر بہت مسرور ہوئے۔ دھرم وان جدھشٹر جی! دیاس جی نے ساری سرگزشت مجھ سے بیان کی تھی۔ سرمو فرق نہیں۔ ناروجی کی زبانی بھی سکھدیو جی کے تذکرے سننے میں آئے ہیں۔ ایسے ہی ذکر و اذکار سے انسان موکش تک پہنچ جاتا ہے۔ جو شخص سکھدیو جی کی سمبادکو سنے گا وہ مکت پاوے گا۔

ادھیائے ۱۹
ناروجی اور کرشن بھگوان کا مکالمہ

جدھشٹر۔ پتامہ جی! اگرہست آشرم برہمچرج۔ بانپرہست۔ سنیاس دھارن کرنے والے کس دیوتا کا پوجن کریں کرتا سنج یعنی آواگون سے چھوٹ کر مکتی حاصل ہو۔

بھیشم جی۔ اس برمھ سروپ نارائن جی کی چار مورتی ہیں۔ دھرم راج کے پتر باسدیو جی سن کرشن نام سے پیدا ہوئے اُس جیسے پُر دومن جیت ہُوا جت سے انرودھ نام اہنکار تین ہُوا۔ سوایمبھو منونتر کے دو رست جگ میں نتہ نارائن۔ ہری۔ کرشن چاروں نام سے ظاہر ہوئے اور بدرکا آشرم میں جا کر تپ کیا۔ ناروجی نرنارائن کے درشنوں کی خاطر بدرکا آشرم پہنچے۔ باغبان قدرت کا تماشا نظر آیا۔ گنگا جی کے دونو جانب ہرا شاداب درختوں کی باڑ لگی ہوئی ہے۔ ہوا لطیف اور پاک ہے پھولوں کی خوشبوئیں سے دماغ طبلہ عطار بن رہا ہے۔ نسیم سحری عروسان چمن کے ساتھ اٹکھیلیاں کر رہی ہے۔ دل باغ باغ ہُوا جاتا ہے۔ ناروجی اس پرفضا مقام پر کچھ دیر گلگشت کرتے رہے۔ شام ہوتے ہوتے بدرکا آشرم پہنچے۔ مگر نرنارائن کے درشن نہ ہونے سے اُداس ہوگئے۔ چہرے پر افسردگی چھا گئی۔ خود بخود باتیں کرنے لگے۔ ایسے مقام پر آفریں ہے جہاں دیوتا گندھرب نرنارائن کے درشنوں کے لئے گھومتے رہے ہیں اور نرنارائن جی کے درشن

سے اپنا جسم پھل کر رہے ہیں سندھیا کا وقت آ گیا تھا۔ سندھیا کرتے کرتے نارائن جی کے درشن ہو گئے۔ نارد جی نے ہاتھ جوڑ کر بنے کی پربھو اچاروں وید آپ کو پورن ابناشی خیال کر کے آپ کی استتی کرتے ہیں۔ تمام کائنات آپ ہی میں لیست ہے چاروں برن آشرم والے تمہاری پوجن کرتے ہیں۔ دیبی دیوتوں کے ماتا پتا گرو آپ ہی ہیں۔ ہے جگت سوامی آپ یہاں کس کا تپ کرتے اور کس کی پوجا کرتے ہیں سری بھگوان نے فرمایا۔ جو ابناشی پورن برمھ پرماتما تینوں گنوں سے رہت ہے جس کے درشن نہیں ہو سکتے جو نرنکار جوتی سروپ خیال کیا گیا ہے جہاں وہم و ادراک بھی کام نہیں دے سکتے۔ وہی سب جیووں کا اتپن اور پیدا کرنے والا ہے۔ وید اُس کی بانی ہے۔ شاستر اس کے اصول۔ برہما جیشٹ منو وکش ٹھبر کو۔ دھرم۔ جم۔ مریچی انگھا۔ اتری۔ پلست۔ پلہ۔ کرتو۔ بشسٹ۔ پرمیتی۔ سورج چندرما۔ کردم۔ کرودھ۔ بجریت۔ وغیرہ بھی اُسی ابناشی کا پوجن کرتے ہیں۔ جو دھیان میں نہیں آتا۔ اے نارد! ہم اُسی کی اپاسنا میں مگن رہتے ہیں۔ بھگت اور پریم سے ہم نے یہ اپدیش تم سے کہا اور تم نے بھی بڑی بھگت سے دھیان دے کر سنا۔

ادھیائے ۲۰

سویت اور راجہ بسو دیپ کا برتانت

بھیشم جی۔ نارد جی نے پھر یہ سوال کیا کہ ہے پربھو! آپ نے دھرم دیو تلک کے گھر میں چار روپ سے اوتار لیا۔ اُس کا کارن کیا ہے۔ اور آپ کے درشنوں کے واسطے سویت دیپ جاؤں گا جہاں آپ کی مورتی براجمان ہے۔ اس مورتی کے درشن ہر ایک نہیں پا سکتا۔ الا اتنے اوصاف اُس میں ہوں تب درشن ہو سکتے ہیں۔ ہے نارائن! میں ہاتھی ماتوں کا پابند رہا۔ ایک تو گرو پوجن کی۔ کسی کے راز کو ظاہر نہیں ہونے دیا۔ وید بھی پڑھے۔ تپ بھی کر چکا۔ دوست دشمن دونوں میرے نزدیک برابر ہیں۔ اور ہمیشہ نارائن کا بھجن گا کر مگن رہتا ہوں۔

نارائن رشی نے جواب دیا۔ کہ اے مہارشی برہمن! تمہارا جانا واجبی ہے۔ جاؤ تمہیں درشن ہوں گے۔

نارو جی نر نارائن کا پوجن کر کے بدری کا آشرم سے اُٹھے۔ اور میرو پربت پر جو دکھن میں واقع ہے جا پہنچے۔ میرو پربت کی چوٹی پر کچھ دیر دم لیا۔ پھر اُتر پچھم گوشہ کی طرف منہ کر کے اُڑے اور سویت دیپ میں داخل ہو گئے۔ سویت دیپ سمندر سے اوتر ہے عالموں کا قول ہے کہ یہ شہر میرو پہاڑ سے ۳۲ ہزار جوجن اُونچا ہے۔ وہاں کی مخلوق پرماتما کے دھیان میں مگن رہنے والی۔ حواس خمسہ پر قابو رکھنے والی۔ ستوگن روپ خلیق و فادار ہے۔ گناہ کسے کہتے ہیں۔ ادھرم کیا ہے اس سے واقف نہیں۔ دھرم کرم ایشر اُپاسنا کے سوا دوسرا کام نہیں ہوتا۔ پاپی اور گنہگاروں سے ان کا نورانی چہرہ چھپا رہتا ہے۔ وہ مطلق نظر نہیں آتے۔ نہایت قوی اور چست و چالاک ہوتے ہیں۔ روئیں تن۔ جفاکش محنتی۔ جبارت و شجاعت میں یگانۂ روزگار ہیں۔ جن کی چار بھجائیں اور چھتری کی مثال سر ہے۔ موت بھی اُن سے ڈرتی ہے۔ وہ امر اور اجر ہیں صرف ذات باری تعالےٰ کا اُن کو بھروسا ہے۔ اسی کی پرستش کرتے ہیں۔ نہ اُن کا کوئی دیوتا ہے نہ دیوی۔ پوسن برھم پرماتما کے عبادت گذار کہلاتے ہیں +

جدھشٹر۔ پتامہ جی! ایسے ہمہ صفت موصوف انسان کیونکر پیدا ہوئے +

بھیشم جی۔ اُن کی کتھا اپنے پتا راجہ شانتن سے اکثر سنی ہے۔ فرماتے تھے۔ راجہ اوپر چر پیکر قدتی راجہ ہوا ہے۔ تمام دنیا جس کے زیر حکومت تھی۔ ہری بھگت اور پرماتما کے بھجنور سے پریم رکھنے والا نہایت بہادر اور سورما گذرا ہے۔ راجہ اندر اس کے دوست تھے وہ روزمرہ برہمنوں کو بھوجن اور پتر شرادھ ہون وغیرہ کیا کرتا تھا۔ برہمنوں کا پس ماندہ کھانا آپ کھاتا منصف مزاجی سے تمام رعیت خوشحال تھی۔ ہنسا سے کمال نفرت رہتی۔ ایسے باوقار صاحب تاج کو راجہ اندر نے ایک سنگھاسن مرحمت کیا تھا۔ سنگھاسن پر سوار ہو کر تمام لوگوں کی سیر کرنا روزانہ ورد رکھا تھا +

مریچ۔ اتری۔ انگرا۔ پلست۔ پلہ۔ کرت۔ بششٹ جی یہ سپت رشی ہیں۔ یہی پرکرتی گنے جاتے ہیں۔ سوامبھو من آٹھویں پرکرتی ہے۔ انہیں پرکرتی سے یہ لوک بنایا گیا ہے۔ انہیں سپت رشیوں نے میرو پربت پر ست دھرم کی فضیلت ظاہر کی۔ منو جی نے دھرم شاستر تصنیف کیا۔ چار چار آشرم قائم کئے۔ اُن رشیوں نے ہری بھگوان کی تپسیا کی۔ نارائن کی [illegible] سے سرسوتی [illegible] رشیوں کی زبان پر بیٹھ گئیں

ابتدا میں اشن بھگوان کے سامنے شاستر پڑھا گیا۔ سری بھگوان بولے۔ ایک لاکھ اتم اشلوک بنائے ہیں ان سے تہرد دھرم سنسار میں جاری ہوگا۔ چاروں ویدوں کی رچاؤں سے یہ اشلوک سنگت ہیں۔ ہے سوایمبھومنو جی! آپ نے اس شاستر سے دھرموں کی تقسیم کی ہے شکر اور برہسپت جی بھی تمہارے شاستر کے دھرم عمل پر پابند رہیں گے اور راجہ بسو تمہاری کتب شاستر سے بودھ حاصل کرے گا۔ برہسپت جی اُس کے گرو ہوں گے اور وہی شاستر پڑھادیں گے۔ راجہ بسو بڑا بھگت ہوگا۔ شاستر کے پڑھنے سے گیان حاصل ہوگا اور گیان سے مکت پانا امر دشوار نہیں سری نارائن جی یہ کہہ کر انتردھیان ہوگئے۔ رشیوں نے نارائن جی کی ہدایت کے بموجب شاستروں کو دنیا میں ظاہر کیا۔

ادھیائے ۲۱
راجہ بسو کے جگ کے حالات

بھیشم جی بولے دھرم وان راجہ! مہاکلپ کے اختتام پر دیوتاؤں کے گرو برہسپت جی کی ولادت ہوئی۔ دیوتاؤں نے خوشیاں منائیں۔ سب سے پہلے برہسپت جی کا چیلا راجہ اوپر چر بسو ہوا۔ اُس نے سکھنڈی شاستر کو برہسپت جی سے مطالعہ کیا۔ راجہ اوپر چر بسو بڑا پرتاپی راجہ ہوا۔ اُس کے راج میں رعیت خوشحال تھی وہ اندر کی طرح راج کرتا تھا پہلے پہل راجہ اوپر چر بسو نے اشومیدھ جگ کیا جس کے بانی برہسپت جی ہوئے۔ برہما جی کے تینوں لڑکے ایکت دویت۔ ترت مہرشی بھی جگ میں رونق افروز تھے۔ دھنو شاکھ۔ ریبھیہ۔ وارو۔ بسو۔ پرابسو۔ میدھا تتھی۔ تانڈیہ۔ شانت۔ بید سرا۔ کپل جی۔ ادیہ۔ کٹ۔ تے۔ ترشیم پائن۔ کنور شی۔ دیو ہوتر یہ سولہ مہارشی بھی جگ میں موجود تھے۔ جملہ چیزیں مہیا تھیں مگر پشو نہ تھا۔ بلا بلدان جگ کیا گیا۔ نارائن جی اس جگ سے ایسے خوش ہوئے کہ خود آکر درشن دیئے اور اپنا بھاگ سونگھ کر لے لیا۔ مگر اور کسی کو نارائن جی کے درشن نہ ہوئے برہسپت جی کو غصہ آیا۔ کہ بیٹے ہوئے اور بغیر میری آگیا کے بھاگ کس نے اٹھالیا۔

جب جنتر اشومیدھ جگ کا بھاگ دیوتاؤں نے بھی تو قبول کیا تھا۔ پھر نارائن جی کے درشن سب کو کیوں نہ ہوئے۔

[illegible]

ست جگ کا دور رہے۔ غصہ کرنا زیبا نہیں +

برہسپت جی۔ اب نارائن جی خود جگ میں پدھارے ہیں۔ ہمارے منتروں کی وجہ سے دکھائی نہیں دیتے۔ ایسے موقع پر غصہ کرنا سراسر نقصان ہے۔ فائدہ نہ ہوگا۔ ایکت۔ دویت۔ ترت نے بھی اس کلام کی تائید کی اور کہا کہ ہم تینوں برہما جی کے پتر ہیں ہم نے بھی ایک دفعہ درشنوں کی غرض سے میرو پربت پر تپ کیا تھا۔ جب ہمارے تپ کی روشنی ملکوں میں پہنچی اُس وقت آکاش بانی ہوئی ہے برہمنو! تم نے سچے دل سے بڑا تپ کیا ہے۔ تم میرے بھگت ہو۔ سویت دیپ چلے جاؤ وہیں نارائن جی کے درشن ہوں گے۔ غرضکہ ہم لوگ سویت دیپ پہنچے۔ اور نارائن کے درشنوں کی تمنا ہوئی۔ تب اُس پرشوتم اہناشی کا جلوہ تھوڑی دیر ہماری آنکھوں کے سامنے رہ کر غائب ہوگیا۔ آنکھیں اس کے جلال دیکھنے کی تاب نہ لاسکیں ہم نے دل میں مصمم ارادہ کرلیا۔ کہ بغیر تپ کے درشن نہیں ہوسکتے لہذا تپ کرنا شروع کردیا۔ پھر اُس کا جلوہ دکھائی دیا۔ یہ دیکھا کہ وہ پرشوتم چندرماں کی طرح سفید رنگت کا تیری منتر جپتا ہوا اتر کی طرف منہ کئے ہوئے اونکار اونکار رٹ رہا ہے۔ ہے برہسپت جی! یہ سویت دیپ نارائن جی کا مقام ہے یہاں کے رہنے والوں کے چہرے سورج کی طرح منور ہیں۔ سب ایک ہی صورت اور ایک ہی قد کے انسان بال بال برابر فرق نہیں ہے برہسپت جی۔ ایک دفعہ اور بھی درشن ہوئے تھے۔ سویت دیپ کے لوگ بھی ہمارے ساتھ تھے۔ ہم سبھوں نے ہاتھ جوڑ کر استتی کی کہ ہے پنڈریکاکش (جن کی کنول کی طرح آنکھیں ہیں) آپ نے سب کو جیت لیا۔ آپ کو نمسکار ہے۔ ہے اندریوں کے سوامی۔ بار بار آپ کو نمسکار ہے۔ برہسپت جی! اُن ہری بھگتوں نے نارائن جی کا پوجن کیا۔ اور انہیں پھر درشن ہوئے لیکن ہم لوگ درشنوں سے محروم رہے۔ جس وقت سویت دیپ کے لوگ ہری پوجن کرتے ہیں۔ ایک ہوا ایسی چلتی ہے جس سے اطراف میں خوشبویات کی لپٹیں پھیل جاتی ہیں۔ جب وہ لوگ پوجا سے فارغ ہوگئے پھل پھولوں کا بھوگ لگا چکے۔ تو ہم کو رنج پیدا ہوا۔ کہ اتنی بھگتی ہم میں کہاں۔ ایسے پرش دھن ہیں وہاں کے آدمیوں میں سے کسی نے بھی ہماری پوجن نہیں کی۔ بلکہ ہماری طرف آنکھ اُٹھا کر بھی نہ دیکھا اور نہ کچھ بات چیت ہوئی ہم بیبس ہوکر نارائن کا دھیان کیا۔ آکاش بانی ہوئی ہے

منیشر! جیسے یہاں آئے ویسے واپس بھی جاؤ۔ یہاں کے لوگوں کی طرح ابھی تم میں بھگتی نہیں۔ یہ لوگ اندریوں کو مغلوب کر چکے ہیں۔ جوتی سروپ پرشوتم دیوتا کے اپاسن میں ہر وقت مگن رہتے ہیں۔ اس لئے ان کو درشن ہوتا ہے۔ ان لوگوں کو درشن نہیں ملتا جن میں بھگتی نہیں اور جنہیں سچا پریم چھو نہیں گیا۔ اب سے لے کر بے وسوت منونتر میں جب ست جگ کا انت ہوگا اور تریتا دور شروع ہو جائے گا اس وقت دیوتاؤں کے ساتھ تم بھی میری پوجا کرو گے تب تمہیں درشن ہوں گے۔ یہ بچن سن کر ہم سب وہاں سے اپنے وطن واپس آئے برہسپت جی خیال تو کرو کہ کتنی مصیبتیں اور تکلیفیں اٹھا کر ہم سویت دیپ پہنچے پھر بھی اچھی طرح پار برہم پرمیشر کے درشن نہ ہو سکے۔ تم کیوں کر اس ابناشی کے درشن پا سکتے ہو +

برہسپت جی نے جگ پورا کیا۔ راجہ بسو اپنی راجدھانی میں حکومت کرتا رہا۔ لیکن برہمنوں کے سراپ سے راجہ بسو پرتھی پر گرایا گیا۔ چونکہ نارائن کا بھگت اور دھرم پر قائم تھا لہٰذا وہ چند روز پرتھی پر راج کر کے سنسار کے سکھ بھوگ کر سُرگ چلا گیا اور موکش پدوی حاصل کی +

ادھیائے ۲۲

راجہ بسو اپرچر کا تذکرہ

راجہ جدھشٹر۔ پتامہ جی۔ کن عذابوں سے راجہ بسو جیسا بھگت ہو کر پرتھی پر گرایا گیا +

بھیشم جی۔ دیوتا رشیوں سے کہتے تھے کہ جگ میں بکرے کا بلیدان کیا جاوے دوسرا پشو بنا کر جگ کرنا بے سود ہوگا۔ رشیوں نے جواب دیا کہ جگ میں تل۔ جو وغیرہ بیجوں سے ہونا چاہئے۔ پشو کو ہون کرنا نہ چاہئیں۔ یہ ویدوں کی شرتی ہے کیونکہ بیجوں کا نام اج ہے۔ پشو کا ذبح کرنا کسی حالت میں درست نہیں۔ جگ میں ہنسا کرنا کہیں نہیں لکھا۔ دیوتاؤں اور رشیوں میں مباحثہ ہو رہا۔ کہ سامنے سے راجہ بسو انترکش گامی جن کا نام اپرچر تھا آتا ہوا دکھائی دیا۔ دیوتاؤں اور رشیوں

نے اُسے پنچ مقرر کیا کہ جو کچھ یہ کہہ دے اُسی پر کاربند ہوں۔ کیونکہ خیرات کرنے والوں میں اس سے بڑھ کر اور کوئی فی زمانہ نہیں ہے۔ راجہ بسو بوان پر سوار تھا۔ اُس نے دیوتاؤں کی طرف داری کی۔ اور کہا جیسا دیوتا کہتے ہیں ویسی ہی کرنا چاہیئے رشیوں نے راجہ بسو کو جواب دیا تم نے دیوتاؤں کا جنبہ کیا اس وجہ سے سرگ سے گر کر لیئے جاؤ گے اور آکاش پر جو چڑھے ہوئے گھوم رہے ہو۔ تمہارے بوان میں اتنی قدرت نہ رہے گی کہ وہ آسمان پر اُڑ سکے رشیوں کے سراپ سے راجہ پرچرا وندھا منہ زمین پر گرا اور زمین کی تہ میں گھس گیا لیکن پورب جنم کے کرم کی بدولت اُس کے اقبال میں کچھ زوال نہیں ہونے پایا۔ دیوتا اُس کی یہ حالت دیکھ کر غمگین ہوئے پاس آکر کہا تم نے ہماری وجہ سے سراپ پایا اور تکلیف اٹھائی۔ تم دیوتا اور دانوؤں کے گروہ ہو۔ بشن بھگوان کے بھگت ٹھہرے۔ سراپ سے نجات کی تدبیر ہم بتاتے ہیں کہ برہمنوں اور رشیوں کی پوجا کرو۔ اُن کو خوش رکھو اُن کی دعا سے یقین ہے کہ سراپ سے نجات پا جاؤ۔ ہمارا تم کو یہ بردان ہے کہ آج سے جگوں میں تمہارا بھی بھاگ نکالا جائے گا۔ جب جگ کرو گے تم کو بھوک اور پیاس کی تکلیف نہ ہوگی دولت واقبال کو روز افزوں ترقی رہے گی۔ چہرے پر جلال بدستور قائم رہے گا۔ ہماری دعا ہے کہ نارائن جی تمہیں سرگ دیں گے۔ یہ بردان دے کر دیوتا چلے گئے اور رشی منی اپنے اپنے استھان پر واپس آ گئے۔ دھرم تپرا اُس راجہ بسو نے بشن بھگوان کا پوجن کیا۔ اور ویدمنتروں کا جپ کیا۔ نارائن جی اُس کی بھگتی دیکھ کر خوش ہو گئے اور گرڑ جی سے فرمایا تم جا کر راجہ بسو کو پرتھی سے لے آؤ۔ گرڑ جی نارائن کی آگیا سے ہوا کی طرح اُڑتے ہوئے پرتھی پر آئے اور اپنے بازوؤں پر سوار کر کے لے اُڑے نارائن کی مرضی سے راجہ بسو پھر آکاش میں پھرنے والا اپر چر ہو گیا۔ کچھ مدت بعد راجہ بسو مجسم برہم لوک میں راج کرنے لگا ہے۔

جدھشٹر۔ بشن بھگتی ایسی ہی پھل دایک ہے جس نے نارائن سے ہت کیا پرم گت پا گیا۔ اب ایشور رج مان منوجی کے بہتر کی پیدائش اور سویت دیپ کو جس طرح نارد جی کا جانا ہوا وہ کتھا سناؤں گا۔

ادھیائے ۲۳

ناروجی کو شن بھگوان کے درشن

بھیشم جی گویا ہیں۔ جب ناروشی سویت دیپ میں پہنچے اور چندرما کی طرح جگمگ کرنے والے انسان نظر آئے نارد جی نے بڑی بھگت سے پوجا کی اور اُن لوگوں نے بھی ناردجی کی آتتی کی اس کے بعد دیورشی نارد جی نے بسوروپ بھوروپ والے ایشور نے نارد جی کو درشن دیا استت سے کرپا کا شبانی ہوئی۔ تم یہاں سے چلے جاؤ تا کہ ان سوبت باسیوں کو جو میری بھگت میں بدیہ ہو رہے ہیں (یعنی جن کو اپنے تن و بدن کا ہوش نہیں) میرے بھجن میں خرابی نہ پیدا ہو جن کو میری چاہ ہے وہ اندریوں کے بس نہ ہو کر گناہوں سے آلودہ نہیں ہوتے میرا جلوہ ہر چیز میں دیکھتے ہیں۔ جو مجھ میں اتصال چاہتے ہیں وہ ابناشی نرگن کی اُپاسنا کرتے ہیں۔ مایا موہ سے رہت ہیں۔ ظاہری و باطنی آنکھوں میں بینائی ہے وہ ایک ہی روپ سے سب میں مجھے دیکھتے جیو آتما اور برمھ میں کچھ فرق نہیں سمجھتے۔ میرا نام باسدیو ہے۔ پرماتما ازل سے ہے اور ابد تک قائم رہے گا۔ سب کا ناش ہے اس کا ناش نہیں۔ وہ سب جگہ موجود۔ لامکان میں اس کا جلوہ۔ نہ زمین و آسمان میں اس کی روشنی۔ وہ ذات لایزال ہے اُس کا شریک اور ہمتا نہیں۔ وہی باسدیو سب جیووں کی آتما ہے۔ پانچوں عناصر کے اجتماع سے جسم بنتا ہے تب برمھ اس میں پرویش کرتا ہے۔ وہ نظر نہیں آتا مگر ہر جگہ موجود ہے بناتتوں کے دیہہ نہیں اور بغیر جیو کے سانس نہیں وہ پربھو البو کا دھارن کرنے والا ایش شنکرسن ناموں اور اپنے دھیان پوجن کرموں سے سنت کمار کی طرح پانچ برس کی عمر والا بالک روپ بن کر جیون مکت ہو جاتا ہے اس طرح مہاپرلے میں سب جیو جس میں لیپت ہو جاتے ہیں اس کا نام پردومن ہے۔ جس میں جیووں کی پیدائش ہوتی ہے۔ اُسے شنکرسن کہتے ہیں جو پیدا ہوا وہ کرتا اور کریا اور کارن خیال کیا جاتا ہے۔ اُسی سے جڑ چیتن۔ کل مخلوقات کی آفرینش ہے

وہی پردومن اہنکار ہوکر انرودھ کہلاتا ہے۔ وہ سب کا مالک ہے سب کرموں میں پرگھٹ ہے۔ اے راجن! جو نرگن روپ باسدیو ہے وہی پرشوتم شنکرسن نام جو ہے۔ شنکرسن سے پیدا ہونے والا پردومن وہی باسدیو ہے اور پردومن سے انرودھ نام آہنکار اتپن ہؤا۔ وہ بھی وہی ابناشی ہے۔ یہ سب چر۔ اچر جگت مجھ سے ہی پیدا ہوئے اور مجھ ہی میں مل جاویں گے۔ جو بھگت ہیں وہ اپنے من کو مجھ میں پرویش کرکے مکت پدوی پاتے ہیں۔ یہ تمہاری خواہش عبث ہے کہ میں سہل طریقے سے درشن دے سکوں۔ میرا نہ کوئی روپ ہے نہ رنگ۔ پریم کا بھوکا ہوں۔ میں اپنی مرضی سے نرکار ہو جاتا ہوں اور سکار ہوکر درشن بھی دیتا ہوں۔ میں ہی بھگت کا الیشر اور گرو ہوں۔ جیووں کی پیدائش اور ناش میری ہی مرضی پر منحصر ہے۔ ناروجی! میری مایا ہے جو تم مجھے دیکھ رہے ہو۔ میں نرگن۔ نراکار ہوں۔ میں جیو کی طرح بھی پایا جاتا ہوں۔ اور جیو مجھ میں ہیں۔ مجھے حاضر و ناظر جانو سب کچھ دیکھتا ہوں۔ کچھ چھپا نہیں۔ سب جیووں میں آتمارو پ ہوں۔ جیووں کے ناش ہونے پر ناش نہیں ہوتا ہوں۔ سویت باسی جتنے جیو ہیں اندریوں پر قابو ہے۔ گیان کی نظر رکھتے ہیں۔ پریم اُن میں کوٹ کوٹ کر بھرا ہؤا ہے۔ ستوگن روپ ہیں۔ رجوگن تموگن سے علاقہ نہیں رکھتے اس لئے میرے پیارے ہیں۔ اے نارد۔ دنیا کی پیدائش کے قبل برہما پیدا ہؤا وہ میرے اوصاف کو جانتا ہے۔ اور پیشانی سے رودر داہنی جانب سے گیارہ رودر اور بائیں جانب سے بارہ سورج اور آگے کے حصے سے آٹھ بسو۔ اور پیچھے کے بھاگ سے اسونی کمار دیوتا اور بید خلق ہوئے ہیں۔ سری لکشمی۔ کیرتی۔ پرتھوی۔ گکدرتی۔ بید ماتا۔ سرستی وغیرہ میری ایک قسم کی طاقت ہے بادل۔ سمندر۔ ندی۔ سرووریتر اور تینوں گن۔ رجوگن۔ تموگن۔ ستوگن وغیرہ میرے ہی جلال کا حصہ ہیں۔ ہے نارد! کرم سے تپ کرم کے فضائل زیادہ ہیں میں اکیلا دیو۔ تپر دو دنو کا تپتا ہوں۔ میں ہی آگ کا سمندر ہو کر تمام جیووں کو بھسم کردیتا ہوں۔ اور اپنی مرضی سے ہت۔ کت بھوجن کرتا ہوں سب سے پہلے برہما نے میرا پوجن کیا تھا۔ یعنی جگ کیا تھا۔ میں نے برہما کی بھگتی سے خوش ہو کر بردان دئیے یعنی مہا تیجسوی برہما ہو کر سب دیوتا۔ پتر ولی۔ رشی۔ گندھرب کے پوجیہ

ہو کر کہتا ہوں کہ تمہاری عزت سب دیوتاؤں میں زیادہ کی جائے گی۔ نارد جی! طرح طرح کے
اوتار دھارن کر کے تمہیں اپدیش دوں گا۔ اُپکار کے لئے بارہ روپ دھارن کروں گا
جب پاپیوں کا بھار زمین اُٹھا نہ سکے گی تب میرا اوتار ہوا کرے گا۔ ہرناچھ پرتھی اٹھا کر
غائب ہو جائے گا تب میرا باراہ روپ ہوگا۔ ہرناکس کی موت میرے ہی ہاتھوں ہے اُسے
مار کر پاتال سے پرتھی لا کر سمندر پر پھر قائم کروں گا۔ پھر نرسنگھ روپ سے ہرن
کشپ دیت کو ناخنوں سے شکم چاک کر کے ہلاک کروں گا۔ پھر برہ وچن کے بیٹے راجہ
بل کو باون اوتار سے چھل کر اندراسن بچاؤں گا۔ ترتیا جگ میں بھرگ بنش کا محافظ بن کر
پرسرام اوتار دھارن کروں گا۔ اور اکیلے سور بیر راجاؤں سے لڑ کر پرتھی کا بھار
اُتاروں گا۔ ترتیا کے اختتام اور دواپر کے آغاز پر سورج ونش کے راجہ دسرت
کے یہاں سری رام اوتار ہوگا۔ اور پرجاپت کے بیٹے ایکت دویت رشی اپنے بھائی
ترت کے سراپ سے بندر ہوں گے۔ انہیں کے بنش میں جتنے بازہوں گے۔ وہ سب
سری رام کی فوج میں جمع ہو کر لنکا کے پرتابی راجہ راون سے جدھ کریں گے اور سری رام
تمام راچھسوں راون کمبھ کرن وغیرہ کو ہلاک کر کے ۱۱ ہزار برس راج کریں گے۔ دواپر کے
ختم ہوتے ہی سری کرشن اوتار دھارن کروں گا۔ کنس سسپال وغیرہ راچھسوں کو مار کر
دوارکا پری بساؤں گا۔ نرکاسر بھوماسر دیتوں کو قتل کر کے انواع الواع اور اقسام
اقسام کے جواہرات سے دوارکا پری کی رونق بڑھاؤں گا۔ پھر بانا سُر کے طرفدار سری
شیوجی مہاراج سے جدھ ہوگا۔ اُن کو بھی نجے کر کے باناسر ہر۔ ار بھجا دھاری کو قتل کروں گا
کال جمن اور جراسندھ وغیرہ پیج دھاری راجوں کو مار کر پرتھی کا بوجھ اوتاروں گا پھر
کوروں پانڈوں کا سنگرام ہوگا۔ ارجن میرا سہایک بنے گا۔ جدھشٹر کو گدی دے کر
تمام کوروں کا ناش کروں گا۔ اس لڑائی میں بڑے بڑے سور بیر دونوں طرفین میں
اکٹھے ہوں گے۔ اُن کا ناش بھی میرے اشارے سے ہوگا۔ اس کے بعد کل
جدوبنسی آپس میں لڑ اکر انتردھیان ہو جائیں گے۔ اس طرح کل پرتھی پراکرمی راجاؤں اور
ادھرمی راچھسوں سے پاک ہو کر بوجھ اتارے گی ⁂

ہے نارد میرے اوتار ہنس۔ کورم۔ مچھ۔ باراہ۔ نرسنگھ۔ باہن۔ پرسرام۔
سری رام ... سری کرشن۔ کلنکی ہوں گے۔ تم نے بھی پرانوں میں پڑھا ہوگا۔

کہ میرے بہت سے اوتار ہو چکے ہیں۔ دنیا کا کام کر کے پھر برہم میں پرویش ہو جاتا ہوں ہے نارو! جس طرح میرے درشن تم کو ہوئے برہماجی کو ایسے درشن نصیب نہیں ہوئے تم کو پریم بس جان کر اپنے اوتاروں کا حال سنا دیا۔

ادھیائے ۳۴۲
نارائن جی کے اتہاس کی مہماں

بھیشم جی درا جہ جدھشٹر سے) نارو جی بشن بھگوان کے اوتاروں کی کتھا سن کر نہایت محظوظ ہوئے۔ وہاں سے بدر کا آشرم میں آ کر چاروں سنگت پنچ راتر نام مہا اپنشد تصنیف کیا۔ پھر نارائن جی سے جو کچھ حالات سنے تھے اور شاستروں میں جیسا لکھا تھا۔ اُس کے مطابق دنیا میں گشت کر کے اطراف عالم میں دیاکھیان دیتے رہے اور لوگوں کو اپنے اُپدیشں سے کرتارتھ کیا۔

راجہ جدھشٹر ہے پتامہ! کیا یہ مہاتم نارائن جی نے برہماجی کو نہیں سنایا تھا۔

بھیشم جی! ہزاروں کلپ گذر گئے اور کئی دفعہ آفرینش اور پر لے بھی ہوئی۔ نارد جی سے زیادہ برہماجی کو سرشٹی کی بابت واقفیت ہے لیکن دیوتوں کی جماعت میں نارد ہی نے نارائن جی سے سنتے ہوئے چرتر کا اپدیش دیا۔ پھر سورج دیوتا نے اُن رشیوں کو سنایا جو سورج نارائن کے آگے پیچھے چلتے رہتے ہیں جن کی تعداد ۶۰۰۰۰ لکھی جاتی ہے۔ پھر سمیر پہاڑ پر جمع ہونے والے دیوتاؤں نے ان رشیوں سے وہ اتم شاستر سنا اور پراشر رشی نے اپنے لڑکوں کو سنایا۔ پراشر رشی کے لڑکوں سے سن کر میرے پتا شانتن جی نے مجھے سنایا۔ آج وہی برتانت تمہیں سنا رہا ہوں۔ میری نصیحت ہے کہ جو شخص بھگوان سے بھگتی نہ رکھتا ہو اُس کے سامنے یہ شاستر مت کہنا۔ جنہیں نارائن جی سے پریم نہیں۔ نہ وہ نرگن۔ سرگن کی ماہیت سے واقف ہیں ایسے لوگوں کے سامنے بیان کرنا حمق ہے۔ بہت سی کتھائیں اور اتہاس میں نے تم سے کہے لیکن یہ برتانت سب کا سار ہے کل کتھاؤں کو متھ کر یہ اتم شاستر نکلا ہے۔ جو شخص یکسو ہو کر یہ کتھا سنیں گے وہ سویت میں جنم پا کر نارائن بھگت ہوں گے اور انت میں موکش پدارتھ حاصل ہوگا۔ جدھشٹر جی! تم بھی اس پرشوتم پربھو کی پوجن کرو۔ دنیا میں

جس حاصل ہوگا۔ لکشمی تابع حکم اور دیوتا فرمانبردار رہوں گے۔ اور مرنے پر سرگ ملے گا +

بیشیم پائن (راجہ جنمیجے سے) راجن یہ کتھا تمہارے پتامہ دھرم راج جدھشٹر اور نرروپ ارجن نے معہ اپنے بھائیوں کے نہایت وثوق کے ساتھ سماعت فرمائی وہ سب ہری نارائن کے پرم بھگت ہوئے +

سوت جی رشیوں سے فرماتے ہیں بیشیم پائن جی کا کہا ہوا اتہاس میں نے تمہیں سنایا۔ راجہ جنمیجے کو اس کتھا سے جو سرور حاصل ہوا قابل بیان نہیں وہ نارائن جی کا جپ تپ دل و جان سے کرتا رہا۔ تم سب رشی منی بھی نیمشار اس اُتم اتہاس کے بموجب سری نارائن جی کا پوجن کرو +

ادھیاے ۲۵

جگ بھاگ کے نیم

سونک جی۔ سری نارائن ہری نے کس ریت سے پہلے اپنا بھاگ لے لیا اور دیگر دیوتا کس طرح جگ سے بھاگ لیتے ہیں۔ اور دیوتا اپنے جگ میں کس دیوتا کا بھاگ لگاتے ہیں +

سوت جی۔ (سمنت رشی۔ جیمن۔ پیل۔ بیشیم پائن۔ سکھدیو جی) انہیں پانچ چیلوں کو دیاس جی نے وید پڑھائے۔ چار ویدوں میں مہابھارت پانچواں وید ہے۔ پانچوں چیلوں نے یہی سوال دیاس جی سے کیا تھا۔ بیاس جی نے فرمایا۔ میں نے بہت بڑا تپ بھوت بھوست کی واقفیت کے لئے کیا تھا۔ سری نارائن جی نے میری آرزو پوری کی۔ نارائن اپنے کرموں سے مہاپرش کہلاتا ہے۔ مہاپرش سے ایکت ہوا۔ ایکت سے انرودھ کہا گیا۔ جس نے برھما پیدا کیا یہی اہنکار ہے۔ اہنکار سب تیجوں کا روپ ہے۔ پانچ عناصر خاک۔ باد۔ آب۔ آتش۔ اکاش پانچ طور سے پیدا ہوئے۔ انہیں پانچ عنصروں سے جسم بنایا گیا۔ مریچ۔ انگرا۔ اتری۔ پُست۔ پُلھ۔ کرتو۔ بشسٹ سویمبھومن یہ آٹھ پرکرتیاں ہیں۔ جن پر کل کائنات کا دارومدار ہے۔ برہما جی کے ساتھ ہی لوک پیدا ہوئے اور لوگوں کی ہدایت کے لئے رشی منی خلق کئے گئے۔ پھر کرودھ

یعنی غصے کے خمیر سے رودر کی آفرینش ہوئی۔ رودر سے گیارہ رودر ظہور میں آئے بہتری خلائق کے لئے دیوتا اور رشی پیدا ہوئے ہیں۔ اُن سے انسانی روحوں کا کلیان ہوتا ہے دیوتا رشی رودر اور آٹھوں پرکرتیاں برہما جی کے پاس جاکر عرض گذار ہوئے کہ ہے بھگوان آپ نے ہم کو پیدا کیا ہمارے سپرد کوئی خدمت بھی ہونی چاہئے۔ ہم کیا کام کریں۔ برہما نے جواب دیا ہم بھی اس پس وپیش میں ہیں۔ اب کیا کرنا چاہئے۔ بہتر ہے کہ سری نارائن کے پاس چل کر ملتمس ہوں جیسی اجازت ہوگی عمل کریں گے۔ غرضکہ دیوتا رشی وغیرہ برہما جی کے ہمراہ چھیر ساگر کے کنارے پہنچے۔ اور سری نارائن کے دھیان میں مستغرق ہوئے۔ ایک ہزار برس تک ایک پاؤں سے کھڑے ہوکر تپ کیا۔ بشن بھگوان نے درشن دے کر فرمایا ہے دیوتو تمہاری خواہش ہم پر عیاں ہے۔ تمہارا تپ اور ریاض بیکار نہ جائے گا نتیجہ اچھا ہی ملے گا۔ برہما جی تمہارے پتا ہیں۔ تم سب میری پوجن کرو اور میرا بھاگ نکالو۔ تمہاری بھلائی ہوگی۔ رشیوں اور دیوتوں نے حسب ہدایت نارائن جی بشنو جگ آرمبھ کیا۔ برہما جی نے دیوتاؤں رشیوں اور نارائن جی کا علیحدہ علیحدہ بھاگ نکالا۔ نارائن جی بہت خوش ہوئے۔ فرمایا اسی طرح دنیا میں تمہارے نام کے بھاگ نکالے جائیں گے۔ دیوتاؤں اور رشیوں سے تمہاری پوجن ہوا کرے گی۔ تمام لوکوں میں بھجن پرش میرے اور تمہارے نام کے علیحدہ علیحدہ بھاگ نکالیں گے۔ اور پوجا کریں گے۔ ہے راجن ایسے ہی لوگوں کے جگ کرنے سے نارائن جی خوش ہوکر پرم بھگت عطا فرماتے ہیں۔ مریچ[۱] - انگرا[۲] - اتری[۳] پلست[۴] - پلہ[۵] - کرتو[۶] - بسشٹ[۷] سپت رشی ہیں جنہیں ویدوں میں عبور حاصل ہے۔ سنت[۱] سجات[۲] - سنگ[۳] - سنندل - سنت[۵] کمار - کپل[۶] - سنائن[۷] - یہ سات بیٹے برہما جی کے ہیں۔ انہیں سے موکش دھرم قائم ہے۔ بڑے گیانی اور مہاتما دھرم شاستر کے آچاری کہلاتے ہیں روحوں کے لئے کرم پردھان ہے۔ جو جیسا کرتا ہے ویسا پھل پاتا ہے۔ برہما جی خالق کائنات ہیں جگت گرو پتامہ کے لقب سے ملقب ہیں۔ سب جیووں میں گشت لگاتے ہیں برہما جی کے لڑکوں کی پیدائش پیشانی سے ہوئی۔ رودر تمام لوکوں میں گشت لگاتے ہیں اور نیک و بد عذاب و ثواب کے مبصر ہیں۔ ہے دیوتو تم بھی اپنے اپنے گیان سے دھرم کرم کرو۔ ست جگ میں پشوؤں کا بل دینا اچھا نہیں۔ اس میں دھرم کے چاروں چرن قائم ہیں۔ ست جگ کے بعد تریتا دوپر شروع ہوگا دھرم کا ایک پاؤں جاتا ہے گا

اس میں بھی پشوؤں کی قربانی زیبا نہیں۔ تریتا کے بعد دواپر ہوگا۔ دھرم کے دو چرن رہ جاویں گے عذاب و صواب کا تکملہ برابر رہے گا۔ اس کے بعد کلجگ شروع ہوگا۔ اس جگ میں دھرم کا ایک ہی چرن ہوگا۔ کہیں کہیں شاذ و نادر دھرم ہوگا۔ چاروں طرف پاپ ہی پاپ نظر آئے گا۔ نارائن جی کے بچن سن کر رشیوں اور دیوتوں نے عرض کیا کہ ہے پرمیشر! ایسے نالائق جگ میں ہمیں کیا کرنا چاہئے۔ سری نارائن بولے۔ جس استھان یا جس مقام پر جگ۔ تپ۔ ست۔ شانتی اور اہنسا وغیرہ دھرموں کے اُپدیش ہُوا کریں۔ وہی تمہارا استھان ہے۔ وہیں رہا کرو ادھرم سے ہمیشہ تمہارے دامن پاک رہیں گے۔ سری بھگوان دیوتوں رشیوں کو اپدیش دے کر انتردھیان ہو گئے۔ دیوتا رشی سب اپنے اپنے لوکوں میں واپس آئے۔ برہما جی پرمیشر کے دھیان اور درشنوں کی اچھیا سے وہیں ٹھیر گئے۔ سری بھگوان۔ ہیگر یوروپ (گھوڑے کی صورت) کو رچ۔ کنڈل دھارن کئے۔ چکر۔ سنکھ۔ گدا لئے چار بھجاؤں سے برہما جی کو درشن دے کر وید کے انگ سمرن کرتے رہے۔ برہما جی نے نمسکار کر کے ہاتھ جوڑے اور ساشٹانگ ڈنڈوت کی ہیگریو بھگوان برہما جی سے خوش ہو کر بولے۔ تم سب جیووں کو پالنے والے اس پرتھی کے گرو اور سوامی ہو۔ دھرم کا پچار رکھو! ادھرم سے گریز رہے۔ دیوتاؤں کے کاموں میں مدد دو۔ جب کوئی اہم مشکل آپڑے گی۔ تب اوتار دھارن کر کے دیوتاؤں کی مشکلات حل کر دوں گا۔ یہ کہہ کر ہیگریو بھگوان نظروں سے غائب ہو گئے۔ برہما بھی اپنے لوک چلے آئے ہے راجن جدھشٹر جی! اس طرح نارائن اور دیوتاؤں کا بھاگ قائم ہُوا۔ دیوتا بھی بموجب ہدایت نارائن جی کے جگ کرتے رہے۔ وہی پورن برہما نارائن سرشٹی رچتا ہے۔ اور پھر اپنے میں ضبط کر لیتا ہے۔ سب دیوتاؤں۔ گندھربوں دانوؤں رشیوں۔ آدمیوں کا پالنے اور مارنے والا ہے۔ اسی نرگن دیوتا کا پوجن کرو وہ پرب برہم پرمیشر جب تک گیان درشٹی نہ ہو نظر نہیں آتا۔ میں نے پورب جنم میں اسی طرح گیان درشٹی سے اُس جگت آتما نارائن کا درشن کیا تھا۔ ہے جدھشٹر اور جتنے حاضرین یہاں موجود ہیں سب سے نویدن ہے۔ کہ میری گفتگو پر لبواس کریں اور اس سرب دیاپک نارائن انترجامی کی پوجن وید منتر اور گائتری منتر سے کر کے اپنی آخرت سنبھالیں اس اتہاس کا جو شروَن کرے گا مقصد دلی پاوے گا +

ادھیائے ۲۶
بشن بھگوان کا مہاتم

راجہ جنمیجے بھیشم پتامہ سے عرض پرداز ہیں۔ کرشن بھگوان نے ارجن جی سے نارائن کے ناموں کا مہاتم پوچھا تھا۔ اور کرشن بھگوان نے جس طرح گوہر فشانی کی تھی وہی مہاتم سنائیے۔ بھیشم پتامہ مظہر ہوئے مہاباہو جنمیجے (یعنی ارجن) کے استفسار پر پرشوتم کرشن بھگوان نے سچ بیان سے اس طرح گوہر نکالے نارائن جی کے لاتعداد نام ہیں سے ہے ارجن میرے ناموں کی انتہا نہیں۔ رگ۔ یجر۔ شام۔ اتھرون چاروں وید پوران۔ اپنشد۔ جوتش۔ سانکھ۔ جوگ شاستر ویدک شاستر بھی میرے ناموں کا شمار نہیں لگا سکتے۔ میرے نام کوئی گنوں کے لحاظ سے کوئی کرم کے خیال سے لئے جاتے ہیں ہے مہاباہو! پورب جنم میں تم ہمارے اردھنگ تھے۔ اس پرماتما نرگن سگن روپ نارائن کو نمشکار ہے۔ جس کی پرسنتا سے برہما غصہ سے رودر پیدا ہوئے۔ جو سب چراچر جیووں کا خالق ہے۔ ستوگن روپ نارائن کا جلوہ جل۔ تھل۔ پرتھی آکاش میں پرگھٹ ہو رہا ہے۔ وہ کرم کی برائیوں سے علیحدہ ہے ابناشی ہے اجنما ہے۔ آتما روپ پرکرتی سے اُتپت اور ناش ہوتا ہے براٹ روپ نارائن کا نام انرودھ بھی کہا جاتا ہے۔ ہے جنمیجے! برہما جی کی رات کے اختتام پر اس انرودھ کی مرضی سے کمل پیدا ہوا کمل سے برہما ہوئے۔ برہما کی پیشانی سے رودر جی جن کی جٹاؤں سے گنگا جی نکلی ہے آشکار ہوئے۔ رودر جی نے بھگ دیوتا کی آنکھ نکالی تھی۔ ہر دور میں نارائن سروپ ہو کر پوجنے کے لائق ہیں۔ اُن کی پوجا سے نارائن کی پوجا ہوتی ہے۔ میں بھی اُنہیں مہیش جی کا پوجن کرتا ہوں۔ جو شیو جی کی پوجن کرتا ہے وہ میری پوجن کرتا ہے۔ ہے ارجن! پرشوتم نارائن کو پرنام کرو۔ ہے پانڈو نندن تم اور ہم نر نارائن ہیں۔ ہم اور تم پرتھی کا بھار اتارنے کے لئے دنیا میں آئے ہیں۔ جتنے لوک ہیں میرے شکم میں ہیں۔ اس لئے میرا نام دامودر بھی ہے۔ ان۔ بید جل۔ امرت وغیرہ پرشنی کہاتے ہیں۔ بگر بھ میں رہتے ہیں اس لحاظ سے میرا نام پرشنی گربھ ہوا۔ آفتاب و ماہتاب کے شعلہ جوالہ سے جو کرن پھوٹتی ہے میرے بال ہیں۔ اس لئے میرا نام کیشو رکھا گیا۔ سورج۔ چاند میری دو آنکھیں ہیں اور اگر میرے

بال ہیں اس وجہ سے میرا نام رشی کیش ہے ہری نام اس لئے ہے کہ میرا شریر سبز رنگ
ہے اور جگ میں میرا بھاگ پہلے نکالا جاتا ہے۔ جیوؤں کی پالن پوشن کرتا ہوں اس لئے
امرت نام سے بھی پکارا جاتا ہوں۔ پورب سمے پرتھی پاتال سے نکال کر رساتل میں لایا
تب سے گوبند نام ہوا۔ برہمانڈوں کو میں نے ہی بنایا۔ اس لئے میرا نام شپنی لبسٹ ہوا
اس نام کا جپ باسک رشی نے کیا تھا۔ اس نام کے فیض سے باسک رشی علوم وید کے
ماہر ہوئے۔ اے ارجن جنم مرن سے رہت ہوں اس لئے میرا نام اجنما بھی کہا جاتا
ہے۔ وید ست انباشی میرا نام لیتے ہیں۔ ستوگن برت ہونے سے برہم گیانی مجھے دیکھ
لیتے ہیں اس کارن میرا نام ساتوت کہا جاتا ہے۔ اب میں کرشن روپ سے
پرتھی پر آیا ہوں اس لئے کرشن نام ہوا۔ جل۔ ہوا۔ آگ۔ آکاش سے دنیا بنائی گئی ہی
سے میرا نام بیکنٹھ ہے۔ نرگن نراکار ہوں اس لئے مجھے پرب برہمہ بھی بولتے ہیں۔ ہمیشہ
دھرم میں پربریت رکھتا ہوں۔ اس لئے اچیت نام ہوا۔ پرتھی اور اکاش دونو میرا منہ
ہیں اس لئے بسوتو مکھ نام ہے۔ جیوؤں کی پیدائش کت۔ بات۔ پت سے کی گئی۔ اس
لئے میرا نام تردھاتو لکھا ہے۔ لکشمی اور دیگر پدارتھوں کا مالک ہوں۔ اس لئے بھگوان
نام ہے۔ خالق کونین ہو کر میرا آغاز اور انجام نہیں اس لئے بجھو نام خیال کیا جاتا ہے
پوتر اور میٹھی بانی سننے والا۔ دھرم کرم دیکھنے والا۔ گناہوں سے نفرت کرنے والا ہو کر
میرا نام شچی شرودھا پڑا۔ بارہ روپ دھارن کر کے پرتھی کو پاتال سے لایا۔
اس لئے سرنگ نام ہو گیا۔ بارہ روپ رکھنے سے میرے تین کندھے ہوئے
اس لئے میرا نام ترک گدھ ہو گیا۔ سب عناصر مجھ میں مل جاتے ہیں اور پھر سب کو
علیحدہ علیحدہ ظاہر کر دیتا ہوں اس لحاظ سے میرا نام برنچ بھی رکھا ہے۔ کپل میرا نام سانکھ
شاستر جاننے والوں نے رکھ لیا ہے۔ وہی کپل ودیا سمیت زرد رنگ آفتاب میں
نمونہ ہو رہا ہے۔ ویدوں میں بھی اُس کا تذکرہ ہے وید پاٹھی لوگ مجھ کو ۲۱ ہزار شکھیا جگت
رگ وید اور شام وید برنن کرتے ہیں۔ ارنک اُپنشد بھی مجھے کہتے ہیں۔ ایک سو ایک شاکھا
والا یجر وید میں ہی ہوں۔ اس طرح اتھرو وید جاننے والے مجھے اتھرون وید بولتے ہیں
چاروں وید میری ہی تصنیف میں ہے پارتھ! اہیگریو روپ سے میں نے برہما کو درشن
دیا تھا [illegible]

کہتے ہیں۔ گندھ مادن پربت پر نارائن جی نے تپ کیا تھا۔ اسی زمانے میں دکش کا جگ بھی ہؤا۔ جگ میں مہادیو جی کا بھاگ نہیں نکالا گیا۔ ددھیچ نے دکش کو بہت سمجھایا تو بھی دکش نے بھاگ نکالنا منظور نہیں کیا لہذا رودر جی نے جگ بدھنش کر دیا۔ غصے سے جو ترشول جگ میں شیوجی نے پھینکا تھا جگ ناش کرتا ہؤا وہ ترشول بدر کا آشرم میں ہماری طرف آیا۔ اور ہماری چھاتی پر لگا۔ اس کی چوٹ سے ہمارے چھاتی کے بال مونج برن ہو گئے تبھی سے منج کیشی نام پڑا۔ جب وہ ترشول نارائن جی سے زخمی ہو کر شیوجی کے پاس آیا۔ شیوجی نے ہاتھ سے پکڑ لیا اور نارائن کی طرف دوڑے اور چاہا کہ کرشن بھگوان نارائن جی کا کنٹھ پکڑ کے حملہ کریں کنٹھ پر ہاتھ پڑتے ہی شیوجی کی گردن نیلی ہو گئی۔ نیلکنٹھ شیوجی کا نام اسی سے ہے۔ نر نارائن جی نے سنیک اٹھالی اور منتر پھونک کر شیوجی پر چلائی وہ سینک بجر کی مثال بھاری ہو گئی۔ اور شیوجی اس بجر سے شکست کھا کر پلٹ آئے شیوجی کا نام کنٹھ پرس پڑ گیا۔ چونکہ میں اور شیو ایک ہی روپ ہیں اس لئے میرا نام نیلکنٹھ پرس ہؤا +

ارجن۔ ہے بھگوت! شیوجی اور نر نارائن کے معرکے میں کون جیتا +

کرشن بھگوان۔ دونوں کے غصے سے تینوں لوکوں میں زلزلہ آ گیا۔ آفتاب کی روشنی ماند پڑ گئی۔ آگ کی حدت جاتی رہی۔ رشی وید بھول گئے۔ زمین و آسمان میں ہنگامۂ دار و گیر برپا ہو گیا۔ برہما جی تپ کرنے سے اٹھ کھڑے ہوئے۔ دیوتاؤں کی بھیڑ لئے ہوئے شیوجی کے پاس آئے۔ سمجھایا کہ ہے بشوناتھ! ہتھیار رکھ دیجئے غصہ تھوک دیجئے سرب پاپی سری نارائن ترلوکی ناتھ ہیں۔ ابناشی ہو کر سرگن روپ دھارن کیا ہے۔ نر نارائن کے روپ سے بدر کا آشرم میں تپ کر رہے ہیں ایسا جتن کیجئے جس میں وہ انترجامی پرماتما خوش ہو جائیں۔ برہما جی کی باتیں سن کر شیوجی کا غصہ جاتا رہا اور برہما جی نے نر نارائن کا پوجن رشیوں کے ساتھ کیا۔ نر نارائن جی شیوجی مہاراج سے مخاطب ہوئے۔ فرمایا۔ ہم تم دونوں ایک روپ ہیں۔ جو مجھ کو جانتا ہے وہ تم کو جانتا ہے۔ جو تمہارا بھگت وہ میرا بھگت اس طرح نر نارائن جی کی فتح ہوئی۔ نر نارائن تپ کرنے لگے اور برہما و شیو دیوتوں کے ساتھ اپنے اپنے لوک پدھارے۔ اے پارتھ! میں نے اپنے نام تم کو سنا دئے۔ اس لوک اور [illegible]

میرے بہت سے نام ہیں کہانتک گناؤں۔ مہابھارت کی لڑائی میں تیرے رتھ کے آگے میں ہی بیٹھا ہُوا رتھ ہانکتا تھا اور تیرے سامنے جو شخص رتھ کے آگے چلتا ہُوا دکھائی دیتا تھا وہ میرا کرودھ (غصّہ) رودر روپ تھا۔ اس نے سب کا ناش کیا۔ ہزاروں لاکھوں دشمن تیرے سامنے طعمۂ اجل ہوگئے اُن کو انہیں رودر روپ نے کھا لیا۔ تیرا نام ہُوا۔ اے ارجن تو نے میرے رودر روپی کرودھ کو میدان کارزار میں بخوبی دیکھا ہے اور اوروں کی زبانی بھی سنا ہے وہ یہی شیو جی مہاراج اماں پت ہیں ان کو نمسکار کرو +

ادھیائے ۲۷

نرنارائن اور ناروجی کی گفتگو

سوت جی مظہر ہیں۔ راجہ جنمیجے آغاز جگ کے وقت بیاس جی سے پوچھتے ہیں سویت دیپ سے پلٹ کر اور بھگوت سروپ کا دھیان کر کے ناروجی نے پھر کیا کام کیا اور بدریکا آشرم میں پہنچ کر انھوں نے کون سا تپ کیا۔ کرپا کر کے سنائیے +

بیاس جی۔ ناروجی اُس پرماتما ابناشی کے درشنوں سے چھکت ہو کر میرو پربت کی گندھ مادن پہاڑی پر پہنچے اور نرنارائن جی کے درشنوں سے اپنا جنم سپھل کیا۔ نرنارائن جی رشیوں کا بھیس کئے ہوئے تھے۔ نارد جی دل میں سوچ رہے ہیں کہ یہ منوہر مورت آئینیں کے مشابہ ہے جس مورت کے درشن سویت دیپ میں ہو چکے ہیں یہ سوچ کر ناروجی نے نرنارائن جی کا طواف کیا اور آسن بچھا کر سامنے بیٹھ گئے۔ پھر آرتی کی۔ نرنارائن جی بولے ہے نارو اتم دھن ہو جو سویت دیپ جا کر پرماتما کے درشن کر آئے ناروجی نے جواب میں عرض کیا۔ درحقیقت وہ بشوروپ دھاری ابناشی ہے اُسی کے درشن ہل گئے۔ اب میں آپ کے درشنوں سے زندگی سپھل کر کے بشوروپ پرماتما کا دھیان کرتا ہوں جو باتیں اُس برہم روپ میں دیکھ پڑی ہیں وہی اوصاف آپ میں موجود ہیں۔ یہ ظاہر ہے کہ آپ کی مثال کا تینوں لوک میں کوئی دیوتا نہیں۔ بسوروپ بھگوان نے اپنے اوتاروں کا تذکرہ بھی کیا۔ سویت دیپ کی کیا تعریف کی جائے ایسا منوہر استھان ... نکلتے ہیں وہاں

کے انسانوں کا کیا برنن کروں اُن کا تپ ایسا ہے جس کی وجہ سے ہوا بھی تھکت ہے وہ بھی
چلتی ہوئی نہیں دکھائی پڑتی۔ وہ جگت کا سوامی آٹھ انگل اونچی ویدی بنا کر پورب کی جانب
مکھ کئے ہوئے ایک چرن سے کھڑا ہُوا نظر پڑا۔ شیو جی۔ برہما جی۔ اندرہ۔ برن۔ کبیر۔
کنہر۔ گندھرب راچھس۔ اپسرا غرضکہ جملہ دیوتا اور رشی اس کے پاس ہاتھ جوڑے کھڑے
تھے۔ اور وید شان مبارک میں توحید کے راگ گا رہا تھا۔ اسی کی اجازت سے آج میرا
آنا بدرکا بن میں ہُوا ہے آپ کی خدمت میں حاضر ہو کر تپ کروں گا اور اُسی کے دھیان
میں آنند کروں گا +

ادھیائے ۴۷

بدرکا آشرم میں نارد جی کا تپ

نرنارائن جی نارد جی کی باتوں سے محظوظ ہو کر بولے۔ ہے مہاتمن! تم مہربانی کرنے
کے لائق ہو۔ تمہیں اس پرمرُوپ کا درشن ہُوا جس کے درشن برہما جی کو نہیں ہو سکتے
اس پریب برہمہ پرمیشر پرماتما ابناشی کے سوائے ہمیں کوئی نہیں مل سکتا۔ اُس سراپا
نور کی تجلی کے سامنے ہزار آفتابوں کی روشنی بھی ماند ہے وہ ہر جگہ ویاپک ہے۔ یہیں
بھی موجود ہے۔ اُسی سے جل۔ پرتھی۔ ہوا وغیرہ عناصر پیدا ہوئے۔ اسی کے شبد
سے آکاش کائنات میں سایہ فگن ہے۔ تمام ذرے جو آفتاب کی تپش سے سوکھ کر
منتشر ہوا کرتے ہیں وہ سب اُس نرنکار۔ نرگن روپ میں ضبط ہو جائیں گے اور پھر
اس سے نکل کر انزودھ شریر میں پرویش کر کے پردمن نام چت میں اتصال کریں گے
اور پردمن شریر سے نکل کر سنکرشن جیو سے ظاہر ہوں گے۔ بعدہٗ اس نرگن برہمہ میں پھر
مل جاویں گے۔ جس کا نام باسدیو ہے وہ اچھے سادھو جو بھگت ہیں جو پورن ابناشی
باسدیو جی میں لیپت ہو جاتے ہیں۔ ہے دیورشی! ہم دونو نر اور نارائن دھرم دیوتا کے
گھر جنم لے کر بدرکا آشرم پر تپ کرنے کے لئے آئے ہیں۔ تم بھی اس مقام کو غنیمت جانو
اور برہمہ پرماتما کی اپاسنا کرو کہ اُس کے دھیان میں مگن ہو۔ نارد جی نے نرنارائن
جی کی باتیں سن کر اُسی استھان میں تپ کرنا شروع کیا۔ اور دس ہزار برس تک بدرکا
آشرم میں بڑا بھاری کیا تپ کیا اور نرنارائن جی کی پوجا کرتے رہے +

ادھیائے ۲۹

شرادھ اور ترپن کے اصول

بھیشم پائن راجہ جنمیجے سے رطب اللسان ہیں۔ ایک دن دیو رشی نارد دیوتوں کی پوجا کر کے پتروں کا سیون کر رہے تھے کہ نر نارائن جی مستفسر ہوئے اے مہاتمن! پتر کرم اور دیو کرم کرنے کے بعد پھر آپ کیا کرتے ہیں ٭

نارد جی۔ دیو کرم کو سب میں مول سمجھتا ہوں۔ میں اُسی دیوتاؤں کے دیوتا کا پوجن کرتا ہوں جو سب میں رم رہا ہے۔ ہمارے پتا برہما جی اُسی سے پیدا ہوئے ہیں۔ وید منتروں سے پتر پوجا بھی کرتا ہوں اور پتر پوجا کے بعد پھر اُسی نرگن سروپ کے دھیان سے مگن ہو جاتا ہوں جو سب کا سوامی ہے بھگوان سب کا پتا اور داتا ہے۔ تمام جگوں میں اسی کی پرستش ہوتی ہے۔ اور دوسری دیوی سرستی بھی ہے جس کے پتروں نے پتروں کو پوجا۔ جب وید کی شرتیاں جاتی رہیں تب لڑکوں نے باپ کو پڑھایا۔ خوش نصیب لڑکا وہی ہے۔ جو باپ دادوں کے نام پتر کارج کر کے برہمنوں کو بھوجن کرائے۔ دیوتاؤں سے تم کو معلوم ہُوا ہو گا کہ پتروں نے پتا کے نام پنڈ چڑھائے پہلے زمین پر کشا بچھائی اس پر منتروں سے پتروں کا اداہن کر کے پنڈ رکھے اور پتا۔ پتامہ۔ پرپتامہ نام کا سمرن کر کے پنڈ دان کیا۔ پورب میں اُن پتروں نے پنڈوں کا بھوجن کیا۔ نر نارائن جی کہنے لگے کہ جب باراہ اوتار ہُوا تھا رساتل سے پرتھی نکال کر اوپر لائے۔ دوپہر کا وقت تھا کہ باراہ جی نے اپنی داڑھ سے تین پنڈ نکالے۔ کشا کا آسن بچھایا۔ اُس پر پنڈوں کو رکھا۔ اور اپنے روح کا اداہن کر کے پنڈوں کا سنکلپ کیا۔ اپنے بدن سے گھی اور تل نکالے پنڈوں پر چھڑک دکشن منہ بیٹھ کر پنڈ دان کیا۔ اور فرمایا کہ دنیا کے ہت کے واسطے میرا اوتار ہُوا ہے۔ میرے دھیان سے پتر کارج سدھ ہوں گے۔ پنڈ داڑھ سے نکلے ہیں دکشن طرف کش آسن پر رکھے ہیں اس لئے اب یہ پتر ہیں۔ کوئی شکل صورت نہیں لیکن اُن کی روحیں مجھ میں مل چکی ہیں۔ یہ تینوں پنڈ پتا۔ پتامہ۔ پرپتامہ نام سے موسوم ہو چکے ہیں۔ لہٰذا یہ پنڈ پتروں کو پہنچ گئے

پتروں کی پوجا میری ہی پوجا ہے۔ میری پرستش سب پر مقدم ہے مجھ سے بڑھ کر اور کوئی پوجنے کے لائق نہیں۔ تینوں لوک میں میرا پتا کوئی نہیں۔ میں ہی سب کا پتا اور برہما کا بھی پتا ہوں۔ کر۔ دھرتا میں ہی ہوں۔ جگ روپ بھی میرا ہی ہے۔ اتنا کہہ کر وہ بارہ روپ بھگوان پنڈوں کا دان یعنی اپنی آتما کا دان کر کے انتردھیان ہو گئے۔ ہے رشی نارد! اُسی کی دی ہوئی ایک قسم کی دولت ہے۔ جو پنڈ نام سے موسوم ہے۔ پنڈ دان سے پتر سرگ کو جاتے ہیں۔ یہی باراہ جی کا بچن ہے۔ جو انسان۔ باپ۔ ماں۔ گرو۔ دیوتوں کی پوجن کرتا ہے۔ وہ اُس پورکھ ابناشی پرماتما کو پوجتا ہے جو سب کا مالک ہے۔ کیونکہ اُس کا جلوہ سب جسموں میں ہے ✦

ادھیائے ۳۰

جنمجے کا اشومیدھ جگ

بیشم پائن جی فرماتے ہیں۔ کہ نارائن جی کی آگیا پا کر نار و رشی بدری کا آشرم پر ہزار برس تک تپ کرتے رہے۔ ہزار سال گذر نے پر ہمالیہ پہاڑ پر اپنے آشرم کو پدھارے ✦

بھیشم جی (راجہ جدھشٹر سے) پانڈو پتر! وہ کیسے انسان ہیں جو پرماتما سے بمکھ رہ کر اپنا کلیان نہیں چاہتے۔ ایسے لوگوں کے پتر ہزاروں برس نرک کی باس لیا کرتے ہیں۔ ہے راجن معرکہ آرائی کے وقت پرماتما کرشن بھگوان ارجن کو گیان اپدیش کر چکے ہیں۔ اُس کا شمہ میں نے بھی تم کو سنایا ہے راجہ! کرشن دوی پائن بیاس جی مہاراج بشن بھگوان اوتار ہیں۔ اُن کے سوا اور کس میں اتنی طاقت تھی کہ دیدوں کا بھاگ انگوں سمیت کرتا اور اٹھارہ پران سمرتیاں اور مہابھارت سی پوتر پستک بنا کر انسانوں کا ہتکاری ہوتا ✦

بیشم پائن (جنمجے سے) تمہارا منورتھ اشمیدھ جگ کرنے کا سپھل ہو ✦

راجہ جنمجے بیشم پائن جی سے یہ اتہاس سن کر اپنے بھاگ کی بڑائی کرنے لگے اور اشومیدھ جگ ودھ پورتی سے پورن کیا ✦

سوت جی سونک آدک رشیوں سے مخاطب ہیں۔ ہم نے جو اتہاس نارائن جی کا تم لوگوں کو سنایا یہی اتہاس کسی زمانہ میں نیمکھارنیہ تھ پر رہنے والے سونک آدک رشیوں میں بیٹھے ہوئے برہسپت جی سے نارد جی نے برنن کیا تھا۔ وہاں پر سب رشی۔ پانڈو بھیشم اور کرشن بھگوان بھی موجود تھے +

ادھیائے ۱۳۱

نارائن کے ہیگریو روپ دھارن کرنے کی وجہ

سونک جی استفسار کرتے ہیں۔ اے مہاتما سوت جی! ایک بات کا سندیہ ہے کرشن بھگوان نے ہیگریو روپ (گھوڑے کا منہ) کیوں دھارن کیا +

سوت جی جواب دیتے ہیں۔ اے رشیو! کائنات میں جس قدر روحیں ہیں سب پرماتما کی آدھین ہیں جن کے جسم پانچ عنصروں سے ترتیب دئے گئے ہیں۔ بشن بھگوان سب جیووں کا آتما ہے۔ اپنی مرضی سے کمٹھ۔ کچھوے۔ مچھلی۔ سنگھ۔ باراہ روپ دھارن کیا رشی جی! جس وقت دنیا کی پیدائش ہو رہی تھی۔ سب جیو اپنی اپنی مرضی سے ظاہر ہو رہے تھے۔ دو قطرہ پانی کے مدھر آم کی طرح آکاش سے ٹپکے۔ ایک بوند سے تو مدھو اور دوسری بوند سے کیٹبھ دانو پیدا ہؤا۔ یہ دونو راچھس۔ رجوگن۔ تموگن سے بھرے تھے۔ برہما جی تپ کر رہے تھے۔ یہ دونو منہ کھول کر برہما جی کی طرف دوڑے برہما جی چاروں منہ سے وید منتر پڑھ رہے تھے۔ دونوں دانوؤں نے ویدوں کو پکڑ لیا اور سمندر میں گھس گئے۔ وید کے نہ ہونے سے برہما جی پر مورچھا آگئی جب ہوش ہؤا نارائن جی کی استتی کرنے لگے۔ ہے ایشر کیا جتن کروں جو وید دستیاب ہوں۔ وید نہ ہونے سے میری طاقت زائل ہو گئی۔ اب مجھ میں سرشٹی رچنے کی ہمت نہیں ہے۔ اور نہ مجھے کوئی طریقہ یاد ہے۔ اے نارائن آپ ہی میری سہایتا کیجئے مشکلات میں پھنس گیا ہوں۔ کوئی جتن ایسا نکالئے جس سے وید مل جائیں۔ ہے پرماتما ہری! ہے جگت کے ایشر! آپ کو نمشکار ہے۔ ہے اسبو روپ! سب جیووں کے آتما نارائن! لوگوں کو قدرت کاملہ سے ظاہر کرنے والے بار بار آپ کو پرنام ہے۔ آپ ہی کے کرشمۂ قدرت سے میرا جنم ہؤا۔ سرشٹی

باچک چکشنک - پدمج ایسے نام آپ کی توجہ کا نتیجہ ہیں - آپ تینوں گنوں (ستوگن - رجوگن - تموگن) سے علیحدہ ہیں تمام مخلوقات آپ ہی کے طفیل سے پرورش پاتی ہے - اور آپ ہی کے غصے کی آنچ میں سب جو بھسم ہو جاتے ہیں - دیوتاؤں اور رشیوں کو آپ ہی کی ذات بابرکات کا بھروسا ہے - اے کمل سی آنکھیں رکھنے والے مہاتما پربھو! کون و مکان کے مالک سپلا بٹیا ستوگن روپ میں ہی ہوں - وید نہ ہونے سے آنکھیں جاتی رہیں - بصارت مطلق نہیں - سب سنسار تاریک نظر آرہا ہے - آپ میرے مخدوم ہیں اور میں خادم برہماجی کی استوتر سن کر بشن بھگوان نے ایک روپ دھارن کیا - آپ کا تمام جسم مثل چاند کے روشن تھا - دہن مبارک گھوڑے کی طرح تھا - آپ بجلی کی طرح چمکے اور دیکھتے دیکھتے سمندر میں پرویش کر گئے - اے رشیو! وہ روپ کیا تھا - روے مبارک ویدوں کا مسکن لمبے لمبے بال - آفتاب کی کرنوں کی طرح چمکیلے - دونو کان آکاس پاتال تھے - جبیں مبارک پر جو پیچ تھا گویا گنگا اور سرستی موج زن تھیں - چاند - سورج چشم منور تھیں - ناک سندھیا تھی - زبان صاعقہ وار لپ لپ کر رہی تھی - دندان مبارک سوسپ نام پتر تھے - گئو لوک برہم لوک لب لعلیں تھے - گردن کال راتری ہو رہی تھی - اس سگر یوسروپ سے آپ سمندر میں داخل ہوئے - قدرت کاملہ سے اُدگیت دیوتا پیدا ہوا - جس کے خوش آیند راگوں سے شیوجی سے مہاتما کا دھیان اچٹ جاتا - وہ دونو مدھو - اور کیٹبھ اُسر اُدگیت کے خوش آیند نغموں سے ایسے مست ہوئے کہ اُن کو اپنے تن و بدن کا ہوش نہیں رہا - اُدگیت کے پیچھے پیچھے پھرتے رہے - وید چھوٹ گئے تھے کچھ خیال بھی نہ تھا - تب ہیگریو نارائن جی نے رساتل سے وید اُٹھالئے اور برہماجی کو لا کر دیدئے اور گیت دیوتا بھی غائب ہو چکے تھے جب دونو دیوتوں کو ہوش آیا وید وہاں پائے - جل سے نکل کر وید کی تلاش میں چھیر ساگر تک پہنچ گئے - دیکھا کہ نارائن جی غنودگی کی حالت میں ہیں جن کا شریر شیش ناگ کی سیج پر براجمان ہے - وہ دونو خوب قہقہہ مار کر ہنسے اور کہا کہ یہی نیند میں بھرا ہوا پرش وید اُٹھا لایا ہے - یہ کون ہے اس کا نام کیا ہے - جو ناگ کی سیج پر سو رہا ہے - یہ کہہ کر اُنہوں نے جگانا چاہا - نارائن انترجامی تاڑ گئے کہ یہ دونو لڑنے کے لئے آئے ہیں - نارائن اُٹھ کھڑے ہوئے - اُن دونو دیتوں سے معرکہ آرائی ہونے لگی - مدھو اور کیٹبھ نے نارائن جی کے مارنے میں کوئی دقیقہ اُٹھا

نہیں رکھا ہتھیاروں اور تیھروں سے حملہ آور ہوئے مگر نارائن جی پر کیا اثر ہوتا جن کی ذرا سی غضبناک تیوری پر اگر بل پڑتا فوراً بھسم ہو کر خاک ہو جاتے۔ جس طرح بلی چوہے کو کھلاتی ہے۔ اسی طرح نارائن جی اُن دونوں اسراپوں سے کھیلتے رہے۔ آخر کار وہ دونو واصل جہنم ہوئے۔ تب برہما جی کا تردد رفع ہوا اور نارائن جی کی مرضی سے پھر جڑ چیتن روپ لوگوں کو پیدا کیا۔ اور مہگر یو روپ برہما جی کی آنکھوں سے اوٹ ہو گیا۔ اے سونک جی! یہ اتہاس ویدوں کی طرح پھل دایک ہے۔ وہ ترلوکی ناتھ اپنی اچھیا سے اوتار دھارن کرتا ہے۔ جل میں رس روپ۔ اور پرتھی میں گندھ روپ ہوا میں اسپرش۔ آگ میں شعلہ اور حدت یہ پرکاش نارائن ہی کا ہے۔ تمام جیووں کی آتما وہی نارائن ہے ۔

ادھیائے ۳۲

ویدبیاس جی میں بشن بھگوان کا انش

بھیشم پائن راجہ جنمجے سے اس طرح مخاطب ہیں کہ پراشر رشی اور ست وتی کے ست سنگ سے بیاس جی کا ظہور ہوا۔ آپ جامع کمالات اور دانندۂ وید ہیں۔ بشن بھگوان کے انش سے آپ کی ولادت ہے یعنی چھٹا اوتار آپ ہی کا ہوا ہے +

راجہ جنمجے قطع کلام کر کے پوچھتے ہیں۔ مہاتما جی پیشتر بیان ہو چکا ہے کہ بشسٹ جی سے شکست اور شکست سے پراشر رشی پیدا ہوئے۔ پراشر رشی کے بیٹے وید ویاس جی مہاراج ہیں جن کا نام کرشن دوی پائن جی بھی مشہور ہے۔ اب ظاہر ہوا کہ ویاس جی میں بشن بھگوان کا انش ہے یعنی بشن بھگوان کی اولاد ہیں کچھ سمجھ میں نہیں آتا تردد رفع کیجئے +

بھیشم پائن جی۔ اے راجن! ویاس جی علوم وید سے واقفیت رکھنے والے ہمالیہ پہاڑ پر تپ کرتے تھے۔ اُن کی تصنیف سے مہابھارت سی پوتر پوتھی اور دیگر پران اور شرتیاں دنیا میں مشہور ہیں۔ جن کے پڑھنے سے انسان موکش پدارتھ حاصل کر سکتا ہے۔ اے راجہ! میں نے بہت دنوں اپنے گرو ویاس جی کی خدمت کی ہے سنت۔ جیمن۔ پیل اور ویاس جی کے بیٹے سکھدیو جی

مہاراج اور ہیں نے ایک ساتھ تعلیم حاصل کی - مہابھارت پڑہکر ویدوں کو انگ سمیت پڑھ لیا
ان پانچ چیلوں میں، بیاس جی ایسے معلوم ہوتے تھے - گویا بھوتوں میں شیو جی مہاراج
براجمان ہیں تحصیل علم کے وقت ایک روز ہم سبھوں نے بیاس جی سے پوچھا
مہاراج اپنے جنم کے حالات سُنائیے بیاس جی پہلے تو ویدوں کے ارتھ
اور مہابھارت کے معنی سمجھاتے رہیں اس کے بعد اپنی جنم کتھا سُنائی - پیارے
چیلو میں اپنے تپ کے زور سے کہہ سکتا ہوں - کہ جب کمل سے برہما پیدا
ہوئے - ادھنارائن جی نے سرشٹی پیدا کرنے کی آگیا دے کر فرمایا - کہ دیوتاؤں
راچھسوں - سرپ - جڑ چیتن وغیرہ جیوؤں کو جوگ بل سے خلق کرو - راچھس
پیدا ہوکر ہری بھگت سادھوؤں کو آزار پہنچائیں گے تب میرا اوتار باراہ
نرسنگھ - بامن - پرسرام وغیرہ ناموں سے ہوگا - ان روپوں سے بدنفس
راچھسوں کو ہلاک کرونگا - اس کے بعد برہما جی سرشٹی کی رچنا میں مشغول ہوئے
وہاں آتمانام پتر پیدا ہوا اور جگت کے سوامی کو ڈنڈوت کرکے سر جھکایا - نارائن
جی نے اس سے فرمایا اے بدھیمان! دنیا میں وید کا پرکاش کرکے اُس کے
ارتھ بھگوت کے جنوں کو سمجھاؤ تب سوایمبھو منونتر اُس نے ویدوں کا بھاگ کیا
نارائن جی اس سے بہت خوش ہوئے اور کہا تم اپنے تپ سے ہر ایک منونتر
میں اسی طرح ویدوں کو جاری کرنا - کالجگ کے شروع ہوتے ہی بھرت بنشی راجہ
آپس میں مخالفت کرکے سنگرام کریں گے - اُس جگ میں کرشن بن ہو کر دھرم
استھاپت کرنے کے لئے راجاؤں کو جیت کر بیراگ سے جیوں مکت ہوں گا اور
تیرے بھی ایک بالک جو مہادیو جی کی کرپا سے پرم ہنس ہوکر پرم گتی پائے گا
بششٹ جی کی بنش میں پراشر رشی ہوں گے وہی تمہارے پتا ہوں گے
اپنے تپ کے زور اور میری مرضی سے سب جگوں کا حال تمہاری ذات پر روشن ہوگا
ماضی حال مستقبل سے باخبر ہو گے سب برن اور آشرموں کے دھرم میں تمہیں
حاصل رہے گا میرے جو کام ہیں میری مرضی سے متعلق ہیں - اسوقت منو سرگ ج
نارائن کے لڑکے سپنچر ہوں گے - اور سارست رشی اپانتر آتمانام سے ہو
ہوں گے - میرا نام بششٹ کل نندن ہوگا میرے انش سے تمہارا جنم ہوگا - بیاس جی

پانچوں چیلوں سے مخاطب ہیں۔ میں نے اپنی جنم کتھا سنائی۔ میرا جنم نارائن انش سے ہوا ہے۔ پورب کال میں بڑا بھاری تپ کیا تھا۔ اِس وجہ سے کل جنموں کی یاد بخوبی ہے *
بھیشم پاتامہ (راجہ جدھشٹر سے) بیاس جی کی جنم کتھا تمہیں سنائی تمہارا سندیہ دور ہوا کپل منی پرم رشی سانگھیہ شاستر کے گیاتا ہیں۔ سانکھیہ جوگ اور پنچ راتر بید پاشپت گیان میں کپل منی ان گیانوں کے ارادھن کرنے والے اور ہرن گربھ جوگ کے جاننے والے ہیں اُن کے برابر دوسرا کوئی نہیں۔ وہ ادپانتر آتما رشی ویدوں کے اچاری ہیں۔ برہما جی کے لڑکوں اور ماں پت۔ بھوت پت سے شیو جی مہاراج نے پاشپت گیان برنن کیا ہے پاشپت اور پنچ راتری گیان کے سمجھنے والے نارائن جی ہیں۔ یعنی پنچ راتر ویدوں کو سوائے نارائن جی کے اور کوئی نہیں جان سکتا۔ یہی حال پاشپت گیان کا بھی ہے شاستر تصنیف کرنے والے مہا گیانی نارائن جی کو نیشٹھا سے موسوم کرتے ہیں نارائن جی کے سوائے دوسری نیشٹھا نہیں ہے سب سروتوں میں نارائن جی نواس کرتے ہیں ریاکار۔ بدنفس والے انسانوں سے نارائن جی دور بھاگتے ہیں۔ اے راجہ! جو پنچ راتری سے واقفیت رکھتے اور بھگت کے بس ہیں وہ نارائن جی میں مل جاویں سانکھیہ اور جوگ۔ وہ شاستر ہیں۔ پرتھی۔ جل۔ اکاش یعنی کل برہمانڈ کے پیدا کرنے والے سری نارائن جی ہیں *

ادھیائے ۳۳

اُتم مارگ کی بابت برہما اور شیو جی کا مکالمہ

راجہ جدھشٹر (بھیشم پاتامہ سے) مہاتما رشی جی! دنیا میں بہت سے مارگ ایسے ہیں جن سے پار برہم پرماتما سے وصل ہو سکتا ہے ان میں سب سے بڑھ کر جس مارگ کی فضیلت ہو بیان فرمائیے *
بھیشم پاتامہ۔ دیاس جی اپنے گرو سے جو اتہاس سنا ہے۔ بیان کرتا ہوں چھیر ساگر میں سونے کی طرح جھلکنے والا بیجنت نام ایک پہاڑ دنیا میں مشہور ہے برہما جی اُس پربت پر ات روپ بھگوان کے دھیان میں تپ کرتے

اور وید منتر پڑھا کرتے ہیں۔ شیوجی مہاراج برہماجی کے درشنوں کے لئے اس پہاڑ پر گئے۔ ساشٹانگ ڈنڈوت کی۔ برہما شیوجی کو دیکھ کر بہت خوش ہوئے۔ چھاتی سے لگا کر پوچھا۔ ہے پتر! مزاج آنند ہے؟ ویدوں کا پاٹھ اور تپ کرنے میں آلکسی تو نہیں ہوتی۔ شیوجی بولے آپ کی بزرگانہ شفقت سے وید پاٹھ اور جپ تپ میں دن دونی افزونی رہتی ہے۔ درشنوں کی خواہش سے آپ کے پاس آیا ہوں۔ بہت دنوں سے دیکھا نہیں تھا۔

برہماجی۔ یہ پہاڑ پسند آگیا۔ بہت دنوں سے بیٹھا ہیں تپ کرتا ہوں۔

شیوجی۔ آپ کس سروپ کا دھیان کرتے ہیں۔

برہماجی۔ میں اس پرشوتم۔ ابناشی کا دھیان کرتا ہوں جس کا ظہور کائنات پر سورج کی طرح پرتو فگن ہے۔ وہ حواس خمسہ کا محتاج نہیں عذاب و صواب دونو سے بے بہرہ ہے۔ نرگن ہو کر سگن روپ دھارن کرتا ہے۔ بھگت اور پریم کے بس ہے۔ من۔ بدھ۔ بانی سے علیحدہ ہو کر پرماتما سوکشم بھاگ روپ ہے۔ انرودھ پردومن۔ سنکرشن باسدیو نام سے دنیا میں جانا جاتا ہے۔ براٹ روپ بھگوان انترجامی اور پارب برہم۔ پرمیشر کہلاتا ہے۔ اُسی ابناشی پرش سے میرا جنم ہوا اور مجھ سے تم پیدا ہوئے۔ اسی کی قدرت کاملہ سے دنیا کی آفرینش ہوتی ہے۔ اور سرشٹی رچنے کی قوت مجھ میں حاصل ہے۔ وہ میرا سوامی دنیا میں اوتار لے کر بھگت جنوں کا سکھدائک ہے۔ گیانیوں سے چھپا نہیں۔ اُس کا جلوہ ہر وقت پیش نظر ہے۔ گیان سے وہ پرتما ملتا ہے اسی کا اُپاسک ہوں۔

بیشم پائن۔ اے راجہ جنمیجا وہ پرماتما ہی قابل پرستش ہے اُسی کا دھیان کرو۔ تمہارے سب کام بن جائیں گے۔ اور انت میں موکش پدارتھ سے دوچار ہو جاؤ گے۔ جوگی اور رشی مہاتما اُسی معبود حقیقی کی پرستش کرتے ہیں دنیا کے فرو عات سے دل نہیں اٹکاتے۔

ادھیائے ۴۴

راجہ اندر اور نارد کا اتہاس

بھیشم جی (راجہ یدھشٹر سے) ایک دن نارد جی اندر کے پاس پہنچے نارد جی بڑی آؤ بھگت سے لے گئے اور پر تکلف آسن پر بٹھال کر اندر نے اُن کی پوجن کی اور پوچھا۔ آپ جہانیاں اور جہاں گشت ہیں۔ کل کائنات آپ کے پاؤں تلے ہیں۔ کوئی لوک باقی نہیں جہاں آپ نہ گئے ہوں جو تعجب سے بھری ہوئی باتیں دیکھنے میں آئی ہوں۔ بیان کیجئے۔

نارد جی۔ ہے دیویندر (یعنی دیوتاؤں کے راجہ) مرت لوک میں اکثر باتیں ایسی نظر آئیں۔ جن کے دیکھنے سے دل پر حیرت چھا جاتی ہے۔ ایک تپسوی برہمن مہا پدم نام نگر (جو گنگا جی کے دکھن طرف واقع ہے) کا رہنے والا اتری رشی کے خاندان کا نام لیوا دنیا کے عجائبات دیکھنے کی ہوس میں نیمشار میں پہنچا ایک سادھو (جہاں دنیا کی پیدائش کے وقت دھرم چکر نامی گومتی ندی کے پتر ظاہر ہوئے تھے) سے ملاقات ہوئی تھی اُس نے کہا تھا اگر تم کو مہا ناگ پدم ناتھ کا رہنے والا مل جاتا تو تمہاری خواہش پوری ہو جاتی۔ وہ برہمن مہا ناگ کے مکان پر گیا۔ ناگ کی استری یعنی ناگن نے برہمن کی خوب آؤ بھگت کی اور ہاتھ جوڑ کر بولی میرا خاوند سورج لوک گیا ہوا ہے۔ دس دن بعد آوے گا جب تک گومتی ندی کے کنارے ٹھکا سرا کیجئے۔ برہمن گومتی کے کنارے مقیم ہوا۔ اور تپ کرنے لگا پدم ناتھ کی عورت اور لڑکوں نے لاکھ چاہا کہ برہمن ہمارے یہاں رہے۔ اور جو کچھ میسر ہے بھوجن کرے۔ کیونکہ مسافر نوازی بھی ایک قسم کا دھرم ہے۔ گرہستیوں کے لئے اس سے بڑھ کر اور کوئی دھرم نہیں۔ لیکن برہمن انکار کرتا رہا۔ اِن کی معروض کی شنوائی نہ کی اُسی طرح تپ میں مشغول رہا۔ پدم ناتھ ناگ گھر میں آیا۔ اپنی استری اور بچوں سے برہمن کا حال سن کر برہمن کے پاس دوڑا گیا۔ اور دست بستہ ہو کر التجا کی آپ نے

بہت تکلیف اُٹھائی۔ جوارشاد ہو بجالاؤں۔ برہمن بولا ناگ جی! تمہارے درشنوں کی آرزو تھی۔ آج پوری ہوئی۔ آپ سورج لوک تشریف لے گئے۔ انتظار میں ہریں گذر گئیں۔ خیر۔ مضائقہ نہیں۔ جو کچھ دیکھا ہو بیان فرمائیے سننے میں آیا ہے کہ سورج نارائن کا رتھ آپ ہی چلاتے ہیں +

پدم ناتھ ناگ۔ ہے برہمن! سورج دیوتا کی کرنوں میں بڑے بڑے رشی منیوں کا آشرم دیکھا جس طرح یہاں درختوں کی شاخوں پر پرندوں کا نشیمن ہے اسی طرح سورج کی کرنیں رشیوں اور منیوں کا استھان ہیں۔ سورج کے لازوال جلال سے باد صرصر کا ظہور ہوتا ہے۔ وہ تیز و تند ہوا آفتاب سے نکل کر پھر اُس میں وصل ہو جاتی ہے سورج ہی کی بدولت برسات ہوتی ہے۔ پانی برستا ہے۔ تمام مخلوق کی پرورش آفتاب ہی پر منحصر ہے۔ اُس جلتے ہوئے آتشکدہ میں پاربرہمہ پریشر کا نواس ہے یعنی پرماتما کے دیدۂ روشن آفتاب و ماہتاب ہیں تمام کائنات کی دیکھ بھال انہیں دونو آنکھوں سے ہوتی ہے۔ سورج سا پرتابی دیوتا اور کون ہو سکتا ہے۔ جو آٹھ مہینے پرتھی کی کثافت دور کر کے اپنی تیز کرنوں سے زمین کی گندگی ضائع کر دیتے ہیں۔ اور موسم برشکال میں غلہ۔ اناج وغیرہ پیدا کر کے خلقت کو خوشحال بنا دیتے ہیں۔ ہے برہمن! اگر سورج نہ ہو تو دنیا والے زندہ نہ رہ سکیں۔ سورج نارائن پرماتما کا روپ ہیں۔ اُنہیں کی مہربانی سے جڑی بوٹیاں۔ جڑی بوٹیاں دوائیں پیدا ہوتی ہیں۔ معیشت کا اپکار ہوتا ہے۔ ایک عجیب بات دیکھنے میں آئی۔ ایک روز دوپہر کے وقت آفتاب کے اندر ایک ایسی تجلی دکھائی پڑی جس سے آنکھیں خیرہ ہو گئیں۔ جس طرح ہون کرتے وقت اگن سے شعلہ نکلتا ہے۔ اور بجلی کی طرح اُڑ کر چکا چوند دیتا ہے۔ رفتہ رفتہ وہ تجلی اس قدر بڑھی گویا دوسرا سورج طلوع ہوا۔ سورج نارائن اُس تجلی سے ملاقی ہوئے۔ یعنی کرنوں سے تجلی کو اپنی طرف کھینچ لیا۔ وہ تجلی کرنوں میں پرویش کر کے سورج دیوتا میں وصل ہو گئی۔ دیکھنے سے یہ نہیں ظاہر ہوتا تھا کہ اصلی سورج کونسا تھا۔ ہم سے ضبط نہ ہو سکا سورج دیوتا سے پوچھا۔ سورج نے کہا کہ یہ تجلی اونچھ برتی سدھ منی کی روح تھی۔ آج اس کا تپ ختم ہوا۔ اس کی روح مجھ میں پرویش کر کے سرگ گئی۔ سدھ منی رشی شیوجی

کا بھگت بڑا اُپکاری تھا +

پدم ناتھ نے سورج نارائن کو ڈنڈوت کی اور رخصت ہو کر چلا آیا۔ اے برہمن! اس سے بڑھ کر اور کیا تعجب بھری بات دکھائی دیگی تمہیں جو کچھ پوچھنا ہو کہو۔ نارائن جی کا پرکاش تمام جگت میں پھیلا ہے۔ ایسی ایسی ہزار باتیں ہر روز ہوا کرتی ہیں۔ اَشچرج کی بات نہیں +

برہمن۔ تمہارے درشنوں سے بڑا لابھ ہوا۔ دیوتاؤں کی طرح تمہاری بدھی پاک اور صاف ہے۔ اس پر طرہ ہے کہ سورج نارائن کے مصاحب ہو۔ تمہاری باتوں سے تردد جاتے رہے۔ سرب دیا پک نارائن جی ہم میں اور تم میں رم رہے ہیں۔ جو انسان اس معبود حقیقی سے لو لگاتے ہیں وہ اُتم پدوی حاصل کر کے مکت پدارتھ حاصل کرتے ہیں +

بھیشم جی ہے راجن! وہ برہمن پدم ناتھ ناگ سے وداع ہو کر چیون رشی سے ملاقی ہوا۔ چیون رشی کے فیض صحبت سے گیانی ہو کر انت میں سُرگ حاصل کیا۔ دھرم پتر راجہ! یہی کتھا نارد جی نے راجہ اندر سے دیوسماج میں کہی تھی۔ اور جب پرسرام جی سے میرا جدھ ہوا تھا۔ اور وہ میرے استقلال اور جرأت کو دیکھ کر خوش ہوئے تب اُنہوں نے یہ اتہاس مجھے سنایا۔ اور میں نے تم سے بیان کیا +

بیشم پاین۔ راجہ جنمیجے! جو انسان نارائن کے بھگت ہیں وہ دنیا کے افکار اور رنج و محن سے تکلیف نہیں اُٹھاتے۔ مرنے پر مکتی مل جاتی ہے یعنی پرماتما میں لے ہو جاتے ہیں +

مہابھارت

حصّہ سیزدہم

انوشاسن پرب

ادھیاے ا

راجہ جدھشٹر کے اظہار غم پر بھیشم پتامہ کی نصیحت

راجہ جدھشٹر۔ آپ کی پر معنی گفتگو اور دلاویز تقریر سے گو رنج ومحن اعداء وشیون کے لخراش صدموں سے کسی قدر نجات ہوئی مگر پھر بھی جس وقت دل سوز واقعات اور جانکاہ سوانح یاد آجاتے ہیں کلیجہ جلنے لگتا ہے۔ اف۔ اس جانگزا سین کی یاد سے تپ چڑھتی صبر وسکون کی باگ ہاتھ سے چھوٹ جاتی ہے۔ آپ سا مہا گیانی جو جسارت اور شجاعت میں عدیم النظیر ہو۔ تیروں کا بستر دائمی راحت سمجھے ۔ آہ۔ آپ بھی کچھ دنوں میں کنارہ کش ہو کر سرگ میں قرار لینگے۔ اترائن سورج ہونے کا انتظار ہے وہ بھی کچھ دور نہیں صرف تیس دن باقی رہ گئے۔ درونا چارج سے بہادر گرو جی نے بھی اپنا سایہ سر سے اٹھا لیا کرن ایسے دلاور بھائی اور ابھمن اور گھٹوت کچ ایسے ہونہار نوجوان لڑکے اٹھ جائیں اور میں زندہ ہوں۔ دل غربال ہو رہا ہے۔ چھاتی پھٹی جاتی ہے کسی طرح قرار نہیں ہوتا +

بھیشم جی ہونہار صاحبزادے! تمہارے خیالات خام ہیں بچوں کی سی باتیں کرتے ہو ارے دنیا بھی کوئی چیز ہے نقش برآب ہے۔ آسمان وزمین کے نیچے نہ جانے کیسے مہاتما اور سورمیر پیدا ہو کر یاد رگیتی کے آغوش میں جا سوئے جملہ امعد یشور کے لوھین ہیں۔ کسی کو بقا نہیں تن خاکی پر افسوس کرنا داناؤں کا کام نہیں۔ گوتمی اور کال کا اتہاس سناتا ہوں۔ طبیعت سادھان ہو جائیگی ۔ ایک خونخوار سانپ نے گوتمی کے لڑکے کو ڈس لیا۔ لڑکا مر گیا۔ ارجن نامی شکاری نے اس سانپ کو پکڑا اور گوتمی کے پاس لاکر بولا شکاری کیا تم کو خبر نہیں اسی سانپ نے تمہارے پتر کو ڈسا ہے اگر کہو تو اسے مار ڈالوں۔ گوتمی۔ کیا

اس سانپ کے مرنے سے میرا پتر زندہ ہو جائیگا۔ شکاری۔ نہیں زندہ تو نہیں ہوگا مگر عوض لینا تو منا۔

ہے گوتمی۔ پھر عبث ہے اس کی جان گئی اور لڑکا بھی زندہ نہ ہؤا۔ مفت ہتیا ہوئی شکاری دشمن کا
اڑا اتنا ہی مناسب ہے + اتنے میں سانپ (انسانی بولی) میں بول اُٹھا تم ناحق میری جان کے گاہک
ہوئے ہو۔ میں پاپی نہیں۔ نہ اپنی مرضی سے اس بچے کا قتل ہؤا۔ وقت آگیا تھا ملک الموت کے ارشاد کی تعمیل
ہوئی میرا کیا قصور۔ شکاری بیکار خرخراشی کرتا ہے ملک الموت کا نام لیتا ہے بتاؤ وہ کہاں ہے۔ خوب بدرا
بہانہ بسیار۔ تیرے ہی زہریلے دانتوں سے اس کی موت ہوئی + سانپ۔ لاکھ کہئے مگر بے خطا ہوں
ملک الموت کی اجازت ہوئی۔ میں نے کاٹا تعمیل ارشاد مجھ پر فرض تھی + اتنے میں موت کھڑی ہو گئی۔
سانپ کی طرف مخاطب ہو کر بولی نہ تمہارا قصور نہ میرا۔ اس کی موت آگئی تھی ملک الموت کی اجازت
سے اس کی روح قبض کی گئی۔ ملک الموت کے حکم سے تم بے اختیار ہو گئے اور اس بالک کو کاٹ کھایا۔
نے سرپ۔ میرا حاکم ملک الموت ہے جیسی اس کی آگیا ہوتی ہے وہی کرتی ہوں۔ سانپ (شکاری سے)
یقین ہے کہ موت کی باتوں سے غصہ فرو ہو گیا ہو گا مجھے چھوڑ دیجئے۔ شکاری جاہل نادان نہیں ہوں
جو تمہاری باتوں میں آجاؤں۔ جانتا نہیں چھوڑنے کا ضرور پھانسی پاؤ گے۔ اس بات کا افسوس موت
ہے بھی ہے کہ اس نے ایک بیگناہ بچے کی جان لی موت مجھ پر الزام ناحق لگایا جاتا ہے ہم دونو ملک الموت
کے محکوم ہیں جو حکم ہوتا ہے تعمیل کرتے ہیں۔ اور ملک الموت کا بھی قصور نہیں اس کے اعمالوں کا دوش ہے
جو جیسا کرتا ہے پھل بھوگتا ہے +

بھیشم جی نے ارجن سے بدھا جاؤں کا کمال آگیا تھا موت کھینچ لائی کوئی تمہاری طرف ہؤا کوئی
دریودھن کی طرف نتیجہ یہ ہؤا کہ طرفین میں کوئی نہ بچ سکا سب کے سب مارے گئے رنج کرنا
بے سود ہے۔ نہ کوئی کسی کا قاتل ہے اور نہ مقتول۔ خود بخود کال کے منہ میں جانا ہوتا ہے۔ اپنے
اپنے اعمالوں کا پھل بھوگنا پڑتا ہے +

ادھیائے ۲

مسافر نوازی دھرم کا نہ ہے

بھیشم جی۔ ملک مالوہ میں درجودھن نامی راجہ کی حکومت تھی۔ اس نے جگ کی ٹھانی دور
دور سے بڑے بڑے راجہ مدعو ہو کر مالوہ دیش میں جمع ہوئے۔ تمام اشیاء جگ کی مہیا کی گئیں جگ
شروع ہؤا لیکن ہون کرتے وقت آگ نے شعلہ نہ دیا۔ برہمنوں نے اگن کی پرارتھنا کی۔ اگن دیوتا
[illegible]

انکار کر دیا۔ اس لئے یہ جگ پورا نہیں ہو سکتا +

درجودھن (ہاتھ جوڑ کر) معافی چاہتا ہوں۔ کنیاں موجود ہے۔ ابھی حاضر ہوتی ہے۔ درجودھن نے کنیا کو بلا کر شادی کر دی۔ اگنی دیوتا خوش ہو گئے اور اشیرباد دے کر کہا کہ تمہارے جتنے عدو ہونگے پامال ہونگے جو تیر دھمی نظر سے دیکھیگا جلا کر خاک کر دونگا چنانچہ اے راجہ تمہیں یاد ہوگا جب سہدیو کی فوج میں آگ لگی تب وہ ارجن سے مدد کا طالب ہوا تھا اور ارجن اس کا حامی ہوا۔ فوج بچ گئی۔ غرضیکہ جگ پورا ہو گیا۔ ہوتا سے شو داس نامی لڑکا پیدا ہوا۔ بڑی دھوم سے اس کا بیاہ کیا۔ شو داس خوش قسمت تھا عصمت مآب بیوی ملی۔ زن و مرد میں اس قدر الفت تھی کہ بے دیکھے چین نہ پڑتا۔ دونو کا مسافر نوازی وطیرہ تھا جو کوئی پردیسی آتا خوب آؤ بھگت کرتے۔ ایک دن شو داس عورت کو سمجھا بجھا کر کسی کام کو باہر گیا۔ جو کوئی پردیسی سادھو یا مسافر آجائے اس کی خدمت میں کسی طرح کوتاہی نہ ہونے پائے جو کچھ کہے فرمان بجا لانا۔ شو داس کے جاتے ہی ایک برہمن آیا۔ عفت مآب عورت سے جو کچھ بن پڑا خاطر تواضع کی۔ خوش ذائقہ اور لذیذ کھانے کھلوائے۔ چونکہ وہ حسین اور طرحدار تھی برہمن صورت دیکھتے ہی فریفتہ ہو گیا۔ مباشرت کا طالب ہوا اور ہاتھ پکڑ کر پلنگ پر بٹھا لیا۔ عورت عجیب شش و پنج میں تھی۔ انکار کرتی ہے تو خاوند کے حکم سے سرتابی ہوئی جاتی ہے اور اگر راضی ہوتی ہے تو پتیبرت دھرم ضائع ہوتا ہے کچھ کرتے دھرتے بن نہیں پڑتا۔ اتفاق سے اس کا شو داس بھی آگیا دونو کو پلنگ پر بیٹھا دیکھ کر باہر چلا گیا وہ برہمن نہ تھا بلکہ دھرم راج پرکشا لینے کیلئے برہمن کا بھیس رکھ کر آئے تھے زن و شوہر کی مسافر نوازی دیکھی تو خوش ہو کر اصلی روپ سے درشن دیا اور کہا کہ میں برہمن نہیں دھرم راج ہوں دیکھتا تھا کہ تم میں کہاں تک پریم ہے بلا شک تم دونو بڑے دھرماتما ہو شو داس کو بھی بلایا اور دعا دی کہ تم دونو سرگ میں جاؤ گے جب تک تمہاری مرضی ہو دنیا میں آرام سے زندگی بسر کرو مرنے پر سرگ نصیب ہوگا۔ اے دھرم پتر وہ دونو زن و شوہر کچھ دن دنیا میں رہ کر مسافر نوازی میں مشہور خلائق ہوئے۔ جب رحلت کا وقت آیا سرگ پہنچ گئے۔ جو انسان دھرم پیشہ ہو کر مسافر پوجن کرتا ہے سرگ پاتا ہے +

ادھیائے ۳

اعمال بد کی ندامت

بھیشم جی۔ (راجہ جدھشٹر سے) دھرم وان راجہ اسی طرح ایک اور ذکر یاد آگیا۔ بسوا متر سبھی رشی انبشٹ جی اور بھی بہت سے رشی جوگی [illegible]

توڑ کر جھولیوں میں بھر لئے تھے راستے میں لپکرنی ندی ملی سبھوں نے پھل پھول تو کنارے رکھ دیئے اور دریا میں اشنان کیا۔ اشنان سے فارغ ہو کر باہر آئے جو پھل پھول رکھے تھے غائب غلہ تھا نہیں کون لے گیا عجب پیچ وتاب ہوا۔ ادھر اُدھر ڈھونڈھا مگر پھل پھول کا نشان تک نہ پایا۔ بھوک سے مجبور تھے انہیں پھلوں پر دارومدار تھا۔ وقت بے وقت تھا۔ بھوجن کا ٹھکانا نہیں۔ پھول ہی کھا کر کلیجے کو دھوکا دیتے۔ پانی پی کر پیاس بجھاتے گمان بد دل میں جاگزین ہوا۔ ایک دوسرے کا منہ تکتا تھا مروت سے کچھ نہ کہہ سکتا تھا۔ مگر خیال یہی تھا کوئی ہم میں سے بھوک سے بیتاب ہو کر پھول کھا گیا۔ اتر رشی سے رہا نہ گیا بولے۔ جس کسی نے پھول چرائے گویا گنو بدھ کیا۔ بشنٹ جی نے کہا جس نے یہ کام کیا اس نے گویا بید نہیں پڑھا۔ سنیاسی ہو کر ایسے فعل کا مرتکب ہوا۔ ترف ہے اس کی زندگی پر۔ اگر ہم نے پھول چرائے ہوں تو ہمیں شرن آئے ہوؤں کے ساتھ بے اعتنائی کرنے کا پاپ لگے۔ ٹھگ اور رہزنوں سے حصہ لینے اپنا بھاگ اوروں سے چرا کر کھانے کا دوش ہو۔ کشیپ جی نے اس طرح قسم کھائی۔ جس نے یہ پھل پھول لئے ہوں گویا اس نے اپنی لڑکی بیچ کر پیٹ پالن کیا یا جو کسی کی دھروہر کر مکر جاوے۔ جھوٹی شہادت دیکر کسی کو نقصان پہنچاوے یا اپنی جیو کا کے لئے جانوں کا مارنا مقدم سمجھے۔ دن میں عورت سے ہمبستر ہو۔ ایسے ناجائز فعلوں سے جو گناہ ہوتے ہیں۔ ان کا پاتکی میں ہی ہوں۔ بھاردواج نے کہا جس نے چرا کر پھول کھائے ہوں جو ان جرائم کا مرتکب ہو یعنی اس نے اپنی عورت۔ بچوں اور گؤوں کا حصہ کھایا ہو۔ برہمن سے ناجائز مباحثہ کرکے اس پر فتح پائی ہو۔ ہون نہ کیا ہو۔ جمدگن رشی کہنے لگے جس نے یہ پھول چرائے گویا جل میں غلیظ اور پیشاب کیا۔ اپنی حاملہ عورت سے منہ کالا کیا اور یا اپنی اولاد کا انس بھوجن کیا ہو یا اپنے بھائی بہنوں کے قصور کا افشا کرکے سرخرو بنا ہو۔ ناخوانده مہمان ہو۔ گوتم جی بولے جو کوئی وید پڑھ کر بھول جائے۔ اگنی ہوتر سے جی چراوے۔ برہمن ہو کر گاؤں کے کنوئیں میں پیشاب کرے یا لونڈی رکھے۔ ان فعلوں سے جو پاپ ہوتا ہے اگر ہم نے پھول چرائے ہوں تو ان پاپوں کا ادھکاری میں ہوں۔ بسوامتر جی نے اس طرح قسم کھائی کہ پرائی دولت اور اولاد کی ترقی دیکھ کر جو شخص کڑھتا ہو۔ یا جس خاندان میں ایسا کوئی نہ ہو جو موت کے وقت اس کا مرتکب کرم کرے۔ ایسے اشخاص کی جو گت ہوتی ہے وہی میری ہو۔ ارندھتی نے کہا جو عورت خاوند کی شاکی رہ کر گالیاں دیتی اور کوستی ہو۔ اپنے پت کو کبھی دکھی ہو یا بھوجن بنا کر بغیر خاوند کے کھلائے خود کھائے صاحب دولت ہو کر کسی سادھو یا بھگت کو بھوجن نہ کرایا ہو۔ اپنے خاوند سے متنفر رہ کر دوسرے مرد سے حاملہ ہو جاوے ان باتوں [illegible]

ارگ رشی کہتے ہیں کہ جو انسان جھوٹ بولنے کا عادی ہو۔ عورت بھائی بھتیجوں سے لڑتا ہو۔ ان کو رنج پہنچاتا یا زر کی طمع سے لڑکی کو اندھے بولے بہرے۔ گونگے کے ساتھ شادی کرے یا داماد سے دھن لے کر لڑکی کا بیاہ کرے۔ بزرگوں کی عزت سے درگزر ہو کر باپ۔ ماں۔ ماموں وغیرہ سے بے ادبی کرے۔ سورج کی طرف منہ کر کے پیشاب کرتا ہو ایسے اعمالوں سے جو دوش ہوتا ہے وہ مجھے ہووے جو میں نے پھول کھائے ہوں

انت رشی نے کہا جو شخص جگ کرنیکا ادھکار نہ رکھتا ہو اس سے جگ کرائے یا گدھے پر سوار ہو کر آوارہ و سرگرداں و دربدر مارا مارا پھرتا ہو کتے پال کر فروخت کرتا ہو۔ برہمن ہو کر نمک اور تیل کا روزگار کر سندھیا گائتری ترپن وغیرہ نہ کرتا ہو۔ جیسا حال ایسے برہمنوں کا ہوتا ہے وہی حال میرا ہو اگر میں نے پھول لئے ہوں اسی طرح جتنے ناجائز فعل وید کے خلاف ہیں سبھوں نے کہکر قسم کھائی۔ ان رشیوں میں ایک میناسی تھا اس کے پاس کتا بھی تھا۔ جب ایسی قسمیں کھائی گئیں۔ وہ نادم و پشیمان ہوا غیرت کے مارے چپ نہ رہ سکا۔ بول اٹھا۔ اے رشیو تمہارے دھرم کرم کی آزمائش منظور تھی وہ پھول ہمارے پاس موجود ہیں۔ میرا نام دھرم ہے۔ تم سب سرگ کو جاؤ اور مجھے معاف کرو۔ راجہ جدھشٹرا یہ رشیوں کا تذکرہ اس لئے سنایا گیا کہ جو ناجائز فعل ہیں۔ ان سے ہر دم گریز رکھے۔ تم خود گیانی ہو تمہارے ہت کے واسطے ایسے اتہاسوں کا ذکر کیا جاتا ہے +

ادھیاے ۔ ۴

کرشن بھگوان کی زبانی شوجی کی مہمان

بھیشم جی کرشن بھگوان سے عرض پیرا ہوئے کہ آپ راجہ جدھشٹر شیوجی کی مہماں اپنی زبان مبارک سے سنا دیجئے۔ آپ کی بانی سن کر میرا جنم بھی سپھل ہو جائیگا +

کرشن بھگوان۔ برہما بشن۔ مہیش یہ تینوں روپ بشن کے ہیں۔ جو ان میں فرق سمجھتا ہے وہ اگیانی ہے۔ شو سہسر نام کے جپنے سے انسان موکش پدارتھ حاصل کرتا ہے۔ رکمنی جی کے بالک تھے جاموتی بھی آٹھ پٹ رانیوں سے ایک میری پٹ رانی ہے۔ اس کو بھی اولاد کی خواہش ہوئی۔ اس وقت میں نے شو سہسر نام کا جپ کیا۔ شوجی مہاراج نے پاربتی جی کے ساتھ درشن دئے۔ سو سہسر نام کے پھل اور میری بھگتی سے خوش ہو کر مہادیوجی نے یہ بردان دیا۔ تیری منو کامنا پوری ہوگی شیوجی کی کرپا سے آخر کار جاموتی رانی کے حسین لڑکا پیدا ہوا +

ادھیاے ۵

تیرتھ اشنان کے پھل اور ان کے نام

راجہ جدھشٹر۔ تیرتھ اشنان کے پھل اور ان کے نام سُننا چاہتا ہوں۔ مہنسا نہ کرنے سے تپیا کیونکر لگتی ہے
بھیشم جی۔ جو لوگ برہمن بلا کر بھیک نہیں دیتے ایسے ہی لوگ برہمہ گھاتی ہوتے ہیں۔ جو شخص
بید یا علمی کی عزت نہ کر کے اس کی روزی کے مخل ہو جاتے ہیں۔ یا گایوں کے پانی پینے میں خلل انداز
ہو کر یا جو گابیوں یا شہر میں آگ لگا دے یا رشیوں کے شاستر کا معتقد نہ ہو کر نکتہ چینی کرے خوبصورت
اور حسین لڑکی کی شادی نالائق اور بدکار یا لولے لنگڑے کے ساتھ روپیہ کے لالچ سے کر دے۔
ایسے ہی لوگوں کا شمار برہمہ گھاتیوں میں ہوتا ہے۔ صاحب ثروت و اہل دل اشخاص خیرات
کر کے دنیا میں جش لوٹتے ہیں۔ آفرین ہے ان لوگوں پر جو غریب کنگال ہو کر تیرتھ برت کر کے
گناہوں کو دور کرتے ہیں انگرا رشی تیرتھوں کے نام اور ان کی مہاں اس طرح سننے میں آئی ہے جو
لوگ چندر بھاگا اور بِتستا ندی میں اشنان کرتے ہیں۔ ان کی مینتروں کی گت ہوتی ہے کاشمیر
منڈل میں جو ندیاں بہتی ہیں ان میں نہانے سے سرگ ملتا ہے پشکر۔ پربھاس تیرتھ۔ نیمش سار و دوک
دریو کا اندر مارگ۔ سورن بندو میں اشنان کرنے والے بوانوں پر چڑھ کر سرگ کو راہی ہوتے ہیں۔
کشیلش۔ اندر توئے۔ جو گندھ مادن پربت پر ہیں ان میں اشنان کرنے سے سرگ ملتا ہے۔
کرتوے کرنگ پر شب باش ہونے سے اشومیدھ جگ کا ثواب حاصل ہوتا ہے۔ گنگا دوار کشاورت
بلو کے نیل پربت کنکھل تیرتھ پر اشنان کرنے والے پاپ سے چھوٹ جاتے ہیں۔ ایام ہرو پر راجسوی جگ
کا پھل ملتا ہے۔ گنگو تری میں اشنان کرنے سے دیوتاؤں کے درشن ہوتے ہیں۔ سیت گنگا ترگنگا
میں ترپن کرنے سے پتر موکش ہو جاتے ہیں۔ مہا آشرم۔ مہاہرد بھرگ تنگ پر برہمن رات رہنے سے
برہمہ ہتیا سے نجات پاتا ہے۔ بلاکا اور کنیاں کوپ تیرتھ پر اشنان کرنے سے دیوتاؤں کی جون میسر
ہوتی ہے سدیوتا تیرتھ۔ سندر کا ہرو۔ اشونی تیرتھ۔ مہا گنگا۔ کرتکا انگ کارک ہیے مانک کنکلیکا شرا
کالکا آشرم۔ بپاشا تیرتھ پر اشنان۔ سندھا ترپن کرنے سے اواگون سے نجات ہوتی ہے شیوجی
خوش ہوتے ہیں۔ مہا پور اور دیودارن تیرتھوں پر اشنان کرنے والا مکت ہو جاتا ہے۔ سر ستمب کو شستمب
دروان آشرم پر نہانے والے دیوتا روپ ہوتے ہیں۔ چتر کوٹ میں منداکنی گنگا موکش دینے والی
ہے شیاما آشرم میں واس کرنے سکوشکی ندی میں اشنان کرنے۔ منگ باوڑی۔ انالسیا اندھک
نیمش سرگ گنگا دوار شالاون کا لنجر پہاڑ شیش دیوگنگا۔ جمنا سنگم وغیرہ تیرتھوں پر اشنان

کرنے اور ان دان کرنے سے جگوں کا پھل ہوتا ہے مردگن پیوست پر اشنان کرنے والے تیرتھ روپ
ہو جاتے ہیں۔ برھمہ سر۔ اپاتنگ۔ انشا بکرہ گیاجی۔ پریت۔ شلا۔ نربند پربت۔ کرونچ پدی کے درشنوں
سے برھمہ ہتھیا نور ہوتی اور پتروں کی مکتی ہو جاتی ہے۔ کلونک۔ اگن پور۔ کربیر پور بشالہ تیرتھ وغیرہ
پر اشنان کرنے والے دیوتا روپ ہو جاتے ہیں۔ پن آورت۔ نندا۔ مہانندا تیرتھوں پر نواس
کرنے والے نندن باغ اندر پوری جاتے ہیں اور بسی پیوشیت پر اشنان کرنے سے جگ کے پھل
ملتے ہیں۔ رام ہرد بیاشا تیرتھ پر مزا ہار بارہ روز برت کرنے والے پاپ سے نجات پا جاتے ہیں
بندھیا چل پر تپ کرنے والے ایک مہینے میں شدھ ہو جاتے ہیں۔ نربدا۔ سور پارکو دک میں
اشنان کرنے والے راجاؤں کے یہاں جنم لیتے ہیں۔ جمبو مارگ تیرتھ۔ کوکا مکھ۔ انگلکا رشرم۔ کنیا
ہرد۔ برہماس۔ اجاتنگ۔ ارشٹ سین۔ پنگایا۔ کلیا تیرتھ۔ پراگمرش نام منتر کا جپ کرنے والے
اشومیدھ جگ کے پھل پاتے ہیں۔ پنڈارک۔ مینا ک پربت۔ کالودک۔ نندی کنڈ اور مانس نواس
کرنے والے برھمہ لوک کو جاتے ہیں۔ نندیشر۔ سرگ مارگ پر اشنان کرنے سے برھمہ سے اتصال
ہو جاتا ہے۔ ہمالیہ پہاڑ (شنکر جی کا استھان ہے) پر شیوجی کے درشن مل جاتے ہیں +

لوٹ۔ ان تیرتھوں میں بہت سے تیرتھ فروگذاشت ہو چکے ہیں اور بہت ایسے مقام
پر ہیں جہاں کا راستہ دشوار گزار اور نشیب و فراز زمین پر چلنا دشوار ہو جاتا ہے +
راجہ جدھشٹر ان تیرتھوں کے نام اور پھل سنکر بہت خوش ہوئے اور بھیشم جی کے گیان کی تعریف کرنے لگے +

ادھیائے ۲

گنگا مہاتم

بھیشم جی تیرتھوں کے نام اور ان کے خواص بیان کر رہے تھے کہ اتری لشِشٹ۔ بھرگ۔ کرتو
انگرا۔ گیوتم۔ اگست۔ پولست۔ سومت۔ لبوامتر۔ ستھول۔ گرا۔ پلا۔ برہسپت۔ شکر۔ بیاس۔ چیون
کاشب۔ دربا سا۔ جمدگن۔ سارکنڈے۔ گالو۔ بھاردواج۔ نارد۔ پربت۔ سمبھو۔ کھون۔ ستانند
کرتیران۔ رنج۔ پرسرام جی وغیرہ رشی منی بھیشم جی کے درشنوں کے واسطے اس خیال سے آئے کہ بھیشم جی
دنیا سے کوچ کر نے والے ہیں ایسے گیانی مہاتما کے درشنوں سے نجات ملتی ہے۔ راجہ جدھشٹر مع اپنے بھائیوں
اور کرشن بھگوان کے اٹھ کھڑے ہوئے۔ نہایت تعظیم و عظمت کے ساتھ ڈنڈوت پرنام کر کے آسن
پر بٹھایا [illegible] بیٹھ گئے [illegible] سب رشیوں نے بھیشم جی سے

مزاج پرسی کر کے رخصت چاہی اور معانقہ کر کے دعائیں دیتے ہوئے چل دیئے بھیشم جی گنگا مہاتم برنن کرنے لگے۔ دنیا میں گنگا جی سے بڑھ کر کوئی تیرتھ نہیں اگر ایک ہزار برس تپ کیا جاوے تو گنگا اشنان کرنے والے کی برابری نہیں ہو سکتی۔ تمام عمر گناہ کرتے کرتے گزر جائے اور ایک دفعہ بھی نیم سے گنگا جی میں اشنان ہو جائے تو اس کے سارے پاپ گنگا جی دھو دیتی ہیں۔ جن لوگوں کے پھول یعنے ہڈیاں مرنے پر گنگا جی میں ڈالی جاتی ہیں۔ ان کی روحیں سرگ پہنچتی ہیں۔ غرضیکہ مرت لوک میں گنگا جی کی جو پدوی ہے وہ اور تیرتھ کی نہیں۔ اشنان کرنے اور جل پینے سے پرم گت حاصل ہوتی ہے گنگا جل بشن بھگوان کا چترنودک ہے اس سے اشنان کرنے والے عذاب عصیاں سے چھوٹ جاتے ہیں +

ادھیائے ۷

شادی بیاہ کے طریقے

راجہ جدھشٹر گرہست آشرم سننے کی تمنا ہے بیان کیجیے +

بھیشم جی۔ سب سے بڑھ کر دھرم گرہستیوں کا یہ ہے کہ لڑکیوں کو اچھے خاندان اچھے پرش کے ساتھ سمبندھ کریں۔ آٹھ طریقے بیاہ کے شاستروں میں درج ہیں۔

(۱) براہم۔ کنیاں کو زیور پوشاک سے آراستہ کر کے سنکلپ کر دینا (۲) دیو۔ جگ میں کنیاں کا رتوج دان دینا۔ رتوج کے معنے جگ کرنے والا یعنی جس شخص کے ساتھ بیاہ کرنا منظور ہو۔ اس سے جگ کرا کر کنیاں کا سمبندھ کر دے (۳) دو گئو لے کر اس کے معاوضے میں کنیاں دینا ارش کہاتا ہے۔ یہ تینوں طریقے برہمنوں کے لئے جائز ہیں۔ (۴) پرجاپتی وچھار۔ تعلیم یافتہ اور ہونہار لڑکے کے ساتھ شادی کرنا۔ اور جہیز وغیرہ دے کر ستکار کرنا (۵) گندھرب لڑکی اور لڑکے دونو کی مرضی سے شادی ہونا (۶) آسر۔ لڑکی کے وارث کو روپیہ دے کر کنیاں خرید کر کے بیاہ کرنا (۷) راچھس۔ آدمیوں کو مار کر روتی ہوئی کنیاں اُٹھا لے جانا (۸) پشاچ۔ نشہ میں مدہوش کر کے یا سوتی ہوئی کنیاں کو اُٹھا لے جانا۔ اسر اور پشاچ بواہ پاپ روپ کہلاتے ہیں پشاچ بواہ بہت خراب راچھس بیاہ چھتریوں کے لئے ہے۔ براہم چھاتر گندھرب یہ دھرم بواہ کہاتے ہیں دمیتی کا بیاہ براہم اور چھاتر اور رکمنی جی کا بیاہ۔ راچھس اور گندھرب۔ سبھدرا کی شادی میں چھاتر اور راچھس شامل تھے۔ برہمن کو تین عورتیں۔ براہمنی چھترانی یا بیش کی لڑکیاں لکھی ہیں چھتری کو دو چھترانی اور ایک بیش کی۔ بیش کو اپنی ذات کی لڑکی لینی جائز ہے اور ایسے ہی ... سے دی کرنا منا سب

ہے برہمن کی استری برہمنی اور چھتری کی چھترانی اور ویش کی ویشیا ہوگی۔ ان سے جو اولاد ہوگی نیک اور سلیم ہوگی چاروں برن کے لئے شودر استری بھی ہو سکتی ہے لیکن رشیوں نے اس کو ناجائز قرار دیا ہے۔ کیونکہ شودر استری کے بطن سے جو اولاد ہوگی اس کے اطوار ٹھیک نہ ہونگے نہ وہ صحیح النسب ہو سکتی ہے تیس برس کا مرد اور دس برس کی عورت یا اکیس برس کا مرد اور سات برس کی استری ہو ایسے شادی کرنا شاستر آجائز ہے۔ جس کا بھائی یا باپ نہ ہو ایسی لڑکی کے ساتھ بیاہ ہونا ناجائز ہے۔ جس آدمی کے اولاد یعنی بیٹا نہ ہو وہ بیٹی کو بجائے لڑکے کے قائم کر سکتا ہے اور اس لڑکی سے جو اولاد ہوگی۔ نانا کا بیٹا یعنی اس کا وارث قرار دیا جا سکتا ہے۔ جو کنیاں تین برس حیض سے ہو چکی ہو وہ خود اپنی شادی کر سکتی ہے۔ اپنے خاندان یعنی گوتر میں شادی کرنا ممنوع ہے۔ منکوحہ عورت (یعنی جس کے ساتھ بھانور پھیری ہو) کی اولاد باپ کی جائداد ترکے کی وارث گردانی جاتی ہے۔ مگر غیر نکاحی عورت کی اولاد محجوب الارث ہے مگر ہستیوں پر فرض ہے کہ اچھے لڑکے کو داماد بنائیں کچھ لے کر شادی کرنا اچھا نہیں۔ اے دھرم پتر راجہ میں بچتر بیرج کے لئے مگدھ اور کاشی کے راجاؤں کو مغلوب کر کے دو کنیاں لایا تھا۔ ایک کے ساتھ بچتر بیرج کی شادی کر دی دوسری کنیا اس بات پر بضد ہوئی کہ اس کی شادی کسی دوسرے کے ساتھ قرار پا چکی ہے۔ لہذا اسی کے ساتھ بیاہ ہونا چاہیئے۔ میں نے دوسری کنیاں اس کے باپ کے پاس بھیج دی۔ پس شاستر امناسب یہی ہے کہ جہاں کہیں نسبت قرار پا گئی وہیں شادی ہو بعضے خیال کرتے ہیں کہ شادی للّات جسمانی اور دنیاوی عیش و عشرت کی ضرورت سے کی جاتی ہے۔ ایسا نہیں سمجھنا چاہیئے۔ بلکہ شادی سے مراد اولاد کی افزونی اور خاندان کی ترقی مقصود ہے۔ جس شخص کے بیٹا نہ ہو تو اس کے مال و متاع کی مالک بیٹی ہے۔ بیٹا نہ ہونے سے نواسہ نانا کی جائداد کا وارث ہوتا ہے۔ دھرم شاستر میں بیٹا اور نواسہ دونو برابر ہیں۔ دونو پنڈا اور شراد کر سکتے ہیں۔ جس کے صلبی پسر نہیں یعنی منکوحہ عورت سے اولاد نہیں۔ صرف ایک بیٹی یا بیٹیاں ہیں اور اتکھ لگی عورت سے لڑکا موجود ہے اس صورت میں جائداد کی مالک بیٹی ہوگی۔ لڑکے پر حق نہیں پہنچ سکتا۔ لڑکی بیچ کر روپیہ لینے والوں کی مغفرت نہیں ہو سکتی۔ ایسا روپیہ بول و براز کے برابر ہے جو انسان مصر ہو کر زبردستی بیاہ کر لیتے ہیں وہ اندھ تمس نرک میں ڈالے جاتے ہیں۔ بردہ فروشی بھی برا امر ہے پھر اولاد بیچنا۔ سینکڑوں جنم غارت ہو جاتے ہیں اور رہائی نہیں ہو سکتی۔ عورت لچھمی روپ ہے۔ عزت کے ساتھ رکھنے سے بہبودی ہوتی ہے دولت کی ترقی اور اولاد کی افزائش استری کی ذات پر منحصر ہے جہاں عورتیں [illegible]

یا ان کو مردوں کی ذات سے دکھ اور مصیبت رہتی ہے وہاں لکھمی باس نہیں کرتی۔ ولد رکا پرکاش رہتا ہے۔ منوجی فرماتے ہیں۔ اگر عورت بدخو تند مزاج اور نادان بھی ہو تو عزت اور توقیر سے رکھنا چاہیئے۔ اے ہونہار لڑکو! ایشور نے عورت ایک نعمت عظمیٰ عطا کی ہے اولاد کی پرورش پرداخت عورت ہی پر منحصر ہے۔ شوہر پرستی استریوں کا اعلےٰ فرض ہے۔ شوہر کے سوائے اس کے لئے کوئی دیوتا نہیں جگ کرنا۔ شرادھ یا برت رکھنا عورتوں پر فرض نہیں۔ اپنے شوہر کی خدمت کرنے ہی سے انہیں سرگ ملتا اور دنیا میں عیش و آرام سے گزرتی ہے بچپن میں پتا جوانی میں شوہر بڑھاپے میں بیٹے پوتے ان کی خدمت کرتے ہیں۔ عورت کو کسی عمر پر آزادی خود مختاری نہیں ہونا چاہیئے۔ جس کو اپنی بہتری اور ترقی منظور ہو وہ عورتوں کو عزت اور حرمت سے رکھے بری طرح پیش آنا انسانی دھرم سے بعید ہے۔ اولاد کی حفاظت رکھنا مردوں کا حصہ ہے عورتوں سے پردہ کرانا واجب ہے۔ پردہ دور رکھنے سے ہزاروں خرابیاں پیدا ہوتی ہیں +

ادھیاے ۸

استریوں کا دھرم اور نیم

راجہ جدھشٹر پتامہ جی! تقسیم ارث کس طرح ہونا چاہیئے۔ **بھیشم جی** برہمن کو چار استری چار برن کی کرنا گناہ نہیں۔ برہمن۔ چھتری۔ ویش یہ دوج دھرم ہیں یہ جنیو پہن سکتے ہیں ان برنوں کی استریوں سے جو اولاد ہوتی ہے چھتری استری کا لڑکا برہمن ہی سمجھا جاتا ہے۔ لیکن رشیوں یا گرہستیوں میں برہمنی سے جو لڑکا پیدا ہوگا وہی برہمن ہوگا۔ چھترانی سے چھتری۔ ویش کی لڑکی سے ویش ہوگا۔ شودر عورت کے بطن سے جو اولاد ہوتی ہے۔ وہ شودر ہی کہلاتی ہے۔ اس لئے اس کا پراسچت واجب ہے۔ وید میں شودر استری رکھنے والا برہمن شودر کے برابر ہے شودر استری سے مباشرت کرنا ممنوع ہے جو اعلےٰ چیزیں ہیں یعنی گائے۔ بیل گھوڑا۔ شال دوشالہ۔ سونا وغیرہ یہ کل اشیا برہمن کے حصے میں آنی چاہئیں۔ بقیہ اسباب کے دس حصے کرنے چاہئیں۔ چھترانی کا بیٹا بھی برہمن ہے وہ تین حصہ پاویگا۔ ویش عورت کا لڑکا دو حصہ شودر استری سے جو اولاد ہوگی دسویں حصے سے زیادہ نہیں پاسکتی۔ اگرچہ قانوناً محجوب الارث ہے تاہم بسر اوقات کے لئے جائداد کا دسواں حصہ دینا چاہیئے۔ البتہ جو اولاد اپنے ہی برن کی ہے وہ برابر حصے کے مستحق ہے۔ برہمنی کی اولاد برہمن ہی ہوگی اور برنوں کے لڑکے اپنے برن میں اختیار کئے جاوینگے۔ غیر برن کی ولاد کو

جو باپ اٹھا کر دیدے وہی لے سکتا ہے نرکے ہیں حصہ لینے کا مستحق نہیں۔ جس برہمن کے پاس تین سال کے لبسر اوقات کے لئے کافی سرمایہ موجود ہے وہ جگ ضرور کرے۔ تین ہزار روپے سے زیادہ عورت کے پاس دھن دھرنہ ہونی چاہیئے یہ روپیہ عورت گرہستی کے اخراجات میں صرف کرسکتی ہے جو مال یا روپیہ عورت کے نام سے جمع کر دیا گیا اس میں لڑکا تصرف نہیں کرسکتا۔ باپ کی دی ہوئی دولت میں برہمن کی استری سے جو کنیاں یعنی بہن پیدا ہوئی ہے وہ برابر حصہ تقسیم کرا سکتی ہے۔ کیونکہ برہمنی کے بطن سے کنیاں اور اپنے برن کی استری سے جو اولاد ہوئی ہے آپس میں برابر ہے۔ گرہستی عورتوں کا دھرم ہے کہ اپنے پت کی سیوا کریں۔ دانتوں (مسواک) اشنان کرانا بال صاف کرنا۔ عمدہ اور لذیذ کھانے تیار کر کے پت کو کھلانا۔ پتی برت عورت کا یہی دھرم ہے مگر ہستی کے جتنے کام ہیں عورتوں کو کرنے چاہئیں۔ جس کے گھر میں ایسی عورت عصمت وعفت کی دیوی موجود ہے۔ اس کو دوسری عورت پر نگاہ ڈالنا یا دوسری سے نفس امارہ کے بس ہوکر شادی کرنا احکام شاستر کے خلاف ہے چھتری کے لئے چھترانی یا ویشیا دو عورتیں تجویز کی ہیں۔ تیسری شودر کی بیٹی سے شادی کرنا چھتری نبس کے لئے قطعی ممانعت ہے چھتری ورثہ آٹھ حصوں میں منقسم ہے چھترانی لڑکے کو چار حصہ اور جنگ وجدل کا سامان ملنا چاہیئے۔ رتھ سواری بھی اسی کا حق ہے ویشیا کا بیٹا تین حصہ اور شودر کا بیٹا ایک حصہ پانے کا استحقاق رکھتا ہے۔ وہ بھی اگر پتا ہنسی خوشی دیدے۔ ویش کی شادی ایک ہی شاستر میں لکھی ہے شودر کی لڑکی سے شادی کرنا جائز نہیں۔ ویش کے اسباب کے پانچ حصے ہونے چاہئیں۔ اسی طرح شودر کے ورثہ کی تقسیم ہے اگر کثیر العیال ہو تو بھی برابر حصہ ہو سکتے ہیں۔ اولاد نرینہ کو اپنے حصے سے کچھ زیادہ مل سکتا ہے۔ یا بڑا حصہ بڑا بیٹا اس سے چھوٹا منجھلا بیٹا۔ اور سب سے چھوٹا حصہ چھوٹا بیٹا لے سکتا ہے۔ سب ذاتوں میں اپنے برن کی عورت سے جو اولاد ہو وہی افضل ہے رشیوں نے یہی دھرم لکھا ہے +

ورن شنکر اور اس کی شناخت

ماں باپ کی اطاعت سے گریز کرنے ان کی عزت اور حرمت کے خواہاں ہونیوالے لوگوں سے جو اولاد ہوتی ہے۔ شنکر ورن ہوتی ہے۔ یا کمسن عورتیں شباب کے ولولے میں اندھی ہو کر غیر مردوں سے ہمبستر ہو جاتی ہیں۔ اور ان سے جو اولاد ہوتی ہے وہ شنکر برن کہلاتی ہے۔ نفس امارہ سے مغلوب ہو کر جو عورتیں یا مرد عزت وحرمت کا پاس نہیں کرتے اور جوانی کے نشے میں متوالے ہو کر در در پھرتے ہیں ایسے لوگوں کا منہ دیکھنا دانا اور پنڈت لوگ پسند نہیں کرتے نہ ان کی صحبت میں بیٹھتے ہیں

جدھشٹر۔جو شنکر ورن کے اشخاص نفیس پوشاک ڈانٹے ہوئے شریف صورت بن کر ہمارے سامنے آویں ہم انہیں کیونکر پہچانیں بھیشم جی۔نیچ ذات اور کمینہ لوگ چھپے نہیں رہتے۔جو بات شریفوں سے ہوتی ہے وہ کمینوں سے حشر تک نہیں ہو سکتی صورت ہی سے کمینہ پن برستا ہے۔ گو کیسی ہی نفیس اور خوشنما پوشاک سے آراستہ ہوں۔ایسے لوگ نہ گرہ وار نہ کسی گر جس کو مانتے ہیں بے رحمی مزاج میں کوٹ کوٹ کر بھری ہوتی ہے وہ مطلق اپنے مطلب کے سامنے رحم نہیں کرتے ان میں خواہ مخواہ باپ یا ماں کا اثر ایسا ظاہر ہو جاتا ہے کہ جس سے اُن کی قومیت کا راز چھپا نہیں رہتا۔جس خاندان میں حال تخم پیدائش پوشیدہ ہے اس میں جو برن شنکر اولاد ہوئی اس میں ایسی عادتیں ہوتی ہیں۔جس سے خاندان پر حرف آجاتا ہے تحقیقات سے صاف ظاہر ہو جاتا ہے کہ اس کا حسب درست نہیں۔جو برن شنکر ہیں ان سے وہ امور سرزد ہوتے ہیں۔جو شاستر کے مخالف ہیں بدچلنی جن کا ذاتی جوہر ہے۔سر چڑھ کر پکارتا ہے خواہ وہ کیسا ہی زیور اور پوشاک سے ملبوس ہو ایسی برن شنکر استری یا پرش سے اولاد پیدا کرنا نہیں چاہیئے۔عقلمند لوگ ایسا کبھی نہیں کرتے۔

ادھیائے ۹

گئو دان اور گائے کی مہمان

بھیشم جی نکنہ سنج ہیں جانوران چرندیں گائے کی فضیلت سب سے بڑھ کر ہے۔گھر میں ہونے سے لچھمیں پرکاش کرتی ہے۔دودھ کا مقابلہ امرت بھی نہیں کر سکتا ہے۔کپلا گئودان دینے سے پشتیں سرگ کو جاتی ہیں سو دھن دان گرہستیوں پر واجب ہے کہ کپلا گئو کے سینگ سونے سے مڑھ کر زر کار جھول سے مزین کر کے طلائی دودھ دوہنے کا برتن اور رجنھا شکت وکشا برہم گیانی بید پاٹھی برہمن کی نذر کرے۔دنیا میں نام ہوگا اور عقبے میں موکش اور سرگ ملیگا گئو سے بڑھ کر کوئی جانور نہیں دودھ اور گھی سے پرورش ہوتی ہے۔بدن میں چستی چہرے پر بشاشت برسنے لگتی ہے۔زراعت کے کام بغیر اس جانور کے ہو نہیں سکتے۔اگر گائے نہ ہو تو زندگی دشوار ہو جائے۔زمیندار اور زراعت پیشہ لوگوں میں مویشی یعنی گائے بیل بڑی دولت ہے شیو جی مہاراج نے گئوؤں کے ساتھ تپ کیا بھاری رشی منی بھی گئو کی پالنا کرتے ہیں۔گائے سے مرت لوک اور سرگ لوک دونوں بنتے ہیں جگ بغیر دودھ اور دہی کے ہو نہیں سکتا۔درشنوں سے جیو عذاب سے چھوٹ کر بیکنٹھ کو جاتا ہے بید پاٹھی برہمن کو برتی دان ان دان دینے سے اندر لوک رہنے کو ملتا ہے ان دان کے برابر کوئی دان نہیں اگر چہ

سونے کے دان کے فضائل زیادہ ہیں۔ مگر ان دان اس سے بھی زیادہ بڑھا ہوا ہے۔ جوتا۔ کپڑے۔ چندن۔ خوشبوئیات عطر پھلیل اور طرح طرح کی شیرینی دان کرنے والے بھوساگر سے پار اتر جاتے ہیں اور عقبے ایس لبش وھام حاصل ہوتا ہے۔ چاندی کا پلنگ یا چندن کے پائے کا پلنگ۔ نوشک۔ لحاف۔ تکیہ۔ چادر۔ چھتری وغیرہ کا دان سیجیا دان کہلاتا ہے۔ سیجیا دان دینے والے بیکنٹھ میں لواس کرتا اور حوران جنت یعنی اپسرائیں خدمت پر متعین ہوتی ہیں۔ دیوتاؤں کی طرح چین نصیب ہوتی ہے۔ حوض۔ تالاب۔ پل۔ مہا تسرا۔ کنوئیں۔ باولیاں۔ جانوروں کے پانی پینے کے لئے ڈبرے۔ تال بنوانے والے انسان گویا اشومیدھ جگ کرتے ہیں جس حوض تالاب میں موتی سا پانی بھرا ہوا اور آدمی جانور خوش ہو کر پیاس بجھائیں ان کی روحیں دعا دیتی ہیں۔ جس سے اس کی نارائن ہو جاتی ہے۔ حوض اور تالاب میں زینہ بنوانے ستھرے اور لطیف گھاٹ تعمیر کرانے سے پرلوک میں دیوتاؤں کی پدوی ملتی ہے مکان بنوانے سے پتروں کی روحیں خوش خوش ہوتی ہیں۔ انگور۔ انار۔ کیلہ۔ نارنگی۔ لیموں وغیرہ کے باغ لگانے والے دنیا میں نیکنام اور پرلوک میں دیوتاؤں کے جسم میں پراپت ہوتے ہیں۔ جو پھول اس باغ میں ہوں دیوتاؤں اور رشیوں پر چڑھاتے جائیں۔ گرہستیوں کا یہی دھرم ہے۔ حسب حیثیت سوال کرنے والے اور محتاجوں کو دینا بہت اچھا خیال کیا گیا ہے۔ خاندان کی پرورش اور کنبے کی پرداخت گرہستیوں کا اعلےٰ افعل ہے۔ دولت و ثروت پر ناز کرنا مناسب نہیں۔ دان سے گناہ موکش ہو جاتے ہیں جو دھرم اور دان کا اپدیش کرتے ہیں ان کی صحبت سے فیض حاصل کرنا گرہستی کا دھرم ہے۔ ان راجاؤں کا دان نہ لینا چاہئے جو رعیت پر جبر کر کے پیہ وصول کرتے ہیں یا جو راجہ جگ نہ کرتا ہو اس کا بھی دان لینا ممنوع ہے گرہستی لوگ اس بات کا بھی خیال رکھیں کہ دان ایسے برہمن کو دیا جاوے جو عیالدار ہو۔ آمدنی کم رکھتا ہو مگر بید پاٹھی ہو۔ ایسے برہمنوں کو ان دان۔ بستر دان دینا مناسب ہے ✝

ادھیائے ۱۰

دان کی فضیلت اور راجہ نرگ کی کتھا

راجہ جدھشٹر۔ بھارت بنس کے سرتاج بھیشم جی۔ ممالک غیر سے جو راجے مہاراجے ہمارے یا دریودھن کی مدد پر آئے تھے وہ سب مارے گئے ہزاروں بلکہ لاکھوں آدمی پیوند خاک ہو گئے افسوس اس بات کا ہے کہ ان کی بیوہ عورتیں کیا کہتی ہونگی۔ مجھ پر نفرین بھیجتی ہونگی۔ میری ذات سے ان کے عیش و آرام پر پانی پھرا۔ اس ادھرم سے جو کچھ سزا نہ ملے تھوڑی ہے نرگ میں سر نیچے اور پاؤں اوپر ہونگے الٹا

لٹکایا جاؤنگا۔ (یہ کہہ کر جدھشٹر جی رونے لگے)

بھیشم جی۔ دھرم دان راجہ! بار بار اسی کا سوچ ہے۔ گیانی ہوکر ناسمجھی کی باتیں کرتے ہو۔ تمہاری تو یہ مرضی نہ تھی کہ درجودھن سے لڑائی ہو۔ جب اس کینہ پرور سنگدل نے بڑے بڑے راجاؤں اور کرشن بھگوان کا کہنا نہ مانا اور تمہاری آبرو اور عزت کے درپے ہو کر بغض و حسد کی آگ میں جل کر کباب ہوگیا تو اور راجاؤں پر افسوس کرنا عقلمند پسند نہیں کرتے۔ جنگ وجدل میں لڑکر جان دینا ہر ایک کو میسر نہیں۔ ان کی روحیں فردوس بریں میں آنند بھوگتی ہونگی۔ تم نے کسی کو نہیں مارا۔ ایشور کی مرضی یہی تھی۔ شری کرشن بھگوان کا چکر چل رہا تھا۔ اسی کی آگ میں جل کر سب راکھ ہوگئے۔ ارجن کا نام ہوگیا۔ کرتا دھرتا یہی کرشن ہیں جو سامنے بیٹھے ہوئے ہمارا انتم جنم سپھل کر رہے ہیں تم دھرماتما ہو۔ راجسوی جگ کئے۔ راج پاکر آنند بھوگا۔ اشومیدھ جگ کرو۔ کنوئیں۔ تالاب۔ باغ۔ باولیاں بنواکر دنیا میں نیک نامی حاصل کرو۔ پیاسوں کو پانی پہنچانا۔ بھوکوں کو دان دینا دھرم دان پرشوں کا کام ہے+

جدھشٹر۔ دو برہمنوں سے کس کو دان دینا چاہئے۔ جس میں ایک تو مانگتا ہے۔ دوسرا طالب نہیں

بھیشم جی۔ دان اسی کو دینا چاہئے جو سوال نہیں کرتا ہے۔ ودیا دان برہمن دان کے محتاج نہیں الّا صابر و شاکر لوگ قانع ہوتے ہیں۔ ان کی نیت نہیں ڈولتی۔ سائل برہمن کا خواص چوروں کی طرح ہوتا ہے۔ سخی کی موت نہیں ہوتی اور نہ وہ کبھی مرتا ہے اس کا نام زندۂ جاوید ہے سائل یعنی بھکاری برہمن مدعو نہ ہونا چاہئے۔ ریاض کیش اور مرتاض برہمن جن کا جسم پاک و صاف ہو۔ جو بھیشم دگ تے ہوں۔ نارائن کے بھجن میں مگن رہتے ہوں۔ ایسے برہمنوں کو بھوجن کرانے سے دیوتا خوش ہوتے ہیں وہ دیوتاؤں کے سروپ ہیں+

جدھشٹر دان بڑھ کر ہے یا جگ؟ بھیشم جی۔ دان کی فضیلت بڑھی ہوئی ہے بغیر دان کے جگ پورا نہیں ہوتا۔ چھتری دان ہی دھن دولت کا مالک ہوتا ہے۔ دان سے اندر پوری ملتی ہے۔ جو برہمن گرہست ہو۔ عیالدار ہو مگر سائل یعنی بھکاری نہ ہو ایسے برہمنوں کو بھوجن کرانا۔ گپت دان دینا شاستر میں لکھا ہے۔ جگ بھی اسی لئے کیا جاتا ہے کہ برہمنوں سادھوؤں رشیوں کا مجمع ہو۔ ان کو گھوڑے ہاتھی۔ گئو۔ شال دوشالے۔ قیمتی پوشاک۔ پلنگ بچھونے دینے سے پرلوک سنبھلتا ہے۔ جس جگ میں دان نہ ہو وہ جگ نہیں پھلتا۔ جو راجہ رعیت پر خلاف قانون ٹیکس باندھ کر خزانہ کرتا ہے اس کی حکومت کا زوال عنقریب ہے ایسے راجاؤں کا دان لینا برہمنوں کو مناسب نہیں۔ جس راجہ کی سلطنت میں رعیت دکھی۔ کھانے پینے کی محتاج ہو۔ قحط کے ظالم ہاتھوں سے

تنگ ہو کر فاقوں سے گذران ہوتی ہو۔ وہ راجہ پاپ کا بھاگی ہوتا ہے جس راج میں چور اچکے رعیت کا مال ٹھگتے ہوں اور راجہ ان کی حفاظت نہ کرتا ہو وہ مرتیہ کے سمان ہے۔ ایسے راجہ دار پر کھینچنے کے لائق ہیں۔ غریب محتاجوں کی خبر نہ لینے والے رعایا کی چوروں سے حفاظت نہ کرنے والے راجوں کو باہم اتفاق کر کے مار ڈالنا چاہیئے۔ ان دان سے پرتھی دان عمدہ کہا گیا ہے جو راجہ پرتھی کا دان برہمنوں کو دیتا ہے۔ اس کا دائمی مسکن سرگ ہے جو برہمن کمی معاش سے تنگ رہتا ہو ایسے برہمنوں کو پرتھی دان واجب نہیں۔ کیونکہ وہ زراعت نہیں کر سکتا۔ دان کی زمین اس کے کارآمد نہیں ہو سکتی۔ اندان یا پرتھی دان ایسے برہمنوں کو دینا چاہیئے۔ جو عیالدار ہوں بھکاری نہ ہوں کھیتی سے غلہ پیدا کر کے اپنے خاندان کی پرورش کریں۔ زمانے کے انقلاب سے جس کا راج نکل گیا ہو اس کی مدد کر کے پھر راج دلانے والے راجہ سرگ میں جاتے ہیں۔ ایک دفعہ نارد جی سے میں نے پوچھا تھا کہ سب دانوں میں کون دان بڑھ کر ہے۔ نارد جی بولے کہ سب دانوں میں ان دان اُتم ہے کیونکہ بغیر ان کے کل جیوں کی جانبری نہیں ہوتی۔ عیالدار۔ سادھو۔ سنیاسی کوئی ہو بغیر ان کھائے تپ نہیں کر سکتا۔ تمام کاروبار ان پر متحول ہیں۔ فاقہ کشی اور بھوکے رہنے سے کوئی نہیں بچتا۔ جو لوگ سادھو۔ برہمن۔ سنیاسی کی ان دان سے ترپت کرتے ہیں ان کے یہاں سے لکشمی نہیں جاتی۔ وہ گھر دھن۔ دولت۔ آل عیال سے بھرا پورا رہتا ہے۔ ان دان دینے سے لوک پرلوک دونوں بنتے ہیں۔ غلے کی اتنی طاقت ہے کہ پانچ عناصر جن سے جسم کی ساخت ہوتی ہے قائم رہتے ہیں۔ ان سے اولاد ہوتی ہے اسی طرح جل دان کا حال ہے۔ جو شخص پیاس سے دکھی ہو۔ ٹھنڈا۔ میٹھا پانی پلانے سے اس کی روح خوش ہو کر دعائیں دیتی ہے جل ہی سے ان اور جیو کی پیدائش ہے۔ پوسالہ بیٹھانا۔ جانوروں کے لئے گھاٹ بنوانا کھیتوں کے لئے نہر کھودنا۔ تالاب تعمیر کرنا رشیوں کا بیان ہے۔ پانی کے بغیر کوئی پوجا۔ جاپ اور پن دان نہیں ہو سکتا۔ اس لئے جل دان کرنا سب دانوں سے بہتر ہے اے راجن! اپنے راج میں برہمنوں۔ سادھوؤں کو ان دان اور جل دان دینے کی ہدایت کرو۔ دودھاری گائیں دان دینے سے بہت نفع ہوتا ہے دودھ سے دان لینے والے برہمنوں کی اولاد اور استری خوش ہو کر دعائے خیر سے یاد کرینگے۔ گائے کے سنہری سینگ مڑھ کر اور اچھی جھول ڈال کر مٹھائی سمیت بیدپاٹھی برہمنوں کی نذر کرنے سے لوک اور پرلوک سنبھلتے ہیں۔ ایسا ہی بیل کا دان بھی ہے بیل سے زراعت ہوتی ہے۔ پرتھی دان ذریعہ معاش ہے جتنی چیزیں ہیں سب زمین سے پیدا ہوتی ہیں برہمنوں پر ٹیکس باندھنا کسی حالت میں اچھا نہیں۔ اس وقت راجا

نرگ کا اتہاس یاد آیا یہ راجہ مہیشر اور سخی تھا۔ راجہ نرگ نے ہزار جگ کئے۔ لاکھوں گئو ور زانہ دان کرتا سیجیا دان دیتا کنوئیں ولیاں باغ لگائے۔ ایک روز راجہ نرگ حسب معمول گئو دان کر رہا تھا۔ ایک گائے جس کا سنکلپ پہلے ہو چکا تھا کھل کر راجہ نرگ کی گئووں میں شامل ہو گئی۔ راجہ نے وہ گائے دوبارہ سنکلپ کر کے برہمن کی نذر کی۔ جب وہ برہمن گائے لے کر چلا تو پہلے برہمن نے گئو روک لی۔ دونوں میں جھگڑا ہوا۔ راجہ نرگ کے پاس آئے اور انصاف کے خواستگار ہوتے۔ راجہ پر حیرت چھائی کچھ کرتے بن نہ پڑا۔ پہلے برہمن کو سمجھایا کہ ایک گائے کے عوض ہزار گئو لے لے اسے چھوڑ دے مگر اس نے نہ مانا۔ اپنی ہٹ پر قائم رہا۔ پھر دوسرے برہمن پر مخاطب ہو کر اسی طرح گویا ہوا اس نے بھی انکار کیا۔ غرض یہ جھگڑا طے نہ ہو سکا اور راجہ نرگ مر گیا۔ دھرم راج نے سوال کیا۔ تم نے تمام عمر گئو دان سیجیا دان کئے۔ مگر بھول سے ایک گائے دوبارہ سنکلپ کر کے دان دی اس وجہ سے تم کو کچھ دن نرگ بھوگنا پڑیگا تم کیا چاہتے ہو آیا پہلے نرگ بھوگو گے یا سرگ جانا پسند کرتے ہو۔ راجہ نرگ پہلے نرگ بھوگ لینا اچھا ہے دھرم راج کچھ دنوں گرگٹ ہو کر بھگتنا پڑیگا۔ راجہ نرگ دھرم راج کے حکم کے بموجب گرگٹ ہو کر دوارکا پوری میں ایک کنوئیں کے اندر پڑا رہے کچھ مدت گزرنے کے بعد یکایک دوارکا میں قحط پڑ گیا۔ نہر تالاب خشک ہو گئے۔ وہ کنواں صاف کرنے کی غرض سے کھولا گیا۔ ایک بہت بڑا گرگٹ دکھائی دیا۔ کرشن بھگوان سے جا کر عرض کیا کنوئیں میں ایک گرگٹ بہت بڑا پڑا ہے۔ وہ کسی طرح نہیں نکلتا کرشن بھگوان نے خود تکلیف کر کے اس گرگٹ کو کنوئیں سے نکالا۔ مہاراج کے درشن ہوتے ہی گرگٹ نے چولا چھوڑ دیا اور دیو روپ ہو کر کرشن بھگوان کی استتی کرنے لگا۔ لوگوں نے پوچھا کہ اتنے بڑے دانی راجہ ہو کر گرگٹ روپ کیوں ملا۔ اس نے سب حال مو بمو عرض کیا اور کرشن بھگوان کے چرن چھو کر بوان پر سوار ہو بیکنٹھ کو چلا گیا ۔

ادھیائے ۱۲

چترکیت اور اودالک رشی کا اتہاس

اودالک رشی پیاس سے بیتاب ہو کر چترکیت لڑکے سے بولے اے پتر دریا سے پانی لے آؤ پیاسا ہوں۔ دریا کے کنارے مٹی کے برتن بہت سے جمع ہیں کسی آبخورے یا پیالے میں جل لاؤ تو پیوں۔ چترکیت دریا پر گیا دیکھا کہ تمام برتن بہ گئے ہیں کوئی پیالہ یا آبخورہ باقی نہیں واپس آ کر پتا سے بولا۔ پانی کے لئے کوئی برتن بہم نہ پہنچا مجبور ہوں۔ اودالک رشی تشنگی سے بیقرار

تھے۔ چترگیت کو جاہل نادان سمجھ کر کہا بیٹھے جم راج تیری خبر لینگے۔ چترگیت سراپ سے مغموم ہوا دریا پر
گیا۔ درختوں کے پتوں کا دونا بنا کر جل بھرا اور پتا کی پیاس بجھائی اور ہاتھ جوڑ کر نالاں ہؤا۔ کوئی تدبیر
ایسی کیجئے جو سراپ سے نجات مل سکے۔ اب اودالک رشی کو ہوش آیا اپنی دعاے بد پر خود ہی محجوب
ہوئے سراپ تو دے دیا۔ پچھتاوے سے کیا ہوتا ہے۔ رشی جی نے ایشور سے پرارتھنا کی۔ اے نارائن
اس حالت میں میرے پتر پر تم ہی دیا کر سکتے ہو۔ تھوڑے دن جھیل کر سراپ موکش کر دو۔ دعا
مقبول ہوئی۔ چترگیت کو جم راج کے دوت اٹھا لے گئے۔ دھرم راج کا سنگھاسن لگا ہؤا ہے
دھرم راج بیٹھے ہوئے نیک و بد اعمال کی تفتیش کر رہے ہیں مجمع عام ہے۔ گناہگار دست بستہ منہ لٹکائے
کھڑے ہیں۔ وہاں کی سنہری زمین تھی جس پر آسمان سے باتیں کرنے والے اونچے اونچے سونے
چاندی کے محل بنے ہوئے تھے۔ شیشہ آلات سے مزین روشنی سے بقعہ نور ہو رہے تھے۔ گائے
ہر محل میں موجود تھی۔ چترگیت نے دریافت کیا۔ ان جواہر نگار محلوں کا کون خوش قسمت مالک
ہے۔ جواب ملا۔ تو نہیں جانتا۔ اے یہ محل انہیں لوگوں کے واسطے بنائے گئے ہیں۔ جنہوں نے
دنیا میں خیرات کی۔ بھوکوں کو کھلایا۔ گؤدان کئے۔ بیل۔ ہاتھی۔ گھوڑے اور پرتھوی کے دانوں
سے برہمنوں کو مسرور کیا۔ ان کی پاک روحیں یہاں آتی ہیں اور اپنے نیک اعمالوں کا نتیجہ بھوگتی ہیں
یہ تمام لوگ جنہیں تم دیکھ رہے ہو انہوں نے دنیا میں دان کرنے سے جس حاصل کیا اور یہاں آنند و
بلاس کر رہے ہیں۔ چترگیت کو آگے بڑھ کر محبس دکھائی پڑا۔ محنت کڑی مشقت سخت جو اس میں گرفتار ہیں
سولی کے متمنی۔ پھانسی کے خواستگار ہیں۔ ان لوگوں میں ہزارہا آدمی اجنبی تھے۔ لیکن جابجا شہر اور
محلے کے آدمی بھی نظر آئے تھے مگر وہ جو مر چکے تھے۔ چترگیت پر حیرت چھائی عجب شش و پنج میں تھا۔
یہ کونسا شہر ہے۔ کس کی کچہری ہے۔ اتنے مجرم کہاں سے پکڑے ہوئے آئے۔ میرے ہموطنوں نے کیا
جرم کیا ہے جو ماخوذ ہیں۔ لوگوں نے پوچھا۔ یہ کون لوگ ہیں۔ معلوم ہؤا کہ یہ مقام دار الجزا ہے دھرم راج
کی کچہری ہے۔ اعمالوں کی سزا اسی دربار سے ملتی ہے۔ اعمال ہی کا رشتہ سب کے ساتھ ہے ہاتھ
پاؤں۔ آنکھ۔ کان کوئی کہنے کے نہیں رہے سب منحرف۔ سب کے سب برگشتہ مخالفت پر آمادہ ہیں تبدیل
پر کمربستہ ہیں۔ چترگیت یہ کیفیت دیکھ کر تھرا گیا۔ دھرم راج کی خدمت میں حاضر ہؤا + اور دوڑ کر قدم
چھوئے ہاتھ جوڑ کر گذارش کی میرے حق میں کیا حکم ہے۔ دھرم راج جی نے حکم دیا تم اپنے گھر جاؤ۔
ابھی تمہاری مرت نہیں ہوئی۔ اس کے علاوہ تمہارے پتا نے دعا مانگ لی لہذا تم پر دوزخ کی
آگ اثر نہیں کر سکتی۔ سراپ کا نتیجہ ضرور ہے [illegible] گناہگار

کی حالت دیکھ کر ہراس پیدا ہؤا۔ چترگپت عالم خواب میں یہ کیفیت دیکھ رہا تھا۔ ہوش آیا بستر سے
اٹھا اور اپنے پتا سے کل کیفیت بیان کی۔ ملئے دھرم راج کے پتر راجہ جدھشٹر دان نہ کرنے والے اور
ادھرمیوں کی یہی گت ہوتی ہے جو چترگپت دیکھ چکا ہے۔ گئو دان کے لیئے برت رکھنا ضروری
ہے۔ صرف دودھ پی لے۔ غلہ کھانا جائز نہیں رکھا گیا۔ گئو دان سے بڑھ کر کوئی خیرات نہیں برہمنی
دان سے عمر بڑھتی ہے۔ دودھ اور چاولوں کے دان سے بھوت پشاچ کا خوف نہیں رہتا۔ مٹی
کے برتن خیرات کرنے سے پیاس سے نجات ہوتی ہے دودھ اور گھی دان دینے سے دماغ کی پختگی
اور عقل کی زیادتی ہوتی ہے۔ لکڑی دان کرنے سے اگن دیوتا خوش ہوتے ہیں۔ چھتری پن کرنے سے
تمازت آفتاب اور بارش کی تکلیف سے نجات ملتی ہے۔ تل دان بھی اتم دان ہے اگر جگ میں گھی
نہ رہا اس وقت تل ہی کافی ہیں انہیں آہوتی دینا چاہیئے۔ گائے کا دودھ دہی جگ میں کام آتا
ہے۔ راجہ انت دیو نے گئو میدھ جگ میں گئو کا بلدان کیا تھا۔ گئو کی چمڑی جیتل ندی نمودار
ہوئی۔ تب سے گئو میدھ جگ کی ممانعت ہے۔ گئو دان سے حالت نزع کی تکلیفیں نہیں تیں
جو تکلیف یا مصیبت کے وقت گئو دان کرتا ہے رنج سے نجات پاتا ہے۔ رشیوں کا مقولہ ہے
کہ گائے ویترنی ندی پار اتار دیتی ہے یہ بات ملحوظ رہے کہ گائے ایسے برہمن کو دی جائے۔
جو اچھی طرح رکھ کے خدمت میں کوتاہی نہ کر سکے۔ ایسے شخص کو ہرگز دینا نہ چاہیئے جو اسے مار ڈالے
یا بھینک۔ قصائی کے ہاتھوں بیچ کر روپیہ وصول کرے۔ اس حالت میں دان دینے والا اور
لینے والا دونو نرک میں جاتے ہیں۔ جس گئو کا بچہ دبلا یا کم طاقت ہو یا ایسی گائے بھی دان کرنا جائز نہیں
کپیلا گائے خیرات کرنے سے اندر پوری ملتی ہے۔ گئو دان کا مہاتم بہت بڑا ہے کہاں تک بیان کیا جائے

ادھیائے ۱۲

پوجا کرنا اور بھوگ لگانے کے قواعد

رشی اور منی کا قول ہے کہ اور دانوں سے سرگ مل جاتا ہے لیکن بھوجن دان برہمہ سے
دوچار کر دیتا ہے۔ گرہستی کا فرض ہے کہ جو کھانا اپنے اور اپنے کنبے کے واسطے تیار کراوے تو سب
سے پہلے اگنی پر پانچ لقمے سب چیزوں کے رکھ دے اور وشنو بھگوان کا دھیان کر کے جل سے آچمن
کرا دے بعدہٗ خود تناول کرے اگر ہو سکے تو کسی بھوکے سادھو یا مسافر کو کھلا کر آپ کھاوے جو
گرہستی ایسا کرتے ہیں دکھ درد سے نجات پاتے ہیں جو انسان اپنی آل اولاد کی افزونی اور دولت

کی ترقی چاہتے ہیں وہ بھوکوں محتاجوں اور غریب مفلس شریفوں کو کھلا کر آپ کھاتے ہیں۔ اس سے دنیا میں نیکنام ہوتے اور عقبیٰ میں برمہ پرماتما سے واصل ہو جاتے ہیں۔ ایک دفعہ کا ذکر ہے ایسا عالمگیر قحط پڑا۔ دنیا میں دانہ کا نام نہ رہا۔ ایک رشی نے انسان کا بچہ ذبح کر کے پکایا اور کھانا چاہا اس دیس کا راجہ ترکھاوت تھا۔ رفتہ رفتہ یہ خبر راجہ تک پہنچی۔ اس نے آدمیوں کو بھیج کر رشی کے پاس کہلا بھیجا۔ آپ ایسا نہ کریں ایک گئو دونگا اس کے دودھ سے آپ کا پالن ہوگا۔ رشی نے ہاتھ کھینچ لیا اور اٹھ کر جنگل کی طرف چل دئے۔ راجہ نے حکم دیا کہ گولر کے پھل کے اندر سونا بھر کر رشی جی کو دے آؤ۔ غرض حکم کے مطابق تعمیل کی گئی۔ گولر میں سونا بھر کر رشی جی کے پاس لے گئے مگر دوسری بار بغیر سونے کے گولر بھینٹ دئے۔ رشی نے دونو گولر اٹھائے اور وزن کر کے فرمایا ان پھلوں میں سونا معلوم ہوتا ہے۔ راجہ سے کہہ دو کہ ہم تپشیری لوگ سونا لیں تو دوزخ کی آگ پھونک دے۔ اس لئے یہ پھل واپس دیتے ہیں۔ جب کال پڑتا ہے۔ عقل زائل ہو جاتی ہے قحط کے عالم میں راجہ پر رعیت کی خبرداری لازمی ہے۔ دیوتا جگ سے خوش ہوتے ہیں۔ رشی بید پڑھنے اور پتر شرادھ کرنے اور آدمی بھوجن سے رغبت رکھتے ہیں اس لئے برہم بھوج۔ سے بڑھ کر اور دان نہیں +

راجہ جدھشٹر۔ دیوتا۔ اگر اور پھول وغیرہ کی خوشبو سے کیوں مسرور ہوتے ہیں بھیشم جی۔ شکر جی نے راجہ بل سے کہا پھول کی خوشبو سے دیوتا خوش ہوتے ہیں وہ پھول جن میں خوشبو اور رنگ نہیں آدمیوں کے واسطے پیدا ہوئے۔ جن پھولوں کی پیدائش پانی میں ہوتی ہے دیوتاؤں کو بہت پیارے ہیں۔ خاردار پھول (گلاب وغیرہ) دیوتاؤں پر چڑھانے سے عدو پامال ہو جاتے ہیں۔ پھول ایسی چیز ہے کہ اس کے رنگ اور خوشبو سے دماغ معطر ہو جاتا ہے۔ ایسے پھولوں سے دیوتا خوش ہو جاتے ہیں۔ جو پھول مرگھٹ یا قبرستان میں پیدا ہوں دیوتاؤں پر چڑھانا مناسب نہیں جو شخص خوشنما اور خوشبودار پھول روزانہ دیوتا پر چڑھاتا ہے دیوتا اس کے ممد و معاون رہتے ہیں۔ دھونی (دھوپ) کی کئی قسمیں ہیں۔ اگر چندن۔ گوگل کی دھوپ دیوتاؤں کو مرغوب ہے دھوپ میں بعض درختوں کا گوند بھی شامل کیا جاتا ہے۔ شال کے درخت کا گوند دیت۔ راچھس اور ناگوں کو چڑھایا جاتا ہے گھی اور شکر دیوتاؤں کو پسند ہے پوجا میں گھی کا چراغ جلانا بہت عمدہ خیال کیا گیا ہے وجہ یہ کہ چراغ میں لو ہوتی ہے اور لو کا منہ آکاش کی طرف ہوتا ہے لو سے روشنی بھی ہوتی ہے۔ اسی خیال سے چراغ جلانا فرض سمجھا گیا کہ دیپک سے معرفت کا نور دل میں پیدا ہو جاتا ہے۔ اگر گھی کا چراغ میسر نہ ہو تو تل کا تیل کافی ہے مگر [illegible]

چراغ ہرگز جلانا نہ چاہیئے۔ وجہ یہ کہ گھی اگر اور کافور چندن کی خوشبو سے دیوتا اور پتر خوش ہوتے
ہیں اور چربی کی بدبو سے کوسوں دور بھاگتے ہیں ٹھاکر دوارہ۔ شوالہ۔ پہاڑ جنگل۔ چوراہے میں
روزانہ چراغ جلانا چاہیئے۔ جو لوگ مندروں وغیرہ میں روشنی کرتے ہیں دنیا و عقبیٰ میں نام
روشن کرتے ہیں بشن بھگوان اور دیوتاؤں کے آگے شیریں اور خوش ذائقہ پکوان کا پرشاد چڑھانا
لازم ہے۔ جو بھوجن بشن بھگوان کے ارپن کیا جاوے نہایت پاکیزگی اور لطافت سے بنا کر بھوگ
لگانا چاہیئے جس دیوتا کے لیئے پرشاد لگایا جاوے اس کا نام اور اس کے سروپ کا دھیان کر کے
تھوڑی اگنی علیحدہ نکال کر اس پر گھی شکر چڑھا کر بھوگ کی چیزوں سے تھوڑا تھوڑا آگ پر رکھے
اس اہوتی سے دیوتاؤں کی روحیں خوش ہو جاتی ہیں بھوگ لگا کر آچمن کراوے بعدہ تقسیم کر کے کچھ
خود بھی پرشاد لے۔ جو انسان ایسا کرتے ہیں ان کو ہمیشہ برت کا پھل حاصل ہوتا ہے +

ادھیائے ۱۳

دھرم کرم کے اوصاف

راجہ جدھشٹر۔ بہت سے ایسے لوگ ہوتے ہیں کہ جو عمر طبعی پر پہنچنے بھی نہیں پاتے کوئی بچپن
کوئی جوانی ہی میں مر جاتے ہیں۔ اس کی وجہ کیا ہے پوری عمر پر کون لوگ پہنچتے ہیں ؟

بھیشم جی۔ جن کے اعمال اچھے اور کردار نیک ہوتے ہیں دل پاک و صاف ہے ایسے لوگ
پوری عمر پر پہنچتے ہیں۔ جن کی مزاج میں صفائی نہیں میلے کچیلے بستر پہنتے ہیں روزانہ نہاتے نہیں۔
دھرم کرم کے پابند نہیں ہوتے ہیں وہ نرک گامی ہوتے ہیں ان کی عمر بھی کم ہوتی ہے اس لیئے
انسان پوتر ہے پوترتائی سے دولت اور عمر کی افزونی ہوتی ہے اور نیکنامی کا باعث بھی یہی پوترتائی
ہے جو صاف رہیگا خیر و ثواب کا عادی ہو سکا۔ گندگی سے نیک خیال پاس نہیں آتے منیشروں کا قول
ہے جو انسان بزرگوں کی نیک چلنی اور خوش رفتاری کے قدم بقدم نہیں چلتے وہ کبھی نیک چلن نہیں
ہو سکتے ان کی عمر بھی کم ہوتی ہے اور مرنے پر دوزخ ان کا مسکن ہوتا ہے جو کبر و نخوت سے گریز کرتے ہیں
راست بیانی شیریں گفتاری جن کا شیوہ ہے ان کی عمر ۱۰۰ برس کی ہوتی ہے جو آدمی ہاتھوں کے ناخن
دانتوں سے کاٹتے یا سستی سے ہلت ملن پیچھے رہتے ہیں یا کچھ کھا کر منہ ہاتھ نہیں دھوتے یا نیک کاموں
میں حجت و تکرار کرتے ہیں ان کی بھی عمر پوری نہیں ہوتی ہے۔ اس لیئے مناسب ہے کہ علے الصباح اٹھ
کر پرمیشور کا نام اور سمرن کر کے ضروریات سے فارغ ہو اشنان سندھیا پوجا ایشور کا دھیان

اور سمرن کر کے حسب حیثیت روزانہ دان یا کچھ خیرات کرے۔ دوپہر یا غروب کے وقت آفتاب پر نظر ڈالنا اچھا نہیں۔ کنگھی سے بال صاف کرے۔ اشنان کر کے جسم کو پاک و صاف رکھنا بھی دھرم کا اصول ہے۔ بول و براز کے وقت غلیظ پر نگاہ ڈالنا تندرستی کو نقصان پہنچاتا ہے۔ دوپہر یا غروب آفتاب کے وقت پاخانہ پھرنا جائز نہیں۔ دن میں عورت سے صحبت کرنا تندرستی کو زوال دیتا ہے۔ جس شخص سے دل میں کدورت پڑ گئی ہو۔ اس کے ساتھ کبھی نہ رہنا چاہیے۔ راستہ چلتے ہوئے سامنے سے برہمن یا حاکم وقت یا کوئی بوجھ اٹھائے ہوئے یا حاملہ عورت آتے دکھائی دے تو راہ چھوڑ کر کنارے ہو جانا چاہیے۔ درخت پیپل۔ برگد۔ آنولہ یا مندر ٹھاکر دوارہ راستے میں ملیں تو دائیں طرف چھوڑ کر بائیں طرف راستہ اختیار کرے۔ غروب آفتاب اور دوپہر کو مندر میں جانا اچھا نہیں۔ آرتی کے وقت مندر میں جانا فرض سمجھے۔ پوشاک اور جوتا کسی دوسرے آدمی کے پہنے ہوئے خود نہ پہنے۔ اماوس۔ پورنماشی اور اشٹمی کی رات کو عورت سے ہمبستری ممنوع ہے اور نہ ان تاریخوں میں گوشت خوری مناسب ہے۔ کسی جاندار پر چھری تیز کرنا اپنے ذائقے کے لئے مناسب نہیں نہ جانوروں کو ایذا ہی دینا چاہیے۔ نہ کسی کو گالی دے نہ کسی کا دل دکھائے تلوار کا زخم تو مندمل ہو جاتا ہے۔ مگر بات کا زخم ہر وقت ہرا رہتا ہے۔ نیچ قوم سے اگرچہ وہ دولتمند ہی کیوں نہ ہو دان لینا مناسب نہیں۔ کسی لولے لنگڑے۔ اپاہج پر جس کا کوئی عضو معمولی اعضا سے خراب ہو گیا ہو اس پر خندہ کرنا عقلمند پسند نہیں کرتے۔ پست قامت یا طویل القامت پر ہنسی اڑانا زیبا نہیں نہ کسی پنڈت یا معلم پر حرف گیر ہو جانا چاہیے۔ عیب جوئی بری بلا ہے اے راجن! ہمارے شاستر جو فقہ اور تصوف اور دینیت سے بھرے ہوئے ہیں ہرگز ان باتوں کی اجازت نہیں دیتے۔ عیب جوئی۔ غیبت چغلخوری افعال قبیحہ ہیں۔ ان سے دور ہی بھاگنا چاہیے۔ رذیل اور کمینہ لوگ ایسے کرم کرتے ہیں۔ کسی برہمن یا رشی سے مباحثہ کرنا جاہلوں کا کام ہے۔ مسافت طے کرنے کے بعد یا پیشاب یا پاخانہ کر کے ہاتھ پاؤں دھونا ضرور چاہیے۔ مسافر نوازی گرہستیوں کا بہترین اصول ہے طلوع آفتاب سے بیشتر اٹھنا چاہیے ماتا پتا۔ بزرگوں کی ڈنڈوت اور پرنام سجن پرشوں کا کام ہے ان درختوں کی مسواک کرنا اتم ہے جن کی رشی منی ہدایت کرتے ہیں۔ دتون کرتے وقت بات کرنا مناسب نہیں۔ آکھ کی دتون مقوی بدن و دافع کرم دندان ہے۔ برگد۔ بیل۔ بیری۔ کنیر۔ جمیل پتر۔ گولر۔ آم۔ کرنب اانار ... دتون ... شاستروں میں لکھی ہیں۔ کھجور ... کھنگی ... ہنتال ... جڑھی

درختوں کی مسواک کرنا جائز قرار نہیں دیا گیا۔ استفراغ کے بعد یا ورم اور شکم پری کے زمانے یا درد سر درد
چشم و درد گوش کے وقت بھی دتون کرنا واجب نہیں۔ رات کو سوتے وقت سرہانہ پورب طرف اور پاؤں
پچھم ہونا چاہیئے دکن کی طرف پاؤں کرنا ممنوع ہے۔ ٹوٹے ہوئے پلنگ یا چارپائی پر آرام کرنے
سے صحت کو نقصان پہنچتا ہے بستر اوڑھ کر سونا بھی خراب ہے برہنہ ہو کر نہانا اُچت نہیں۔ خوب
صاف ہو کر نہانا چاہیئے تاکہ جسم صاف ہو جاوے بغیر نہائے چندن لگانا برا ہے نہا کر کپڑے جھاٹنا اچھا نہیں
اس کی چھینٹ سے بدن کی پاکیزگی جاتی رہتی ہے کھیتی میں پاخانہ پیشاب کرنا درست نہیں، آبادی
یا چوراہہ پر غلاظت ڈالنے سے ہوا خراب ہو جاتی ہے۔ کھڑے ہو کر یا راہ چلتے یا جوتا پہنے کھانا ہرگز
نہ کھانا چاہیئے۔ پورب طرف بیٹھ کر کھانا کھانا شاستر میں لکھا ہے۔ کھانے سے پیشتر ہاتھ پاؤں دھو
لینا چاہیئے اور انگوچھے سے صاف کر کے کھانے میں ہاتھ ڈالنا چاہیئے سوتے وقت پاؤں دھو کر اور کپڑے سے
پونچھ کر آرام کرے۔ تری کی حالت میں سونے سے تیجبر بڑھتی ہے جس جگہ گائے بندھتی ہو یا راکھ کا ذخیرہ
ہو پیشاب اور کلی کرنا جائز نہیں۔ ٹوٹے پھوٹے ظرف میں کھانا پینا یا پانی پینا ممنوع خیال کیا گیا ہے
فقیر اور عابدوں کو حقارت کی نظر سے دیکھنا حمق ہے۔ نمک ہاتھ میں لینا مناسب نہیں۔ رات کو
دہی کی خورش مضرت پہنچاتی ہے زمین پر کھانا لازمی نہیں۔ نہ کسی کی جوٹھن کھاوے نہ اپنا جوٹھا کسی
کو کھلاوے اگر کوئی کھاتے وقت آجاوے تو اسے شریک طعام کر لینا بہت مناسب ہے۔ دہی۔ دودھ کھیر شہد
اسی قدر پروسی جائیں جس قدر کھا سکے اس کی جوٹھن چھوڑنا اصولاً جائز نہیں۔ کھانا کھا کر دہی چکھنا
مُضر صحت ہے۔ ہاتھ دھو کر معدہ پر ہاتھ مارنا قوت باہ کو زیادہ کرتا ہے اور ہاضمہ کو بڑھاتا ہے جب
چھینک یا کھانسی آوے تین بار آچمن کرنا چاہیئے۔ اس سے عمر و دولت کی ترقی ہوتی ہے سگھڑ لوگ
طوطا۔ مینا۔ کبوتر پالیں۔ ان کے پالنے سے گندہ روحیں گھر میں پرویش نہیں کرتیں۔ فاختہ۔ قمری۔ گدھ
چیل۔ کوؤں کا پالنا گرہستیوں پر زیبا نہیں۔ خوب پیٹ بھر کر کھانا نہ چاہیئے بلکہ کسی قدر بھوک باقی ہو تو
پر ہاتھ کھینچنا ویدک شاستر کا اصول ہے کھانے کے بعد بدن پر تیل ملنا قطعی ممنوع ہے۔ اچھے خاندانی
لوگوں کی لڑکیوں سے بیاہ کرنا جائز ہے۔ تاکہ اولاد اچھی پیدا ہو۔ اولاد کو پہلے علم سنسکرت پڑھانا
چاہیئے پھر وہ ہنر سکھلائے جائیں جو باپ دادا کا پیشہ ہے یا زمانے کے موافق ہو۔ اپنی لڑکیوں کے
واسطے اچھا خاندان اور اچھا بر تجویز کرنا چاہیئے۔ ماں۔ باپ کے گوتر کی لڑکیاں لینا دھرم شاستر
کے خلاف ہے۔ اپنی ذات سے کم نہ اپنی ذات سے اونچی ذات کے یہاں شادی کرنا مناسب ہے
باہر کی قوم میں شادی ہونا باعث فراغبالی اور خوشحالی ہے۔ خیال رکھو کہ لڑکی میں کوئی عیب یا

تو نہیں یا ذات برادری سے خارج تو نہیں۔ اپنی عورت کو حفاظت اور نگہبانی سے رکھے۔ ایسا نہ ہو کہ سر چڑھ کر مطلق العنان ہو جاوے۔ جس طرح زیور اور جواہر احتیاط سے رکھے جاتے ہیں ہر وقت اس کی مدنظر رہتی ہے۔ اسی طرح عورتوں پر نگاہ رکھے۔ جب تک صبح اٹھ کر اشنان اور پوجا نہ کر لی جاوے کوئی دوسرا کام کرنا دھرم نہیں گو ہزاروں کام لاحق ہوں مگر یہ کام سب پر فوقیت دیا گیا ہے ماں باپ کا حکم بجالانا عقلمندوں کا دستور ہے ورزش جسمانی کا روز ورد رکھے۔ علم تیراندازی۔ سواری۔ گھوڑا اور ہاتھی اور رتھ کی سواری سیکھنا داناؤں کا کام ہے کہ وقت پر تعلیمیں جھانکنا پڑیں۔ ورزش سے ملازم خدمتی نوکر چاکر پر دباؤ رہنا چاہئے۔ مذہبی شاستر وکتب کا مطالعہ روز ہوا کرے۔ حائضہ عورت سے قطعی پرہیز رہے اگر حیض کے پانچویں روز عورت سے ہمبستر ہو تو لڑکی اور چھٹے روز ہمبستری سے لڑکا پیدا ہوتا ہے یعنی طاق ایاموں میں لڑکی اور جفت میں لڑکا تولد ہوتا ہے خاندانی اور کنبہ کے لوگوں کی عزت افزائی اعلےٰ فرائض ہیں حتے الامکان خیرات۔ دان۔ پن۔ جگ۔ ہوم روز ہوا کریں۔ پرلوک میں اپنے ہاتھ کا دیا ہوا کام آتا ہے +

ادھیائے ۱۴

گوتم رشی اور راجہ اندر کی ملاقات

بھیشم جی۔ گوتم رشی مشہور عابد پرہیزگار اپنی بیوی کے ساتھ کسی جنگل میں تپ کر رہے تھے ایک ہاتھی کا بچہ ان کے پاس آیا۔ بھوک سے جاں بلب ہو رہا تھا۔ ماں مر چکی تھی۔ گوتم اس کی حالت دیکھ کر مضطرب ہو گئے۔ تھوڑا پانی دیا۔ روٹی کھلائی۔ درختوں کی ٹہنیاں توڑ کر بچے کے سامنے ڈالیں اسی طرح کچھ مدت گزر گئی۔ بچہ جوان ہوا۔ دن رات گوتم رشی کی چوکسی کرنے لگا۔ جنگل سے لکڑیاں دھونی کے لئے توڑ لاتا اور گوتم رشی کی خدمت میں مصروف رہتا مجال نہیں کہ پرندہ پر مار سکے اندر راجہ دھرت راشٹر کا روپ دھر کر گوتم رشی کے پاس آئے۔ کوہ پیکر فیل کے دانت اور قد دیکھ کر بہت خوش ہوئے۔ اندر چاہتے تھے کہ یہ ہاتھی اپنی سواری میں رکھیں۔ چنانچہ اپنے ساتھ کچھ دور لے گئے۔ گوتم رشی کے چیلے اندر کی قزاقی سے باہر ہو گئے۔ گوتم رشی سے اطلاع کی۔ رشی اندر کے پاس دوڑے آئے اور کہا آپ نے میرے ہاتھی پر دانت لگایا۔ میں نے بچپن سے لے کے پالا۔ پرورش کیا۔ جوان آپ چلے۔ اندر نے جواب دیا کہ معاوضہ ہزار گائیں دیتا ہوں یہ ہاتھی مجھے دیدو۔ فقیروں عابدوں کو ہاتھی سے کیا سروکار۔ البتہ راجاؤں کو ہاتھی کی ضرورت رہا کرتی ہے یہ کہہ کر ہاتھی ہانکنا شروع کیا گوتم رشی بولے اچھا لے جاؤ۔ مگر میں جہاں جاؤنگا۔ دربار میں ہاتھی لونگا + اندر جہاں جاؤگے پیچھا کرونگا مجھ کو گنہگار لوگ جاتے ہیں مجھے کچھ ہاتھ نہ لگے گا

تعلق میں تو اچھے لوک جاؤنگا۔ گوتم۔ دھرم راج کے دربار میں کمزور اور شہ زور سب یکساں ہیں جھوٹ سچ کھل جاتا ہے وہاں تمہاری مجال نہیں جو باتیں بنا سکو۔ اندر۔ جو شخص ماں باپ کے حکم سے انحراف کرتے ہیں۔ خدمت گزاری نہیں کرتے۔ یا وید کے خلاف چلتے ہیں۔ بزرگوں کی باتوں پر کان نہیں دیتے یہ لوگ جمراج کے پاس پیش ہوتے ہیں۔ میں ایسے لوگوں میں نہیں۔ اس لئے بیکنٹھ میرے لئے کافی ہے وہاں تم کیونکر دعویدار ہوگے گوتم اس بھروسے نہ بھولنا۔ سمیر پربت پر دیوتاؤں کا مسکن ہے۔ کنھر گندھرب آتے جاتے ہیں۔ ان کے وسیلہ سے ہاتھی لے لونگا۔ اندر۔ تپ کرنے والے برہمن چھتری ایسے مقاموں پر جا سکتے ہیں یا جو وید خواں ہیں وہ جاتے ہیں میرا قیام اس سے بھی بڑھ کر ہوگا۔ گوتم۔ تو کیا نندن باغ میں جاؤگے۔ اگر وہاں گئے تو مجھے ہاتھی ملنا مشکل نہیں۔ وہاں بھی اچھے اچھے درخت خوشبودار پھل پھول ہیں وہاں دیوتا اور گندھربوں کی آمد و رفت رہا کرتی ہے + اندر بھگوت بھجن کرنے والے نارائن کے گن والے نندن باغ جایا کرتے ہیں میرے اعمال ان سے بھی اچھے ہیں لہذا میں اس سے بھی اچھے لوک جاؤنگا۔ گوتم تو کیا سوم لوک (چندرماں کا لوک) جاؤگے وہاں ہاتھی لے لونگا۔ اندر حسب مقدور خیرات کرنے والے صابر و شاکر رہنے والے لوگوں کا استھان چندر لوک ہے مجھے اس سے بھی اچھا دھام ملیگا۔ گوتم۔ اگر سورج لوک تمہارا جانا ہؤا تو وہاں سے ہاتھی لے سکتا ہوں اندر۔ جو شخص بزرگوں کے وطیروں پر قائم رہتے ہیں۔ نیک چلن ہیں گرو کی خدمت کرتے اور برت رکھتے ہیں۔ ایسے آدمی سورج لوک جا سکتے ہیں۔ میرا استھان تو ان سے بھی بڑھ کر ہے گوتم اچھا یہ بھی جانے دو برن لوک میں میرا تمہارا سامنا ہوگا۔ اندر۔ جو انسان چوماسہ بھر جگ ہون کرتے رہتے ہیں اوروں کی بہو بیٹی کو بہن کی نگاہ سے دیکھتے ہیں قول کے پابند رہتے ہیں وہ برن لوک جاتے ہیں۔ میں یہاں بھی نہیں جاؤنگا مجھے اس سے کئی گنا بڑھا چڑھا استھان ملیگا۔ گوتم اچھا اندر لوک میں ملاقات ہوگی وہاں کیونکر ہاتھی بچاؤگے۔ اندر سو برس کی عمر جن کی ہوتی ہے۔ تمام عمر جگ اور وید پاٹھ میں گزارتے ہیں انہیں تب کہیں اندر پوری ملتی ہے میرا استھان تو اندر پوری سے کہیں زیادہ ہے گوتم تو کیا برہم لوک جاؤگے وہاں لے لونگا۔ اندر۔ راجسوی جگ۔ اشومید جگ کرنے والے برہم لوک جاتے ہیں۔ میرا دھام برہم لوک سے بڑھا ہؤا ہے۔ گوتم برہم لوک سے اونچا گؤلوک ہے وہاں اپنا ہاتھی تم سے لے لونگا اندر۔ جب دس گؤ کا دان ایک برہمن کو دیا جاوے اس پر بھی جگ ہون ہو تیرتھ نذر گنگا جمن بیاس۔ گوداوری سرستی وغیرہ تیرتھوں پر اشنان کرے تب کہیں گؤلوک ملتا ہے۔ میں گؤلوگ بھی [illegible] لونگا گوتم [illegible] اسی [illegible] ہاتھی

آپ کو مبارک۔ آپ کی نذر ہے۔ لے جائیے۔ اندر گوتم رشی کی باتوں پر نہایت محظوظ ہوئے فرمایا امتحاناً آپ کے پاس آیا۔ آزمائش ملحوظ تھی۔ ہاتھی لے کر کیا کرونگا۔ آپ کی عنایت سے سیکڑوں ہاتھی فیل خانے میں بندھے ہوئے ہیں۔ لیجئے یہ اپنا ہاتھی لے لیجئے۔ ہاتھی گوتم رشی کے قدموں پر گر پڑا۔ اندر بولے میں دیوتاؤں کا راجہ اندر ہوں۔ مجھ سے کچھ مانگئے۔ یہ کہہ کر گوتم رشی کو ہاتھی کے ساتھ بیکنٹھ لے گئے +

ادھیائے ۱۵

ماں۔ باپ۔ بھائی کی عزت اور برت رکھنے کے طریقے

بھیشم جی۔ اے جدھشٹر! اچھے اور برے اعمال ہی انسان کے ساتھ ہیں جو خاکساری کرتے ہیں سب کو بڑا جانتے ہیں۔ کبر و نخوت سے جنہیں گریز رہتا ہے۔ ایشور کے پیارے ہوتے ہیں +

جدھشٹر۔ چھوٹا بھائی بڑے بھائی سے کیونکر پیش آئے۔ کس طرح برتاؤ رکھے بھیشم جی۔ بیٹا بڑے بھائی کی عظمت مرشد سے کسی طرح کم نہیں چھوٹا بجائے مرید کے تصور کیا جاتا ہے دونو بھائیوں میں ان بن ہونے سے گھر خراب ہو جاتا ہے۔ تفرقہ اچھا نہیں۔ اس میں دونو کو نقصان لاحق ہے بڑا بھائی بجائے باپ کے اور چھوٹا بھائی فرزند کے برابر ہے۔ دونو کے میل سے گھر کی ترقی ہوتی ہے۔ محبت بڑھتی ہے نیکنام ہوتے ہیں اگر بڑا بھائی چھوٹے کی رعایت نہ کرے تو حاکم وقت کو مناسب ہے کہ دونو میں فہمائش کر کے اتفاق کرادے مگر بڑا یا چھوٹا دونو کو اتفاق کرنا پسند نہیں تو تنبیہ کرے یا جس طرح ممکن ہو باہمی فیصلہ کرا دے بڑے بھائی پر فرض ہے کہ باپ کا ورثہ برابر تقسیم کرے چھوٹے بھائیوں کو واجب ہے کہ بڑے بھائی کو باپ کی جگہ پر تسلیم کریں حکم کی تعمیل میں انکار نہ ہو نیک چلن وہی ہے۔ جس کے خصائل عمدہ اور پسندیدہ ہوں اور وہی سب میں بڑا ہے۔ کچھ زیادہ عمر ہو جانے سے بڑائی نہیں ہوتی سگرو کا اقتدار بہ وہت سے دس گنا ہے اور دس درجہ گرو سے زیادہ باپ کا۔ ماں کا رتبہ باپ سے دس درجہ زیادہ ہے۔ ماں کے برابر کسی کا استحقاق نہیں۔ جس طرح باپ کا ادب ہوتا ہے ویسی ہی تعظیم بڑے بھائی کی ہو۔ بڑی بہن اور بڑی بھاوج اور دودھ پلانے والی دایہ کا رتبہ ماں سے کم نہیں ہونا چاہئے +

راجہ جدھشٹر برت کیونکر رکھے جاتے ہیں بھیشم جی۔ برہمن چھتری پر تین دن کا برت لازمی ہے چوتھے روز پارائن کرے۔ تب برت سپھل ہوتے ہیں۔ ویش دو دن رات اور شودر ایک دن رات برت رکھے پنچمی [illegible]

دو برت کرتے ہیں ۔ برت رکھنے سے بیماری نہیں ہوتی ۔ اگھن کے مہینے میں ۳۰ دن جو انسان ایک وقت رات دن بھوجن کرتے ہیں ۔ ان کو برت کا پھل ملتا ہے جب مہینہ ختم ہو جاوے ۔ برہمن بھوج کرکے برہمنوں کو اچھے اور خوش ذائقہ کھانے کھلوائے ۔ برہمن بھوج سے گناہوں کی کثافت دور ہو جاتی ہے ۔ ماگھ میں برت رکھنے والے دولتمند کے یہاں جنم لے کر عیش و آرام کرتے ہیں ۔ پھاگن میں ایک وقت کھا کر رہنے اور برہمن بھوج کرنے سے حسین عورت ملتی ہے ۔ چیت کے مہینے میں ایک بار بھوجن کرنے سے زر و جواہر ملتے ہیں ۔ بیساکھ میں ایک وقت کا کھانا اور برہم بھوج کرنا نہایت اہم اس وجہ سے گردانا گیا ہے کہ اولاد نیک چلن اور فرمانبردار میسر آتی ہے اور غلے کی گھڑیاں گھر میں بھرتی ہیں ۔ جیٹھ کا مہینہ ایک وقت کھانے کے لئے مفید خیال کیا گیا ہے ۔ پورب جنم میں راج حاصل ہوتا ہے ۔ بھادوں میں کھانے سے گوئیں ملتی ہیں ۔ کنوار میں ایک سال تک رات دن میں اگر ایک دفعہ بھوجن کرے تو گھوڑوں کا مالک ہو ۔ کارتک ماس میں ایک دفعہ کھانے سے دلیری اور بہادری ہوتی ہے اسی طرح سال بھر ایک وقت بھوجن کرنے والے جگ کا پھل حاصل کرتے ہیں پندرہ روز اول و آخر ماہ میں تین برت رکھنے سے کبیر دیوتا کی مصاحبت ملتی ہے اور شروع ماہ کے اول پندرھویں میں روزہ رکھے تو بیکنٹھ ملتا ہے ۔ برت رکھنے سے بیماریاں نہیں ورتیں بدن پر چستی اور چالاکی آتی ہے ۔ بسوامتر قوم کے چھتری تھے ۔ برت رکھتے رکھتے برہمن ہو گئے ۔ دیوتا برت رکھتے ہیں اور بیکنٹھ میں جاتے ہیں ۔ رشی منی برت ہی کی بدولت مقبول خلائق ہوئے ۔ چیون وجمدگن ۔ بششٹ ۔ گوتم ۔ بھرگ رشی وغیرہ برت ہی کے فیض سے است رشی ہو گئے +

جدھشٹر ۔ پتامہ جی ! آپ کی زبانی جگ مہاتم خوب سنے ۔ کیا جگ گرہستی لوگ ہی کر سکتے ہیں یا فقیر بھی ۔ فقیروں کے پاس روپیہ تو ہوتا نہیں ۔ آخر ان کے جگ کیونکر ہوتے ہیں ۔ بھیشم جی ۔ راجاؤں کے لئے تو وہی جگ ہیں جن کا ذکر ہو چکا ہے ۔ فقیروں کے لئے برت رکھنا کیا کچھ کم جگ ہے ۔ ان کا جگ یہی ہے کہ ایک دفعہ بھوجن کریں ۔ روزانہ ہوم ہوں ۔ کسی کی برائی نہ چاہیں ۔ جو سادھو بیراگی ایک دن کھاوے دوسرے دن برت رکھے اسے جگ کا پھل حاصل ہوتا ہے جو شخص دو روز برت رکھے اور تیسرے دن کھاوے ان کو اس سے زیادہ پھل اور سیت رشیوں کا استھان ملتا ہے جو شخص تین روز برت رکھ کر چوتھے روز بھوجن کرتا ہے ۔ علاوہ پھل کے اندر پوری باس کے لئے ملتی ہے اسی طرح پانچ دن روزہ رکھنے والے سورج لوک جاتے ہیں اور جو چھٹے دن پارن کرے صبح [illegible] جگ کا پھل پرابت ہوتا ہے یعنی جس قدر بدن پر

روئیں ہیں اتنے ہی برس برہم لوک میں نواس کرنا ہوتا ہے۔ سات دن برت رکھنے والے جیتندری
کہلاتے ہیں۔ اس برت میں شہد اور مانس کھانا روا نہیں۔ اس کا پھل وہ ہے جو برن جگ سے حاصل
ہوتا ہے۔ اسی طرح جو دسویں دن بھوجن کرتا ہے ہزار جگ اشومید کا پھل پاوے۔ برہما جی کے
درشنوں سے جنم سپھل ہو جاتے۔ گیارھویں دن برت کھولنے سے راجسوی جگ کا پھل اور بارھویں
دن برت کھولنے سے مہا میدھ جگ کا پھل ملتا ہے۔ تیرھویں دن روزہ کھولنے والے آسمان کے ساتوں
طبق دیکھ سکتے ہیں۔ بائیسویں دن بھوجن کرنے والے بشن لوک جاتے ہیں چوبیس دن بعد سورج
لوک پچیسویں دن بعد بھوجن کرنے سے چندر لوک اور ستائیسویں دن برت کھولنے سے دیو نہر-
گندھرب میں بڑائی ہو۔ اٹھائیسویں دن کے برت سے دیو رشیوں کا استھان اور انتیسویں دن
کے بھوجن سے دیوتا اور رشیوں کے لوک اور مہینے بھر کے برت سے برہم لوک کا پھل ملتا ہے
برت ہی کی تحصیل سے رشی منی جوگی سدھ ہو گئے ✦

راجہ جدھشٹر۔ کس دن کا برت سب سے اچھا ہے بھیشم جی۔ پانڈو پترا اکادشی برت کی فضیلت
بہت ہی بڑھی ہوئی ہے۔ ہر مہینے کی گیارھویں تاریخ سکل پکش۔ اور کرشن پکش ایکادشی کہلاتی
ہے یہ دن بشن بھگوان کے ہیں اگھن مہینے کی ایکادشی کو نراہار برت رکھنے اور کیشو جی کی پوجا
کرنے سے گناہ زائل ہو جاتے ہیں۔ ایک ایکادشی کا برت رکھنے سے اشومیدھ جگ کا پھل ملتا
ہے۔ ماگھ مہینے کی ایکادشی برت اور مادھو بھگوان کی پوجن سے باجپی جگ کا پھل پراپت ہوتا ہے
پھاگن مہینے کی ایکادشی برت اور گوبند جی کی پوجا سے راجسوی جگ کا پھل اور چندر لوک حاصل ہوتا
ہے چیت کے مہینے کی ایکادشی برت میں بشن بھگوان کی پوجا کرے اسے جگ کا پھل ملے اور دیو لوک میں
بود و باش ہو۔ بیساکھ مہینے کی ایکادشی میں مدھ سودن جی کی پوجا جائز ہے سورج لوک رہنے کو ملتا ہے۔
جیٹھ مہینے کی ایکادشی برت میں پرشوتم بھگوان کا پوجن کرے گئو میدھ کا پھل پاوے۔ اساڑھ مہینے
کی ایکادشی میں بامن جی کی پوجن کرنے سے جگ کا پھل اور بیکنٹھ لوک کا پھل ملتا ہے۔ ساون کی
ایکادشی برت میں سری دھر بھگوان کی پوجا لکھی ہے۔ بھادوں کی ایکادشی رکھی کیش بھگوان کا دھیان
کرے اور کوار مہینے کی ایکادشی برت میں باسدیو جی کی پوجا اور کاتک کی ایکادشی کو لکشمی نارائن کی پوجا
مناسب ہے۔ اس طرح جو لوگ ایکادشی برت کریں۔ دوادشی کی صبح کو اشنان پوجا دھیان و سمرن سری بھگوان
کا کرکے بید پاٹھی برہمنوں کو بھوجن کرائیں۔ پھر آپ پارن کریں سرگ دھام میں نواس کریں اور پھر
دنیا میں آکر اعلیٰ خاندان میں پیدا ہو کر [illegible] کے سکھ بھوگیں [illegible]

ادھیائے ۱۶

نیک اور بد اعمالوں کی تشخیص

راجہ جدھشٹر۔ کن اعمالوں سے سرگ اور کن گناہوں سے دوزخ ملتا ہے۔ جسم خاکی سے روح نکال کر کہاں جاتی ہے اور کون اسے لے جاتا ہے۔ بھیشم جی آواگون کے مسئلے سے جس قدر برہسپت جی واقف ہیں دوسرے کو واقفیت نہیں۔ ذرا توقف کرو وہ آیا چاہتے ہیں یہ ذکر ہو ہی رہا تھا کہ برہسپت جی سامنے سے نمودار ہوئے۔ کل حاضرین (یعنی راجہ جدھشٹر۔ ارجن۔ بھیم وغیرہ راجہ دھرتراشٹر اور کرشن بھگوان) نے نہایت تپاک سے لیا۔ قدمبوسی اور مزاج پرسی کے بعد پر تکلف آسن پر بیٹھلایا۔ راجہ جدھشٹر نے بھائیوں کے ساتھ برہسپت جی کی پوجا کی اور پوچھا کہ اے دانندۂ علم وید انسان کی روح قفس خاکی سے پرواز کرکے کہاں جاتی ہے اور کون لے جاتا ہے؟

برہسپت جی۔ انسان اکیلا پیدا ہوتا ہے اور اکیلا ہی مرتا ہے۔ ماں۔ باپ۔ بھائی بہن کوئی کسی کے ساتھ نہیں جاتا۔ رو پیٹ کر اپنے اپنے دھندوں میں مصروف ہو جاتے ہیں۔ البتہ اعمال ہی ساتھ دیتے ہیں کرم مثل سایہ کے ہیں۔ جس طرح جسم سے سایہ جدا نہیں ہوتا۔ اسی طرح کرم علیحدہ نہیں ہوتے جس کے اعمال نیک ہیں سُرگ جاتے ہیں اور جو گناہوں سے آلودہ ہیں۔ ان کے لئے دوزخ ہے

راجہ جدھشٹر۔ جسم خاکی تو جل کر راکھ ہوتا ہے یا دفن کر دیا جاتا ہے۔ اچھے برے کرم کس کے ساتھ جاتے ہیں۔ برہسپت جی۔ جامۂ انسانی پانچ عناصر خاک۔ باد۔ آب۔ آتش۔ اکاش یعنی خلا۔ سے بنایا گیا ہے۔ جب قالب تیار ہوا۔ روح اور من کی حکومت ہونے لگی۔ روح نیکی و بدی کی مبصر ہے۔ جب جسم سے روح کا تعلق نہیں رہتا تو روح کے ساتھ اچھے یا برے کرم ساتھ جاتے ہیں۔

راجہ جدھشٹر۔ خلقت کی پیدائش کیونکر ہوئی ہے۔ برہسپت جی۔ انسان کے جسم میں سات دیوتاؤں کا باس ہے یعنی پانچ عناصر چھٹا دل اور ساتواں روح ہے اسی کو جیتن آتما بولتے ہیں۔ ان سب کو غذا سے آرام اور آسائش ملتی ہے۔ عیش و عشرت سوجھتی ہے۔ نفس امارہ غالب ہوتا ہے زن و شو میں مباشرت ہوتی ہے اور مباشرت سے رحم میں نطفہ قائم ہوتا ہے پھر روح یعنی جیتن آتما اپنے اپنے کرم مطابق نطفے میں جیو ہو کر جنم کرتی ہے اور جیسے جس کے کرم ہیں دنیا میں سکھ دکھ بھوگتی ہے پانچوں حواس اچھے برے کرم کی شہادت دیتے ہیں۔ جمراج کے دونوں کا فرض ہے کہ وہ ایک قالب سے نکال کر دوسرے قالب میں روح پرورش کریں۔ غرضکہ اپنے اپنے اعمال کے موافق جو سکھ دکھ

اٹھاتا ہے۔ برہم لوک سرگ لوک کی طرح دھرماراج کا بھی لوک ہے دھرم راج کے یہاں خوشحال اور پاک باطن اشخاص کا گزر ہے نیزہ وروں۔ ریاکار۔ بدنفس وہاں نہیں جاسکتے۔ کاش اگر گئے بھی تو ان کو وہ لوک بھی مہیب اور ڈراؤنا نظر آتا ہے جن کو دیا پڑھنے کا شوق ہو وہ علم ویدان لوگوں سے تحصیل نہ کریں۔ جو نیچ قوم ہیں یا غلط معنے بتلاتے ہیں۔ شاگرد و استاد دونوں کو پندرہ برس کے لئے گدھے کی جون ملتی ہے۔ جب گدھے کے جامے سے نجات ملی تو تیس برس برہم راچھس ہوئے اس کے بعد برہمن کا جسم ملتا ہے۔ اسی طرح جگ کا حال ہے یعنی ان لوگوں سے جگ کرانا ممنوع ہے جنہیں جگ کرانے کا منصب نہیں۔ ایسے لوگ پندرہ برس مرغا اور پانچ برس گدھا اور پانچ سال سور اور گیدڑ اور ایک سال کتے کی جون میں آتے ہیں۔ تب کہیں آدمی کا جامہ میسر ہوتا ہے گرو او استاد کے ساتھ بدی کرنے والے یا گرو کا حکم نہ ماننے والے کتے کوے گدھے اور گدھے کی جون میں ڈالے جاتے ہیں اور جو استاد اپنے شاگرد پر ظاہری محبت رکھتا ہو مگر باطن میں دل صاف نہ ہو۔ اس کو کچھوے۔ بلی اور گدھے کے قالب میں جانا پڑتا ہے جو شخص امانت میں خیانت کرے وہ دوزخ کی آگ میں جلے۔ پندرہ برس تک کیڑوں کی جون میں پڑا رہے جو شخص حاجتمند کو امیدوار رکھے اور وہ مایوسی سے اپنا کام پورا نہ کر سکے۔ یا کسی کا غلہ چراوے اس کو مچھلی کا جامہ ملتا ہے اور چار برس تک ہرن۔ چار ماہ تک گو۔ سفند اور ایک سال کے قالبوں میں رہ کر پھر کہیں انسان ہو سکتا ہے۔ حاسد۔ دغاباز۔ مکار لوگوں کو زنبور سیاہ یعنی بھونرا کی جون ملتی ہے۔ غلہ چرانے والے گھونس ہوتے ہیں او پھر سور اس کے بعد کچھوے آخر میں آدمی کے قالب میں آتے ہیں۔ غیر عورت سے آشنائی کرنے والوں کو بھیڑیا کتے گیدڑ گدھے کے قالب ملتے ہیں جو شخص گرو کی عورت یا دوست کے اہل خانہ پر نظر ڈالے وہ سور۔ ساہی اور کیڑوں کی جون میں جاتا ہے جو اشخاص جگ ہون کرنے کی ممانعت کرتے ہیں کیڑوں کی دیہہ پاتے ہیں۔ رسوئیں بنا کر نارائن اور دیوتا کا بھوگ نہ لگانے والے ستر برس تک کوے کی جون اور مرغ سیاہ کے قالب میں رہتے ہیں جو لوگ اپنی دختر کی شادی ٹھہرا کر دوسرے سے شادی کر دیتے ہیں تیرہ برس تک بلی کے جامے میں تناسخ رہتا ہے جو شخص بزرگوں باپ۔ بڑا بھائی۔ چچا وغیرہ کا ادب نہیں کرتے وہ مرنے کے بعد سیاہ مرغ ہوتے ہیں۔ کور نمکی اور کفران نعمت کرنے والے لوگوں پر جم دوتوں کے گرز آتش فشاں سے مار پڑتی ہے اور شالمل درخت میں الٹے لٹکائے جاتے ہیں (شالمل درخت کی پتیاں تیز دھار تلوار کی طرح دو دھاری ہوتی ہیں) اور آدمی کے قالب میں پیدا ہوتے ہی فوراً روح قبض کر لی جاتی ہے [illegible]

کی چوری سے تیتر - چاندی کی چوری سے فاختہ - کپڑوں کی چوری سے طوطے - ریشمی کپڑوں کے چرانے سے میش (بھیڑ) کالے کپڑوں کی چوری سے جل مرغابی اور رنگین پوشاک چرانے سے طاؤس (مور) سُرخ کپڑوں کی چوری سے چکورے کی جون ملتی ہے - ہتھیار رکھ کے مسلح ہو کر نہتے پر ہاتھ چلاوے یا اس کو قتل کرے ایسے لوگ گدھے کے جامے میں پرورش کرتے ہیں یا ہرن کے قالب میں تیروں کے زخم کھاتے ہیں - عورت پہ ہاتھ اُٹھانا شاستر آنا جائز ہے ان کو جمراج کے یہاں سے بڑا اگر ند کھٹانا پڑتا ہے روغن چرانے والے مچھلی اور مگر کا قالب پاتے ہیں - نمک کی چوری سے کوا اند گھی کی چوری سے مچھلی ہوتا ہے - اسی طرح روح ایک دوسرے قالب میں پرواز کرتی رہتی ہے کہاں تک بیان کروں اتنا وقت نہیں +

جدھشٹر - گناہگاروں کی حالت تو کھل گئی اب نیک چلن خلیق مزاج اشخاص کا ذکر فرمایئے - برہسپت جی - جن کی رغبت گناہ کی طرف مائل ہوتی ہے وہی گناہ کرتے ہیں - سنجیدہ متین آدمی گناہ سے دور بھاگتے ہیں - وہ ہر وقت پشیمان ہوتے اور نشیب فراز پر نگاہ رکھتے ہیں حواس خمسہ پر غالب ہو کر جرائم سے گریز رہتا ہے - وہ کبھی گناہ نہیں کرتے - عابد مرتاضوں کی صحبت سے فیضیاب ہوتے ہیں جس طرح کینچلی سے سانپ آسانی سے نکل جاتا ہے اسی طرح خوشخو خوش طبع اشخاص گناہوں سے کتراجاتا ہے - جسم پانچ عنصروں کا متبع ہے حواس خمسہ یعنی اندریاں دل کو مغلوب کرنا چاہتی ہیں عیش و عشرت کے ظاہری سامان پیش نظر ہو جاتے ہیں اور روح معتقد ہو کر پانچوں حواسوں کی محکوم ہو جاتی ہے اور دھرم کرم سے گریز رہتا ہے جس کی وجہ سے نرگ بھوگنا پڑتا ہے جو لوگ حواسوں کو مغلوب کر چکے ہیں دنیا کی حالت سیراب کی طرح دکھائی دیتی ہے انہیں پاپ کا ڈر نہیں ہوتا خیر و ثواب بڑا جوہر ہے اس سے نجات ہوتی ہے جتنا کھایا جاوے کھاؤ اوروں کو کھلاؤ بھوکوں رایا ہجوں محتاجوں سے سلوک کرو - خیر بڑی چیز ہے - دنیا میں نام روشن ہوتا ہے اور عاقبت میں اچھا اجر ملتا ہے اے راجہ قیمتی پوشاک - عمدہ - عمدہ پکوان - دودھاری گائے - زمین گھوڑے - ہاتھی - سنجیادان برہمنوں کو دے کر عاقبت سنبھالو - دنیا بالکل فانی ہے انقلاب کی تصویر سامنے ہر وقت پھرا کرتی ہے - اس پر بھروسا کرنا عقلمندوں کا کام نہیں - دنیا بھی ایک قسم کی زراعت ہے - جیسی کاشت ہو گی پھل ملیگا یعنی جیسا دوگے ویسا پاؤ گے - غریبوں محتاجوں کو ڈنکارنا ہی اپنی عاقبت بگاڑنا ہے خیرات سے لوگ لوک دونو سنبھلتے ہیں - اسی طرح برہسپت جی دھرم برنن کرکے بیکنٹھ دھام روانہ ہوگئے +

شرادھ اور ترپن کی توضیح

راجہ جدھشٹر - شرادھ کرنے کے کون طریقے ہیں - اور شرادھ سے کیا پھل ملتا ہے بھیشم جی
دیوتاؤں کی روح کو خوش کرنا شرادھ کہلاتا ہے - وید شاستر میں شرادھ کی معقول توضیح درج ہے
کلجگ میں پتروں کو انسان شرادھ کیا پانی بھی دینگے مگر پتروں کا دھرم ہے کہ پتروں کی روحیں خوش
کریں اولاد کا حق ہے کہ ماں یا باپ - دادا - پر دادا - دادی - پر دادی - نانا - نانی کے نام سے شرادھ کریں
جو شرادھ ترپن کو پوچ اور لچر سمجھتے ہیں وہ شنکر ورن ہیں اولاد اس لئے پیدا ہوتی ہے کہ باپ دادوں
کا نام روشن ہو - اماوس کے روز پتروں اور دیوتاؤں کے نام سے شرادھ کرنا اعلےٰ دھرم تصور کیا جاتا
ہے ایک روز بیشتر جس قدر مقدور ہو - ایک یا تین یا پانچ یا سات یا گیارہ برہمنوں کو نیوتہ دے دیکرم
میں کوئی برہمن ہو بھوجن کرنا ممنوع نہیں - دیوتاؤں کی پوجن اور دھیان سے ارادھنا کر کے سامنے
بلاوے اور حسب مقدور برہمن کا بھوجن کرادے پتر کرم میں ذیل کے برہمنوں کو کھلانا واجب نہیں -
قمار باز - دغا پیشہ - اسقاط حمل کرنے والا - برص یعنی سفید داغ رکھنے والا - جپ تپ سے نفرت کرنیوالا
وید نہ پڑھنے والا - مزدوری پیشہ - سود خور - گانے والا - آٹا دال - گھی - تیل بیچنے سے بسر اوقات کرنے
والا - آگ لگانے والا - زہر دیکر مارنے والا - گنڈا پنے سے عورتوں کو یاروں سے ملانے والا - ہاتھ دیکھ کر
حال بتانے والا - جھوٹی شہادت دینے والا - باپ ماں سے حجت کرنے والا - عورت کی کمائی کھانیوالا
عیب جو - کانا یعنی جو ایک چشم ہو - لولا لنگڑا - چوری کرنیوالا - بہروپیا بنکر لوگوں کو ٹھگنے والا -
سودروں کے پیسے سے پیٹ بھرنے والا - ہتھیار فروخت کرنے والا - جذامی گرو کی استری سے
آشنائی کرنے والا - کاشتکاری کرنے والا یعنی کسان - دیوتاؤں کی پوجن سے گذر اوقات کرنیوالا -
ایسے برہمنوں کو شرادھ میں کھلانا ممنوع ہے ایسے برہمنوں کو بھوجن کرانے سے پتروں کی روحیں
خوش نہیں ہوتیں - بلکہ وہ بھوجن راچھسوں کو پہنچتا ہے شاستر میں ایسے برہمنوں کی قطعی ممانعت
ہے جو قانع نہ ہو - بھیک سے زندگی بسر کرتا ہو - وید حکیم پیشہ ہو - بیوپار کرتا ہو - کپڑے پہنے یا جوتا
ڈانٹے بھوجن کرتا ہو - ان برہمنوں سے پرہیز رکھنا چاہئے - تل جو چاول - دودھ شرادھ کی چیزیں
ہیں ان کا ہونا ضروری ہے - شرادھ میں ذیل کے برہمن تلاش کر کے بھوجن کرانا چاہئے - وید پاٹھی
برت رکھنے والا - جس کے دھرم اور اچار درست ہوں - وید پڑھنے والے کی اولاد سے ہوں برہم گیانی
وید پڑھانے والے - شام وید کے گانے والے باپ ماں کے فرمانبردار - اپنی ہی عورت پر قناعت
کرنیوالے برہمچاری - راستگو - تیرتھ برت کرنے والے - جگ اور ہون کرنے والے حواس خمسہ پر قابو

رکھنے والے اشنان دھیان کرنے والے جانوروں پر پیار رکھنے والے۔ ایسے برہمنوں کو کھلانے سے پتروں کی
ترپتی ہوتی ہے۔ دھرم کا اپدیش دینے والے۔ سنیاسی اور جوگی وید شاستر سے واقفیت رکھنے والے
ان برہمنوں کے ہونے سے پتروں کی موکش ہو جاتی ہے۔ دوست احباب کا شرادھ میں کھلانا فرض
نہیں۔ کونفس۔ بدطینت برہمنوں کا کھلانا اور سرزمین میں بیج بونا ہے ۔ اعزا۔ اقربا کی دعوت نہ
دیوتاؤں ہی کو پہنچتی ہے نہ اس سے پتروں کی روح خوش ہوتی ہے۔ بد اطوار اور ان پڑھ
برہمنوں سے ایک برہمن اچھا ہے۔ جو وید پاٹھی اور نیم دھرم کا پابند ہو متوجی کے بیٹے دامیوسے
اتری رشی ہوئے۔ انہیں کی اولاد میں دتاتری مشہور خلائق ہیں۔ دتاتری سے تم پیدا ہوئے اور تم سے
شرہمان نامی لڑکا ہوا پہلے پہل شرادھ کرم کا بانی شرہمان ہوا۔ خوشگوار اور لذیذ پکوان بنا کر سات
بید پاٹھی برہمنوں کو کھلایا۔ پھر خیال ہوا کہ شرادھ کا فرض لڑکے کو ہے نہ کہ باپ کو۔ باپ کا لڑکا
شرادھ کرنے کا ادھکار نہیں رکھتا۔ میرے تو باپ دادے زندہ ہیں۔ بڑا گناہ ہوا۔ جس کا کفارہ بھی نہیں۔
اسی واہمہ میں بیٹھا ہوا تھا کہ ترمی رشی آئے۔ شرہمان کو تشفی دلاسا دے کر سمجھایا۔ تمہیں ذرا بھی دوش نہیں
ہوا۔ یہ تو برہم جی کی آگیا تھی۔ جس کی پابندی تم پر فرض ہوئی۔ اب تک کوئی شرادھ کے نام سے بھی
واقف نہ تھا۔ تم بانی ہوئے۔ بڑا نام کیا۔ شرادھ میں کودوں۔ پالک کا ساگ۔ ہینگ۔ پیاز۔ لہسن۔
چوپاؤں کا گوشت۔ کچنال کی کلی۔ شلغم۔ چقندر۔ کالا نمک۔ سیاہ رنگ کا زیرہ۔ سنگھاڑے وغیرہ چیزوں
کی ممانعت ہے۔ نمک کسی طرح کا ہونا چاہیئے۔ جامن اور زہریلی چیزیں پتر کرم میں برجت لکھی ہیں
شرادھ میں چھینکنا۔ رونا ممنوع ہے۔ جس وقت برہمن بھوجن کر رہے ہوں۔ خاکروب۔ برہم ہتیا
کرنے والا۔ شنکر ورن ایسے لوگ سامنے نہ آئیں۔ پہلے اگن دیوتا کا بھاگ نکالے۔ اس سے راچھس
دور بھاگتے ہیں۔ پہلے پتا پھر پرپتا کا پنڈ دے۔ پنڈ دان کے وقت گایتری منتر پڑھنا چاہیئے
رجسولا یا بہری گونگی عورت پنڈ ہونے وقت سامنے نہ آنے پائے۔ غیر قوم کی عورت کا بھی سامنا نہ
ہونا چاہیئے۔ دریا پر شرادھ کرنا بہت اچھا ہے۔ پہلے نانا اور اس کے خاندانی لوگوں کا نام لیکر
ترپن کرے پھر اپنے رشتہ داروں کا نام لے کر جل دان دے بیل کی دم اور کشتی میں بیٹھ کر
ترپن کرنا اتم ہے۔ ترپن روزانہ ہونا چاہیئے اگر نہ ہو سکے تو اماوس کے دن ضرور ترپن کرے۔
بھیشم جی اے راجہ! شرادھ سے پتروں کی خوشی ہوتی ہے۔ صبح و شام کھانا کھانے والے
برت کا پھل حاصل کرتے ہیں۔ جو تیسرے وقت نہیں کھاتے ایسے لوگ۔ برت دھاری کہلاتے ہیں شب
کے وقت عورت سے ہمبستر ہونے اور ماں باپ بڑوں بغیر بھوجن کرائے خود نہ کھانے والے برہمچاری

ہو جاتے ہیں۔ بیٹوں پوتوں کے ساتھ بھوجن کرنے بیکنٹھ ملتا ہے +

ادھیائے ۱۸

گوشت خوری شاستراً ممنوع ہے

راجہ جدھشٹر بھیشم جی سے دریافت کرتے ہیں۔ دنیا میں جو ذائقہ گوشت کا ہے وہ کسی دوسری شے کا نہیں۔ بعضوں کا مقولہ ہے کہ گوشت سے جسمانی طاقت بڑھتی ہے تولید خون ہوتی ہے۔ گوشت سے بہتر کوئی غذا نہیں۔ اس لیئے اس کے استعمال میں کوئی دوش نہیں۔ بعض لوگ خیال کرتے ہیں۔ گوشت خوری اچھی نہیں ہوتی پاپ ہوتا ہے +

بھیشم جی۔ گوشت خوری سے بڑھ کر پاپ نہیں۔ کسی جاندار کی ہنسا نہ کرنی چاہیئے اگرچہ گوشت نافع ہے۔ تاہم دنیا میں بہت سی چیزیں ایسی ہیں جن کے استعمال سے روح خوش ہو جاتی ہے۔ گوشت سے بڑھ کر دودھ ہے۔ شیر خواری سے عمر دراز ہوتی ہے تولید خون جس قدر دودھ سے ہوتی ہے۔ اس قدر گوشت سے ممکن نہیں۔ دودھ بڑی نعمت ہے ویدک شاستر میں دودھ کی بڑی تعریف لکھی ہے۔ جو شخص جانور کے گوشت سے اپنا گوشت بڑھاتے ہیں وہ بے عقل اور بے رحم ہیں۔ دنیا میں جان سے بڑھ کر عزیز کوئی شے نہیں ہوتی جیسی اپنی جان پیاری ہے۔ اسی طرح دوسرے جانداروں کا حال سمجھنا چاہیئے۔ مانس کھانا بڑا پاپ ہے اور ترک عین ثواب ہے۔ دودھ پینے والے بڑی عمر پاتے ہیں۔ رشیوں نے بلدان کرنے اور راجاؤں کو شکار کرنے کی اجازت دی ہے۔ لیکن بدھ کرنا وہ بھی خلاف سمجھتے ہیں۔ شام کے وقت کھانا۔ پڑھنا۔ سونا۔ ہمبستری کرنا ممنوع ہے۔ جانوروں اور پرندوں پر بھی رحم واجب ہے۔ رحم کرنا بھی دھرم کہا گیا ہے +

ادھیائے ۱۹

بے زروں کے لیئے دھرم کی ہدایت

راجہ جدھشٹر۔ پتامہ جی۔ کن باتوں سے آدمی ہر دلعزیز ہو جاتا ہے اور کن طریقوں سے آدمی ترددات اور تفکرات سے نجات پاتا ہے۔

بھیشم جی۔ [illegible]

کی توقیر و عزت ہوتی ہے تسخیر قلوب شیریں بیانی اور خاکساری سے ہوتی ہے۔ عورت ہو خواہ مرد سب اُس کے پھندے میں گرفتار ہوجاتے ہیں جن کا برتاؤ خاکساری اور شیریں کلامی ہے ان کی جگہ دل میں ہوتی ہے شیریں کلامی سے اگر دشمن بھی ہو دوست ہوجاتا ہے۔ ترش زبانی تلوار کی دھار ہے۔ دل دو ٹکڑے ہوجاتا ہے +

یدھشٹر۔ انسانی جامہ بہت مشکل سے میسر آتا ہے۔ اسی جامے میں ایشور کا بھجن۔ جپ تپ جگ ہون وغیرہ ہوسکتے ہیں۔ جپ تپ اور ایشور بھجن پوجا پاٹ سب میں روپے کی ضرورت ہوتی ہے۔ پھر غریب مفلس بیچارے۔ کیونکر پوجا پاٹ کریں جن سے پرلوک بنے +

بھیشم جی۔ ایک دفعہ جمراج بھگوان کی پوجا اور دھیان میں ایسے مگن ہوئے کہ دنیاوی انسانوں کی دیکھ بھال کی مطلق خبر نہ رہی۔ یہاں تک کہ پاپی لوگ بھی سرگ کو چلے جاتے ہیں۔ کچھ روک ٹوک نہیں۔ جمراج کے دوتوں نے راجہ اندر سے سارا حال کہا۔ اور یہ بھی پوچھا کہ شرادھ کرنے کے اصول کیا ہیں۔ اور پنڈوان سے کیا پھل پراپت ہوتے ہیں۔ اس وقت راج سبھا میں رشی سدھ کنر۔ گندھرب اور پتر بھی موجود تھے۔ وولو کے استفسار پر جواب دیا۔ جتنے استھان خراب ہیں وہاں شرادھ ترپن کرنا مناسب نہیں۔ جس جگہ پشو۔ پکشی ذبح کیئے جائیں۔ جہاں تیلیوں کا کولھو ہو۔ جہاں شراب کی کشید ہوتی ہو۔ یا جس مقام پر کسبیوں۔ کنچنیوں۔ بیسواؤں کے مکانات ہوں۔ شرادھ پر کیا منحصر ہے معمولی طور پر ایسے مقاموں سے گریز لازمی ہے۔ شرادھ کے دن مباشرت کرنا جائز نہیں۔ پتروں کی روحیں سخت مصیبت میں غرقاب ہوجاتی ہیں۔ لڑکے کی ولادت کے وقت بھی ناندی مکھ شرادھ کیا جاتا ہے۔ پتروں کی روحیں اس شرادھ سے ترجاتی ہیں۔ شرادھ کرنے سے پہلے ایک پنڈ پانی ڈال دے۔ اس پنڈ سے چندرماں خوش ہوتے ہیں اور پتروں کی تارش ہوجاتی ہے۔ دوسرا پنڈ برن دیوتا کو دینا چاہیئے۔ اسی طرح تیسرا پنڈ ندیا میں چھوڑنے سے اولاد کی ترقی ہوتی ہے۔ پتروں کا انش شرادھ کرنے اور شرادھ کہانے والے کے جسم میں آجاتا ہے۔ اس لیئے دیولوک استری پرسنگ منع کیئے گئے ہیں۔ ایک برتن میں پانی بھر کر یہ تصور کرنے کہ جملہ تیرتھ کرکشیتر۔ سمندر۔ گنگاجی۔ پشکر اور پربھاس چھیتر اس جل میں نواس کرتے ہیں۔ گھوڑے کی پیٹھ پہ ہاتھ پھیرنا اور گائے کے دم کے بال ... سے اشنان کرے جس میں

تیرتھوں کے جل کا آواہن کیا گیا ہے۔ پھر سٹرادھ کرے۔ گناہ چھوٹ جائیں گے۔ اگنی دیوتا کی پوجن کرنے سے اولاد زندہ رہتی ہے۔ آفتاب کے سامنے پیشاب کرنے سے ۸۶ برس تک پاپ نہیں چھوٹتا۔ جو لوگ بچھڑے کو اچھی طرح دودھ پلا کر سانڈ کر کے چھوڑتے ہیں ان سے پتر اور دیوتا خوشنود ہوتے ہیں۔ اماوس کے روز تانبے کے برتن میں تل اور جل سے ترپن کرنے والے دیوتاؤں اور پتروں کو خوش کرتے ہیں۔ دیپک دان سے پرلوک میں روشنی رہتی ہے +

ادھیائے ۲۰

دان دھرم کا اپدیش

بھیشم جی۔ اندر کی سبھا میں سدھ رشی گندھربوں نے سانڈ چھوڑنے کا مہاتم برنن کیا۔ راجہ اندر سری کرشن جی سے ملتمس ہوئے۔ اے ناتھ! آپ کن باتوں سے خوش ہوتے ہیں۔ آپ ترلوکی ناتھ ہیں۔ دیا ساگر۔ دیا ندھان آپ کا لقب ہے۔ آپ کے دہن مبارک سے وہ اصول سننا چاہتا ہوں جس میں ہم سبھوں کا ہت ہے +

کرشن بھگوان۔ جو لوگ برہمنوں کی ہدایت پر قدم بقدم چلتے ہیں۔ بید پاٹھی برہمنوں کی پوجن کرتے اور دان دیتے ہیں۔ پیپل پر جل چڑھاتے اور گائے کی پرستش کرتے ہیں۔ ایسے لوگ میرے بہت پیارے ہیں۔ جو لوگ پستہ قد (باون روپ) برہمن کی پوجا کرتے ہیں۔ گویا باون جی کی پرستش ہوتی ہے۔ باون اوتار نے تین قدم میں زمین و آسمان کی پیمائش کر لی تھی اور راجہ بل کو بر دان دیا تھا۔ باراہ روپ سے پرتھی لایا۔ سودرشن چکر سے دشمنوں کو ہلاک کرتا ہوں۔ جو شخص صبح و شام گئو کی پشت پر ہاتھ پھیرے۔ دودھ۔ دہی۔ گھی۔ سرسوں اور پھولوں کی زیارت کرے تانبے کے ظرف میں جل بھر کر سورج نارائن کو ارگھ دیوے اُس سے خوش ہوتا ہوں۔ خدمتی یا نمک۔ تیل بیچنے والے یا ناچ گانے کے شوقین برہمن کو دان دینا اور سرزمین میں تخم ریزی کرنا ہے۔ جو لوگ پتر اور دیوتاؤں کا بھاگ نکالتے ہوں یا برہمن کی استری پر ہاتھ چلاتے ہوں یہ لوگ نرک میں جاتے ہیں۔ جو بھادوں ماس کی ترےودشی کو مگھا نچھتر میں گھی ... پتروں ... برہمنوں کو کھلاتے ہیں اُنہیں بارہ سال

شرادھ کرنے کا پھل ملتا ہے۔ اسی طرح بشِشٹ جی نے برہما جی سے پوچھا جو لوگ
جگ کرنے کی سامرتھ نہیں رکھتے وہ کیا کریں برہما جی بولے۔ ماہ پوس کے رو ہنی نچھتر
میں اشنان کرکے چاندنی میں بیٹھ کر چاند کی طرف دیکھے۔ اُسے جگ کا پھل مل سکتا ہے۔
اماوس کے روز پیپل کے پتے توڑنا اور دتون کرنا منع ہے۔ جو عورت یا مرد اپنے گھر
کی صفائی نہیں کرتے صحن و دہلیز پر جھاڑو نہیں دیتے برتن نہیں مانجھتے یا جو اپنی عورت
سے محبت نہیں کرتے لات گھونسوں سے خبر لیتے ہیں۔ ایسوں کے گھر لکشمی نہیں جاتی۔
دیوتا اور پتر بھی سراپ دیتے ہیں۔ بشن بھگوان کا قول ہے کہ جو گئو رکھتا کرتے۔
پشکر تیرتھ کا نام لے کر اشنان کرتے۔ گوشت نہیں کھاتے غروب آفتاب
ہوتے ہی چراغ جلاتے ہیں۔ دن میں سونا عیب سمجھتے گوشت خوری سے
نفرت رکھتے ہیں۔ انہیں درشن دے سکتا ہوں۔ پتر۔ دیوتا بھی ایسے لوگوں
سے مسرور رہتے ہیں +

ادھیاے ۲۱

رشیوں کی زبانی دھرم کرم کے طریقے

دھوم رشی کہتے ہیں۔ ٹوٹی ہوئی چارپائی اور گھر کی صفائی نہ رکھنا فلاکت اور
ادبار کی نشانی ہے۔ مرغ اور کتا بھی پالنا ٹھیک نہیں +

جمدگنی جی فرماتے ہیں۔ جو لوگ کور باطن ہیں۔ جن کا دل صاف نہیں ہے۔ اُنہیں
جگ اور ہون کرنے کا پھل نہیں ملتا۔ برسات میں تل پانی میں ڈال کر جل دان کرنا
چاہیئے۔ بھوج ہر موسم میں جائز ہے۔ ببد پاٹھیوں کو لازم ہے کہ برہمنوں کے گھر
چراغ جلائیں۔ کنیاؤں سے بھوجن بنوانا اور اگن روشن کرانا جگ میں ممنوع خیال
کیا گیا ہے۔ دیوتا کنیاؤں کے بھوجن سے خوش نہیں ہوتے۔ لومس رشی کا مقولہ ہے
کہ پرائی استری مگن کرنے والے پتر شرادھ کے لائق نہیں۔ پتروں کی روح شرادھ
کرم سے خوش نہیں ہوتی۔ جو اور گھی کا دان دوادشی اور پورنماشی کے دن ضرور ہونا چاہیئے
اس دان سے چندرماں خوش ہوتے ہیں۔ روزانہ صبح اشنان کرکے تانبے کے برتن
میں روزانہ ترپن کرنے رشی اور گھی کا دان کرنے والے جگ کا پھل حاصل کرتے

میں۔ برہماجی کی نصیحت ہے کہ جو جیسا کرم کرتا ہے ویسا پھل ملتا ہے جن کے اعمال نیک ہیں اور بھلائی کے کام کرتے ہیں اُن کے خیر و ثواب کی فہرست سورج دیوتا کے پاس چترگپت جی مہاراج کی لکھی ہوئی موجود رہتی ہے۔ جب انسان دنیا سے رحلت کرتا ہے۔ پربت جس ملتی ہے اس وقت ان نیکیوں کا جن کی فہرست سورج دیوتا کے یہاں سے دیکھی جاتی ہے۔ جو گناہ کچھ پھل مرحمت ہوتا ہے۔ ترپن اور دیپ دان روزمرہ ہونا چاہیئے۔ جوتہ۔ چھتری۔ کپیلا گائے وغیرہ دان کی چیزیں ہیں۔ گئو دان اگر پشکر تیرتھ پر ہو تو نہایت انسب ہے۔ ہون روزانہ لازمی ہے۔ پانچ برت ہر مہینے رکھنا چاہیئے۔ اماوس۔ دوج۔ چودس۔ اشٹمی اور سنگرانت کے دن روزہ رکھنا اور دان دینا سورج دیوتا کے ہاں اپنا پن جمع کرنا ہے۔ چترگپت جی کا قول ہے۔ جل۔ دیپک۔ جوتا۔ چھتری۔ گئو کا دان جو لوگ کرتے ہیں جگ کے پھل حاصل کرتے ہیں۔ جل دان کرنے والا پرلوک کے دشوار گذار راستے سے (جہاں آفتاب کی تمازت سے زبان جھلسی جاتی ہے) بآسانی گذر جاتا ہے۔ یعنی اُس کو پیاس کی شدت اور آفتاب کی گرمی محسوس نہیں ہوتی۔ آب سرد پینے کے لیئے۔ ٹھنڈی ہوا کھانے کے لیئے موجود رہتی ہے۔ دیپک دان سے تاریکی کی اذیتیں نہیں ہوتیں۔ گئو دان بے ترنی ندی سے پار اتار دیتا ہے۔ جوتے کے دان سے راہ کی تکلیفیں نہیں ہوتیں۔ کانٹوں کے فرش پر چلنا آسان ہو جاتا ہے روشن دہکتے ہوئے انگاروں کی تپش سے پاؤں نہیں جھلستے۔ چھتری دان کڑی دھوپ سے نجات دلاتا ہے۔ غرضیکہ ان دانوں سے دنیا میں جس اور پرلوک میں آرام ملتا ہے۔ اسی طرح پانچ گناہ ایسے ہیں جن کی نہ مغفرت ہے نہ کفارہ۔ گائے کی قربانی۔ برہمنوں پر اذیت۔ پراستری گمنی۔ احکام شاستر اور رشیوں کے مقولوں سے انحراف۔ عورت کی کمائی سے بسر اوقات ان جرائم کے مرتکب اشخاص دوزخ کی آگ میں جلائے جاتے ہیں۔ یا نرک میں پڑے رہتے ہیں۔ خون اور پیپ غذا ہوتی ہے۔ گناہگاروں کے لیئے وہ راستہ جو اوپر بیان ہو چکا ہے سخت تکلیف دہ ہے ؛

ادھیائے ۲۲

دیوتاؤں کی زبانی دھرم کا اپدیش

جکش۔ جو عورت سے ہمبستر ہو کر اشنان نہیں کرتے یا کھانا کھا کر منہ صاف نہیں کرتے یا بول و براز کے بعد ہاتھ پاؤں نہیں دھوتے بغیر جگ کئے گوشت خوری کرتے درخت کے نیچے رات کو سوتے۔ یا الٹی چارپائی پر آرام کرتے۔ سرہانے کی جگہ پاؤں یا پاؤں کی جگہ سرہانہ کرتے ہیں۔ پانی میں تھوکتے ہیں۔ ایسے لوگ ہم سے آزار پاتے ہیں۔ جو لوگ اشنان کر کے چندن یا رولی کا تلک لگاتے گھی۔ دہی دیکھتے۔ گوشت خوری نہیں کرتے ان کو ہمارے دوت نہیں ستاتے ہیں۔ جن کے گھروں میں ہر وقت اگن دیوتا کا پاس ہے وہاں راچھسوں کا پھیرا نہیں ہوتا۔ جو شخص کرشن پکش اشٹمی کے دن پنچمترا اسلئے کھاتے ہیں چاول گوڑ میں پکا کر سیاہ کپڑے میں باندھ کر یا بنی پر پہنچاتے ہیں انہیں سانپوں کا گزند نہیں ہوتا ہے۔

مہادیو جی۔ جو گائے کے لئے دانہ اور ہری ہری گھاس جمع کرتے ہیں اور پیٹ بھر کھلاتے ہیں۔ رات دن ایک دفعہ بھوجن کرتے ہیں۔ ثواب دارین حاصل کرتے ہیں۔ دیکھو! گائے کی پرستش مجھے بہت مرغوب ہے۔ بچھڑوں کو اچھی طرح رکھتا ہوں نادیا سواری میں ہے۔ گائے کا پوجا پرم دھرم ہے۔

سوامی کارتک جی۔ جو مٹی بیل یا نادیے کے سینگوں سے اکھڑتی ہے اگر تین دن تک بدن پر ملی جائے اور اشنان کیا جائے تو تمام گناہ یک دم سے زائل ہو جائیں۔

اسونی کمار۔ دیوسماج میں دھرم کے بارے میں جس قدر باتیں ہوئی ہیں۔ اگر انسان انہیں سنیں اور ان پر کاربند ہوں تو سیدھا سرگ میں نواس ہو۔

بھیشم جی۔ اے راجہ یہ اتہاس بیاس جی کی زبانی سنا تھا۔ آپ کے پاس بیان کیا گیا۔ خوش اعتقاد لوگ وہی ہیں جنہیں بھگونت کے چرنوں میں پریت ہے گرو نندا نہیں کرتے ان پر معتقد رہتے ہیں گرو کے حکم سے انحراف نہیں کرتے۔ ایسوں کے سامنے یہ کہنا پرلوک اور دھرم کا سنبھالنا ہے۔ جو شخص خود مختار ہیں کسی کا کہنا نہیں مانتے بزرگوں کی خدمت نہیں کرتے۔ نرگن اور سگن میں بھید سمجھتے ہیں۔ ان کو یہ کتھا سنانا گناہ [illegible]

ادھیائے ۲۳

پرائشچت یعنی کفارۂ عذاب کے اصول

راجہ جیدھشٹر۔ اگر برہمن۔ چھتری یا ویش ہوکر شودروں کے یہاں بھوجن کرے تو اس کا کفارہ ہو سکتا ہے +

بھیشم جی۔ اگر برہمن ہے۔ چھتری یا ویش کے یہاں مدعو ہو تو مضائقہ نہیں۔ مگر شودر کے یہاں بھوجن کرنا کسی طرح جائز نہیں۔ شودر کا ان کھانے سے جب تک پرائشچت نہ کر لیا جاوے پوتر نہیں ہوتا۔ ایسے برہمنوں کا شرادھ میں بھوجن کرانا منع ہے۔ جب تک وہ ہون نہ کرے برت کرے۔ سورج نرائن کی اشتتی کا پاٹھ ہو تب کہیں شدھ ہو سکتا ہے زناکار یا نمک۔ تیل۔ گوڑ۔ گھی کا بیوپار کرنے والے لوگوں کے یہاں وید پاٹھی برہمن کو بھوجن نہ کرنا چاہیے چھتری کا دھرم ہے کہ گئو۔ برہمن کی رکھشا کرے۔ دھرم کے خلاف چلنے والے چھتریوں کے یہاں بھی کھانا برہمن کو مناسب نہیں۔ یہی حال ویش کا بھی ہے۔ چھتری ویش کے یہاں اور ویش چھتری کے یہاں کھا سکتے ہیں۔ شودر کے یہاں دونوں کو منع ہے اگر کھا لیویں اور پرائسچت نہ کریں تو چوہے کی جون ملتی ہے۔ امانت میں خیانت کرنیوالے وید کے غلط معنے لگانے والے کسی کی دھرم دہرم سے منکر ہونیوالے دوسرے جنم میں مخنث ہوتے ہیں سانہیں چاہیے کہ پندرہ روز گائتری جپ کریں یہی ان کا کفارہ ہے۔ برہمن اور چھتری اگر ایک تھالی میں کھالیں۔ تو ان کا برہم نشٹ جاتا رہتا ہے۔ چھتریوں کا دھرم ہے کہ برہمن کی آسائش کے لیے خود تکلیف اٹھائیں۔ اور ان کے عیش کا سامان بہم پہنچائیں راجہ شوی نے برہمن کے لیے جان دینا گوارا کیا۔ نرپرون نے اپنا بیٹا برہمن کی نذر کر دیا راجہ انت دیونے بشنشٹ جی کے لیے اپنی کنیاں وقف کر دی۔ سری رام چندر جی نے ہزار ہا جگ کیے اور بے شمار روپیہ برہمنوں کے ارپن کر دیا راجہ نرگ نے اپنا راج برہمن کو دے ڈالا۔ پرسرام جی نے روئے زمین کا دان دیا راجہ کرن نے اپنی کنیاں انگرا رشی کو دیدی میتری راجہ نے اپنی رانی بشنشٹ جی کی خدمت کو متعین کر دی۔ برہمنوں کی خدمت سے بڑے بڑے پھل ملتے ہیں +

اور بھیم وارجن بھائیوں کے ساتھ مکان پر واپس آئے +

ادھیائے ۲۴

کرشن بھگوان اور شیوجی کا سمباد یعنی تذکرہ

علے الصباح نت نیم سے فرصت کرکے کرشن بھگوان اور مہاراجہ جدھشٹر - بھیم وارجن معہ راجہ دھرتراشٹ اور بھائیوں کے بھیشم جی کے درشنوں کے واسطے گئے اور ڈنڈوت پرنام کے بعد اپنے اپنے آسنوں پر بیٹھ گئے +

بھیشم جی - (کرشن بھگوان سے نمسکار کرکے) ہے گوبند! ہے مادھو! کال نزدیک آگیا ہے - روح قفص عنصری سے پرواز کیا چاہتی ہے - آپ کی دیا سے امید ہے کہ مرتے وقت یہ موہنی مورت سامنے رہے اور میری جان نکلتی ہو - بڑے بڑے سدھیوں - رشیوں کو جو تمام عمر ریاضت کرتے - کیرتی بھجن گاتے گزار دیتے ہیں ان کو یہ گت نہیں مل سکتے - مگر سچا پریم اور پاک محبت رکھنے والے آپ کے درشنوں سے ضرور کرتارتھ ہو جاتے ہیں - تو کیا یہی بدنصیب آپ کی زیارت سے محروم رہ جائے +

کرشن بھگوان - بہت اچھا آپ کی کامنا پوری ہوگی +

بھیشم جی (راجہ جدھشٹر سے) آپ کیا چاہتے ہیں - اب کس کا اپدیش ہو +

راجہ جدھشٹر - پتامہ جی - کرشن بھگوان کی مہما سننا چاہتا ہوں - فی زمانہ آپ کی مثال گیانی کوئی نظر نہیں آتا +

بھیشم جی - ایک وقت کرشن بھگوان کو بارہ برس تپ کرتے گزر گئے - نارد جی - دیول - بیاس - دھوم - کشیپ رشی اپنے اپنے چیلوں کے ساتھ مہاراج کے درشنوں کے لئے آئے اور حسبِ استطاعت کرشن بھگوان کی پوجن کی - اکثر رشی درختوں کے نیچے آسن لگاکر اپنے اپنے ریاضت کی بڑائی کرنے لگے - اس اثنا میں ایک شعلہ کرشن بھگوان کے منہ سے برآمد ہوا - چاروں طرف آگ لگ گئی - درخت - پھل - پھول - چرند پرند - چوپائے پڑے جلنے لگے - واویلا مچ گیا - وہ شعلہ جوالہ بھڑکتا ہوا کرشن بھگوان کے چرن چھوکر پھر منہ میں سما گیا - اور کرشن بھگوان کے دریائے رحمت نے ایسا جوش مارا - کہ وہ جنگل پھر جوں کا توں ہرا ہو گیا - جانور پکشی سب زندہ ہو گئے - تمام رشی منی بھچک ہو گئے - رونگٹے کھڑے ہو گئے - کرشن بھگوان

کے اس اعجاز سے ایسے متحیر ہوئے کہ کسی کو اپنی خبر نہ رہی سب پریم میں ڈوب گئے۔ ہوش آتے ہی بسوروپ بھگوان کی استتی کرنے لگے۔ ہے پرشوتم ہے پرماتما۔ آپ جگت کے کرتا ہیں پالن اور ناش کرنے والے آپ ہی ہیں۔ آپ واحد لاشریک ہیں۔ آپ کی مثال تینوں لوک میں کوئی دیوتا نہیں۔ حیوانات۔ نباتات۔ جمادات وغیرہ میں آپ ہی کا جلوہ نظر آتا ہے سب دیوتاؤں کے دیو ہیں۔ آفتاب۔ ماہتاب۔ سیارے آپ ہی کے آگیاکاری ہیں ہم کو آپ کے اس نظارے سے حیرت ہوئی یہ کیا معاملہ ہے +

کرشن بھگوان۔ (مسکراکر) یہ آگ کا شعلہ نہ تھا۔ بلکہ بشنو تو تھا۔ دل میں آرزو ہوئی کہ میری طرح کا لڑکا میرے گھر پیدا ہو۔ اس خیال کے آتے ہی یہ شکت بشن جی کے پاس مجھ سے نکل کر پہنچی۔ اور پھر بشن بھگوان کی اجازت سے میرے پاس آئی۔ اس میں حیرت کی کونسی بات ہے۔ تم سب۔ ماضی۔ حال۔ استقبال کے جاننے والے وانندہ بید ہو۔ تمہیں استعجاب اور حیرت سے کیا سروکار۔ اگر تم نے کوئی نئی بات دیکھی ہو تو بتلاؤ +

بعضے رشی اُن میں سے وید منتر پڑھ کر کرشن بھگوان کی پوجا کرنے لگے۔ بعض ان کے جمال جہاں آرا سے ایسے موہت ہوئے کہ ان کا دل ہی اس کے مزے اٹھا رہا تھا بعضوں نے اپنی عمر میں جو عجائبات دیکھے تھے اس طرح بیان کرنے لگے۔ ایک بار ہم سب تیرتھ جاترا کرتے ہوئے ہمالیہ پہاڑ پر پہنچے نارد جی بھی ساتھ تھے۔ ہم سبھوں نے نارد جی سے درخواست کی کچھ بھگوت بھجن کی باتیں ہوں۔ یا جو کچھ واقعات آپ کے پیش نظر ہوتے ہوں اُن کا اعادہ فرمائیے +

نارد جی۔ ایک بار ہماچل پربت کی گشت کرتے ہوئے کیلاش پربت پر پہنچا شیوجی کے درشن ہوئے رنگ رنگا اپسرائیں شیوجی کے بھجن گا رہی تھیں۔ اندر۔ برن۔ کوبیر۔ پون۔ اگن۔ بسویدیوا دیوتا بھی موجود تھے۔ شیوجی مہاراج پہاڑی کی ایک چٹان پر جن کی لطافت اور خوبصورتی بیان سے باہر ہے۔ براجمان تھے جمال مبارک کی تعریف ہو نہیں سکتی۔ خوشنما پھولوں کی طرح اُن کا بدن دیدۂ روشن کنول کی طرح کشادہ۔ ایک آنکھ پیشانی پر ہلال کی طرح منوّر۔ فرق مبارک پر سبز رنگ جٹاؤں کا جوڑ بندھا ہوا۔ آبدار زنار گلے میں پڑا ہوا۔ پیتامبر زیب جسم واسوں کو سکھ دینے والے پاپیوں کو بھگے دلانے والے ہری نام رٹ رہے تھے۔

سدھ رشی شیوجی کی پوجن میں معروف تھے اور مہارانی بھی شیوجی کے ساتھ

براجمان تھیں۔ جن کے ہاتھ میں گنگا جل سے بھرا ہوا سونے کا گلاس تھا۔ سری شیوجی کے جسم مبارک سے بہت سی ندیاں نکل کر سامنے کھڑی ہوئی استت کر رہی تھیں۔ اُماں جی نے شیوجی کی آنکھ پر ہاتھ رکھا۔ پہاڑ پر تاریکی پھیل گئی۔ شیوجی نے دوسری آنکھ کھول دی۔ سارا پہاڑ جگمگا اُٹھا۔ اور تیسری آنکھ کھلنے سے تمام پہاڑ پر آگ لگ گئی۔ درخت۔ گھاس حتٰے کہ جانور تک جل گئے۔ اماں جی یہ کیفیت دیکھ کر سہم گئیں۔ ہاتھ جوڑ کر بنتی کی۔ دیوؤں کے دیو مہا دیو کرپا کیجئے۔ شیوجی نے تیسری آنکھ بند کر لی اور ترحم آمیز نظر ڈال کر پہاڑ کو سرسبز کر دیا۔ پشو۔ پکشی زندہ ہو گئے +

اُماں دیوی۔ یہ اندھیرے سے اُجالا کیا تھا اور پہاڑ پر شعلہ فشانی کیسی +

شیوجی۔ عورت ناقص العقل ہوتی ہے۔ تم نے ایک آنکھ بند کر دی تاریکی چھاگئی دوسری کھولی روشنی ہو گئی۔ تیسری آنکھ میں یہ وصف ہے کہ اس کے کھلتے ہی ساری پرکرتی بھسم ہو جاتی ہے۔ اُس کا ایک ذرا سا پربھاؤ تھا۔ تمہاری التجا سے میں نے تیسری آنکھ بند کر لی اور رحم کی نظر سے پہاڑ کو دیکھا وہ سرسبز ہو گیا +

اُماں جی۔ آپ کا گلا کیوں سیاہ ہے اور چار منہ آپ کے کب سے ہوئے۔ بیل کی سواری کیوں ملحوظ ہوئی؟

شیوجی۔ سنکر کی پیراتھنا سے برہما جی نے رمبھا نام ایک طرحدار عورت پیدا کی۔ جو اُس کا حُسن دیکھتا فریفتہ ہو جاتا۔ رمبھا ایک دن میرے پاس آئی۔ پوجن کی اور طواف کر کے سامنے کھڑی ہو گئی۔ وہ ایسی حسین اور صاحب جمال تھی کہ اُس کے حُسن دلاویز کی زیارت کے لئے میں نے اپنے چار منہ بنائے۔ اور مجھے بار بار سر پھیرنے اور آنکھ اٹھانے کی تکلیف گوارا نہ کرنا پڑی جب سے میرے چار منہ ہیں۔ مشرق رویہ منہ سے اندر کا راج کرتا ہوں اور شمالی جانب جو چہرہ ہے اُس سے تمہارے ساتھ بھوگ بلاس ہوتا ہے مغرب کی طرف کے رخ سے کل کائنات میرے اقدام فیض سے سرسبز رہتی ہے۔ اور دکھن کے مکھ سے سنسار کا ناش ہوتا ہے۔ قیامت کے وقت تیسری آنکھ کھلتی ہے۔ تب پرلے ہو جاتی ہے۔ ایک وقت مجھی کی چاہ کرنے والے راجہ اندر نے مجھ پر بجر لگایا اُس بجر کی ضرب سے میرا حلقوم سیاہ ہو گیا۔ بیل کی سواری اس لئے پسند ہوئی۔ جس وقت برہما نے گائے بیل کی آفرینش کی تو بچھڑوں کے منہ سے دودھ پینے کے وقت

تمام جھاگ میرے سر پر گرا۔ مجھے غصہ آگیا۔ غصے کی آگ سے گائے بیل جلنے لگے
برہما جی منکسر المزاج ہو گئے۔ خوشامد کی۔ ایک طویل القامت فربہ اندام بیل میری نذر
کیا برہما جی کی محبت سے مجبور ہو کر بیل لینا پڑا جب سے یہ بیل میری سواری میں ہے۔
تینوں لوک میں ایسا بیل دکھائی نہیں دیتا۔ میرے بہت پسند ہے +

ادھیائے ۲۵

اُماں نپ مہادیو اور اُماں جی کا اتہاس یعنی ذکر متقدس

اُماں جی پوچھتی ہیں۔ پران پیارے شیو جی کرپا کر کے یہ تبلائیے کہ آپ اچھے اچھے
استھانوں کو چھوڑ کر مرگھٹ مسانوں میں کیوں بود و باش رکھتے ہیں۔ جہاں ہڈیوں
لاشوں کا انبار رہتا ہے +

اُماں پت۔ تمام عالم گشت کر کے دیکھ چکا۔ میری مرضی کے موافق کوئی جگہ اس سے بہتر
نہیں نکلی۔ اس لئے مسان ہی مسکن کے لئے غنیمت سمجھا میرے قیام سے یہ جگہ پوتر ہو گئی +

اُماں جی۔ نارائن جی کو کون سا تپ پسند ہے۔ کس ریاضت سے خوش ہوتے ہیں عابد
لوگ بہت طرح کے تپ کرتے رہتے ہیں مگر یہ نہیں معلوم کہ ایشر کس میں خوش ہے +

جتنے رشی منی موجود تھے۔ اُماں جی کی اس بات سے بہت محظوظ ہوئے۔ برہما جی نے
جواب دیا کہ سچ بولنا۔ جڑ چیتن کو آزار نہ پہنچانا۔ سب پر رحم کی نگاہ رہنا۔ انفاس بیجا پر
قابو رہنا۔ حسب مقدور خیر و ثواب کرنا۔ فانی چیزوں پر دل نہ لگانا۔ امانت میں خیانت
نہ کرنا۔ گوشت خوری سے اجتناب رکھنا۔ بہترین عبادت یہی ہے۔ جو لوگ مکت کے خواہشمند
ہیں ان باتوں پر عمل کرنا لازمی سمجھیں۔ برہمن بید خوانی کرے۔ جگ اپویت۔ احکام
شاستروں کی پابندی چھتریوں اور ویشوں پر فرض کی گئی ہے ایسے ہی لوگ برہمنی کے
دیوتا کہے جاتے ہیں۔ چاروں برنوں کی مفصل کیفیت پہلے بیان ہو چکی ہے۔ وہی دنیاداروں
کا جیون چرتر ہے اُس پر عمل کرنے سے دین و دنیا میں آرام ملتا ہے +

ادھیائے ۲۶

شیو جی کی زبانی گرہست آشرم کے نیم

پاربتی جی نے پوچھا کس کرم کرنے سے برہم لوک سرگ لوک - بیکنٹھ لوک ملتا ہے +
مہادیوجی - گرہستی لوگ پاک وصاف رہیں - صبح وشام اشنان کر کے سندھیا کریں -
روزانہ ہون ہوں - غریب محتاجوں کو بھوجن کرائیں - دان دیں - تیرتھ برت کریں -
حاملہ عورت سے ہمبستر نہ ہوں - محبت آمیز باتیں زبان سے نکلیں - بزرگوں کی رسم
برقائم رہیں - ایسے اشخاص برہم لوک جاتے ہیں - جو لوگ برت رکھتے ہیں کسی کو آزار
نہیں پہنچاتے - سچ بولتے ہیں - ان کا استھان گندھرب لوک ہے (ناگ لوک کی عورتیں
نہایت حسین ہوتی ہیں - یہ بھی دیوتاؤں کا لوک ہے) - ناگ لوک میں ایسے شخص جاتے
ہیں جو آٹھ ماہ تپ کر کے چار مہینے برسات میں معمولی طور پہ گذارہ کرتے ہیں - جو گھاس
پھل پھول جنگلوں میں کھاکر عمر بسر کرتے اور نارائن کے بھجن میں مگن رہ کر دونو جنم
سپھل کرتے ہیں - ایسوں کو اندرپوری ملتی ہے - جو منش جنگل یا پہاڑ پہ بن کے
پھول پھل کھاکر ہری بھجن میں مشغول رہتے ہیں - بارہ برس پنچ اگن تاپ کر ایشر
کا دھیان کرتے ہیں - وہ سرگ جاتے ہیں - کچھ مدت سرگ میں رہ کر پھر انسانی جامہ
ملتا ہے - راجہ مہاراجہ ہوتے ہیں - جوگ سے راج ہوتا ہے - اور راج سے جوگ ہے +
بارہ برس زمین پر سونے سے ہاتھی گھوڑوں کی سواری عمدہ عمدہ مکانات -
سونے چاندی کے پلنگ مخملی بستروں سے سجے ہوئے آرام کے لئے ملتے ہیں - جو
انسان روزہ کی حالت میں جسم چھوڑ دے وہ بے کم وکاست سرگ پاتا ہے پہاڑوں
تیرتھوں پر پیدل چلنے سے سرگ ملتا ہے - اگنی تاپنے والے اگن لوگ میں آرام
کرتے ہیں - شودر ہو کر اچھے کرموں کا ادھکاری ہو تو اگلے جنم میں دھن دان ویش
ہوگا - اور ویش شبھ کرم کرے تو چھتری اور چھتری کے کرم اچھے ہوں تو برہمن
کا جامہ ملتا ہے +

ادھیائے ۲۷

شیوجی اور پاربتی جی کا مکالمہ

پاربتی جی - دنیا میں سب طرح کے جو پیدا ہونے کا کارن کیا ہے - بعضے خوشرو
خوبصورت ہوتے ہیں اور بعضے بدشکل کریہہ منظر - اکثر تنومند اور اکثر دائم المرض ہوتے

ہیں بعضے کم عمر اور بعضے پوری عمر پاتے ہیں۔ بعضے غریب محتاج اور بعضے تونگر ہوتے ہیں۔ اُن کے اسرار سے آگاہی چاہتی ہوں +

شیوجی۔ اپنی اپنی کرنی پار اُترنی یہ مسئلہ ہے۔ جو وید پڑھتے پڑھاتے غریبوں کو بھوجن ننگوں کو کپڑا۔ محتاجوں کو روپیہ پیسہ دیتے ہیں۔ وہ خوش رہ کر پوری عمر پر پہنچے ہیں۔ جن کا پیشہ دیا کرنا کسی کو گزند نہ پہنچانا ہے۔ برہمن اور دیوتاؤں کی پوجن کرتے ہیں ایسے لوگ دولتمندوں کے یہاں جنم لیتے ہیں۔ اسی طرح جو لوگ صاحب مقدور ہیں مگر فقیروں ہمسایوں پر اُن کی ذات سے فیض نہیں پہنچتا۔ پرائی عورتوں کو نگاہ بد سے دیکھتے ہیں۔ ایسے آدمی کچھ مدت نرک میں پاس کر کے پھر کنگالوں بھیک منگوں کے یہاں جنم لیتے ہیں۔ دائم المریض رہتے ہیں۔ اندھے۔ لولے۔ لنگڑے ہو کر بڑی مصیبت سے عمر پوری کرتے ہیں +

پاربتی۔ گنگا۔ گوداوری۔ جمنا۔ سندھ۔ سرستی۔ جہلم۔ چناب۔ راوی۔ بیاس وغیرہ شریر دھارن کئے میرے ہمراہ ہیں۔ اُن کی خواہش ہے کہ جگت پتا شیوجی مہاراج ان میں اشنان کریں۔ اُن سے بھی پتی برت کا حال پوچھئے +

شیوجی۔ یہ ندیاں استری ہیں۔ تم سے محبت کرتی ہیں۔ تمہارا اور میرا جسم ایک ہے۔ تم میری اردھنگی بھواتی ہو۔ تم ہی ان سے پتی برت دھرم پوچھو +

پاربتی جی پہلے گنگا جی سے مخاطب ہوئیں۔ گنگا جی بولیں +

گنگا۔ اے جگت جننی! جو استری اپنے پت کو ایشر روپ سمجھے خاوند کی خدمت میں کوتاہی نہ کرے۔ ہمیشہ پاک وصاف رہے۔ عمدہ پوشاک اور سفید کپڑے پہن کر سندر روپ سے (یعنی سنگار کر کے) پت کے پاس جاوے۔ خاوند بھی اُس کی موہنی صورت پر شیدا ہو کر کبھی اُس سے دربچن نہ بولے جان سے بڑھ کر استری سمجھی جاتی ہے۔ جو پت کہے وہی کرے۔ علی الصباح اپنے خاوند سے پہلے اُٹھے۔ مکان صاف ستھرا رکھے۔ اشنان پوجا کر کے بھوجن بنائے۔ محبت سے کھلائے۔ اپنے خاوند کے سوا دوسرے مرد پر نگاہ نہ ڈالے۔ استری کو اپنے پت کے سوا کسی کی پوجن درست نہیں۔ خدمتگاروں کو دربچن نہ کہے۔ ایسی عورتیں عصمت و عفت کی دیویاں ہیں ان سے تمام خاندان کی آرائش ہو جاتی ہے +

شیوجی مہاراج گنگاجی کے استری دھرم بیان کرنے سے بہت مسرور ہوئے رشی منی اور دیوتے جو موجود تھے سب کو گنگاجی کی باتیں پسند آئیں۔ برہماجی نے گنگاجی کی تعریف کی +

ادھیاے ۲۸

نارائن جی کی مہماں یعنی عظمت شیوجی کی زبانی

رشیوں نے مہادیوجی سے پرارتھنا کی کہ آپ کے مکھاربند سے ہری نارائن جی کی مہماں سنا چاہتے ہیں +
شیوجی۔ باسدیوجی برہماجی سے بھی بڑے ہیں۔ کل کائنات کے پیدا کرنے والے پالن کرنے والے ہیں میری ابتن بھی باسدیوجی کی متنک سے ہے۔ دیوتا رشی پرشوتم بھگوان کے رونیں سے پیدا ہوئے جب پرتھی پر ادھرم پھیل جاتا ہے۔ گناہوں سے تمام دنیا مخلوط دکھائی پڑتی ہے۔ دیوتاؤں اور رشیوں سے کائنات کی صفائی نہیں ہو سکتی۔ دھرم کرم بالکل مفقود ہو جاتا ہے۔ تب اماں پت سوامی منش شریر دھارن کرکے پاپی دشٹوں کو مارتے ہیں۔ سودرشن چکر سے سنگھار ہوتا ہے۔ دھنش۔ کھڑگ۔ بجر۔ سارنگ آپ کے ہتھیار ہیں۔ آپ کے اوتار سے ویدوں کی مرجاد قائم رہتی ہے۔ میرے کل میں انکھ اُس کا بیٹا پترسردھا اُس کی اولاد میں سنک اور سنک کا لڑکا ججات اور ججات کا پوتا سور۔ سور کا بیٹا بسدیو بڑا مخیر اور فیاض پیدا ہوگا۔ بسدیو کے لڑکے سری باسدیوجی اوتار دھارن کرینگے۔ باسدیوجی جراسندھ۔ سسپال وغیرہ راجاؤں کو مار کر ہزاروں بیوہ استریوں کو قید سے چھڑا کر دوارکاجی میں باس کرینگے۔ باسدیوجی میرے پرم بھگت ہونگے۔ میری پوجن کرینگے۔ جب تک دنیا میں باسدیو اوتار رہیگا۔ دھرم کرم آچار قائم ہونگے۔ ویدپاٹھ ہوگا۔ نارائن کے جپ سمرن میں لوگوں کی طبیعت لڑیگی۔ بھگتوں کا دکھ دور ہوگا۔ باسدیوجی کے بڑے بھائی بلبھدر جو رام اوتار میں چھوٹے بھائی تھے ششیش ناگ کا اوتار دھارن کرینگے جن کا نام اشٹ بھی ہوگا۔ جن کی طاقت اور زور کی حد نہ ہوگی گویا کرشن اور بلبھدر دونو ایک جان دو قالب ہونگے۔ اُن کے درشن گویا برہما۔ بشن مہیش کے درشن ہیں۔ کیونکہ یہ تینوں سروپ کرشن بھگوان کے سروپ ہیں۔ اے رشیو! دیوتو! کرشن بھگوان کی پوجن سے تمہارا اُودھار ہوگا۔ اُنہیں کے نام

سے بیڑا پار ہوگا۔ اُن کے گُن گاؤ۔ ہری بھجن کرو۔

شیوجی نارائن جی کے اوتاروں کا ذکر کر رہے تھے۔ کہ آسمان پر ابر تیرہ و تار چھا گیا۔ بجلی کوندھنے لگی چھما چھم مینہ برسنے لگا۔ گویا نارائن جی اپنی استتی سن کر پرسن ہو گئے۔ دریائے رحمت جوش میں آگیا۔ نارائن کی خوشی سے پانی برستا ہے۔ تھوڑی دیر بعد تاریکی جاتی رہی۔ روشنی ہو گئی۔ پھر سب رشی منی دیہ دھاری ندیاں رخصت ہو کر چلی گئیں۔ صرف مہادیو اور پاربتی اپنے گنوں کے ساتھ رہ گئے۔ جو رشی منی بھیشم پتامہ کے پاس بیٹھے تھے۔ کرشن بھگوان کی استتی کرنے لگے۔ آپ کے درشن دُرلبھ ہیں۔ آپ کی کرپا سے درشن ہو گئے۔ بیکنٹھ کا سکھ آپ کے درشنوں سے حاصل ہو رہا ہے۔ دل یہی چاہتا ہے کہ آپ ہی کے ذکر و اذکار میں وقت صرف ہوتا رہے ترلوکی ناتھ۔ دین دیال آپ ہی سارے سنسار کے پیدا کرنے اور پالنے والے ہیں۔ آپ کو پتر کی آرزو ہے۔ ہم آشیرواد دیتے ہیں کہ آپ کے ایسا لڑکا پیدا ہو جیسی کہ آپ کو ہوس ہے۔ تمام عالم میں اُس کا جس اور پراکرم زباں زد رہیگا۔

ادھیائے ۲۹

کرشن بھگوان کے گنانباد یعنی اوصاف حمیدہ کا ذکر

بھیشم جی۔ (راجہ جدھشٹر سے) جب وہ رشی منی کرشن بھگوان کی استتی کرکے چلے گئے اور کرشن بھگوان ودکا پدھارے۔ رکمنی جی کے بطن سے سری پردومن جی کا جنم ہوا۔ جن کی بانکی صورت۔ موہنی مورت پر انسان کا دل ہاتھ سے جاتا رہتا ہے چہرے پر جلال جادو بھری مست آنکھیں غضب کی چتون۔ روشن ماہتابی چہرہ گیسوؤں کا جال بچھائے عابدوں مرتاضوں کا دل پھانس رہا ہے۔ عورت مرد کوئی ہو ممکن نہیں جو ایک بار دیکھ لے اور محو نہ ہو جائے۔

پرماتما کرشن بھگوان تینوں لوک کے مختار ہیں۔ تمہاری خوش نصیبی اور پُرب جنم کا پھل ہے۔ جو کرشن بھگوان ہمعصر ہو کر تمہارے سکھا اور متر ہوئے۔ انہیں کی وجہ سے مہابھارت میں فتح حاصل ہوئی۔ ۳۳ دیوتاؤں کا باس (؟) کرشن بھگوان

کے جسم مبارک میں رہا کرتا ہے۔ دیوتاؤں کی رکشیا کرنا آپ کا دھرم ہے مدھ سودن نام اسی وجہ سے پڑا راج پاٹ جو کچھ ثروت حاصل ہوئی ہے اُنہیں کے سبب سے۔ اُن کی تعریف میں جن و ملک بھی عاری ہیں۔ دیوتا بھی رموز اور اسرار سے نابلد ہیں۔ درجودھن جاہل مطلق تھا جو مہاراج کو نہ پہچان سکا۔ باوجودیکہ کئی مرتبہ اپنا جلوہ دکھایا پھر بھی اپنے فعلوں سے باز نہ آیا۔ میں نے بھی بارہا سمجھایا لیکن وہ ہٹ کا پکا اور ضدی تھا۔ ایک نہ مانی۔ انسان کی کیا طاقت ہے جو آپ سے برسر پرخاش ہو کر بازی لے جائے۔ دیوتے تو سامنا کرنے سے جھجکتے ہیں۔ ارجن کے سارتھی کی خدمت اپنے ہاتھوں میں لی۔ جمال جہاں آرا کا جلوہ سبھا میں دکھلایا تو بھی اُس مت مند کی آنکھیں نہ کھلیں۔ آخر کار نتیجہ یہی ہوا۔ کہ سودرشن چکر کی آگ میں ہا اچھوہنی دل بھسم ہو گیا ارجن نر کا اوتار ہے۔ اور کرشن بھگوان نارائن ہیں۔ میں کیا اور میری عقل ہی کیا جو شان کبریائی کی توصیف میں زبان کھول سکوں۔ شیش شاردا اُن کے بھیدوں کو نہیں پا سکتے۔ میری موت آگئی تھی۔ دانستہ کال کے منہ میں چلا آیا۔ اے راجن آپ کے سلوک سے پشیمان ہوں۔ آپ کی تعریف میں زبان لال ہے۔ بار احسان سے سر اُٹھ نہیں سکتا۔ آپ ہی کی بدولت آج تیروں کے فرش کو دائمی راحت سمجھتا ہوں۔ آپ نے بڑا احسان کیا کہ مجھ ایسے اگیانیوں سے زمین پاک کردی آپ ذرا بھی قصوروار نہیں ہیں۔ شدنی یونہی تھی۔ اے دھرم پتر! میری وعظ یہی ہے۔ کہ کرشن بھگوان کے چرنوں سے لو لگاؤ۔ وہی تمہارا رنج و غم دور کر دینگے۔ اُن کی ہدایت پر کاربند رہنا۔ عدول حکمی نہ کرنا۔ معرکۂ جدال و قتال میں مرنے سے سورگ ملتا ہے۔ پس اُن لوگوں کا افسوس کرنا بیجا ہے۔ جو رن بھوم میں کٹ مرے۔ رعیت کی دیکھ بھال کرو۔ راج بھوگو۔ جو قابل سزا ہیں انہیں سزا دو جو لائق مغفرت ہیں۔ اُن کے خون گرانے سے باز آؤ۔ شیوجی۔ پاربتی جی کا اتہاس جو سنایا گیا ہے یاد رکھو جو لوگ اس اتہاس کو سنتے ہیں۔ دلی مراد پاتے ہیں +

ادھیائے ۳۰

نر نارائن کی کتھا

بھیشم جی۔ کرشن بھگوان ارجن کو ساتھ لے کر بدریکا شرم گئے۔ اور دس ہزار برس تپ کیا۔ نر ارجن ہے اور نارائن کرشن چندر ہیں۔ بیاس جی اور نارد کی زبانی یہ حال سن چکا ہوں اور اپنی آنکھوں سے بھی دیکھ لیا کہ کرشن بھگوان نے بال اوستھا میں سینکڑوں راچھس اور دیووں کو مار ڈالا۔ ایسے کام ہوئے کہ دیو ملک سے بھی نہیں ہو سکتے۔ وہی کرشن تمہارے ساتھ رہتا ہے۔ جب کوئی رنج یا تکلیف ہوئی تمہاری مدد کی۔ جب پرماتما کرشن جی تمہارے حامی و مددگار ہیں تو تم کو کیا پرواہ۔ ارتھ۔ دھرم۔ کام۔ موکش سب پدارتھ موجود ہیں+

بیشم پائن راجہ جنمجے سے کہتے ہیں۔ کہ بھیشم جی کرشن بھگوان کی یاد کرتے ہوئے پریم ڈوب گئے۔ آنکھوں سے جل نکلنے لگا نارائن کے دھیان میں مگن ہو کر خاموش ہو گئے+

ادھیائے ۳۱

بشن سہسنر نام (یعنی سری بشن جی کے ہزار اسم اعظم)

بھیشم جی کی من ہرن گفتگو سے تمام رشی گدگد ہو گئے۔ کرشن بھگوان کا سروپ آنکھوں میں پھرنے لگا۔ راجہ جدھشٹر بولے کہ پتامہ جی آپ کے بیانات سے کسی طرح سیری نہیں ہوتی کچھ اور بیان فرمائیے+

بھیشم جی۔ سب تیرتھ ایک طرف اور دل کی صفائی ایک طرف۔ راست گفتاری اور نرمی کے کلام بولنا۔ رحم ترحم پر نگاہ رکھنا۔ حواس خمسہ کو مغلوب کرنا۔ دلی کدورت ضائع کرنا۔ باپ اور گرو کا حکم ماننا۔ نیک و بد کی تمیز رکھنا۔ برہم گیان کے پانی سے اشنان کرنا چاہیئے۔ انسانی جامہ بہت مشکل سے دستیاب ہوتا ہے نہ جانے کس قدر جون میں جیو پھرتا ہے۔ اس لئے انسانی شریر کا دھرم یہ ہے کہ ہری کرتن کرے۔ دنیاوی کام توشرم۔ لحاظ۔ عزت اور عزت کے خیال سے

ہو ہی جاتے ہیں۔ لیکن نارائن کا سمرن دل کی یکسوئی سے ہوتا ہے۔ جپ تپ نیم دھرم سب کا پھل یہ ہے کہ کرشن بھگوان کے چرنوں سے پریم ہو۔ سب کا مالک و مختار یہی کرشن ہے جو تمہارے سامنے موہنی مورت دھارن کیئے بیٹھا ہے۔ تریتا جگ میں سری رام اوتار سے خلق کو کرتارتھ کیا۔ رام اور کرشن ایک ہی ہیں۔ وہی شیام رنگ منوہر صورت۔ بانکی ادا کی جھانکی جو سری رام چندر کی تھی وہی پرماتما کرشن بھگوان کی ہے۔ سرمو فرق نہیں۔ رشیوں مہاتماؤں نے اُس سروپ کی بھی زیارت کی اور کرشن روپ کے بھی درشن کر رہے ہیں۔ فرق اتنا ہے کہ وہ مرجادا پرشوتم اوتار تھا اور یہ لیلا پرشوتم اوتار ہے۔ عورت مرد کوئی ہو اُن کے درشنوں سے موہت ہو جاتا ہے۔ دیوتاؤں کا دیوتا۔ تیرتھوں کا تیرتھ بھی کرشن ہیں۔ انہیں کی پرستش کرو دل میں انہیں کی محبت قائم کرو۔ ردھ سدھ انہیں کی ذات سے حاصل ہوتی ہیں۔ آواگمن اور دنیاوی بھرم جنجال سے چھوڑانے والا یہی بھگوان ہے۔ منو جی کی اولاد کرشن بھگوان کا ہی سمرن کرتی ہے۔ سب دھرم منوں سے اعلےٰ دھرم یہی ہے کہ کرشن بھگوان کا سمرن ہو ان کے چرنوں میں پریت ہو۔ بھوساگر سے بیڑا پار ہو جائیگا۔ ذات اقدس کے سوا اور کوئی قابل پرستش نہیں۔ نہ اُس کی کوئی برابری کر سکتا ہے۔ نہ اُس کی کوئی مثال ہے۔ وہ اکیلا ہے اُس کا کوئی شریک نہیں۔ بار بار یہی خیال پیش نظر رہتا ہے۔ کہ درجودھن۔ دوساسن۔ شکنی۔ کرن کی وجہ سے اس قدر فوج گرد برد ہو گئی۔ حالانکہ کرشن بھگوان نے اپنا براٹ روپ سبھا میں دکھلا دیا۔ بہت سے رشی منی بھی اس روپ کے درشنوں کو آگئے پھر اُن کمبختوں نے کرشن بھگوان کو نہیں پہچانا۔ تاوقتیکہ مہاراج کی کرپا نہ ہو کوئی بات اچھی نہیں ہوتی۔ اُن کی دیا سے جیو پرم بھگت ہو جاتا ہے۔ بغیر اُن کی رضا کے کچھ نہیں ہوتا۔ گھٹ گھٹ باسی۔ زندگی موت سے رہت یہی کرشن پرماتما ہیں۔ ان کا آدھ ہے نہ انت آپ کے ہزار ناموں کا جپ کرنے والے سنساری موہ سے نجات پاکر آواگمن سے چھوٹ جاتے ہیں۔ انہیں کے ناموں کی برکت سے بھگتی مارگ حاصل ہو جاتا ہے۔ جنہیں آپ کے قدموں میں پریت ہے۔ سُکھ دُکھ سے رہت ہیں۔ ہر وقت آنند ہی

آنند ہے۔ منوجی کے لڑکے پرماتما کے ناموں کا کیرتن کرتے ہیں اور پرماتما کے سوائے دوسرے کو نہیں جانتے۔ اُنہیں کی پوجن کرتے ہیں۔ پرماتما کے ناموں کی فضائل سب دھرموں میں پڑھی ہوئی ہیں انہیں کے نام کو جپ کر انسان سنسار کے بندھن سے چھوٹ جاتا ہے اور موکش ہو جاتی ہے +

بشن سہنسر نام کی توضیح

بشو۔ پروردگار۔ ہمہ اوست ہمہ از وست

بکھٹ کار۔ یہ نام وہ ہے جس سے جگیہ کی شدھی ہوتی ہے

بشن۔ حاضر و ناظر کسی چیز سے علیحدہ نہ ہونیوالا

بھوت بھیہ بھوت پربھو۔ ماضی حال استقبال تینوں زمانہ میں ایشچ مان

بھوت کرت۔ رجوگن ہو کر برہمہ روپ ہو کر جانداروں کا پیدا کرنے والا ورتموگن ہو کر رودر سروپ سے جیووں کا ناش کرنے والا

بھوت بھرت۔ ستوگن ہو کر بشن روپ سے پرورش کرنے والا

بھاؤ۔ پرپنچ روپ سے پرگھٹ ہونے والا

بھوت آتما۔ جیوماتر کا آتما

بھوت بھاؤنا۔ جیووں کو پیدا کرنے اور عقل دینے والا

پوت آتما۔ گن جنم کرم دوش آدک سے علیحدہ نرگن کیونکہ برہم پرش کا سگن ہونا [illegible]

پرماتما۔ سرب ویاپک سب میں جلوہ افگن دنیاوی کام اور تعلقات سے علیحدہ ہونے والا۔ لطیف اور پاکیزہ مجسم نورانی روح یکتی کا پرکاش کرنے والا۔ پرم آتما یعنی جوگیشر

مکتا نام پرما گتی۔ جو مکت کا استھان ہے

ابدیٹہ۔ جو فانی نہیں۔ ہمیشہ بقا ہے

پرش۔ جو برہمہ روپ شریر میں آرام کرتا ہے

ساکشی۔ ظاہر و باطن کا دیکھنے والا

کشیترگ۔ گیا تا شریر کا نام

ابناشی۔ جس کا ناش نہ ہو۔

یوگ۔ یوگ روپ ہو کر گیان اور اندریوں کو ایک کر دیتا ہے۔

یوگ بدانگ نیتا۔ یوگ جاننے والا اور ظاہر کرنے والا

پردھان پرش ایشر۔ مایا اور جیو کا ایشر

نارسنگ بپو۔ نرسنگ اوتار دھارن کرنیوالا

شری مان۔ لکشمی جی جس کے بدن میں باس کرتی [illegible]

پرشوتم - مایا اور جیو سے اُتم

سربے - مایا اور جیو کا استھان سربگ

سنتربے - سنسار کا ناش کرنے والا

تشو - رجوگن - تموگن - ستوگن سے علیحدہ

استھالوز - جو چلتا پھرتا نہیں سب جگہ موجود

بھوتادی - جیووں کا آد جس کا روپ ہے

ندھر بیہ - جس میں تمام سنسار پرلے کے وقت لپت ہو جاتا ہے - صرف وہی باقی رہتا ہے

شنبھو - اپنی مرضی سے اوتار دھارن کرنے والا

بھاؤنا - جیووں کو کرم کے موافق پھل دینے والا

بھرتا - دنیا کا مالک

پربھو - جس سے مہابھوت اپین ہوتے ہیں

پربھو - دنیا کا مالک - سب کا کرتا

الیشورہ - کونین کا مالک

سوئمبھو - اپنی اچھیا سے پیدا ہونے والا

شنبھو - جس سے بھگت لوگ سکھ پاتے ہیں

ادیتہ - بارہ سورجوں میں افضل یعنی بشن

پشکر اکش - کنول کی طرح جس کی آنکھیں ہیں

مہاسونہ - وید جس کی سانس ہیں

انادی ندھنوں - زندگی موت سے علیحدہ

دھاتا - جو اننت روپ ہو کر جگت میں کاش کرتا ہے

بدھاتا - جو کرم اور کرم کے پھل پیدا کرتا ہے

دھاتور وتم - دھاتوؤں سے پرتھی اور برہما آد سے پیدا کرنے والا

اپرمئی - الومان یا ایمان سے ظاہر نہ ہونیوالا اپنی قدرت سے ظہور کرنے والا

رشی کیش - اندریوں کا سوامی - اندریوں میں شکتی دینے والا سورج چاند جس اچھیا سے پیدا ہوتے ہیں - یعنی جوالاؤں کا سوامی

پدم نابھ - کنول جس سے برہما پیدا ہوئے اس کی ناف میں ہے

امر پربھو - دیوتاؤں کا مالک

بسوکرماں - بسوکرماں روپ سے سنسار کو پیدا کرتا ہے

منو - پرجاپت ہو کر منتروں کا اپدیش کرنے والا

توشٹا - پرلے کے وقت سب جیووں کا ناش کرنے والا

استھ لیشٹا - لازوال - قائم رہنے والا

استھ پرودھرو - پراچین اور جیشٹاووں سے رہت

اگراہیہ - حواس خمسہ اور من جس پر قابو نہیں پا سکتے

شاموت - حاضر و غائب - سب یکساں

کرشن - کرشن اور شیام سندر نام سے اوتار دھارن کرنے والا

سوہتاکش - جس کی خون کی طرح سُرخ آنکھیں ہیں
پرتردن - پرلے کے وقت جیووں کا ناش
کرنے والا
پربھوت - گیان اور ایشورج سے ملا ہؤا
استر کوکدھاک - تین لوک - اور تینوں یالو
پرتھی اور تیج کا دھام
اتیت استھان
پوتر - پوتر کرنے والا - پاک کرانے والا - رشی
دیوتاؤں سے بھی لطیف اور پاک ہے
پرم منگل - جس کے دھیان سے آنند ہوتا
ہے - منگل روپ ہے
ایشان - سب جیووں کا مالک
پران دے - پران کا داتا - پران کا پوتر
کرنے والا
پران - پرانا کل جیو یعنی پرانوں کا پران ہے
جیشٹھا - جو سب کا اسپت ہے
پرجاپت - پرجا کا اپتن کرنے والا - برہما
ہرن گربھ - سورج کی طرح انڈے کے درمیان
سے ظاہر ہونے والا - برہما
بھوگربھ - پرتھی جس کے گربھ میں ہے
سرشٹھ - سب سے افضل ہے
مادھو - لکشمی پت جس کا نام ہے (ما یعنی لکشمی
اور دھو کے معنی پت)
مادھو سودن - مدھو راچھس کا مارنیوالا
ایشر - کل قدرتوں پر قادر

بکرمی - صاحب قدرت
دھنوردھر - دھنش دھاری (دھنک کا قایف)
میدھاوی - جو ہزاروں قسم کے ہتھیار
استعمال کرتا ہے
بکرم - جس نے تین قدم سے تینوں لوک کی
پیمائش کی (باون اوتار)
کرم - نیک کرداروں کا معاون - بدطواروں
کا سزا دینے والا
دیودھرش - جس کو دیت ڈر نہیں کرسکتے
کرتگ - پھل پھول اور پتوں وغیرہ سے بھی مکش
دینے والا - اچھے برے کرموں کا جاننے والا
کرتی - سب کا آتما ہونے سے کرم اور اُپائے میں کامیابی دینے والا
آتما وان - جو اپنی طاقت کاملہ پر قادر ہے
سُریش - دیوتاؤں کا ایشر
سرن - مظلوموں اور فلاک زدوں کا
دافع آزار
شرم - پرم آنند روپ
یسورتیا - دنیا کی پیدائش کا بیج
اہا - پرکاش ہونے سے دن خیال کیا گیا
سمت سر - کال روپ سے بھی ہر وقت
نزدیک رہتا ہے
ویش یال - سانپوں کی طرح پکڑائی نہ
دینے والا
پرتیہ - ہر ایک رمز کا واقف کار برہمہ - علیم
سرب درشن - سب کی آتما

اج - کل زمانوں سے علیحدہ ہے خواہ ماضی
ہو یا حال - یا مستقبل

سربیشر - کل ایشروں کا ایشر

سدھ - سدھ روپ

سدّھی - سب چیزوں میں اُتّم - پھل روپ

سرپادی - سب جیووں کا کارن

اچیت - بھوت - بھوشیہ - برتمان میں
ساکرتھ نہ رہنے والا

رکھاپکی - دھرم اور نیت ردیوں کا دھارن
کرنے والا

امی یاتھا - آتما روپ - بالکل آتما

سرب لوگ - جوگ دھاری - اندریوں
سے علیحدہ

بسو - بسو روپ سب میں ویاپک

بھومتا - رنج و تکلیف سے علاوہ شدھ
چیتن یعنی پرماتما

سماتما - سب جیووں میں ایک ہی رس

سمت - سب میں پرکاش اور سب سے الگ

ست روپ - جس کے کل امور ست ہی ست ہیں

سم - لکشمی سے ملا ہوا

امو گھ - سب پھلوں کا دینے والا

پنڈریکاکش - کمل کے ہردے سے پرکاش
کرنے والا - کمل کی طرح
جس کی آنکھیں ہیں

برکھ [illegible]

ہوتی ہے

برکھاکرتی - دھرم کے لئے اوتار دھارن کرنیوالا

ردر - دھرو - سرشٹی ناش کرنے والا - دکھ
دور کرنے والا

بھوسرا - جس کے لاتعداد سر ہیں

بھرتھر - سرشٹی کا پیدا کرنے والا اور پالنے والا

بسو یونی - بسوؤں کا گھر

شوچی سروا - فکر اور تردد رفع کرنے والا

امرت - جیون مکت

ساسوت استھالو - ہمیشہ قائم رہنے والا
جس کی کوئی صورت نہیں

برار دھو - جس میں جیو پرویش کرکے پھر نہیں
پیدا ہوتا یعنی پرماتما میں مل جاتا ہے

مہاتپ - جس کا گیان سرشٹی سے اتپن ہوتا ہے

سرب گیہ - سب میں ویاپک اور بیاپت

سرب بید بھالو - سورج لوک میں پرکاش کرنے
والا تیج

لیشوک شینو - جس کے دیکھتے ہی دشمن لڑائی
سے بھاگ جاتے ہیں

جنار دھن - جس سے سب چیزوں کا کلیان ہوتا ہے

وید - وید کی منتروں سے گیان پیدا کرنے والا

ویدید - ویدوں کو جاننے والا - اور اپنے آپ
میں پالینے والا

ابیاانگیہ - ظاہر و باطن جس کے نزدیک یکساں ہیں

[illegible]

ویدوت - ویدوں کا بچار رکھنے والا
کبی - بھوت کال کا گیان سب دیکھنے والا
لوکا دھیکش - سب لوگوں کا نگراں
سُرادھیکش - دیوتوں کو درشن دینے والا
دھرمادھیکش - دھرم اور ادھرم کا نگراں
کرتاکرت - کام کا سبب پیدا کرنے والا
چتر آتما - چار آتما رکھنے والا
چتر بیوہی - چار طرح کی مورتی میں نیت کرنے والا
چتر دھنشٹر - نرسنگ روپ سے چار بھجا دھارن کرنے والا
چتر بھج - جس کی چار بھجائیں ہیں
بھراجشنو - ایک رس سے پرکاش کرنیوالا
بھوجنیہ - بھوگ روپ سے مایا روپ
بھوگتا - مرد روپ سے مایا بھوگنے والا
سہنشنو - ہرن کشپ دیت کا مارنے والا
جگدادجہ - ہرن گربھ سے پرگھٹ ہونے والا
انگھہ - گناہوں سے پاک
بجیون جنیا - گیان وبراگ سے سنسار پر قابو رکھنے والا
لبسو یونی - جس کا استھان یسو ہے
پنر لبسو - سب جسموں میں جس کا پرکاش ہے
اپندر - اندر سے بڑا
جمریاون - بادن اوتار سے راجہ بل کو چھلا
پرانسو نین قدم سے سنسار اور تینوں لوک ناپنے والا
اموگھ - جس کے نام سے کل کام سپھل ہوتے ہیں
شچی - دھیان اور استتی سے پوجنے کے لائق
اورجیت - جس کے پراکرم کی تھاہ نہ ہو
اتیندر - سبھاؤ - سدھی - گیان - اپسوج گنوں سے راجہ اندر کو نیچا دکھایا
نیت سنگرہ - پرے کال میں سب جیو اس میں لین ہو جاتے ہیں
سگہہ - برہمانڈ روپ دھارن کرنے والا
دھرماتما - ایک روپ آتما میں دھارن کرنیوالا
نیم - اپنے اپنے نیم سے پرجا کو نیت کرنے والا
یم - انتریامی یعنی عالم الغیب ہو کر عاصیوں اور گنہگاروں کو سزا دینے والا
ویدو - کل علموں سے ماہر
ویرہ - جیووں کے کرم سے واقف اور اُن پر رحم کرنے والا
سدا جوگی - جوگ رکھنے والا جوگیشر
بیرہا - دھرم کے لئے بڑے بڑے بیر اور راچھسوں کو قتل کرنے والا
مادھو - ودیا کا پرچار کرنے والا
مدھو - امرت کی طرح تکلیف سے بچانے والا
اتیندریہ - جس کی کوئی اندریہ نہیں سب

اندریوں سے علیحدہ

مہامایا - اپنی مایا میں لوگوں کو پھانسنے والا

مہوتساہی - بڑی اتساہ والا - جس کی مایا سے سرشٹی کی اتپت اور ناش ہوتی ہے

مہابل - بڑا زور آور - قادر - قدرت رکھنے والا

مہابدھی - جس کے گیان اور عقل کی تھاہ نہیں

مہاویریہ - خاک - باد - آب - آتش - خلا کا پیدا کرنے والا

مہاشکتی - بڑی قوت رکھنے والا

مہادیوتی - قدرتی تجلی - اور مجسم سرتاپا نور ہی نور

انردیشیہ بپو - بانی سے شریر والا

شریمان - لکشمی والا

امی یا آتما - کل جیووں کا میسر

مادری دھرک - مندراچل پربت سے سمندر متھنے والا - اور گوبردھن پہاڑ اٹھانے والا

مہیشواسا - بڑی دھنش رکھنے والا

مہی برتا - پرتھی کا سمندر سے نکالنے والا

پرتھی کا پالن پوسن کرنے والا

شری نواس - جس کے سینے میں لکشمی براجمان ہے

ستاں گتی - وید مرجاد پر قائم رہنے والوں کا مددگار

انرودھ - اوتاروں میں کسی سے پراجی نہ ہونے والا

سدانند - دیوتاؤں کا آنند دینے والا

گوبند - پرتھی کا پالنے والا - اندریوں کا سوامی

گوبندانگ پتی - بکیتاؤں کا سوامی

میریچی - تیجسوی کا بھی تیجسوی - مہاتیج

دمن - جم روپ ہو کر گناہگاروں کو سزا دینے والا

ہنس - ہنس روپ دھارن کرنے والا

مایا جال سے رہت کل جیووں کے ساتھ رہنے والا

سوپرنو - پکشی شریشٹھ - ہنس روپ - درختوں پر بیٹھنے والا

بھجگ اُتم - باسک یا شیش ناگ بھی جس کی طاقت ہے

ہرن نابھی - سونے کی طرح کلیان روپ والا جس کی ناف سے کنول پیدا ہوا

ستپا - نرائن کے روپ سے من اور اندریوں کا ایک کرنے والا

پدم نابھ - کنول کی نابھ سے پرکاش کرنیوالا

پرجاپتی - پرجا کا سوامی

امرتیوتا - جس کا ناش نہیں

سرب ورک - دانندۂ علم غیب سب کے محل سے واقف
سنگھ - جس کے نام سے پاپ دور ہو جاتے ہیں
سندھاتا - کرم پھل سے جیووں کو پھل
دینے والا
سندھمان - پھل کا بھوگتا
استھر - ایک روپ سے رہنے والا
اج - اجنم - جس کا جنم نہ ہو
درمرشن - جسے راچھس اور دیت بھی
جیت نہ سکے
شاستا - سرتی سمرتی بنانے والا
بسرماتما - جس آتما سے ایشور پہچانا جاتا ہے
سُراہار - اسروں کا ناش کرنے والا
گرُ دگروتم - برہمہ و دیا جاننے والوں کو
اپدیش کرنے والا
دھام - جوتی سروپ
ست - ست کا بھی ست
ست پراکرم - ست پراکرمی
نمکھ - جوگ ندرا سے آنکھ نیچی کرنے والا
نمکھ - گیان روپ اور مچھ روپ ہونے سے
آنکھوں کا بندھن کرنے والا
سرگوی - پانچ عناصر سے تن دھارن کرکے
بیجنتی مالا دھارن کرنے والا
واجس پتی رو مارہ و وہی - ودیا کا سوامی
عالم الغیب
اگرنی - مکتی جاننے والوں کو مکتی
دینے والا
گرامنی - جیووں کا مالک
شریمان - سب سے زیادہ کانتی رکھنے والا
نیائے - نیائے شاستر کا بنانے والا
نیتا - دنیا کا تارنے والا
سمیرتا - پرماتما ہو کر دنیا کو دیکھنے والا
سرمور دھا - جس کے ہزار سر ہوں
بسو آتما - بسو کی آتما
سہنسر اکش - جس کی ہزار آنکھیں ہیں
سہنسرپت - جس کے ہزار پیر ہوں
آدرتن - دنیا کو چکر کی طرح پھرانے والا
لوزت آتما - دنیا سے علیحدہ
سمبرتہ - گپت ودیا سے واقف
سمپرمردنہ - رودر روپ سے سنسار
ناش کرنے والا
اہم ورچک اہم ورتنک - دن ہونے سے
سورج روپ
دہنی - اگنی روپ ہو کر دیوتاؤں کو ہوم
سے پیدا ہوا پہنچانے والا
انل - حرارت عزیزی سے دنیا قائم
رکھنے والا
دھرتی دھر - شیش گنج - باراہ روپ سے
پرتھی دھارن کرنے والا
سو پرسنا - شبھ بال اور لڑکیوں کو مکتی
دینے سے کرپا والا ہونے والا

پرسن آتما - رجوگن تموگن سے علیحدہ
پرسن چیت
بسودھرگ - بسو کا بنے کرنے والا
بسو بھک - بسو کا بھوگ کرنے اور کرانے والا
بیھو - ہرن گربھ روپ سے طرح طرح کے جسم دھارن کرنے والا
ست کرتا - پوجن کرنے والا اور ست کارج کرنے والا
ست کرتی - دیوتا بھی جس کی پرستش کرتے ہیں
سادھو - سادھو روپ ہو کر انصاف کرنیوالا
جھنول - اگیانیوں کا ناش کرنے والا بھگتوں کا سنکالہ کرنے والا
نارائن - جل میں رہنے والا جس کا استھان جل میں ہو
نر - جیو آتماؤں کو اپنے میں لین کرنے والا
اسنکھیئے - جس کے سنکھیا کی طرح نام روپ نہیں ہیں -
اپرمی - جس کا روپ اور بانی نہیں ہے
بشششٹ - بسو سے سرشٹ
سششٹ کرچھ - وید روپ ہو کر اپدیش کرنے والا
شبوجی - نرنجن اور پوتر
سدھارتھ - جس کے منورتھ سب پورے ہونے والے ہیں
سدھ سادھن - جو سب کریاؤں کا کرتا ہے
سدھ سنکلپ - جو اچھیا کرے وہی ہو جائے
سدھ ہمالیے - جیسا جس کا کرم ہے پھل دیتا ہے
برکھاہی - دھرم کا پرکاش کرنے والا
برکھ بھو - بھگت جن پر منورتھ پھل کرنے والا
شن - گت کا سوامی
برکھ پردا - برتہہ سے متصل ہونے والوں کے لئے دھرم روپ زینہ
برکھودر - جس کے اودر میں کل کائنات ہے
وردھنی - بروہی کرنے والا
بردھ مان - پرپنچ سے بڑھنے والا
بیکت - بردھ جگت ہو کر پرتھک نیت رہنے والا
شرت ساگر - جس طرح سمندر میں جل اتھاہ ہے - ویسے ہی اُس میں نیت کی تھاہ نہیں
سو بھج - خوبصورت بھجاؤں سے دنیا کی رکھشا کرنے والا
دردھر - کل کائنات کا دھارن کرنے والا خود کسی سے نہ دھارن ہونیوالا
باگمی - وید جس کے بانی ہیں
مہیندر - بڑا اندر یعنی ایشروں کا ایشر
بسد - دھن کا دینے والا
ابنتو - مایا سے آتما سروپ کو گپت کرنیوالا

سورج ستارے وغیرہ رکھنے والا

نیک روپ - مایا سے بہت روپ رکھنے والا

برہد روپ - بڑی پرتھی تل کو دھارن کرنے والا

شب بشنٹ - پشوں میں جگ مورت۔ کرنوں کے مدھ میں

ینت جگ

ینت پرکاش - سب چیزوں کا پرکاش کرنے والا

اوجس تیجو دیت دھر - بل - پران - سوریہ تارا لکشوں کا دھارن کرنے والا

پرکاش آتما - پرکاش سروپ آتما والا

پرتاپن - سورج سے سنسار کو جلانے والا

ردھ - دھرم - گیان - ویراگ سے ملا ہوا

اسپشٹاکشر - جس کا اکشر ادھات پرنو لکشن والا ہے

منتر رگ یجر - شام کے منتروں سے ظاہر ہونے والا

چندر انشو - مخلوق کو چندرماں کی کرنوں سے سیتل کرنے والا

بھاسکر دوتی - سورج کی طرح پرکاش کرنے کی مہارت رکھنے والا

امرتانشو دبھو - سمندر متھنے وقت جو چندرماں نکلا ہے اس کا استھان

بھانو - سورج روپ سے دنیا میں روشنی پھیلانے والا

ششن بندو - ماہتاب کی مثال مخلوقات عالم کو انند دینے والا

سریشیر - دیوتاؤں کا ایشر

ادکھد - جملہ امراض کی دوا

جگ سیتو - بھوساگر سے پار اترنے کا پل

دھرم پراکرم - جس کا دھرم گیان پراکرم بے سود نہیں

بھوت بھویہ بھون ناتھ - ماضی - حال - مستقبل - تینوں زمانے میں جیووں پر دیا کرنے والا اور پاپ کرموں سے دکھ دینے والا سب جیو جس سے رحم کے خواستگار ہیں

پون - تیز چلنے والا سنسار کو پوتر کرنے والا

پاون - اگن اور ہوا سے سب کو پوتر کرنے والا

انل - پرانوں کو آتما بھاؤ سے پورن کرتے والا

کام ہا - بھگتوں سے نفس امارہ کا ناش کرنے والا

کام کرد - بھگتوں کی خواہشات بر لانے والا

کامہ کرت - مقصد وروں کا مقصد نکالنے
والا - پتا روپ سے پرودمن کا
پیدا کرنے والا
کانتی - سنسار کا پیارا - رشی منی اور برہما
کے رہنے کا مسکن
کامی - غیر کی بھلائی چاہنے والوں کا ساتھی
کام پرد - بھگتوں اور پریمیوں کا مقصد
نکالنے والا
پربھو - سب کا سوامی
یگادکرت - جگت کا پوران کرنے والا
یگاورت - کال روپ سے ست جگ
کرنے والا
نیک مائے - بہت سی مایا رکھنے والا
مہاشن - پرلے کال میں سب کا
نگلنے والا
ادرش - سب سے گپت - نظر نہ آنے والا
بیکت - حاضر و ناظر جس کا لقب ہے
سہنسر جت - ہزار اسروں کا جیتنے والا
اننت جت - جس میں اتھاہ طاقت ہے
سب کا جیتنے والا
اشٹ - سب کا اشٹ دیو - سب کا پیدا کرنے
اور آنند دینے والا
بششٹ - انترجامی - عالم الغیب
شش ٹیشٹا - سب سے واقف - گیانیوں
کا پیارا

سکھنڈی - مور مکٹ دھارن کرنے والا
نہک - جس کی مایا میں سب جیو پھنسے
ہیں
برکھ - خواہشات اور مقصد کا پورا کرنے
والا
کرودھا - سادھوں سے غصہ دور کرنے
والا
کرودھ کرت کرتا - سادھوؤں پر جو غصہ
کرتے ہیں - ان کو سزا
دینے والا
بسوباہو - اپنی بھجاؤں پر پرتھی کا دھارن
کرنے والا
اچپت - چھ طرح کی بپریت وشاؤں سے
علیحدہ
پرکھت - سنسار کرموں سے پوجا ہوا
پران - شریر میں جیو آتما ہو کر پرویش
کرنے والا
پران دے - دیوتاؤں راچھسوں کی
قوت بڑھانے والا
باسوانج - ادت اور کشب سے پیدا ہو کر
اندر کا چھوٹا بھائی ہوا
اپان ندھ - جلوں کا سمندر روپ نواس
برہم کا استھان
اپرمت - نیک اعمالوں کے ثواب میں
کوتاہی کرنے والا

پر تشٹ۔ اپنی مایا میں نیت
سکند۔ ہوا کے سروپ سے جیووں کی
پالن کرنے والا
سکند دھر۔ دھرم کی راہ دکھانے والا
دھوریا۔ جیووں کے جنم لکشن بتانے والا
بر دو۔ دلی مراد بر لانے والا
پابوہن۔ ساتوں ہوا کا چلانے والا
باسدیو۔ سب کو مایا سے دیکھنے والا۔ اور موکش
دینے والا
بر ہد بھانو۔ جس کے نور سے سورج اور چاند روشن ہیں
آدیو۔ جس کے اشارے سے کائنات پر
ہوئی۔ نرنکار جیتی سروپ جس کا
نام ہے
پلورنیدر۔ اسروں کے پروں کا توڑنے
والا
اشوک۔ رنج و افکار سے علیحدہ آنند
روپ
تارن بھوساگر سے تارنے والا
جنم مرن۔ موت زندگی سے چھڑانے
والا
سوُر۔ قدیر۔ قادر
شوری۔ سوربیروں کے یہاں جنم لینے
والا
جنی سور۔ جیو آتما کا ایشر
انکول۔ آتما روپ سے سب کا پیارا

سنا ورت۔ دھرم کے لئے سینکڑوں
اوتار دھارن کرنے والا۔
پرکاش کرنے والا
پدمی۔ کنول ہاتھ میں رکھنے والا
پدم نبھگیشر۔ کنول کی مثال جس کی آنکھیں
ہیں
پدم نابھ۔ جس کی ناف میں کنول ہے۔ جس
کی ناف میں ۱۴ بھون ہیں
اربندا کش۔ کنول لوچن جس کا لقب ہے
پدم گربھ۔ جس کے ہردے میں کنول ہے اس
کی اپاسنا کرنی چاہیئے
بھرت۔ اپنی مایا سے جیو آتما شریر دھارن
کرنے والا
مہردی۔ جس کی مہاں بھوتی ہے
روہی۔ پرپنچ روپ سے بردھی پانے والا
بروھاتما جس کی پرانی اور سناتن آتما ہے
مہاکش۔ جس کی بہت بڑی آنکھیں ہیں
گرڑ دھج۔ جس کی دھجا میں گڑر کی
پہچان ہے
اَتل۔ اس کی مثال کوئی نہیں
شرب۔ شریروں میں چد آتما روپ سے
ظاہر ہونے والا
بھیم۔ جس کے ڈر سے سب کانپتے ہیں
سمے جگ۔ دنیا کی پیدائش اور ناش
ہونے کے بھیدوں سے واقف

سب جیووں میں پرکاشمان
سنسار جس کا پوجن کرتا ہے
ہور ہری - سب پاپوں کا ناش کرنے والا
لکشنو - جس کا گیان سب پرانوں سے کہا
گیا ہے
لکشمی وان - جس کے سینہ میں لکشمی کا پاس ہے
سمے تم جیہ - میدان کارزار میں اسی کی ہے
ہوتی ہے
یکشر - ابناشی
روہت - اپنی اچھیا سے منس اوتار دھارن
کرنے والا
مارگ - جس کی تلاش سے موکش ملتی ہے
ہیت - اوپادان کارن
وامودر - اودر میں سرشٹی کا دھارن
کرنے والا
سہ - سب کو بجے کرنے والا
مہی دھر - پربت روپ سے پرتھی قائم
کرنے والا
مہابھاگ - پرتھی کے بھوگوں کا بھوگنے
والا
بیگ وان - جلد چلنے والا
امتاشت - اندازہ سے باہر لا تعداد
لیسو کا بھکشن کرنے والا
اوبھو - جو سنسار سے علیحدہ ہے
کشوبھن - پرش ہیں اوپتا تک پرکرتی

پرویش کرکے سب کو چلایمان
کرنے والا
دیو - اسروں کا بجے کرنے والا - سب
جگہ برتمان
سری گربھ - تمام جگت جس کے اودر
میں ہیں
پرمیشر - تمام دنیا پر جس کا حکم چل رہا ہے
کرن - آسانی اور سہولیت سے دنیا
پیدا کرتا ہے
کارن - سرشٹی کا کارن جس طرح گھڑے مٹی
سے بنتے ہیں
کرتا - سارے سنسار کا کرتا
بکرتا - بچتر بھولوں کا رچنے والا
گھنو - جس کا جمال دیکھنے کی کسی کو سامرتھ نہیں
گویا مایا سے اپنے آپ کو علحدہ رکھنے والا
بھوسایہ - جس کے نام سے اعتراض اور
منشے دفع ہو جاتے ہیں
بیوستھان - چاروں برن - چاروں آشرم
کو علیحدہ علیحدہ بچار کرنے والا
لوکپالوں کا ادھکاری
سنستھان - جو تمام جیووں کا استھان ہے
ستھان دے - دھرو وغیرہ کو کرم کے
لحاظ سے استھان دینے
والا
دھرو - ابناشی

پرردھی بھوتی جس کی سب سے اعلےٰ ہے
پرم سپشٹ - نہایت خوبرو اور حسین ہونے سے
سدھ روپ اور آزاد ہے
استنتھا - ایک روپ ہونے سے آنند روپ
سوبھیکشن - جس کے درشن سے کلیان ہوتا
ہے موکش ملتی ہے - بھوگیوں
کو بھوگ دیتا ہے - پاپیوں کو
پاپ ملتے ہیں - اودیا دور
ہوتی ہے
رام - جس کے انگ میں جوگی رم رہے ہیں
سری رام اوتار سے پرتھی کا بھار اتارنے
والا - جڑ اور چیتن میں رم رہا ہے
برام - جس میں جیون کا انت ہوتا ہے
برج - جس کی پریت بشیوں میں نہیں ہے
مارگ - موکش چاہنے والے جس مارگ سے اپنا تسی
ہونے میں وہی مارگ ہے دوسرا نہیں
نیئی - پورن گیان سے پرماتما روپ ہونے والا
فی - مکتی سے ملا ہوا -
اینر - جس کے سوا دوسرا نیت نہیں
بیر - بڑا بہادر - بلی - بلوان جس کی مثال
کوئی نہیں
ننت متانگ سرشٹھ - برہما وغیرہ کا پیدا
کرنے والا
دھرم - سب جیووں کا دھارن کرنے والا
دھرم سے اس کا پوجن ہوتا ہے

دھرم بدوتم - جس کی آگیا کی سمرتیاں پابند
ہیں اسی کا دھرم میں ابھمان
ہے
بیکنٹھ - اواگمنوں سے نجات دینے والا
پرش - سب کے پاپوں کا دور کرنے والا
پران - پران روپ سے سب کا دیکھنے والا
پران دی - پرانیوں کا پران دینے وال
پرتو جسے دیوتا پرنام کرتے ہیں وہی ایشر ہے
پرتھو - پرنچ روپ سے بستار ہونے والا
ہرن گربھ - جو برہمانڈ سورن روپ ہے
اسی کے بیرج سے پیدا ہوا
ششترگھن - دیوتاؤں کے دشمنوں کا ملنے
والا
بیاپت - کارن روپ سے سب کارجوں
میں بیاپک
بایو - پرتھی میں گندھ وہی ہے
ادھوکشج - جس کے بھیدوں کو عقل رسا
بھی نہیں پہنچتی
رت - موسموں میں قدرت کاملہ ہو کر
دکھائی دینے والا
سودرشن - موکش کا پھل دینے والا - بھگتوں
کو سکھ دینے والا
کال - کال روپ سے سب کو سنگھارتا ہے
پرمیشٹی - جو ہردے میں دھیان دینے سے
پرگھٹ ہوتا ہے -

پرنگیرہا۔ سب استھانوں میں جس کا پرمان
بھگتوں کے ادھین ہو کر دکھوں کا
ناش کرنے والا
اوگر۔ جس کا نام قہار ہے۔ اسی کے خوف
سے سب اپنے اپنے کرم کر رہے
ہیں
سمستاسر۔ جس میں سب جیووں کا نواس
ہے
وکش۔ سب کرموں کے جلدی کرنے میں
ساودھان
لیسرام۔ بھگتوں کی کشل اور موکش چاہنے
والا
بسووکش۔ سنسار کا سوامی یا سنسار کے
کاموں میں ساودھان
بستار۔ جس سے بستار پرگھٹ ہوتے ہیں
استھاور استھانو۔ پرتھی اور اکاش جس کا
استھان ہے
پرمان۔ گیان روپ سے جو پہچانا گیا
بیج بیہ ابناشی اور سنسار کی پیدائش کا سبب
ارتھ۔ آنند روپ سے سب کا پیارا
انرتھ۔ جس کے سمرنے سے مرادیں بر آتی ہیں
مہاکوش۔ جس کا خزانہ اپار ہے
مہابھوگ۔ مہا بھوگ بھوگنے والا
مہادھن۔ جس کا دھن بڑے بھوگوں سے

انرش۔ جس کے سب منورتھ سدھ رہتے ہیں
استھولیسٹ۔ براٹ روپ سے دکھائی دینے والا
لکشن
ابھوت یا ابھو۔ اجنما ہو کر پرتھی روپ ہوا
دھرم لیو۔ بھگت اس کی چاہ کرنے والے
بندھن سے چھوٹ جاتے
ہیں
مہامکھ۔ جس کے ارپن سے جگ سپھل
ہو جاتے ہیں
نکشترنیمی۔ ششمار چکر کا ہردا بشن ہے
نکشتری۔ ستاروں میں مثل ماہتاب
روشن ہے
کشم۔ سب کرموں کا کرتا ہے
کشام۔ سب جیووں میں آتما روپ
سمیہن۔ سنسار کے کرموں کے لئے رحم آمیز
نظر ڈالنے والا
جگ۔ جگ سرشٹی کا کارن۔ بشن
اجے۔ جگ میں جن دیوتاؤں کا پوجن
ہوتا ہے۔ وہ انت میں اسی کو
پہچانتا ہے
مہیجیہ۔ دیوتاؤں میں پوجنے کے لائق
کرت۔ جگ کیہہ۔ سنجگت
ستر۔ ست پر قائم رہنے والوں پر دیاوان
ستاگتی۔ موکش دینے کا استھان

کرموں کا نگران

بمکت آتما۔ مکت روپ

سرِیگ۔ سرب روپ برہمہ گیانی روپ

مہم۔ گیان سروپ

سندر۔ برت والا

سنمکھ۔ سب ودیاؤں کا جاننے والا

سوکشم۔ پانچوں عناصر سے علیحدہ

سکھوش۔ میگھ کی مثال بشال روپ

سکھد۔ اچھے کرم والوں کو سکھ دینے والا

سوہرت۔ اپکار کرنے والا

منوہر۔ من ہرنے والا

جت کرودھ۔ جس نے کرودھ کو جیت لیا

بیر باہو۔ اسروں کو مارنے والا۔ وید مرجاد قائم کرنے والا

بدارنا۔ پاپیوں کو مارنے والا

سواپن۔ سب جیووں کو موہ میں ڈالنے والا

سوبسو ما۔ پیدا کرنے اور مارنے میں یکساں حالت رکھنے والا

بیاپی۔ سب چیزوں میں بیاپک مثل اکاش کے

نیکاتما۔ سنسار میں جلوہ دکھانے والا

کرم کرت۔ پیدا کرنے والا اور پالنے والا

لبستر۔ سب میں نواس کرنے والا

بتسل۔ بھگتوں سے پریت کرنے والا

تیسی۔ جگت پتنا

رتن گربھ۔ رتنوں کا سمندر

دھنیشور۔ دھرموں کا ایشر

دھرم گپ۔ اوتار لے کر دھرم کی رکشا کرنے والا

دھرم کرت۔ دھرم ادھرم سے رہت دھرم کرنے والا

دھری۔ دھرموں کو دھارن کرنے والا

سد ست۔ ست برہم

است۔ جو بانی کا بشئے ہے

اکشر۔ سب جیو روپ آپ ہے

اکشر۔ برہم اور اکشر بھی آپ ہے

اسگیانا۔ جیو آتما روپ ہے اور اس سے الگ ہے

سہسر انسو۔ جس کا جلوہ سورج کی کرنوں میں دکھائی دیتا ہے

بدھاتا۔ جیووں کا دھارن کرنے والا

کرت لکشن۔ وید شاستروں کا پرگھٹ کرنے والا

گبھست نیمی۔ چکر میں سورج روپ

ست وست۔ ستوگن روپ سے جیووں میں قائم

سنگھ۔ نرسنگھ روپ دھارن کرنے والا

بھوت مہیشور۔ سب جیووں کا ایشور

آدیو۔ سب سے پرتھم دیوتا

مہادیو۔ دیوتاؤں سے بڑا دیوتا
دیو ایش۔ دیوتاؤں کا ایشور
دیو برہد گرو۔ دیوتاؤں کا پالن کرنے والا
استر۔ سنسار ساگر سے پار کرنے والا
گئو پد۔ گئوؤں کا پالنے والا
گئو پتا۔ جیووں کا پالن کرنے والا
گیان گم۔ گیان ہی سے ملنے والا
پراتن۔ جیون مرن سے رہت
شریر بھوت بھر۔ پانچ عناصر سے جسم پیدا کرنے والا
بھوگتا۔ آنند بھوگنے والا
کپ اندر۔ سری رام اوتار سے بندروں کا سوامی
بھوری دکشنا۔ دھرم مرجاد والا جس کے دکشنا دھرم ہے
سوم پہ۔ پوجنے کے جوگ۔ سوم پان کرنے والا
امرت پہ۔ دیوتاؤں کو امرت کا پلانے والا
سوم۔ چندرماں سے دوائیوں کا پوکھن کرنے والا
پرو جیت۔ کل لوکوں پر فتح پانے والا
پرو شوتم۔ بسوؤں کا پیدا کرنے والا
بنے۔ بدکاروں کو سزا دینے والا
جیہ۔ سب پر غالب رہنے والا

ست سندھو۔ ست سنکلپ
داد شاہ۔ دانیوں کے بنس میں جنم لینے والا
سانو نام پتی۔ آنکھوں کو درشن کرنے والا
جیو۔ پرانوں کا دھارن کرنے والا
بینی۔ ساکشی۔ ساکش روپ
مکند۔ مکتی دینے والا
امت بکرم۔ بڑا پراکرمی
امبھو ندھ۔ دیوتا انسان۔ راچھس جل کا سمندر
اننت آتما۔ موت اور زندگی سے علیحدہ
مہو دو دھاشیہ۔ سمندر میں شین کرنے والا
انتک۔ سنسار کا ناش کرنے والا
رج۔ کام دیو اتپن کرنے والا
مہارہے۔ قابل پرستش
سوابھابیہ۔ ایک طریقے سے رہنے والا
جتا متر۔ دسوں اندریوں کو مغلوب کرنے والا
پرمودن۔ دھیانیوں کے دھیان میں آنے والا
آنند۔ آنند سروپ
نندن۔ آنند دینے والا
نند۔ پرمانند روپ
ست دھرما۔ ست دھرموں کا رکھنے والا
تری بکرم۔ تین چرن سے تینوں لوک ناپنے والا

مہرشی کپل اچاریہ ۔ کپل رشی اوتار دھارن
کرنے والا
کرتگ ۔ جگت آتما
میدنی پت ۔ پرتھی پت
ترپد ۔ تین چرن والا
تردشادھیکش ۔ جاگرت ۔ سوپن سوسوپت
وشاؤں کا ساکشی
مہاشرنگ ۔ باراہ روپ سے پرتھی سینگ
پر دھارن کرنے والا
کرتانت کرت ۔ سنسار کا ناشں
کرنے والا
مہابرہ ۔ باراہ اوتار
گوبند ۔ وید منتروں سے پرگھٹ ہونے
والا
سکھن ۔ گن روپ سے سینا سے پرکاش
کرنے والا
کنک انگد ۔ سونے کے بازو بند پہننے والا
گوہیر ۔ ہردے میں باس کرنے والا
گمبھیر ۔ گیان سے بھرا ہوا
گھن ۔ سب چیزوں میں جس کا پرکاش ہے
گپت ۔ نظر میں نہ آنے والا
چکر گدا دھر ۔ ستو روپ چکر اور بدھ روپ گدا رکھنے والا
بیدہا ۔ سنسار بیدہا کرنے والا
سوانگ جت ۔ سب کا کارن
کرشن دوئی پائن ۔ بیاس اوتار

دڑودھ ۔ جس کا سروپ دکھائی نہیں دیتا
شنکرشن ۔ پرلے کے وقت تمام سرشٹ ۔
کھینچنے والا
برن ۔ اپنی کرنوں سے کھینچنے والا
بارن ۔ برن کا پتر ۔ لیشٹ ۔ اگست ۔ بھرگ
بھگوان کا روپ ہیں
برکش ۔ درختوں کی طرح اچل
پشکر اکش ۔ ہردے میں دھیان کیا
مہامنا ۔ سنسار کا پالن پوشن اور ناش
کرنے والا
بھگوان ۔ تینوں لوک کا مالک
بھگ ہا ۔ پرلے کے وقت کل طاقتوں کا
ناش کرنے والا
آنندی ۔ سکھ ۔ دکھ سب کا مخالف اور
سب سے ملا ہوا
بن مالی ۔ بیجنتی مالا دھارن کرنے والا
ہل ایودھ ۔ ہل دھاری ہونے سے بلدیو
روپ کہلایا
ادت ۔ کشپ جی سے اُپتن ہوکر باون
اوتار ہوا
جوتی رادت ۔ جوتی سروپ
سہشنو ۔ گرمی ۔ سردی ۔ برسات کا سہنے والا
گت ستم ۔ جس کا استھان بہت اُتم ہے
سودھنواں ۔ استری روپ ہوکر سارنگ
دھنش کو دھارن

گھنڈ پرس ۔ پرسرام اوتار سے دشمنوں کا
ناش کرنے والا
دادرن ۔ سن مارگ پر دھی کا اپن کرنے
والا
دربن یہ د بھگتوں کی خواہش برلانے والا
دیوسپرک ۔ سرگ کا اسپرش کرنے والا
سرب درگ باس ۔ وید شاستر ۔ پوران
سے گیان کی راہیں
دکھانے والا
باجن بیتی یوبنج ۔ وید یادن کا سوامی
ترساہ ۔ شام وید منتروں سے اپن
ہونے والا
سامگ ۔ شام منتر گانے والا
شام ۔ شام وید روپ
نربان ۔ موکش دینے والا
بھیکھج ۔ کل امراض کی دوائیاں اپن
کرنے والا
بھیکھک ۔ سنسار راگ سے نجات
دلانے والا
سنیاس کرت ۔ موکش دینے کا سبب
شنم ۔ سنیاسیوں کو گیان اپدیش کرنے
والا
شانت ۔ شکھ ۔ دکھ سے علیحدہ
نشٹھا ۔ پرلے کے وقت سب جیو جس
میں لیت ہو جاتے ہیں

شانتی ۔ سب ودیاؤں سے جدا برہم روپ
پرائن ۔ اواگون سے رہت سب سے بڑا
سب سے بڑھ کر
سوبھانگ ۔ درشٹوں کے جوگ موہنی روپ
دھارن کرنے والا
شانتی دے ۔ شانتی دینے والا
سرشٹا ۔ جیووں کا پیدا کرنے والا
کمد ۔ پرتھی پر آنند دینے والا
کوبل شیہ ۔ سیش کی سیجیا پر سونے والا
گوہت ۔ پرتھی کا پت
گوپتا ۔ اپنی آتما کا گپت رکھنے والا
برکھ بھاکش ۔ سورتھوں کی برکھا کرنے والی
جس کی آنکھیں ہیں
گوہت ۔ پرتھی کا بھار اٹھانے والا
برکھ پریا ۔ جس کو دھرم پیارا ہے
انزورتی ۔ دھرم سے علیحدہ نہ ہونے والا
لورنت آتما ۔ جو تمام چیزوں سے علیحدہ ہے
سنکشیپت ۔ پرتھی کے جیووں کو دیا روپ
سے موکش دینے والا
کشیم کرت ۔ شرن آئے ہوؤں کی رکشیا
کرنے والا
شو ۔ جس کے دھیان سے پوترتائی
ہوتی ہے
سری بتس یکش ۔ جس کا دل سری بتس یکش
سے شوبھا دیتا ہے

شری باس۔ لکشمی جس کے سینے میں نواس
کرتی ہے
شری پت۔ لکشمی جی کے پت ہیں
شری متامبر۔ رگ۔ یجر۔ شام۔ ویدوں
کا کتن
شری دے۔ بھگتوں کو لکشمی دینے والا
شری شے۔ لکشمی کا ایشر
شری نواس۔ شری مانوں میں نواس
کرنے والا
شری ندہ۔ سرب شکتی مان میں شری نیت ہے
شری بھاون۔ کرم کے موافق جس سے
لکشمی پراپت ہوتی ہے
شری دھر۔ لکشمی کے ہردے میں براجمان
شری کر۔ جس کی پوجا اور دھیان سے
لکشمی ملتی ہے
شریبہ۔ اپناشی۔ سکھ دینے والا
شریمان۔ لکشمی رکھنے والا
لوک تریاشریہ۔ ترلوک کی رکشیا
کرتا ہے
سوکش۔ جس کی آنکھیں کنول کی طرح ہیں
سونگ۔ سندر انگ والا
شتانند۔ جس کے دھیان سے آنند ملتا ہے
آنندی۔ آنند میں رہنے والا
جیوتر گنیشر۔ ستوگن۔ رجوگن۔ تموگن
کا ایشر

بجتاتما۔ من کا جیتنے والا
ابدھی یاتما۔ جس کے روپ کی تعریف
نہیں ہو سکتی
ست کیرتی۔ ست کیرتی والا
چھن سنشی۔ جس کو آئندہ اور گذشتہ زمانے
کے حال سے واقفیت ہے
اودیرن۔ سب جیووں میں مہا اُتم
سرب تشچکش۔ چیاین بھاؤ سے دیکھنے والا
انیش۔ جس کے سوائے دوسرا ایشر نہیں ہے
شاستہ سنتھر۔ پراچین ہو کر بھی بپریت دشا
کو نہیں پراپت ہوتا
بھوشیہ۔ سمندر پر شین کرنے والا
بھوشن۔ اپنی اچھیا سے اوتار لیکر جیووں کا
تارنے والا
بھوتیہ۔ جس سے بھوتیاں آئین ہوتی
ہیں
بشوک۔ پر مانند روپ شوک سے علیحدہ
شوک ناشن۔ جس کی یاد سے رنج و فکر
دفع ہوتی ہے
ارچش مان۔ جس کی بجلی سے سورج اور
چاند میں نور ہے
ارچیت۔ برہما وغیرہ دیوتاؤں کا معبود
کمبھ۔ جو سب گھٹ میں ہے
بشدھ آتما۔ رجوگن۔ تموگن۔ ستوگن سے
رہت ہو کر پوترآتما

بشودھن - جس کے سمرن سے پاپ دور ہو جاتے ہیں

انرودھ - دشمنوں کے آدھین نہ ہونے والا

اپرترتھ - جس کا مقابلہ کوئی شہسوار یا سپہ سالار نہیں کرسکتا

پردیومن - چار بیوہ قائم کرنے والا

امت بکرم - جس کی طاقت اور توانائی کی تھاہ نہیں

کال نیمی ہنا - کال نیم راچھس کا قتل کرنے والا

بیر - دشمنوں کو نیچا دکھانے والا

شوری - سورج ونسی ہو کر رامچندر اوتار لیا

جیتشورہ - اندر دیوتا وغیرہ کا مددگار

ترلوکاتما - تینوں لوک کا آتما

ترلوکیش - جس کا حکم تینوں لوک میں مانا جاتا ہے

کیشو - برہما - بشن - مہیش سکت جس کے بال ہیں

کیشہا - کیشی دیت کا قاتل

ہری - ہری روپ سے گنج کو گراہ سے بچانے والا

کام دیو - موہنی صورت دھارن کر کے بھگتوں کی مقاصد دلی پورا کرنے والا

کام پال - کامیوں کی آرزو پوری کرنے والا

کامی - پورن کام

کانت - جس کا شریر بہت منوہر ہے - برہما جی اوس میں لے ہو جاتے ہیں

کرتاگم - سرتیان - اسمرتیاں شاستروں کا بنانے والا

انردیشیہ بپو - جس کا کوئی روپ نہیں نرگن - نرنکار

بشن - جس کا جلوہ تینوں عالم میں ظہور ہو رہا ہے

بیر - بیرگت وال

اننت - سرب دیاپی - سرب آتما روپ

دھننجے - پانڈوں میں ارجن اُسی کا نام ہے

برہمن - تپ - بید - ست - گیان جاننے والے کو برہمن کہتے ہیں

برہمہ - تپ آدک کا ابتت کرنا

برہمی - برہما ہو کر خالق سے موسوم ہوا

برہم - سچدانند روپ جس سے بہتر کوئی چیز نہیں

برہمہ پردھن - جگ تپ کا قائم کرنے والا

برہم بد - وید اور اوس کے ارتھوں سے بخوبی آگاہی رکھتا ہے

برہمن - وید پاٹھی برہمن اسی کا روپ ہے

برہمی - سیش روپ کا برہمی نام ہے -

برہماگ - اپنی [illegible] گیا

برہمن پریہ - جس کے برہمن پیارے ہیں
مہاکرم - جس کے قدم نہایت وسیع
ہو رہے ہیں
مہاکرم - جس کا پہلا کام سنسار کی اپتی ہے
مہاتیجو - اسی کے جلال سے سورج چاند
روشن ہیں
مہورگ - مہارگ روپ
مہاکرتو - اسمید جگ کا روپ
مہایجوا - لوگوں کی دوستی کے لئے جگ
کرنے والا
مہاجگ - جگوں میں جپ اسی کا روپ ہے
مہاہوی - جس برہم میں سب جگت کا
ہون ہوتا ہے
ستبنیہ - جس کی سب استت کرتے ہیں
ست پریہ - جس کو استوتر بہت پیارا ہے
استوتر - جو اس کا استت کرتا ہے
پرم پد پاتا ہے
استت - استت کرانے کی طاقت
دینے والا
استوتا - اپنی استت آپ ہی کرتا ہے
رن پریہ - جس کو جنگ بہت پیاری ہے
پورن - سب طاقتوں سے بھرپور
پوریتا - دھن دولت بڑھانے والا
پونیہ - جس کے سمرنے سے پاپ
بھاگ گئے ہیں

پونیہ کیرتی - اپنی شکست سے جیون کے
پونیہ کو بڑھانے والا
انامی - روگ سے جس کو دکھ نہیں ہوتا
اور نہ اس کو کوئی روگ ہوتا
ہے
منو جو - جس کا بیگ من کے برابر ہے
نیرتھکیہ کرد - چودہ ودیا کا اپدیش
کرنے والا
بسورنیہ - پہلے سورج روپ انڈا ہوا
جس کی روشنی ہزار سورج سے
بڑھ کر تھی
بسوپریہ - جس کی توجہ سے دولت اچھے
کرموں سے ملتی ہے
بسوپرد - موکش پھل دینے والا
یا سدیو - بسدیو کا پتر یا سدیو نام ہوا
بسو - جس کا نواس سب جیوؤں میں ہے
اپنا سروپ آپ ہی دیکھنے والا
بسومنا - سب شیوں میں تیت ہونے والا
ہوی - برہم روپ ہب بھی ہے
سدگتی - جو اس کو برہم جانتے ہیں اسی
سے ملتا ہے
ست کیرتی - جس کا شبھ کرم سنسار کی
پیدائش سے ظاہر ہوتا ہے
ستا - سجاتی اور بجاتی بھیدوں سے
علیحدہ برہم روپ

سدبھوت - بہت روپوں سے پرکاش
کرنے والا
ست پرائن - تمام چیزوں کا استھان
سورسین - جس فوج میں ہنومان ایسے جودھا
ہوں اُس کا مالک
جدوسرشٹ - جدوبنسیوں کے مورث اعلے
سری کرشن
سدنواس - گیانیوں کا رکشیا کرنے والا
سویامن - جمنا جس کی استری ہیں -
بھوتاواس - جس میں سب جیو نواس
کرتے ہیں
باسدیو - سورج کی طرح اپنی کرنوں سے
سنسار کو روشن کرنے والا
سرباسن لیہ - جس اپناشی میں سب پران
لے ہو جاتے ہیں
انل - جس کی قدرت کا اختتام نہیں
درپہا - سادھرمیوں کے دل کا اندھکار
دور کرنے والا
دروپد - دھرم کے راستے پر گیانیوں کو
چلانے والا
درپت - آتما روپ سے امرت کے سواد
لینے میں پرسن
دردھر - جو دھیان میں مشکل سے آسکتا ہے
اپراجیت - اندر اور باہر کے لوگوں سے
دور رہنے والا -

بسو مورت - کل کائنات اسی کا سروپ ہے
مہامورت - سیش ناگ جس کی سیجیا ہے
بشال سروپ نظر آنے والا
دیپ مورت - جس کی مورت گیانیوں کو
دکھلائی دیتی ہے
مورت مان - جس کا سروپ نیکی بدی
سے علیحدہ ہے
انیک مورت - جس کے سروپ لاتعداد ہیں
اویکت - بہت سے سروپ کرنے پر بھی
نرنکار ہے
ست مورتی - گیانیوں کو سروپ بیشمار
نظر آتے ہیں
سناتن - ہمیشہ سے ہے ہمیشہ رہیگا
ایک - اکیلا ہے اس کا کوئی ساتھی
نہیں
انیک - جس کی مایا سے ہزاروں صورتیں
نظر آتی ہیں
سبہ - سب نام جگ کا ہے اس میں چندمال
ہوکر پوجا کیا گیا
کہہ - کہہ لفظ بھی اُس کا نام ہے (کہہ برہمہ
پرمیشر کا نام ہے)
کن - سب کا حامی - سب کا معین
برہمہ بیت - سوم سدھ برہمہ اُسی کا سروپ ہے
تت - جس کی دیا سے تمام کائنات
وسیع ہوئی

پدمنونم۔ جس کی پرستش سے موکش ملتی ہے
لوک بندھو۔ سنسار کی بھلائی کے واسطے
جس نے سرتیاں۔ سمرتیاں
بنائیں
لوکنا تھہ۔ جس سے خلق کو آزار پہنچتا ہو اس
کو سزا دینے والا
مادھو۔ مدھ کے خاندان میں اوتار لینے والا
بھگت متبل۔ بھگتوں کے آدھین اور
اُن کا معین
سورن برن۔ سونے کی طرح جس کا رنگ
جھلکتا ہے
مہیانگ۔ جس کا شریر سورج میں پرکاش
کرتا ہے
برانگ۔ جس کے اعضاے جسمانی خوبصورت ہیں
چندنانگ۔ جس کے جسم سے چندن اور کافور
کی خوشبو آتی ہے
بیرہا۔ دھرم کی وجہ سے ہرن کشپ راچھس کا
بدھ کرنے والا
بکھم۔ ادھرم کے خلاف اس کا ثانی کوئی نہیں
شونیہ۔ جس میں کوئی گن نہیں
دھرتاشش۔ آپ اپنا معاون
اچل۔ جو اپنی جگہ سے چلتا نہیں جوگیان دھرم
سے جدا نہیں
چل۔ ہوا کی طرح اُڑنے والا
امان۔ جس کو کسی قسم کا غرور نہیں

مان دو۔ بھگتوں کی بھلائی چاہنے والا بیحرف
کو سزا دینے والا
مان۔ ایشر روپ سے قابل پرستش
لوک سوامی۔ جس کی حکومت میں چودہ
بھون ہیں
ترلوک دھرک۔ جس کی قبضۂ قدرت میں
ترلوک ہیں
سومیدھا۔ جس کی عقل کی تھاہ نہیں۔
عالی دماغ
میدھج۔ دنیا میں پرکاش مان
دھن۔ نیک مرادیں برلانے والا
ستیہ میدھا۔ اچھی اور سچی جس کی فہم ہے
دھرادھر۔ پرتھی کو سیش روپ ہو کر
دھارن کرتا ہے
تیجو برکھ۔ سورج روپ سے پانی برساتا ہے
دیوتی دھر۔ پروردگار ہو کر اپنے بھگتوں
پر رحم کرنے والا
بھرتا مبرہ۔ ہتھیار باندھنے والوں میں افضل
پرہی گرہ۔ اندریوں کا باندھنے والا
نگرہ۔ قدرت کاملہ سے جو پہچانا گیا
بگرہ۔ بھگتوں کی خواہش برلانے میں ہر
وقت مستعد
نیک شرنگ۔ چار شرنگ رکھنے
والا
گدا گرج۔ جس سے گدا گرج جونے والا

چتر مورتی جس کی سفید۔ سیاہ۔ سرخ۔ زرد
رنگ کی چار مورتیاں ہیں
چترباہو۔ چار بھجار کھنے والا
چتر بیوہ۔ جس کے چار بیوہ دچھند پرش ۔
وید پرش۔ چھاپرش ۔ شبر نر
پرش ہیں
چترگت۔ جس نے چار ورن قائم کئے
چتر آتما۔ جو دنیا کے بھرم جنجال سے
علیحدہ ہے
چتر بھاوئ۔ جس نے دھرم۔ ارتھ۔ کام۔ موکش
پدارتھ پیدا کئے
چتر وید۔ چاروں ویدوں کے ارتھوں
سے واقف
ایک پات۔ جس کا ایک قدم بسو کہلاتا ہے
سماہرت۔ دنیا کو نچانے والا
نورت آتما۔ جس کا چت افعال شنیعہ سے
جدا رہتا ہے
دُرجے۔ جس پر کوئی فتحیاب نہیں
دورتی کرم۔ جس کے غصہ سے سورج کی آگ
بھی مقابلہ نہیں کر سکتی
درلبھ۔ جس کے درشن مشکل سے پراپت
ہوتے ہیں
درگم۔ دکھ کے وقت جس کی یاد آتی
ہے
درگ۔ جو مشکل کو آسان کرتا ہے

دراباس۔ پرانا یام کرنے والے جوگی بھی
جس کو نہیں پا سکتے
دراراہا۔ بھگتوں کا کلیش دور کرنے والا
اسروں کا قاتل
سوبھانگ۔ دھیان کرنے سے جس کی منوہر
مورت دل میں پرکاش کرتی ہے
لوک سارنگ۔ جس میں جوگی پست
ہو جاتے ہیں
سوتنتو۔ جس کا لوز طویل و عریض ہو کر جگت
میں پرکاشمان ہے
تنتو بردھن۔ پرپنچ مغلوب کرنے والا
اندر کرمالا۔ جو اندر سے بھی بڑھا ہوا ہے
مہاکرم۔ پانچ عناصر جس نے پیدا کئے
کرت کرماں۔ دھرم روپ جس کے کرم ہیں
کرتاگم۔ بید و شاستروں کا موجد
ادبھوہ۔ مخلوقات عالم کا موجد
سُندر۔ جس کا جمال دیکھنے کے لائق ہے
سند۔ دیا وان
رتن نابھو۔ جس کی ناف رتن کی مثال ہے
سلوچن۔ جس کی خوبصورت آنکھیں سارا
سنسار بنے کئے ہیں
ارک۔ قابل پرستش۔ برہماجی کا
پیارا
یاجنہ۔ بے مانگے مرادیں پوری
کرنے والا

سرنگی۔ مس اوتار سے سرنگ لگانے والا
جنیت۔ دشمنوں کا ناش کرنے والا
سربنگے۔ جس کو ہر طرح کا گیان ہے
سورن بند۔ جس کا جسم سونے کی طرح جھلک رہا ہے
اکشوبھ۔ اندریوں پر غالب۔ راچھسوں کا فاتح
سرب باگیشر۔ برہما وغیرہ کل دیوتاؤں کا سوامی
مہاہرو۔ جس کے دھیان سے جوگی آنند کرتے ہیں
مہاگرت۔ جس کی مایا سے دُکھ دور ہوتا ہے جو مہارتھی ہے
مہابھوت۔ تینوں کال میں تیج دھاری یکساں
مہاندھ۔ سب جینوں کی سرشٹی میں بدھ تم یعنی ترقی یافتہ ہے
کُمُند۔ جس کے رحم سے پرتھی کا بھار اتر جاتا ہے
کُندر۔ باراہ روپ سے ہرناکس کو قتل کر کے پرتھی کا بھار اُتارا
کُند۔ پرسرام روپ سے پرتھی کا دان دینے والا
پرجلنیہ۔ برکھا روپ سے جیووں کا پالن کرنے والا

پاون۔ جس کے دھیان سے انسان پوتر ہو جاتا ہے
انل۔ بھگتوں کو آنند دینے والا
امرتانسو۔ سمندر سے نکلا ہوا امرت دیوتاؤں کو پلانے والا
امرت بپو۔ جس کے جسم میں امرت ہی امرت ہے
سربگ کل اُمور سے ماہر
سر بتومکھ۔ سب طرف نگاہ رکھنے والا
سلبھ۔ پھل پھول چڑھانے سے خوش ہونے والا
سوبرت۔ جو برت سے مل سکتا ہے
سدھ۔ سوتنتر ہونے سے سدھ
شتر جیت۔ دشمنوں کو برباد کرنے والا
شتر تاپن۔ شتروں کو عاجز کرنے والا
نگرودھ ہو۔ جو آغاز و انجام سے بری ہے
اودمبر۔ اودمبر پھل سے لبسوؤں کا پالن کرنے والا
اسوتھ۔ جو آج ہے وہ کل نہیں یعنی زمانہ کا الٹ پھیر
چانور انگھر ی نش۔ چانور اور انگھر ی کا ناش کرنے والا
سہسر اچیت۔ جس کی نورانی کرنیں سورج کی کرنوں سے بدرجہا روشن ہیں

سپت چھوا ندکالی - کرالی - منوجو -
سودھر مر برتا - سوشوبہت
سپھر لنگنی - لبسو مکھی) سات
زبانوں کا موجد
سپت ودھا - جو سات طرح کے پرکاش
رکھتا ہے
سپت باہن - جس کی سواری میں سات
گھوڑے ہیں
امورتی - جڑ چیتن روپ سے جو شکتی نمود ہوئی
اس سے علیحدہ
انگھ - جو عصیاں اور تکلیف سے مبرا ہے
اچنتیہ - سب پرمانوں سے جس کی ذات
افضل ہے
بھیکرت - بداطوار بدکردار کے دل میں جس
کا خوف رہتا ہے
بھے ناشن - جس کی یاد سے خوف دور
ہو جاتا ہے
انو - سوکشم آتما
برہت - برہمہ یعنی برت
کرش - جس کی ذات ہمیشہ قائم ہے
استھول - سب کا آتما ہونے سے ہمیشہ
قائم رہتا ہے
گن بھرت - ست - رج - تم - تینوں گن
دھارن کرتا ہے
نرگن - جس میں کوئی گن نہیں

مہان - جو خیال میں بھی نہیں آ سکتا گیانیوں
کا پیارا
ادھرت - پرتھی کا دھارن کرنے والا خود
کسی سے دھارن نہ ہونے والا
سودھرت - اپنی آتما سے دھارن ہوتا ہے
سواسی - کنول کی مثال جس کا سندر
روپ ہے
پراگ بنش - جس کا بنش بہت ہی کثیر العیال
ہے
بنش پردھن - جو بنش پر پہنچی ہے - اس
کا ناش کرتا ہے
بھار بھرت - انیک روپ سے بھار
اتارنے والا
کتھت - جس کا بیان وید بھی نہیں
کر سکتے
جوگی - جوگ کرنے سے جس کی پراپتی ہوتی ہے
جوگیش - جوگیوں کا ایشر ہے
سرب کام دے - خواہشوں کا پورا کرنے
والا
آشرم - بھگت جنوں کا سندر استھان
شرمنی - اگیانیوں کا دکھ دینے والا
کشام - مخلوقات عالم کا ناش کرنے
والا
سوپرن - سوپرن نام گرڑ جس کی سواری
میں ہے

بایو باہن - جس کے خوف سے ہوا چلا کرتی ہے
دھنُر دھر - سری رام چندر جی دھنش بان رکھنے والے
دھنُر وید - دھنر وید سے واقف وہی ذات پاک ہے
ونڈ - جاہلوں کا سزا دینا جس کا کام ہے
دمئی تا - جمراج اور لوک راج ہو کر دشٹوں کو سزا دیتا ہے
اپراجیت - جس پر دشمن قابو نہیں پا سکتے
ورم - نفس امارہ سے مغلوبوں کو سزا دینے والا
سرب سہہ - سب کام جس سے سدھ ہو جاتے ہیں
نیتا - سب اپنے اپنے فعلوں پر سزایاب ہوتے ہیں
نیم - جس کا کوئی مالک نہیں
یم - جس کی موت نہیں
ستودان - اچھے کرم جس کو بھلے معلوم ہوتے ہیں
ساتوک - جو ستوگن سے بھرا ہوا ہے
ست - اچھے دھرم دان لوگوں کے ساتھ ہر وقت موجود اور محافظ
ست دھرم پراین - ست دھرم کا استھان

ابھپرائے - قیامت کے روز تمام خلق جس میں مل جاتی ہے
پریارہے - جس سے مقصد دلی بر آتے ہیں
ارہ - جو آسن اور نمسکار سے پوجا گیا ہے
پریہ کرت - بھجن کرنے والے پرشوں کا ستکار کرنے والا
پریت بردھنہ - بھگتوں کا پریم اضافہ کرنے والا
بہالیس گت - جس کا نواس اکاش سورج منڈل میں ہے
جیوتی - جس کا نام نارائن ہے جس کی جوت سب میں پرکاش کر رہی ہے
سورچ - جس کا جلوہ نہایت ہی اعلےٰ اور منوہر ہے
ہت بھگت - دیوتاؤں کے نام جو جگ کیا جاتا ہے اس کا پھل نارائن سے ملتا ہے
بھو - کل چیزوں میں جس کا پرکاش ہے وہ تینوں لوک کا مالک ہے
رب - سورج روپ سے رس کھینچنے والا
بروچن - سورج اور اگن میں اسی کا ظہور ہے

سوریہ۔ کل شے کا قادر اور لکشمی پیدا کرنے والا
سنبا۔ چودہ بھون کا مالک
رب لوچن۔ آفتاب جس کی چشم منور ہے
اننت۔ ششیش بھی اسی کا روپ ہے
ہُت بھک۔ جس کا بھوجن ہُت ہے
بھوگتا۔ جگت کا پالن کرتا ہے
سُکھد۔ جس سے بھگت موکش پا جاتے ہیں رنج و غم سے نجات ملتی ہے
اینک دے۔ جو بھگتوں کے دکھ دور کرنے کی خاطر بار بار اوتار لیتا ہے
اگرج۔ سب سے پہلے جس نے ہرن گربھ روپ دھارن کیا
انربن۔ جس کو دکھ رنج وافکار مطلق ستا نہیں سکتے
سدا مرشی۔ جو اُس کی شرن لیتے ہیں نجات پاتے ہیں
لوکادھشٹیان۔ جس کے نام سے نجات ملتی ہے تینوں لوک جس کے ابرو کے اشارے میں چل رہے ہیں
اُدبھت۔ جس کا خیال بھی نہیں آتا۔ جہاں جوگیوں اور منیوں کی رسائی نہیں ہو سکتی

سناتت۔ جس کا روپ کال بھی ہے
سناتن تم۔ جو برہما اور رودر سے بھی پہلے ہے
کپل۔ اگنی کا نام بڑوا انل ہے وہ کپل برن ہے۔ اس وجہ سے بڑوا انل کہا جاتا ہے
کپ۔ اپنی کرنوں سے جل پی رہا ہے باراہ اوتار دھارن کیا
ابیّہ۔ قیامت میں تمام کائنات ناش کر دیتا ہے
سوستی بھک۔ عیش آرام جس کے نام سے اتپن ہوتا ہے
سوستی دہ۔ جس کے نام سے بھگتوں کو آنند ملتا ہے
سوستی کرت۔ جو گناہوں کو معاف کرتا ہے
سوستی۔ جس کا سروپ آنند کا مخزن ہے
سوستی دکشن۔ جس منگل روپ سے آنند ملتا ہے جو پریم کے بس ہے
اردڈر۔ جس کے سروپ کرودھ سکرم پریت اور رودر ہیں
کنڈلی۔ سیش روپ ہو کر کنڈل دھارن کرتا ہے
چکری۔ سودرشن چکر۔ جس کا ہتھیار ہے
بکرمی۔ تمام سنسار کے نیچے کرنے والا

اور جت شاسن۔ جس کے لکشن سرتی سمرتی سے ظاہر ہوتے ہیں

شبد انگہ۔ جس کی کوئی بانی نہیں اور نہ جو من رکھتا ہے

شبد سہ۔ وید جس کے استتی کرتے ہیں

ششن۔ جو سنساریوں کو آرام دیتا ہے

سرب ریکرہ۔ جوگی جس رات میں جاگتے ہیں۔ اور جس میں سنسار سوتا ہے۔ ان دونوں راتوں کا پیدا کرنے والا

اکرودرہ۔ سب منورتھ سدھ ہونے اور نہ ہونے سے جس کو غصہ نہیں آتا

پیشل لو۔ جو شریر اور کرم بانی سے شوبھا دے رہا ہے

دکشن۔ جس میں وشکت۔ شیگرہ۔ کرم کرتا اور سمرتھ) گن ہیں

وکشن۔ گت کا سوامی ہو کر سنسار ناش کرتا ہے

اشمنامبر۔ جو تمام پرتھی کا بھار اٹھا کو بھی افسردہ نہیں ہوتا

بدوتم۔ اسی کا گیان کل کائنات میں پرگھٹ ہے

بیت دھر۔ وہ سب کا ایشر ہے۔ اس کو کسی کا خوف نہیں

بن شر دن کیر تنہ۔ جس کے نام سے ثواب حاصل ہوتا ہے

اوتارن۔ سنسار کے سمندر سے وہی بیڑا پار لگاتا ہے

وش کرت ہا۔ جس کے نام عصیان کے عذابوں سے نجات دلاتے ہیں

پنتھہ۔ جو پرانوں کے سننے کا پھل دیتا ہے

دوسپن ناشن۔ جو دوسپن کے خراب پھلوں کو ضائع کرتا ہے

بیرہا۔ سنسار کے مصائب اور کلفتوں کو ناش کرتا ہے

رکشن۔ ستوگن روپ سے تینوں لوکوں کی تکلیفیں دور کرتا ہے۔

ساتنت۔ ست مارگ میں سنت روپ ہے

جیون۔ تمام جیووں کی دپران سوپ ہو کر عمر بڑھانے والا

پریہ دستھت۔ اطراف عالم جس میں نیت ہیں

اننت روپ۔ جو شیش روپ سے تمام جیووں میں پرپنچ دکھاتا ہے

اننت شری۔ جس کی طاقت کا وار پار نہیں

جیت منیو۔ غصہ پر قابض۔ جو غصہ ذرا بھی نہیں کرتا
بھیاپ ہا۔ جنہیں دہشت اور خوف ہوجاتا ہے۔ اُن کا محافظ
چتر سر۔ منصف مزاجی سے کرموں کا پھل لوگ پاتے ہیں
گمبھیر آتما۔ جو حلیم ہے
ید شش۔ جو جس لائق ہے اس کو ویسے پھل دیتا ہے
پیاوشش۔ حواس خمسہ پر قابض
وشش۔ وید منتروں سے پھل دینے والا
اناد۔ جو ہمیشہ سے ہے جس کا آغاز نہیں
بھو ربھووہ۔ سب جیووں کا اُدھار کرنے والا
لکشمی۔ جس کی آتما لکشمی روپ ہے
سوبیر۔ جس کے کرتیوں کی شوبھا بیان نہیں کی جاسکتی
روچرانگد۔ جس کے دونو بازو آرام دیتے ہیں
جنن۔ سب جیووں کا بنانے والا
جن جنماد۔ منشوں کی زندگی کا سبب
بھیم۔ جس نام سے خوف دور ہوتا ہے
پراکرم۔ اوتاروں کی طاقت سے اُسروں کے دل میں دہشت ساتی ہے

ادھار نلیو۔ پنچ تت سے ادھاریوں کو ادھار کرتا ہے
دھاتا۔ قیامت میں سب جیووں کو بھکش کرنے والا
پشپ ہاس۔ جس کی ہنسی پھولوں کو مات کرتی ہے
پرجاگر۔ جو ہمیشہ جاگتا ہے
اوردھگہ۔ جو دیوتاؤں کا بھی افسر ہے
ست پتھاچار۔ ست پرشوں کو کلیاں دینے والا
پران دے۔ ضعیف قوتوں میں طاقت عود کرنے والا۔ ضعیفوں کو جوانی دینے والا
پرلوے۔ اونکار روپ اسی پرماتما کا ہے
پن۔ عذاب و ثواب کے پھل دیتا ہے
پرمان۔ سویم پرکاش روپ سے گیان سروپ ہوا
پران نلیہ۔ جس کے روپ میں تمام جیو لیپت ہوجاتے ہیں
پرات بھرت۔ ان روپ سے جانوں کا پالنے والا
پران جیون۔ پرانوں کا چیتن کرنے والا

تتو بہ بدبا برہم

تتوبت ۔ جو آتما کو جانتا ہے

ایکاتما جس کی ایک ہی آتما ہے اسی

آتما سے سب میں پر دیش کرتا

ہے

جنم مرت جرا تگہ ۔ جو موت اور زندگی سے

رہت کرتا ہے

بھور بھوسو ستر و ۔ بھون سے تینوں

لوک کی تارائن

کرنے والا

تار ۔ سنسار ساگر سے تارنے والا

سپتا ۔ لوگوں کا اتپن کرنے والا ۔ سب

کا پتا

پرتپامہہ ۔ برہما کو بھی جس نے پیدا کیا

اس سے پرپتامہ ہوا

جگ ۔ جس کا روپ جگ ہے

جگت پت ۔ جگوں کا سوامی

یجوا ۔ جگان روپ

جگانگ ۔ جس کے انگ جگ ہیں

جگ باہن ۔ جگوں کا پھل دینے والا

جگ بھرت ۔ جگ کا محافظ

جگ کرت ۔ آغاز و انجام جگ کا

نگہبان

جگی ۔ جن جگوں میں اس کی پوجن ہوتی

جگ بھگ ۔ جگ بھوگتا

جگ ساودھن ۔ جگ کے پھل دینے ہیں

سادھان

جگیا تت کرت ۔ جگ کا سماپت

کرنے والا

جگ گو ہیم ۔ گیان جگ پورن کرنے والا

ان ۔ ان روپ سے سب کو پالتا ہے

انناد ۔ سب جگت سوم روپ ہے

آتم یونی ۔ اپنے آپ آتما ہے دوسری

آتما نہیں

سویم جات ۔ اپنے آپ پیدا ہونے والا

بیکھان ۔ بارہ روپ سے پرتھی دھارن

کرکے ہرناکش کا مارنے والا

شام گائیہ ۔ شام وید منتروں کا گانے

والا

دیوکی نندن ۔ دیوکی ماتا سے ہوا ہونے

والا برہما وک دیوتاؤں

کا دیوتا دیوکی کا پتر ہے

سر فشٹا ۔ سنسار کا کرتا

اگشت تیش ۔ رام چندر روپ سے پرتھی

کا مالک ہوا

پاپ ناشن ۔ جس کے دھیان سے پاپ

دور ہوجاتے ہیں

سنکھ بھرت ۔ سنکھ روپ دھارن

نندکی - نند کی نام تلوار جس کا ہتھیار ہے

چکری - سودرشن چکر بھی اس کا ہتھیار ہے

سارنگ دھنواں - دھنش - سارنگ رکھنے والا

گدادھر - کثومودنام گدا رکھتا ہے

رتھانگ پانی - مہابھارت میں رتھ کا چکر اُٹھا کر بھیشم جی پر دوڑنے سے رتھانگ پانی نام ہُوا

اکشوبھیہ - جس کو کوئی جیت نہیں سکتا

یُدھ - کل شستر جس کے ہتھیار ہیں

اوم کے پھل

اونگ رٹنے سے دنیا و آخرت سنبھلتی ہے - آغاز و انجام میں معاون و مددگار اس نام سے بڑھ کر اور نہیں ہے اس نام کے پھل شاستروں میں بہت ہی توضیح کے ساتھ لکھے گئے ہیں - اس نام سے کرشن بھگوان کو پرنام کرنے سے اشومیدھ جگ کا پھل ملتا ہے - جگ کرنے والا آواگون سے چھوٹ نہیں سکتا لیکن اس نام کے رٹنے والے تناسخ سے چھوٹ جاتے ہیں - یعنی دوبارہ جنم نہیں پاتے برہمن اس کے رٹنے سے وید پاٹھ کا پھل حاصل کرتا ہے چھتری اس نام سے فتح یاب ہوتے ہیں - ویش اس نام کی بدولت صاحب دولت ہوتا اور شودر ہر قسم کے عیش اٹھاتا ہے جو شخص بشن سہنسر نام صبح اٹھ کر اشنان کر کے روزانہ پاٹھ کرے - اُسے نہ تو کوئی تکلیف اور نہ کوئی مرض ہو - وہ ہمیشہ آرام سے زندگی بسر کر سکتا ہے - اور مرنے پر بشن لوک اُس کی جاگیر ہوتی ہے - کرشن بھگوان جدھشٹر سے فرماتے ہیں جو لوگ بشن سہنسر نام ورد کرتے اور پاٹھ کیا کرتے ہیں - ان سے میں بہت خوش ہوتا ہوں - دھن دولت کی ترقی ہوتی ہے - صاحب اولاد ہو کر دنیا میں اس کا جش پھیلتا ہے اور من مانے پھل پراپت ہوتے ہیں +

ادھیائے ۳۲

کرشن بھگوان کی ولادت اور ان کے بال چرتر

بھیشم جی بیان کرتے ہیں کہ اوگرسین کا بیٹا کنس اپنے باپ کو قید کر کے خود تخت نشین ہوا وہ نہایت جفا پیشہ اور ستمگر تھا۔ اس کے عہد میں برہمن اور عابد جپ کرنے میں نہایت مجبور اور پریشان رہتے کیا ممکن تھا کہ لب پر رام نام آئے۔ ہون۔ جگ۔ خیرات۔ اپکار یکقلم مفقود۔ راجہ کنس کی بہن دیوکی جب شباب پر آئی تو بسدیو جی کے ساتھ عقد کیا گیا۔ عقد کے وقت آکاش بانی ہوئی کہ او ظالم تیری موت کا زمانہ قریب آگیا۔ تیرے مارنے والا دیوکی کے بطن سے آٹھواں پتر ہوگا۔ بانی سے دل پر دہشت چھائی نہایت غمگین و ملول ہو کر بسدیو اور دیوکی کو محبس میں قید کر دیا۔ اور انتظام کیا کہ جس وقت ان کے یہاں کوئی لڑکا پیدا ہو۔ فی الفور دربِ دولت پر خبر کی جائے۔ انسداد واجبی تھا۔ جب پہلا پتر ہوا اطلاع کی گئی۔ راجہ کنس کے روبرو لڑکا پیش کیا گیا۔ کنس اس کی حالت دیکھ کر بولا کہ یہ لڑکا کچھ میرا قاتل نہیں نہ اس سے مجھ کو کوئی نقصان پہنچیگا لے جاؤ۔ بسدیو سے کہدو اس کی پرورش کریں۔ مجھے اس سے کچھ سروکار نہیں۔ بسدیو جی خوشی خوشی طفل لے کر دیوکی کے پاس آئے۔ اتنے میں نارد رشی کنس کے پاس پہنچے۔ فرمایا ارے اگیانی غضب کیا تو کیا جان سکتا ہے کون لڑکا تیرا قاتل ہے دیکھ یہ آٹھ لکیریں زمین پر کھینچ کر۔ ان آٹھوں لکیروں کو شمار کر۔ ہر طرف سے آٹھ ہی آٹھ دکھلائی دیتی ہیں۔ تعجب نہیں کہ انہیں آٹھوں میں کوئی تیرا قاتل اور تیری جان کا گاہک ہو۔ کنس نارد رشی کی ہدایت پر کاربند ہوا۔ ساتوں شیر خوار بچے اپنے ہاتھ سے قتل کیئے۔ آٹھویں حمل سے خود بخود دل پر ہیبت طاری ہوئی۔ شب کو نیند نہ پڑتی۔ ہر وقت یہی فکر رہتی کہ کب اس بلا سے نجات ملتی ہے۔ قیدخانہ پر جنگی پہرے مقرر کر دیئے۔ وقت کا منتظر تھا کہ دربِ بلا کے ہاتھ آتے ہی اس کو تحس نحس کر دے۔ مگر اس امر سے مطلق غافل کہ شدنی نہیں ٹلتی۔ بھادوں کا مہینہ اشٹمی کا روز آدھی رات کا وقت دیوکی جی کیا دیکھتی ہیں کہ شیام روپ چتربھج مورت جن کا رنگ نیلم کی طرح جھلکتا تھا۔ مدھ بھری آنکھیں کنول کی طرح شگفتہ تھیں۔ چہرۂ تاباں ماہتاب کی طرح روشن۔ کانوں میں کنڈل مرصع سرپیچ سر پر دھارن کیئے ریشمی پوشاک۔ جسم منور پر عجیب لطف [illegible]
ہیں سینہ مبارک پر منوّدار رہتا ہے، پیتامبر پہنے رخ روشن پہ نظر نہیں ٹھہر سکتی تھی۔ وہ [illegible]

جہاں آر ادیوتوں کو بھی جس کی زیارت میسر نہیں دیوکی اور بسدیو جی کے سامنے جلوہ فگن ہے
بسدیو اور دیوکی منوہر روپ دیکھ کر ایسے بیخود ہوئے کہ تن و بدن کا ہوش نہ رہا۔ ہاتھ جوڑ کر بولے
ہے بھگونت آپ نے بڑی کرپا کی۔ آپ پرب پرمیشور کا اوتار ہیں ہمارا جنم سپھل کرنے اور ہمیں تارن
کرنے کے لئے آپ نے اوتار دھارن کیا ہے۔ اس روپ کے دیکھنے کی ہمیں تاب نہیں جب
بھگتوں پر کلیش ہوتا ہے آپ اوتار لے کر ان کے کلیش دفع کر دیتے ہیں۔ ہے پربھو آپ کی
مہمان ہم ہمادک دیوتاؤں سے بھی ہرگز نہیں ہو سکتی۔ آپ بھگتوں کی رکشا اور پاپیوں کا سنگھار
کرتے ہیں کنس نے جو اذیتیں اور تکلیفیں ہمیں دی ہیں آپ خود واقف ہیں اس دکھ سے نجات
دلایئے۔ کرشن بھگوان نے فرمایا۔ کسی بات کا سوچ مت کرو۔ تمہارے پورب جنم کے تپ اور
ریاضت سے یہ بات ہوئی کہ میں تمہارا پتر ہو کر پرتھی کا بھار اتارونگا۔ ہر بھگتوں اور نارائن کے
داسوں کو درشن دے کر بھو ساگر سے پار اتارونگا۔ دیر مت کرو مجھے گوکل پہنچاؤ۔ جسودھا جی
کے بھی ایک لڑکی ہوئی ہے اسے لاکر دیوکی جی کو دے دو۔ کنس اس کو مار کر دل کی تپن بجھادیگا
میں جسودھا اور نند جی کو بال لیلا دکھلا کر تمہارے پاس آجاؤنگا۔ یہ کہہ کر کرشن بھگوان بال روپ
ہو گئے۔ دیوکی نے گود میں اٹھا لیا۔ پہرہ داروں پر ایشور کی مرضی سے غفلت چھا گئی بے خبر نیند
کے خراٹے اڑا رہے ہیں۔ بسدیو جی کی پاؤں کی بیڑیاں خود بخود کھل گئیں۔ جمنا جی پایاب ہو گئیں
بسدیو جی بالک لے کر جمنا اترے گوکل پہنچ کر نند جی کے گھر گئے۔ پھاٹک کھلا پایا۔ جسودھا جی
بے خبر سو رہی تھی۔ ایک نوزائیدہ لڑکی پاس لیٹی دکھائی دی۔ بسدیو جی کرشن چندر کو جسودھا
جی کے پاس سلا کر کنیاں اٹھا لائے۔ دیوکی جی کی گود میں ڈال دیا۔ وہ رونے لگی یہ کل کام راتوں رات
ہو گیا۔ لڑکی کی آواز سے پہرہ والے جاگ اٹھے۔ راجہ کنس کو اطلاع دی گئی۔ کنس نے لڑکی اٹھوا
منگوائی اور چاہا کہ پتھر کی چٹان پر اسے پٹک دے۔ لڑکی ہاتھ سے چھوٹ کر آکاش کی طرف
راہی ہوئی اور کہنے لگی کہ تیرا قاتل گوکل میں پیدا ہو گیا ہے تیری جان اس کے ہاتھ سے نہیں بچ
سکتی۔ یہ ہیبت انگیز کلمات سن کر کنس عجب کشمکش و پیچ میں پڑا۔ فکر دامن گیر ہوئی کہ اب جاں
بری دشوار ہے۔ نند بابا کے گھر کرشن چندر کی ولادت سے بدھائیاں بجیں۔ دان پن
کئے گئے۔ غریب محتاجوں کو امیر کر دیا خیرات کا دروازہ کھول دیا گیا +

ادھیائے ۴۴

کرشن بھگوان کے ہاتھ سے پوتنا۔ سربدھر کا گا سر سگٹا سر بدھ کا

بھیشم جی نکتہ داں ہیں کہ اس طرف گوکل میں تو ناچ گانے چہچے قہقہے تھے۔ ادھر کنس پر ہیبت طاری تھی۔ سوچتا تھا کہ کسی طرح وہ لڑکا مار ڈالا جائے تو اس غم سے رہائی ملے۔ ایک راچھسنی پوتنا نامی سامنے کھڑی تھی۔ اس سے بولا اے پوتنا۔ گوکل جا اور میرے دشمن کو جس طرح بنے قتل کر۔ پوتنا راچھسنی گوکل پہنچی۔ خوبصورت بن کر بناؤ چناؤ کر کے جسودھا کے پاس حاضر ہوئی۔ ایسی محبت بھری باتیں کیں کہ جسودھا اس کے مکر سے غافل ہو گئیں۔ پوتنا کرشن چندر کو گود میں اٹھا کر کھلانے لگی۔ زہر آلود پستان پلا کر کرشن چندر بھگوان کی جان لینا چاہی۔ کرشن چندر نے چھاتیاں اس زور سے دبائیں کہ اس کی جان نکلنے لگی۔ بلبلا گئی۔ بے اختیار ہو کر وہاں سے بھاگی اور باہر پہنچتے ہی زمین پر گر پڑی اور مر گئی جسودھا گوپیوں کے ساتھ اس کے تعاقب میں دوڑیں باہر دیکھا کہ کرشن چندر پوتنا کی چھاتیوں پر لیٹے ہوئے بھٹنیاں منہ میں دبائے ہوئے ہیں جسودھا نے تلملا کر جلدی سے کرشن چندر کو اٹھا لیا اور گھر لائیں۔ دان پن کیا کہ اس بلائے ناگہانی سے پرماتما نے کرشن جی کو بچا لیا۔ پوتنا کے حال سے واقف ہو کر راجہ کنس نے شری دھر نامی برہمن کو بلایا اور کہا کہ تم سے میرا کام ہو سکیگا۔ گوکل جاؤ اور جس طرح ممکن ہو اس کمبخت لڑکے کو مار ڈالو۔ برہمن پیڑا اٹھا کر گوکل آیا۔ نند جی نے برہمن جان کر بہت عزت کی۔ برہمن فرصت کا منتظر تھا۔ جسودھا کرشن چندر کو پالنے میں ڈال کر برہمن کے واسطے خود بھوجن لینے گئیں۔ ادھر برہمن تاک میں تھا۔ اکیلا جان کر کرشن بھگوان کی گردن پر ہاتھ ڈالا اور چاہا کہ گردن مروڑ دے کرشن چندر نے ہاتھ سے اس کی زبان پکڑ کر مروڑ ڈالی وہ تڑپنے لگا کرشن چندر نے دو تین مٹکے مٹکیاں دہی دودھ کی لات مار کر توڑ ڈالیں اور کچھ دہی اس کے منہ میں لگا دیا۔ اور بدستور پالنے میں جھولنے لگے۔ ادھر جسودھا بھوجن نکال کر جب وہاں آئیں تو عجب حال دیکھا دودھ دہی کے برتن ٹوٹے پڑے ہیں۔ برہمن سے ناراض ہو کر بولیں کہ تو نے دہی کھایا اور برتن بھی توڑ ڈالے۔ ادھر سری دھر زبان کے درد میں مبتلا تھا۔ بولا بھی نہ جاتا تھا۔ نند جی لاٹھی لئے سر پر کھڑے تھے۔ سری دھر ہاتھ سے اشارہ کرتا تھا کہ میں خطاوار نہیں اس لڑکے کی کرتوت ہے۔ آخر نند جی نے سری دھر کو باہر نکال دیا۔ وہ روتا ہوا کنس کے دربار میں پہنچا۔ اظہار حال تو کر نہ سکا۔ کیونکہ زبان قابو میں نہ تھی۔ ہائے واویلا مچانا رہا کنس نے ایک

اھدویت گوکل بھیجا جو کوّے کا روپ بنا کر کاگاسر نام سے نند جی کے گھر داخل ہوا۔ کرشن چندر کو
سوتا ہوا دیکھ کر پالنے پر بیٹھ گیا۔ کرشن نے ہاتھ بڑھا کر کاگاسر کو پکڑ لیا اور گردن مروڑ کر ایسا پھینکا
کہ کنس کے آگے اس کی لاش جا گری۔ پھر کنس نے سکٹاسر نامی راچھس کو گوکل بھیجا۔ ادھر کرشن چندر
کے ستائیسویں دن کا اُتساہ تھا۔ نند بابا کے گھر بہت کچھ پکوان میوہ مٹھائی برہمنوں اور کٹنبھ کے
بھوجن کے واسطے بنایا گیا۔ گوکل کے گوال بال مدعو ہوئے غرضیکہ بہت بھیڑ تھی۔ لوگوں کی آمدو
شد میں سکٹاسر کرشن چندر کے پالنے پر جا بیٹھا۔ جسودھا۔ روہنی اور جو عورتیں مہمان آئی تھیں
سب کی سب بھوجن اور پکوان بنانے میں مصروف تھیں۔ سکٹاسر چاہتا تھا کرشن چندر پر وار
کرے۔ کرشن چندر نے ایک ایسی لات جڑی کہ سکٹاسر کنس کے آگے مردہ ہو کر جا گرا۔ کنس اس کے
حال سے نہایت مضطرب ہوا۔ کوئی تدبیر کارگر نہیں ہوتی جو دشمن نیست ہو۔ جو راچھس گیا سو نہ
ہو سکا۔ دشمن زبردست ہے کیا کروں اس سوچ سے رات کی نیند ضبط اور دن کا چین کافور ہو گیا۔

جب کرشن چندر کی پانچ ماہ کی نوبت آئی۔ ترناورت راچھس کنس کا بھیجا ہوا گوکل پہنچا اس
کے آتے ہی سخت آندھی آئی۔ ہزاروں درخت بے برگ و بار ہو گئے۔ ہزاروں گھر پڑے کرشن چندر
جسودھا کی گود میں تھے ترناورت کا آنا خیال کر کے اپنا جسم اس قدر بھاری کر لیا کہ جسودھا سنبھال
نہ سکیں گود سے اتر پڑے۔ ترناورت بگولا بن کر کرشن چندر کو لے اڑا۔ کرشن چندر نے ترناورت پر
اس قدر بار کیا کہ وہ خود بخود پتھر کی سل پر جو نند بابا کے دروازے پر پڑی ہوئی تھی۔ یہ جا رول شق
چت گرا۔ کرشن چندر نے گردن دبا دی وہ کافر جہنم کو سدھارا۔ ادھر جسودھا جی کرشن چندر کے
نہ ہونے سے بیتاب پھر رہی تھیں۔ گھر میں کہرام مچا ہوا تھا۔ سکٹاسر ملعون کے گرنے کی آواز
اس زور سے آئی کہ سب عورتیں اور مرد دروازے پر دوڑے دیکھا کہ آپ ترناورت کی چھاتی
پر کھیل رہے ہیں *

ادھیائے ۳۴

بلرام جی کا جنم

بھیشم نکتہ سنج ہیں قبل ولادت کرشن چندر بسدیو جی کنس کے خوف سے ایسے محزون
ہوئے کہ روہنی رانی کو نند جی کے یہاں بھیجنا پڑا۔ نند بابا [illegible] بسدیو جی کے دوست و غمگسار تھے
روہنی کے آنے سے بہت مسرور ہوئے۔ روہنی حاملہ تھیں نند کے گھر پہنچ کر بلرام کا جنم ردہی

کے بطن ہؤا۔ آپکے نام نامی بلبھدر، بلرام و شنکرشن دنیا میں مشہور ہیں۔ بلرام جی گورے اور نہایت حسین تھے۔ کرشن جی سالونے روپ سے دلوں کو تسخیر کرتے تھے۔ دونو کے جمال سے آنکھیں سیر نہ ہوتی تھیں۔ لیکن کرشن جی اپنی موہنی صورت سے گوپیوں کا دل محو کئے ہوئے تھے دونو کے درشنوں کو لوگ دور سے آتے اور اپنا جنم سپھل کرتے۔ دودھ۔ دہی مکھن اپنے اپنے گھر سے گوپیاں روزانہ لاتیں اور بھوجن کراتیں۔ ایک دن بسدیو جی نے اپنے پروہت گرگ رشی کو دونو لڑکوں کے نام رکھنے کے لئے نند بابا کے یہاں مخفی طور پر روانہ کیا۔ نند جی نہایت تپاک سے پیش آئے۔ جنم پتری بنوائی۔ اور نام پوچھے۔ گرگ رشی نے زائچہ پر نظر ڈال کر بولے۔ اے نند کرشن چندر پورن برہم کا اوتار ہیں اور بلرام جی شیش کا روپ۔ یہ دونو ایک ہی روپ ہیں اور دونو کے ساتھ ہی اوتار ہوتے ہیں۔ اجودھیا راج میں راجہ دسرتھ کے یہاں رام و لکشمن روپ انہوں نے اوتار دھارن کیا۔ اب سری کرشن اور بلدیو نام سے مشہور ہونگے۔ آپ کے نام لاتعداد ہیں۔ نہ ان کے زور و طاقت کی تھاہ۔ بسدیو جی کے پتر سے باسدیو نام مشہور ہوگا۔ کچھ دنوں تمہارے پاس رہ کر بال چرتر دکھلا دینگے پھر اپنے ماتا پتا کو آنند دینگے۔ نند بابا گرگ رشی کی باتوں پر دھیان نہ دے کر کرشن چندر کو اپنا ہی پتر خیال کرتے رہے ۔

ادھیائے ۳۵

نل گوبردھن کا سراپ سے ادھار

ایک روز کرشن بھگوان جسودھا جی کی گود میں کھیل رہے تھے اور چولھے پر دودھ اوٹ رہا تھا۔ یکایک اوپھان سے دودھ ابلنے لگا۔ جسودھا جی کرشن کو چھوڑ دودھ سنبھالنے گئیں۔ کرشن بھگوان سوچے کہ ماتا کو میری محبت ذرا بھی نہیں دودھ بہت پیارا ہے آپ نے دودھ کے برتن توڑ پھوڑ ڈالے دودھ بہا دیا۔ جسودھا جی آکر دیکھتی ہیں کہ دودھ بہہ رہا ہے اور برتن ٹوٹے پھوٹے پڑے ہیں۔ غصہ آگیا۔ کرشن چندر پر ہاتھ دراز کیا۔ چاہا پکڑ لیں اور کافی سزا دیں مگر آپ ہاتھ نہ آئے۔ جسودھا دوڑتے دوڑتے تھک گئیں ہمپنی چڑھنے لگی آپ ایک جگہ کھڑے ہو گئے۔ جسودھا نے لپک کر پکڑا اوکھل سے باندھ دیا اور خود کاروبار میں مصروف ہو گئیں۔ نند بابا کے گھر دو درخت آنولے کے صحن میں بہت پرانے اگے ہوئے تھے۔ اصل [illegible] کے نل کوبر اور منی گریو تھے۔ ایک وقت سراب

لگے ناگاہ نارد جی کا گذر ہوا۔
پی کر ایسے مدہوش ہوئے کہ برہنہ بدن استری کے ساتھ جل بہار کرنے لگے ناگاہ نارد جی
نارد رشی کو ڈنڈوت بھی نہ کی۔ اسی طرح متوالے کھڑے کھڑے استری سے رنگ رلیاں منایا کئے نارد جی
نے سراپ دے دیا کہ ارے مورکھ جڑ ہو جاؤ۔ تب سے نل کوبر من گریو درخت ہو کر نند جی کے گھر براجمان
ہیں۔ کرشن چندر کو دیا آئی اور نل کوبر اور من گریو کو دعاء بد سے چھٹکارا دلانے کی غرض سے اوکھل
کو ان دو نو درختوں کے بیچ میں لٹکا دیا اور اس زور سے اوکھل کو کھینچا کہ وہ دونو درخت جڑ سے
اکھڑ گئے۔ نل کوبر اور من گریو جڑ روپ سے چھوٹ کر اپنی صورت سے سامنے دست لبستہ کھڑے
ہو گئے اور بولے۔ ہے نارائن! آپ کی بڑی کرپا ہوئی جو جڑ روپ سے نجات دلائی۔ گوالوں
کے لڑکے یہ تماشا دیکھ رہے تھے۔ نند بابا سے تمام کیفیت بیان کی۔ نند بابا اور جسودھا رانی درختوں
کے گرنے کی آواز سے متحیر ہوئے اور کرشن چندر کے پاس آ کے دیکھا کہ اوکھل سے بندھے ہوئے
کرشن بھگوان چپ چاپ بیٹھے ہیں۔ نند جی نے کرشن چندر کو اوکھل سے کھول کر گود میں اٹھا لیا
اور جسودھا پر لعن طعن کی۔ جسودھا نے نہایت پشیمان ہو کر دانتوں میں انگلی داب لی اور کہا
بھگوان کی کرپا ہوئی جو آج کرشن چند بچ گئے۔ منہ دکھانے کے قابل نہ تھی۔ بزرگوں کا پن
او دسنہ ہوا جو آج میرا لکھنیا اس آفت سے بچ گیا۔ اگر درخت کا ٹھنا اس پر گر پڑتا تو ان کی ننھی
سی جان کبھی نہ بچ سکتی اور میرا پران پیارا بیٹا میری گود سونی کر جاتا۔ نند جی نے بہت
دان کیا بھوکوں کو کھلایا اور گوکل میں روزانہ اتپات ہونے سے نند جی برندابن میں جا بسے

ادھیائے ۳۶

شیام سندر کے ہاتھ سے مہنا سر اگھاسر دھینک کالی ناگ پر لمب راجھبسو کا بدھ

دواپر جگ کے اختتام پر متھرا میں جدوکل کا نامی ایوارا راجہ آہک کی حکومت تھی۔ جس کے دو لڑکے
اوگرسین اور دیوک تھے۔ آہک کی وفات پر اوگرسین تخت نشین ہوا خیر دستی اس کے خمیر میں داخل
تھی اگرسین کے ہاں کنس پیدا ہوا اور دیوک کے دیوکی نام دختر پیدا ہوئی کنس نے اپنے پدر بزرگوار
کو قید کر کے عنان سلطنت اپنے ہاتھ میں لی۔ تخت پر بیٹھتے ہی جو۔ ظلم ہونے لگے بھری کیرتن
اور دیو پوجن کی قطعی ممانعت ہو گئی۔ راج میں ڈھنڈھورا پٹوایا گیا۔ کہ کوئی شخص بھگوت بھجن
ذکر ہے رام نام نہ لے۔ نہیں تو بال بچوں سمیت مارا جائیگا۔ اس کے راج میں سادھو سنت

زنا بردار اور باجگذار رہتے تھے۔ مگدھ دیش کا راجہ جراسندھ اس کی شجاعت دیکھ کر ایسا خوش ہؤا کہ
اپنی دو دختروں کا عقد کنس سے کر دیا۔ لیکن کرشن چندر کے نام سے اس کی روح ہی نکلتی تھی۔
ترناورت۔ کاکاسر۔ سکٹاسر راچھسوں کے مارے جانے پر ایسا مخوف ہؤا کہ حکومت کرنا بھول
گیا۔ ہر وقت دشمن کی تصویر سامنے پھرا کرتی۔ میناسر نامی ایک دیت کو بندرابن بھیجا کہ وہ دونو
لڑکوں کا کام تمام کرے۔ ببناسر بچھڑا بن کر سری کرشن کی گایوں میں مل گیا۔ کرشن اور بلرام دونو
بھائی بن میں گؤ چراتے تھے۔ اور ببناسر ان کی تاک میں لگا ہؤا تھا۔ کرشن نے بلدیو سے اشارہ
کیا کہ یہ راچھس ہے کنس کا مرسلہ آیا۔ اس سے غافل نہ رہنا چاہیئے۔ بلدیوجی ہوشیار ہو گئے۔
جب وہ بچھڑا پاس آیا۔ بلدیوجی نے پاؤں پکڑ لیئے اور گھما کر زمین پر دے مارا۔ اس کی جان نکل گئی
بکاسر نامی بگلا بن کر آیا اور جمناجی کے کنارے اس غرض سے بیٹھ گیا کہ کرشن کے آتے ہی ان کا
کام تمام کرونگا۔ کرشن چندر انتریامی اس مکار کی چال سے واقف ہو گئے اور اس کی طرف چلے
گوال بالوں نے روکا مگر انہوں نے نہ مانا۔ پاس پہنچتے ہی سر پکڑ لیا اور چونچ پھاڑ ڈالی۔ پھر اگھاسر
اژدہا بن کر آیا۔ اس کا بھی شکم چاک قصہ پاک کیا۔ پانچ برس کی عمر میں اتنے راچھس مارے
آٹھواں سال شروع ہوتے ہی دھینک نام راچھس بلرام جی کے ہاتھ سے مارا گیا اور کرشن جی
نے کالی ناگ کو جو کالی دہہ میں رہتا تھا ناتھ لیا اور اس کی عاجزی پر رمنک دیپ میں بھیج کر
گرڑجی کے ہراس سے بیخوف کر دیا۔ دھندھک راچھس نے بن میں آگ لگا دی برجباسی
گھبرا گئے۔ کرشن چندر وہ اگن بھکش کر گئے اور دھندھک دیت کو مار ڈالا۔ پھر پرلمب راچھس
گوالے کی صورت بن کر آیا اور ساتھ کھیلنے لگا۔ بلدیوجی کو اپنی پیٹھ پر بٹھا کر آکاش کی طرف اڑا۔ بلدیو
جی نے اسے ہلاک کیا۔ اسی طرح بہت سے راچھس کنس نے بھیجے اور وہ ان دونو لڑکوں کے ہاتھ
سے ہلاک ہوئے سری کرشن جی نے گوبردھن پہاڑ اپنی بائیں چھنگلیا پر اٹھا کر راجہ اندر کا
غرور توڑا۔ سات دن تک برابر موسلا دھار پانی برسا۔ مگر ایک قطرہ مینہ کا نیچے نہ گرنے دیا۔

راجہ جدھشٹر نے پوچھا کہ گوبردھن پہاڑ کے اٹھانے کا سبب کیا تھا؟

بھیشم جی۔ برج میں رواج تھا کہ دیوالی کی صبح راجہ اندر کی پوجا ہؤا کرتی تھی کرشن جی
مصر ہوئے۔ گوبردھن پہاڑ کی پوجا کرو۔ اندر کی پوجا سے کچھ فائدہ نہیں۔ گرراج جی تمہارا بھلا
کرینگے برجباسیوں نے ایسا ہی کیا طرح طرح کی مٹھائی اور پکوان بنا کر گرراج کے نیچے پہنچے۔
کرشن [illegible] کے

درشن سے بہت خوش ہوئے اور میوہ مٹھائی سے بھوگ لگایا۔ جب اندر اس حال سے واقف ہوا۔ تو برسے گے بادلوں سے مینہ برسایا۔ سب برج باسی اس آفت کال مینہ سے عاجز ہو کر کرشن چندر کے پاس آئے انہوں نے گوبردھن کو چھنگلیا پر اٹھا کر تمام برج کی رکھشا کی آٹھویں دن راجہ اندر سری کرشن کے پاس حاضر ہو کر معافی کا خواستگار ہوا اور کرشن چندر کو پورن برہم اوتار سمجھ کر پرارتھنا کی +

ادھیاے ۳۷

بال لیلا

بھیشم جی۔ ہے راجن۔ کرشن چندر نے ایسی لیلائیں دکھلائیں کہ برج باسی ان کو ایشور کا اوتار سمجھ کر ان کی مہماں کے قائل ہو گئے۔ لیکن مایا موہ میں پھنسے ہوئے ان کو نند جی کا پتر ہی سمجھتے تھے۔ ایک دن گوپیاں اُلہنا دے کے جسودھا جی کے پاس آکر بولیں۔ تمہارا کاہن دودھ دہی ماکھن مصری ہمارے گھر جا کر چھینکوں سے اتارتا ہے۔ خود بھی کھاتا اور گوال بالوں میں لٹاتا ہے۔ جسودھا جی نے کہا۔ تم جھوٹا اُلہنا دیتی ہو۔ آپ ہی بلاتی ہو۔ آپ ہی شکایت کرتی ہو۔ ماکھن چور نام رکھا اسے چوری سے کیا غرض۔ اس کے یہاں خود اتنی گائیں ہیں کہ برج میں کسی کو میسر نہیں۔ رہی مکھن اتنا ہوتا ہے کہ تقسیم ہونے پر بھی منوں رکھا رہتا ہے میرا کنھیا تمہارے ماکھن کا بھوکا نہیں۔ اگر سچی ہو تو پکڑ لو۔ گوپیوں نے صلاح کی کہ نند نندن کو گرفتار کر کے جسودھا کے پاس لے چلنا چاہئے۔ کہ جھوٹھ سچ کا حال کھل جائے۔ دوسرے دن اسی گوپی کے یہاں کرشن چند گوال بالوں کے ساتھ پہنچے۔ وہ جمنا نہانے گئی تھی۔ گھر کی عورتیں ساس نند گرہستی کے دھندوں میں پھنسی تھیں۔ کرشن چندر نے سکھا دن کے کندھے پر چڑھ کر چھینکے سے ماکھن اتارا۔ خوب کھایا اور گوال بالوں کو کھلایا اتنے میں گوپی آگئی۔ یہ لوگ بھاگے مگر کرشن چند اس کے ہاتھ میں پھنس گئے۔ پانچ سات گوپیاں جسودھا جی کے پاس لے چلیں ان کے چہرے گھونگٹ سے چھپے تھے۔ ایسی مایا کی کہ گوپی کو نہ اس کے ساتھ کی سہیلیوں پر یہ راز روشن ہوا کہ اس کے شوہر کا ہاتھ اس کے ہاتھ میں ہے۔ گوپیاں الہنا دیتی ہوئیں جسودھا کے پاس پہنچیں۔ لو آج تو اپنی آنکھیں ٹھنڈی کرو۔ سو سنار کی ایک لوہار کی آج پلٹے ہے۔ جھوٹھ سچ کی آزمائش ہو گی۔ جسودھا نے دیکھا تو گوپی اپنے شوہر کا ہاتھ

پکڑے ہے۔ ہنس کر کہا کیا خوب اچھا چور پھانسا یہی تیرا چور ہے دیکھ تو سہی بیرے کا ہن کو ناحق تہمت کرتی ہے گوپی نے پھر کر دیکھا پشیمان ہوئی گردن نیچی کر لی۔ سب گوپیاں ہنستے ہنستے بلولی ہو گئیں عجیب دل لگی ہوئی۔ ایک روز نند مہر کے گھر ایک برہمن آئے اور رام کرشن کی موہنی مورت دیکھ کر آشیرباد دی نندجی نے دودھ دہی چاول شکر وغیرہ پنڈت جی کے بھینٹ کی کہ رسوئیں بنا کر کھائیں۔ رسوئیں تیار ہوئی برہمن دیوتا آنکھ بند کرکے بھوگ لگانے لگے۔ کرشن چندر آہستہ آہستہ تھال کے پاس پہنچے اور دونوں ہاتھوں سے کھانے لگے پنڈت نے آنکھ کھولی۔ کرشن چندر کو بھوجن کرتے دیکھ اٹھ کھڑے ہوئے اور نند مہر سے شکایت کی۔ نندجی سری کرشن سے بولے بیٹا! ناحق پنڈت جی کو ستایا ان کی رسوئیں کیوں جوٹھی کی۔ آپ فرماتے ہیں۔ کہ بابا از خود نہیں گیا انہوں نے بار بار بلایا بھوگ لگانے کے لئے کہا میں چلا گیا اور کھانے لگا۔ نندجی ہنس کر چپ ہو رہے۔ دوبارہ سب سامان دے کر رسوئیں تیار کرائی پنڈت اسی طرح آنکھیں بند کرکے بھوگ لگانے لگے۔ پھر سری کرشن دبے پاؤں چھپ کے ہیں گئے اور کھیر چاول کا بھوگ لگایا۔ برہمن دیوتا نے نندجی کو آواز دی دیکھو تمہارا پنڈت ادھیٹھ ہے رسوئیں غارت کر دیتا ہے۔ انہوں نے پھر کرشن چندر سے کہا۔ تم بڑے چنچل ہو جو کوئی مہمان آوے اس کی رسوئیں جوٹھی کر دیتے ہو۔ آپ نے وہی کہا اے بابا پنڈت جی پریم کے بس ہو کر مجھے بلاتے ہیں میں ان کا پریم دیکھ کر از خود رفتہ ہو جاتا ہوں اور پاس چلا جاتا ہوں۔ پنڈت جی کو گیان ہوا کہ بیشک یہ لڑکا پرمیشور نارائن کا اوتار ہے۔ نارائن کا بھوگ لگاتا ہوں۔ نارائن ہی آ جاتے ہیں۔ پنڈت جی کرشن چندر کے چرنوں پر گر پڑے اور منوہر روپ دیکھ کر پریم کا جل آنکھوں سے گرنے لگا نندجی! تمہارے گھر نارائن جی نے اوتار لیا۔ بڑے خوش قسمت ہو۔ یہ پدارتھ جوگیوں کو بھی میسر نہیں برج میں یہ بات مشہور ہو گئی۔ اسی طرح بہت سے چرتر دکھلائے۔ پانڈو نندن کرشن پرماتما کے چرتر شیش بھگوان بھی نہیں کہہ سکتے۔ ایک اور چرتر سنئے۔ نندجی کا ورد تھا۔ کہ لو کے تڑکے جمنا اشنان کیا کرتے تھے۔ ایک دن چار یا پانچ گھڑی رات رہے جمنا کے گھاٹ پر پہنچے۔ برن دیوتا کے دوت انہیں پکڑ لے گئے۔ برن دیوتا نے اس خیال سے کہ ضرور نندجی کو لینے کرشن چندر آئینگے نندجی کی بہت تعظیم و تکریم کی۔ عظمت سے لیا۔ ادھر نند بابا کو دیر ہوئی گھر میں تشویش ہوئی جستجو میں لوگ دوڑے۔ جسودھا جی با دل حزیں کرشن بلدام کے پاس گئیں اور رو کر حال زار سنایا تمہارے بتا خدا جانے آج کہاں رہے۔ ابھی تک نہیں آئے۔ یہ کہکر رونے لگیں کرشن چندر بولے۔ میا! گھبراؤ نہیں ابھی لاتا ہوں یہ کہکر چلے گئے اور برن لوک جا پہنچے۔ برن جی نے پرم کھہری

سنگھاسن پر کرشن چندر کو بٹھا کر پوجا کی اور نند مہر کو پیش کر دیا۔ نندجی اپنے طفل کا اقبال و اجلال دیکھ کر حیرت میں پڑے۔ دیکھتے ہیں کہ برن آدک دیوتا ہاتھ جوڑے استت کر رہے ہیں نندجی کو یقین کامل ہو گیا کہ فی الحقیقت کرشن چندر نارائن روپ ہیں۔ گھر پر جا کر سارا حال جسودھا جی اور برج باسیوں سے بیان کیا ✦

ایک شب نندجی مکان میں سو رہے تھے۔ ایک کوہ پیکر اژدھے نے نند بابا کی ٹانگ پکڑلی چاہتا تھا کہ نگل جائے نند بابا بے قرار ہو کر چلا اٹھے۔ سارا گھر جاگ اٹھا۔ نند بابا موت کے منہ میں دکھلائی دئے۔ غل و شور مچا۔ کرشن چندر آنکھیں ملتے ہوئے اٹھے اور خونخوار اژدہے کے پاس آئے دیکھا کہ پوری ٹانگ اژدہے کے منہ میں ہے۔ نند بابا چلا رہے ہیں کوئی بچاؤ کی صورت نہیں سب ہائے ہائے کر رہے ہیں۔ کرشن چندر نے اپنے پاؤں کا انگوٹھا اس کے جسم سے لگایا وہ اجگر جون سے چھوٹ کر بدیا دھر ہو گیا اور ہاتھ جوڑ کر پرارتھنا کی ہے بھگوت آپ کی مہمان ایرم پار ہے آپ کی دیا سے اس ناپاک جونے سے نجات پائی میرا نام سودرشن ہے انگرا رشی کے سراپ سے اجگر ہو گیا تھا۔ یہ کہہ کر وہ بدیا دھر اپنے لوک واپس گیا۔ اسی طرح ایک دن راجہ کنس کا بھیجا ہوا سنکھ چوڑ جچھ کوبیر دیو کا مصاحب نہایت قوی ہیکل برندابن پہنچ کر کرشن کی تاک میں پھرنے لگا جتنے گوال بال تھے سب اس کے دام تقدیر میں پھنس گئے۔ سب پر غفلت چھا گئی۔ پہاڑ کی کندر میں سب کو اٹھا لے گیا۔ کرشن چندر اس کے جال سے واقف ہو کر بلرام جی کے ساتھ پہاڑ کی کندر میں پہنچے اور سبھوں کو وہاں سے نکالا اور آپ سنکھ چوڑ سے کشتی لڑنے لگے ایک ہی گھونسے میں اس ملعون ناپاک کو واصل جہنم کیا۔ پھاگن کا مہینہ۔ بسنت رت۔ عورت مرد اپنی اپنی امنگوں میں مست پھر رہے ہیں۔ کرشن چندر سکھاؤں کو لئے ہوئے ہوری کھیل رہے ہیں۔ برکھاسر دیت بیل کا روپ بنائے پاؤں سے زمین کھودتا سینگوں سے پتھر ڈھلکاتا ہوا برندابن پہنچا۔ اس کی ہیبت سے گائے اور بچھڑے بھاگ گئے۔ جو اس کی ہیبت ناک صورت دیکھتا تھرا اٹھتا جان سوکھ جاتی کرشن چندر نے لپک کر دونو سینگ پکڑ لئے اور ریلتے ہوئے پندرہ قدم پیچھے ہٹا لے گئے پھر ایک گھونسا اس زور سے مارا کہ سارا بدن اس ناپاک کا چور چور ہو گیا ✦

ادھیائے ۳۸

کرشن چندر کے مارنے کے واسطے منتریوں سے کنس کا مشورہ

بھیشم جی - جب برکھاسر کے ہلاک ہونے کی خبر راجہ کنس نے پائی - ایک دربار منعقد کیا جس میں بڑے بڑے دیو پیکر راچھس - کیشی - چانور - منشٹک - شل - توشل - وغیرہ زبردست پہلوان جمع ہوئے - کنس نے فرمایا اے پیارے بہادرو! کچھ تمہیں اپنے راجہ کی بھی خبر ہے - اس پر کیا مصیبت ہے - دن بدن اُس کا دشمن زبردست ہوتا جاتا ہے جتنے راچھس گئے - سب نشانۂ قضا ہوئے - کوئی جانبر نہ ہوسکا - کیا تم نہیں جانتے وہ کون ہیں - بسدیو اور دیوکی نے کرشن بلرام کو ہم سے چھپا کر نند گوالے کے یہاں بھیج دیا - اب وہ توانا اور زبردست ہوگئے - تمہاری کیا صلاح ہے جو عدو پامال اور تمہارا راجہ بے غل وغش راج کرے ؛

القصہ سبھوں کی صلاح سے قرار پایا کہ دھنش جگ کیا جاوے اور اس میں کرشن و بلرام مدعو ہوں - جب یہاں آئینگے ہم سب مل کر مار ڈالینگے - دروازے پر شوجی کا دھنش رکھا ہے کوبلیا پیڑ ہاتھی پہرہ پر کھڑا کر دیا جاوے اور چانور و منشٹک وغیرہ راچھسوں پر تاکید ہو کہ جس وقت نند اُپ نند کے ساتھ کرشن بلدیو یہاں آئیں سب مل کر حملہ کرو اور جس طرح ممکن ہو دشمن کو عدم آباد پہنچاؤ - اول تو کوبلیا پیڑ ہاتھی ہی کیا کم ہے ایک ہی حملے میں گرو برد کر دیگا - کاش اگر بچ بھی گئے تو آپ کے سورما بہادر کب چھوڑنے والے ہیں - ایک بات اور بھی فہم میں آتی ہے برندابن میں کالی دہہ کوئی گھاٹ ہے جہاں کا پانی بہت زہریلا ہے کوئی جانور اگر وہاں کا پانی پی لے - تو کالی ناگ کے زہر سے فوراً مر جاتا ہے - کالی دہہ میں کالی ناگ رہتا ہے وہاں کے کنول منگوا بھیجئے اگر کرشن چندر لینے گئے تو کالی ناگ کی خوراک ہوئے یہ پیام بھیج دیجئے کہ کالی دہہ کے کنول اور کرشن بلرام کی طلبی ہے نند اُپ نند گوالوں کے ساتھ آئیں اور دھنش جگ کا تماشا دیکھیں راجہ کنس کو یہ صلاح بہت غنیمت ہوئی - اکرور جی سے فرمایا کہ تم جاؤ اور کرشن بلرام کو ساتھ لئے واپس آؤ - ادھر کیشی اور بھوماسر دیتوں کو حکم ہوا کہ برندابن جا کر کرشن بلرام کا خون پی لیں - حکم سنتے ہی کیشی اور بھوماسر کرشن بلرام کی تاک میں برندابن پہنچے - کیشی نے گھوڑے کا روپ بھرا اور کرشن چندر کے پاس جہاں وہ کھیل رہے تھے پہنچا گھوڑے کی اچھل کود سے گوال بال جان لے کر بھاگے کیشی نے دوڑ کر کرشن چندر پر منہ مارا - کرشن چندر نے اپنا ہاتھ اس ملعون کے منہ میں ٹھونس دیا - کیشی زور کرتا ہے اور دانتوں سے ہاتھ چباتا ہے مگر ہاتھ پر مطلق اثر نہیں ہوتا یہاں تک کہ اُس کے دانت ٹوٹ گئے کرشن چندر نے اپنا ہاتھ اس قدر موٹا کیا کہ اس کا فرکادم گھٹنے لگا - آنکھیں نکل پڑیں اور روح قفس عنصری سے پرواز کر گئی ؛

بھوماسر اپنے ساتھی کا حال دیکھ کر ڈرا مگر عوض لینا مقدم سمجھا ایک گوال کا روپ بھر کر کرشن چندر
کے سکھاؤں میں داخل ہوا۔ آنکھ مچولا کھیلنے لگا ملیک ایک گوال کو چڈھی چڑھا کر پہاڑ کی کھوہ میں گھ
آتا اور پھر کھیل کود دوسرے جاتا۔ اسی طرح کل گوال بال غائب ہو گئے۔ صرف کرشن چندر رہ گئے
تب وہ کافر گرج کر بولا آج تم سے عوض لیتا ہوں۔ بہت سے راچھس تم نے ہلاک کئے۔ یہ کہکر
۔۔۔۔۔۔۔ کرشن چندر سے لپٹ گیا مگر کرشن چندر نے گلا پکڑ کر ایسا دبایا کہ اس ملعون
کی جان تن سے نکل گئی مگر کرشن چندر فرصت پاکر گوال بالوں کو پہاڑ کی کھوہ سے نکال لائے +

ادھیائے ۳۹

راس لیلا

راجہ جدھشٹر مستفسر ہیں پتامہ جی! کرشن بھگوان نے جو راس لیلا گوپیوں کے ساتھ
کی اس کا حال بھی سننا چاہتا ہوں + بھیشم جی ہے راجن! وہ بڑے اگیانی اور مہا موڑھ ہیں جو
مایا میں پھنسے ہوئے نارائن کے نرگن۔ سرگن روپ میں بھید سمجھتے ہیں۔ راس مہا پربھو کی لیلا
پریم پار ہے۔ نادان اور جاہل لوگ اپنی کج فہمی سے کچھ اور ہی خیال کرتے ہیں ہے پانڈو پتر!
جتنی گوپیکا برج میں تھیں سب نے ان کی آگیا سے انسانی روپ میں بیکنٹھ دھام کی اپسراؤں
نے جنم لیا تھا۔ وہ مہا پربھو کے پریم میں متوالی شیام رنگ میں رنگی ہوئی تھیں۔ ان کا سا پریم نہ
آج تک کسی میں ہوا ہے اور نہ ہوگا۔ برت نیم کر کے کرشن چندر کے چرنوں میں ابلا کھ رکھتی تھیں
کرشن مہاراج اور کل گوپیکا ہمعمر تھیں۔ پاک محبت اسی کا نام ہے جیسی کرشن چندر اور گوپیکا میں تھی
وہاں عشق عاشقی بدکاری زناکاری کا نام بھی نہ تھا۔ کرشن چندر کے چرنوں کا شیفتہ اس قدر تھا
کہ اگر ان کے سینہ چاک کئے جاتے تو ان میں سری نارائن ہری مورت کی تصویر منتی دھارن کئے
دکھلائی دیتی۔ وہ سنکر ورن ہیں جو کرشن بھگوان اور گوپیوں کی پاک محبت میں نکتہ چینی کرتے اور
عیب لگاتے ہیں۔ کرشن چندر نے گوپیوں کا پریم دیکھ کر فرمایا کہ کنوار کی پورنماشی کو جمنا کے کنارے
راس لیلا کرینگے۔ گوپیوں کو اس دن کی تلاش رہی۔ جب کنوار مہینہ کی پورنماشی آئی تو سولہ ہزار گوپیاں
جن میں ایک سے ایک حسین ایک سے ایک طرحدار تھیں بناؤ سنگار کر کے شام کے وقت جمنا کنارے
جمع ہوئیں کرشن چندر کے پریم میں اس قدر مدہوش تھیں کہ ان کو اس روز گھر میں ایک گھڑی ٹھہرنا

ایک برس کی مثال تھا مرلی کی مدھر آواز سنتے ہی گھر بار چھوڑ ساما۔ پتا۔ لڑکے بالوں کا خیال کئے بھی

کی آواز کی طرف چل کھڑی ہوئیں۔گوپیوں کا جم غفیر دیکھ کر کرشن چندر بولے۔ہے گوپیو! تمہیں اپنے گھر کی بھی کچھ خبر ہے۔تمہارے شوہر، ماتا پتا کیا کہتے ہونگے، تمہیں شرم نہیں آئی۔عورت کا فرض ہے کہ اپنے خاوند کی خدمت کرے۔یہی تمہارا ایشور ہے۔رات کے سمے یہاں کیوں آئیں۔غیر مرد کے پاس جانا استریوں پر جائز نہیں۔تم سب جاؤ اور اپنے گھر کا کام کرو خاوند کی سیوا سے تمہارا جنم سپھل ہوگا۔جن کی شادی نہیں ہوئی وہ ماتا پتا کی سیوا کریں ✦

یہ تقریر سنکر گوپیوں میں سناٹا ہو گیا۔مایوسی گھر کر گئی۔دل ٹکڑے ہو گیا۔اداس ہو کر جواب دیا ایک ہی لاٹھی سے سب کو ہانکتے ہو۔ہمارے نزدیک ماتا۔پتا۔شوہر۔لڑکے بالے۔جو کچھ ہیں آپ ہی ہیں۔آپ انتریامی ہیں آپ کی موہنی مورت میں دل اٹکا ہوا ہے۔ہے نند نندن ایسی باتیں نہ کیجئے۔ہماری جان نکل رہی ہے آج کی رات راس لیلا کا وعدہ ہوا تھا۔قول مرداں جاں دارد قول کے پابند رہئے۔مایوسیوں کی کند چھریوں سے حلال نہ کیجئے۔کرشن چند گوپیوں کی پاک محبت دیکھ کر پریم کے بس ہو گئے۔بسوکرماں سے اشارہ ہوا جمنا کنارے سنگ مرمر کا پر تکلف مربع چبوترہ تیار ہو گیا۔قالینوں کے فرش پر سفید چاندنی بچھی ہوئی ایک کنارے طلائی زرنگار تخت کا رچوبی گدے۔پر کاشانی مخملی تکیے قرینے سے چنے ہوئے ہزار دل طرح خوشگوار پھولوں کا ڈھیر شیشہ آلات اور روشنی سے وہ مقام بقعۂ نور ہو رہا تھا۔پھولوں کے زیور اور نئی نئی بیش قیمت پوشاکیں گوپیوں کے جسم پر زیب دے رہی تھیں شیام سندر کی بانکی صورت موہنی مورت پر گوپیوں کا دل بسا جاتا تھا۔مردنگ۔جھانجھ۔ستارے۔باجے بجنے لگے۔اور نغمہ سرائی ہونے لگی ✦

یہ راس وہ تھا جس کے دیکھنے کو دیوتا اپنی اپنی شکتیاں لے کر بوانوں میں بیٹھ کر بندرابن آئے پرستان کی اس راس کے سامنے کچھ وقعت نہ تھی۔اندر۔جم۔برن۔کبیر دیوتے راس دیکھ کر ششدر ہو گئے۔سکتے کا عالم تھا۔جمنا جی بہتے بہتے تھم گئیں ہوا چلنے سے رک گئی ہر ایک گوپی کی تمنا تھی کہ شیام سندر کے ساتھ ناچے اس بید بھگت تیل شیام سندر نے اتنے ہی روپ دھارن کر لئے جتنی گوپیاں تھیں۔خود بدولت کا ہاتھ ہر ایک گوپی کے ہاتھ میں تھا۔راس بلاس ہونے لگا۔مریادا پرشوتم سری رامچندر نے ۹۹۹ راس۔کئے تھے اجودھیا باسی استریوں کی منورتھ پورا کرنے کے لئے فرمایا تھا تمہاری آرزو کرشن اوتار میں پوری ہو گی۔[illegible]

پہلے سب اپنے اپنے گھر سدھاریں بارہ برس کی عمر تک کرشن چندر نند جی کے گھر لیلائیں دکھاتے رہے سرد پونوں کی رات میں مہاراس کر کے گوپیوں کو آنند بخشا۔ اس آنند سے وہی لوگ واقف ہو سکتے ہیں جو نرگن اُپاسک ہیں اور جنہیں بھگوت کے چرنار بند میں پریت ہے۔ درجودھن اور سسپال ایسے بدمغز کور باطن کرشن چندر مہاراج کی لیلاؤں میں عیب لگا کر نرگ بھوگتے ہیں +

ادھیائے ۴۰

اکرُور کے ساتھ متھرا کو کرشن چندر کی روانگی

بھیشم فرماتے ہیں کہ کنس کے حکم سے اکرور جی برندابن پہنچے نند اُپ نند نے نہایت پریم سے اکرور جی کو لیا شیام بلرام نے قدم چھوئے۔ مزاج پرسی ہوئی رکھانے دانے سے فراغت پاکر اکرور جی نے راجہ کنس کا حکم سنایا اور کہا کہ کالی دہہ کے پھول کی بھی طلبی ہے شیام بلرام کو بلایا ہے۔ یہ خبر جسودھا اور نند کے لیے زہر قاتل سے کچھ کم نہ تھی۔ گوپیکاؤں میں یہ خبر مشہور ہوتے ہی عجیب کھلبلی پڑ گئی۔ کھانا دانہ چھوڑ دیا۔ جسم میں جان ہی نہ تھی۔ مثل تصویر ٹھگی سی رہ گئی۔ کرشن چندر نے اپنی مدھربانی سے سب کو ڈھارس دی۔ مگر برجباسی لوگ نہ مانے ساتھ چلنے کو تیار ہوئے۔ برجبالائیں روتی ہوئی سامنے کھڑی ہیں۔ کرشن چندر ہر ایک سے مل رہے اور ڈھارس دے رہے ہیں یہ غم کی داستان ہے کہاں تک بیان کی جائے کرشن چندر سب کو برہ کے سمندر میں ڈال کر اکرور کے ساتھ متھرا روانہ ہوئے۔ نند اور اُپ نند برجباسی لوگ بھی ہمراہ ہیں۔ جسودھا اور روہنی روتی ہوئی کچھ دور ساتھ گئیں۔ مگر کرشن بھگوان نے سمجھا بجھا کر بہزار دقت واپس کیا۔ یہ لوگ چلے جا رہے ہیں اکرور جی سوچ رہے ہیں کہ شیام بلرام ابھی بچے ہیں کنس بڑا دشٹ ہے جو ان کی نوعمری پر خیال نہیں کرتا ہے۔ یہ دونو بالک متھرا پہنچتے ہی مار ڈالے جائینگے اور مجھے مفت میں گالیاں سننا پڑینگی۔ انتریامی کرشن چندر اکرور کے دل کی بات تاڑ گئے۔ ایک تماشا دکھایا۔ جب متھرا قریب رہ گئی۔ اکرور جی جمنا اشنان کرنے لگے۔ غوطہ لگایا کرشن بلرام جل کے اندر دکھائی پڑے مہاراج کے چاروں طرف دیوتا براجمان ہیں اور استتی کر رہے ہیں۔ یہ اچنبھا دیکھ کر سر کو ابھارا تو کرشن بلرام رتھ پر بیٹھے نظر آئے۔ پھر غوطہ لگایا وہی کیفیت دیکھی۔ شیو۔ برہما۔ اندر اور بہت سے دیوتا سمیت رشی اور مہرشی کرشن چندر سے ہاتھ جوڑے استتی کر رہے ہیں اور جب

غوطہ لگا کر نکلے تو کرشن بلرام کو رتھ پر بیٹھے ہوئے پایا۔ اکرورجی کی آنکھیں کھل گئیں گیان ہوا بیشک سری کرشن نارائن کا اوتار ہیں۔ کرشن چندر مسکرا کر پوچھتے ہیں۔ چچا صاحب آپ مجھے بار بار اشنان کرتے وقت کیوں دیکھتے تھے۔ اکرورجی ہاتھ جوڑ کر بولے میرا سوچ اب دور ہو گیا۔ آپ ساکشات ترلوکی ناتھ چراچر کے سوامی ہیں۔ اپنے اگیان سے آپ کو نندجی کا پتر خیال کرتا تھا۔ کرشن چندر بولے۔ آپ جا کر کنس سے اطلاع کر دیجئے کہ شیام بلرام آئے ہیں اکرورجی رخصت ہو کر کنس کے پاس پہنچے عرض کیا کہ شیام بلرام آ گئے +

ادھر دو گھڑی دن رہے شیام بلرام سنکھاؤں کے ساتھ متھرا شہر کی سیر کو نکلے وہاں کی فلک نما عمارت۔ شہر کی صفائی۔ گلی کوچوں کی درستی۔ بازاروں کی چہل پہل آپ کو بہت پسند آئی۔ آگے بڑھے ایک دھوبی دکھائی پڑا۔ شراب پیئے بدو اگانے کپڑوں کی لادی بیل پر رکھے ہوئے جا رہا تھا کرشن چندر نے دل لگی سے پوچھا۔ کچھ کپڑے ہمیں مانگے دو گے کل واپس کر دینگے۔ اپنے ماموں کے یہاں جاتے ہیں۔ پوشاک کی ضرورت ہے۔ وہ دھوبی راجہ کنس کے کپڑے دھوتا تھا۔ یونہی مغرور تھا۔ اس پر شراب پیئے بدمست ہو رہا تھا بولا واہ وا۔ چھچھوندر لگا وے چمیلی کا تیل۔ تم سے گنواروں کو راجوں کی پوشاک چاہیئے۔ جاؤ۔ بھٹا ریلا کپڑا پہنو۔ مہا جاؤں کی پوشاک سیروں کو زیبا نہیں۔ پوشاک لے کر کیا کرو گے۔ تھوڑی دیر کے مہمان ہو۔ بھٹا سا سر زمین پر لوٹتا دکھائی دیگا۔ یہ گفتگو سن کر کرشن چندر نے دو انگلیوں سے اس کی گردن پر ایسی ضرب لگائی کہ گکڑی کی طرح کٹ کر زمین پر گر پڑا اگوال بالوں نے سارے کپڑے لوٹ لئے آگے چل کر راجہ کنس کا درزی ملا اس نے وہ کپڑے سب کو پہنائے۔ کرشن چندر اس کی بھگتی سے بہت محظوظ ہوئے اور برادان دیا کہ تیری اولاد ہمیشہ بھگت رہیگی آگے بڑھے کبجا کنس کی داسی ملی۔ ہاتھ میں چندن لئے ہوئے راجہ کنس کے یہاں جاتی تھی۔ کرشن کے بانکپن پر موہت ہو کر بیٹھ گئی۔ اور ٹکٹکی لگا کر شیام سندر کے درشن کرنے لگی جب شیام و بلرام قریب آئے کبجا نے دامن پکڑ لیا اور ماتھے پر چندن کی کھور لگائی۔ کرشن چندر بلرام جی سے بولے اس کا کوبڑ نکال دینا چاہیئے۔ یہ کہہ کر اس کا ایک پاؤں اپنے پیر سے دابا اور دو انگلیوں سے ٹھوڑی سے جھٹکا دیا۔ بدن کی کجی جاتی رہی۔ وہ نہایت حسین حور کی صورت ہو گئی۔ کبجا بولی ہے شیام سندر جہاں آپ نے حسن جہاں تاب دیا ہے اتنا اور چاہتی ہوں کہ میرا گھر اپنے چرنوں سے پوتر کیجئے۔ کرشن چندر نے وعدہ کیا۔ اچھا تیری مرضی پوری ہوگی کبجا کا یکایک خوبصورت

ہو جانا سارے شہر میں مشہور ہو گیا۔ کنس نے بھی سنا۔ جب یہ دونو بھائی گشت کرتے ہوئے
راج محل کے نیچے پہنچے۔ کنس نے دور سے للکارا خبردار یہاں نہ آنا اور اپنے جنگی سپاہیوں
کو (دس ہزار سے کم نہ تھے) حکم دیا کہ دونو لڑکے مار ڈالو۔ کرشن چندر اور بلرام بے دھڑک
دھنش شالا پہنچے۔ شیوجی کا دھنش جو نہایت وزنی اور لمبا تھا اٹھا لیا اور دو ٹکڑے کر کے
پھینک دیا۔ ادھر جنگی فوج کنس کا اشارہ پاتے ہی شیام بلرام پر ٹوٹ پڑی۔ کرشن چندر
اور بلرام جی نے انہیں دھنش کے ٹکڑوں سے خبر لی اور ساری فوج کاٹ کے ڈال دی۔ دھنش
ٹوٹنے کی آواز سے کنس کا دل دہل گیا۔ فوج کے کٹنے سے اور بھی گھبرایا۔ رات ہو چکی تھی۔ کرشن چندر
بلرام جی سے بولے۔ اے برادر! ڈیرہ چھوڑے بہت عرصہ ہوا نند بابا گھبرا رہے ہونگے چلنا
چاہیئے یہ کہہ کر گوال بالوں کے ساتھ ڈیرے پر آئے۔ دھنش ٹوٹنے اور فوج کٹنے کی خبر سارے
شہر میں مشہور ہو چکی تھی۔ نند بابا کرشن چندر سے مخاطب ہوئے۔ بیٹا! تو نے یہاں بھی اودھم مچایا۔
کنس کا ڈر نہیں۔ نہ جانے ہمارا تمہارا کیا حال ہو۔ کرشن چندر اور بلرام جی نے جواب دیا۔ پتاجی۔
کل فوج ہمارے مارنے پر آمادہ تھی۔ ہم مجبور تھے۔ کرتے تو کیا کرتے۔ جو ہمیں مارنے آئے انہیں
ہم نے بھی مارا۔ راجہ کنس ہم سے دشمنی رکھتا ہے۔ یہ کہہ کر ادھر ادھر کی باتوں سے نند جی کا دھیان
دوسری طرف پھیر دیا۔

ادھیائے ۱۳۱

کرشن چندر کے ہاتھ سے راجہ کنس کی ہلاکت

علی الصباح امراء و رؤسائے شہر تزک و احتشام کے ساتھ اکھاڑے میں جلوہ
افروز ہوئے نند اور برجباسی بھی کرشن چندر اور بلرام کے ساتھ اکھاڑے کی جانب روانہ
ہوئے۔ کوٹھوں پر خلقت کا اژدہام تھا آپ کا جمال جہاں آرا دیکھنے کی ہر فرد بشر کو چاہ تھی
کرشن چندر آنند کند لوگوں کو درشن دیتے ہوئے اکھاڑے پر پہنچے۔ کرشن چندر نے فیلبان سے
اشارہ کیا کہ ہاتھی ہٹا لے ہم اندر جائینگے۔ فیلبان ان کی باتوں پر ملتفت نہ ہوا بلکہ کوبلیا پیڑ
ہاتھی بلرام جی پر دوڑایا۔ بلدیو جی نے تان کر ایک گھونسا ایسا جڑا کہ ہاتھی تلملا کر بھاگا لوگ
بلرام جی کی طاقت دیکھ کر دنگ رہ گئے۔ دل میں کہتے تھے کہ یہ آدمی نہیں دیوتا ہیں ان کی شجاعت
اور جسارت لوگوں کے دلوں میں جاگزیں ہو گئی۔ فیلبان آنکس کر کوبلیا پیڑ کو سامنے لایا۔ وہ فیل مست گرج کر

کرشن چندر پر جھپٹا۔ چاہتا تھا کہ پائمال کر دے۔ کرشن چندر نے اس کے دونو ہاتھ پکڑ لئے ہاتھی
نے کرشن چندر کو سونڈ میں لپیٹنا چاہا کرشن چندر اس کی چوٹ بچا گئے۔ شکم کے نیچے سے نکل کر
دوسری طرف جا کھڑے ہوئے۔ ہاتھی کی دم پکڑ لی اور گھسیٹنا شروع کیا۔ ہاتھی پسپا ہو کر پیچھے
ہٹا۔ بلرام جی سامنے تھے۔ ان پر چوٹ کی بلرام جی نے دو گھونسوں سے کوبلیا پیڑ کا فشار کر دیا۔
ادھ موا ہو کر زمین پر گرا۔ کرشن چندر نے ایک ہی جھٹکے میں دونو دانت اکھاڑ لئے ایک آپ لیا دوسرا
بلرام جی کے حوالے کیا۔ ہاتھی کے مرنے پر شور بیروں میں کن پھسی ہونے لگی ان کی دلیری اور بہادری
دیکھ کر کسی میں تاب نہ تھی۔ کہ مہاراج کو ٹوکتا۔ لیکن فیلبان نادم ہو کر زندگی سے ہاتھ دھو بیٹھا
کرشن چندر سے زور آزمائی ہونے لگی۔ بلرام جی نے ایک ہی مکے سے اس ملعون کا کام تمام
کیا آپ کے پربھاؤ سے متھرا کی عورتیں اور مرد تو خوش ہوئے۔ مگر راجہ کنس کے سورما بہادروں کے دلوں پر چوٹ
لگی۔ وہ جان گئے کہ ان سے جان بری نہیں ہو سکتی۔ ان کی نظر میں آپ کال روپ تھے۔ چانور سامنے
سامنے آیا اور ڈانٹ کر بولا بہادروں کے سامنے آؤ تو قدر عافیت معلوم ہو۔ ہم تم آج راجہ کنس کو کرتب دکھائیں گے
کرشن چندر۔ ہماری اور تیری جوڑ نہیں کشتی برابر والے سے ہوتی ہے اگر تیری یہی خواہش ہے
تو اچھا ہمیں میدان ہمیں چوگان ہمیں گیند۔ + چانوڑ۔ دیکھنے میں چھوٹے ہو مگر بڑے کھوٹے ہو
ہزاروں آدمیوں کو مجمع میں دیکھتے ہی دیکھتے کوبلیا پیڑ سے قوی ہیکل ہاتھی کو بات کی بات میں مار ڈالا
پانچ برس کا سن اور یہ بہادری کا گھمنڈ۔ بڑے بڑے شہ زوروں کو خاک میں ملا دیا۔ آؤ
ہمارے اور تمہارے دو دو ہاتھ ہو جائیں۔ مشٹک پہلوان بلرام سے زور کریگا کرشن چندر اور بلرام
جی چانوڑ اور مشٹک پہلوانوں سے زور ہونے لگا۔ متھرا کے لوگ یہ کچال دیکھ کر کہتے تھے۔ کہ بڑا
ادھرم ہے۔ کہاں بارہ برس کے دودھ پیتے بچے اور کہاں یہ دیو صورت کوہ تمثال چانوڑ اور
مشٹک۔ بہتوں سے تو دیکھا نہیں گیا۔ اٹھ کھڑے ہوئے آنکھیں بند کر لیں۔ بہتوں نے کنس سے
اس ادھرم کی بابت ذکر کیا۔ کنس چپ کھڑا رہا کچھ جواب نہ دیا۔ القصہ چانوڑ اور کرشن چندر میں کشتی
ہونے لگی۔ چانوڑ نے اس زور سے گھونسا لگایا کہ اگر کوہ پر پڑتا تو پرخچے پرخچے ہو جاتا۔ مگر
کرشن چندر پر کچھ اثر نہ ہوا۔ تمام بدن بجر کے برابر ہو رہا تھا۔ اسی طرح مشٹک پہلوان بھی بلرام جی
کی طاقت سے مجبور رہا۔ لاکھ داؤں پیچ کئے۔ ایک بھی پیش نہ گئی۔ کرشن چندر نے چانوڑ کے
اور بلرام جی نے مشٹک کے دونو ہاتھ پکڑ کر سر سے بلند کیا اور گھما کر ایسا پٹکا کہ اکھاڑے کی مٹی
میں دو [illegible] مشٹک کے مرتے ہی [illegible] اور

کوٹ تمین پہلوان شمشیر برہنہ لے کر کرشن چندر اور بلرام جی پر حملہ آور ہوئے۔ کرشن چندر نے بائیں لات سے شل کو گرایا۔ توشل اور کوٹ بلدیو جی کے ایک ایک گھونسے سے فنافی السفر ہو گئے۔ ان کے گرتے ہی اکھاڑے میں کھلبلی پڑ گئی۔ سب پہلوان جان چھپا چھپا کر کھسکنے لگے۔ کنس نے للکارا کہ نکمو بھاگے کیوں ہو۔ اتنے جودھا اور شور کھڑے ہیں کیا یہ نہیں ہو سکتا کہ سب مل کر ٹوٹ پڑو اور دونو بھائیوں کا کچومر نکال دو۔ یہ سنتے ہی جتنے شور بیر بیٹھے تھے۔ سب مل کر ٹوٹ پڑے۔ کرشن بلرام نے کو بلیا پیڑ کے دانتوں سے راچھسوں کو مارنا شروع کیا جس طرح کسان کھیت کاٹتا ہے اسی طرح دونو بھائیوں نے ستھراؤ کر دیا بہت سے بھاگ گئے بہت سے مجروح ہو کر زمین پر تڑپنے لگے۔ کنس گھبرایا غل مچاتا اور نعرے لگاتا تھا کہ کوئی ان دونو کو مارتا نہیں۔ وہاں کس میں تاب۔ کس میں جرأت تھی کہ ان کا مقابلہ کرتا سب بھاگ کھڑے ہوئے۔ تب کرشن چندر چھلانگ مار کر اس مچان پر پہنچے۔ جہاں کنس بیٹھا ہوا غل مچا رہا تھا کرشن چندر کے پہنچتے ہی ہاتھ پاؤں پھول گئے۔ کانپنے لگا۔ آنکھ بھر نہ دیکھ سکا۔ اندھے کی طرح تلوار گھمانے لگا۔ کرشن چندر نے سر پر لات جڑی۔ تاج لڑھکتا ہوا نیچے آیا پھر اس کی چوٹی پکڑ کر دوسرے ہاتھ سے نیچے ٹیک دیا اور آپ اس کی چھاتی پر کود پڑے۔ کنس کی جان نکل گئی کنس کے آٹھ بھائی اور بھی تھے۔ اس کے مرتے ہی ان آٹھوں بھائیوں نے کرشن چندر پر حملہ کیا۔ مگر بلرام جی نے ایک ایک گھونسے سے سب کا خاتمہ کر دیا۔ کرشن چندر جی اس قدر غصے میں بھرے تھے کہ کنس کے مرنے پر بھی کفایت نہ کی۔ بلکہ بال گھسیٹتے ہوئے ہزاروں آدمیوں کے سامنے تشہیر کرتے جمنا کے کنارے لے گئے۔ جس طرح شیر ببر ہرن کو گھسیٹتا لے جاتا ہے۔ ساکنانِ شہر کرشن و بلرام کی ظفر یابی پر بہت مسرور ہوئے۔ البتہ لواحق کے لوگ خوف زدہ ہو کر ادھر ادھر چھپتے پھرتے تھے۔ محلوں میں کہرام مچا تھا۔ ملازمانِ سلطانی اراکین سلطنت گلی کوچوں میں پناہ لے رہے تھے۔ کرشن چندر کنس کی لاش تشہیر کرتے ہوئے جب جمنا کنارے پہنچے ہیں۔ کچھ دیر آرام کیا اسی سے اس مقام کو بسرام گھاٹ پکارتے ہیں۔ دھرم پتر راجہ جدھشٹر! کرشن چندر نے کنس کی لاش کیوں گھمائی۔ سبب اس کا یہ ہے کہ کنس بسدیو اور دیوکی کے ساتھ بری طرح پیش آتا تھا قید رکھا۔ اذیتیں دیں۔ آج اس کا عوض لیا۔ ادھر کنس کی رانیاں رنواس سے نکل کھڑی ہوئیں اور روتی ہوئی بسرام گھاٹ پہنچیں۔ خاوند کی لاش دیکھ کر بہت چلائیں کہتی تھیں۔ اے پتم تم نے اپنے ہاتھ سے بیر ٹھانا۔ اس کی سزا بھگتنی پڑی۔ کرشن چندر ماموں کی استریوں کو دیکھ کر [illegible]

ہیں کسی طرح کا عذر نہ ہوگا۔ اور اگرسین کو قید خانے سے بلوا کر کنس کا مرتک کرم کرایا +

ادھیائے ۴۲

دیوکی اور بسدیو کی قید سے رہائی۔ اگرسین کی راج گدی

کنس کے مرتک کرم سے فراغت پاکر کرشن چندر نے آدمی کے ہاتھ داروغہ جیل کو حکم دیا کہ وہ بسدیو اور دیوکی کی بیڑیاں کاٹ دے۔ ان کے ورشنوں کو آنا ہوں۔ وہ دونو بھائی خراماں خراماں شہر کی گشت کرتے ہوئے جیل خانہ پہنچے اور بسدیو دیوکی کے قدموں پر سر رکھدیا۔ اس وقت جو خوشی بسدیو اور دیوکی کو ہوئی ہوگی۔ وہ جانیں یا ان کا دل۔ مامتا کے جوش سے دل امنڈ آئے دونو بھائیوں کو چھاتی سے لگایا۔ دیوکی جی نے رخساروں پر بوسے دئے۔ دوپٹہ سے آنسو پونچھ کر کہنے لگیں۔ اے لعل بارہ برس ہو چکے۔ تیرے دیکھنے کی آشا تھی آج پوری ہوئی ہائے اپنے بچہ کو ایک دفعہ بھی گود میں لیکر کلیجہ ٹھنڈا نہیں کیا۔ کنس نے جو تکلیفیں اور اذیتیں دیں وہ تیری جدائی سے کہیں کم تھیں +

کرشن چندر بولے۔ مادر مہربان! مجھ سے بڑھ کر اور کون بدنصیب ہے جو ماتا پتا کو اپنے ہوتے قید میں ڈالے۔ افسوس میری وجہ سے تمہیں قید کی مصیبتیں جھیلنا پڑیں۔ بس اب چلئے اگرسین کی خدمت میں حاضر ہوں۔ یہ کہہ کر کرشن دیوکی اور بسدیو کو لئے ہوئے اگرسین کے پاس آئے ہاتھ جوڑ کر عرض کیا۔ آپ نے بڑی تکلیفیں جھیلیں۔ مصیبتیں اٹھائیں۔ کنس بڑا نالائق تھا۔ جو اپنے باپ کا نہ ہوا۔ راج پاٹ چھین لیا۔ راجہ بن بیٹھا۔ تخت آپ کو مبارک ہو۔ راج کاج کیجئے اور پرجا پالن کیجئے۔ اگرسین نے جواب دیا میرے قوے ڈھیلے ہو گئے۔ سکت باقی نہیں راج کاج دیکھنا محال ہے۔ بڑھاپے سے اس قدر نحیف الجثہ ہو رہا ہوں۔ سلطنت کے کاروبار میں دماغ کام نہیں دے سکتا۔ آپ تخت نشین ہوں۔ آپ کی حکومت سے رعیت بھی خوش ہوگی +

کرشن چندر۔ میں گدی کے لائق نہیں۔ راجہ ججات نے راجہ جدو کو سراپ دیا تھا اس لئے میں گدی پر بیٹھ نہیں سکتا۔ کاروبار سلطنت پر نگرانی رہیگی۔ آپ گدی پر جلوہ افروز ہو جائیں باقی کام دیکھ لیا کرونگا +

غرضیکہ راجہ اگرسین کے ہاتھوں میں عنانِ سلطنت سپرد کی گئی اور تمام حکومت میں ڈھنڈھورا پٹوایا گیا کہ بھاگے ہوئے لوگ اپنے گھر آئیں۔ ملک میں تسلط ہو گیا۔ کوئی مزاحم نہ ہوگا اس خبر کو سنکر دور دور کے لوگ ... کرشن جی

کی توجہ اور فیض قدم سے متھرا شہر اور راس کو مات کرنے لگا۔ آپ فرماتے ہیں کہ یہ پرتھی میری جنم بھومی ہے۔ اس لئے متھرا مجھے بیکنٹھ سے بڑھ کر پیاری ہے +

ادھیاے ۴۳

متھرا سے برجباسیوں کی روانگی اور نندجی کا اظہارِ غم

متھرا میں اگرسین کی حکومت قائم ہوگئی۔ کرشن چندر اور بلرام زر و جواہر لے کر برجباسیوں کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ نندجی کے پیروں پر سر رکھ دیا۔ نندجی نے چھاتی سے لگا لیا کرشن چندر بابا مجھے کہتے ہوئے شرم معلوم ہوتی ہے زبان نہیں جو بول سکوں۔ آپ مجھے اپنا پتر جانتے ہیں میں آپ کا ہی ہوں جہاں رہونگا آپ ہی کا کہلاؤنگا۔ جو خدمت آپنے اور جسودھا ماتا نے ہماری کی ہے اگر لاکھ برس بھی آپ کی خدمت بجالاؤں تو سبکدوشی نہیں حاصل ہو سکتی۔ بچپن سے پالا۔ اتنا بڑا کیا۔ یہ ناجی اگرگ رشی کا کہنا آپ بھول گئے۔ بسدیو اور دیوکی بھی پتا ماتا ہیں ان کی خدمت بھی فرض ہے۔ جسودھا ماتا میرے ہجر میں بلبلا رہی ہونگی۔ آپ جائیں اور میری طرف سے ہاتھ جوڑ کر عرض کریں۔ شام سندر آپ ہی کا ہے کچھ دنوں بعد آئیگا +

شیام سندر نے نندجی اور برجباسیوں کو سمجھا بجھا کر بہت سا روپیہ اور اشرفی نذر کیا۔ اور برجباسیوں سے بھی یہی کہا۔ آپ لوگ برندابن جائیں اور مجھ سے ملتے رہا کریں نندجی شیام سندر کی اس غم آلودہ گفتگو سے مضطرب ہو کر رونے لگے۔ مگر سمجھ گئے کہ برندابن بہاری کرشن چندر ہمارے ساتھ نہ جائینگے۔ اب بسدیو اور دیوکی کے پتر ہوئے۔ ہمارا چارہ نہیں جس وقت برج پہنچونگا نندکمار ساتھ نہ ہونگے۔ گوپیوں کا ان کی فرقت میں نہ جانے کیا حال ہو۔ یونہی آہ و زاری دن رات کیا کرتی ہیں۔ شیام سندر کے نہ ہونے سے اور بھی مچھلی کی طرح تڑپنے لگینگی۔ کیا جواب دونگا۔ جسودھا تو سنتے ہی خاک پر لوٹنے لگیگی۔ کھانا دانہ یونہی بند ہو گیا ہوگا۔ ابھی تک امید تھی کہ ہمارے ساتھ شیام و بلرام آنے ہونگے۔ یہ بھی امید ٹوٹ جائیگی زندگی وشوار ہو جائیگی۔ ان پریشان کن خیالات سے نندجی کو تن بدن کا ہوش نہ رہا۔ جب ذرا سکون ہوا سوچنے میں مہا اگیانی ہوں۔ کرشن چندر پرماتما روپ ہیں۔ انہیں پتر جانتا تھا برہتی کا بھار اتارنے کو بسدیو اور دیوکی کے یہاں جنم لیا بڑی کرپا ہوئی جو بارہ برس میرے یہاں سب کو آنند دیا یہ سچ کہ مہاراج کرشن ... شکتیمان سچدانند ...

روپ ہیں۔ آپ کی ماں مہربان جسودھا اور سولہ ہزار گوپیاں جو آپ کی صورت پر مٹی ہیں۔ ایسا نہ ہو چولا چھوڑ دیں۔ ہے بھگوت کیا منہ لے کر ان کے پاس جاؤں اور کیا جواب دوں۔ کرشن چندر نند بابا کو سمجھاتے اور دھیرج دیتے رہے۔ گھبرائیے نہیں کچھ دنوں ماتا پتا کی سیوا کے خدمت میں حاضر ہونگا اور سب سے ملونگا۔ یہ کہہ کر بسدیو جی اور اگرسین نند بابا کو تھوڑی دور پہنچا کر چلے آئے۔ نند جی برج باسیوں کے ساتھ برندابن پہنچے شیام و بلرام کے نہ ہونے سے جو کچھ حال گوپیوں اور جسودھا جی کا ہوا وہ بیان نہیں ہو سکتا +

ادھیائے ۴۴

شاندیپن گرو جی سے کرشن چندر کی تعلیم

بسدیو جی نے شیام و بلرام کا یگیوپویت کیا۔ اور شہر اوجین میں ساندیپن گرو کے یہاں تحصیل علم کے لئے روانہ کیا۔ سداماں نامی برہمن شاندیپن کے یہاں روز جایا کرتا تھا۔ سداماں جی سے راستے میں مڈبھیڑ ہوئی سا اپنے رتھ پر بٹھالیا اور گرو جی کے استھان پر پہنچے۔ ساندیپن جی سے تحصیل علم کرنے لگے۔ ایک دن سداماں بھوک سے ایسا مجبور ہوا کہ کرشن چندر کا ناشتہ چرا کر آپ کھالیا۔ جب پوچھا گیا ناشتہ کیا ہوا۔ سداماں انکار کر گیا میں نہیں جانتا۔ اس وجہ سے سداماں دالدری ہو گیا۔ القصہ کرشن چندر بعد بلرام جی تحصیل علم کرتے رہے۔ چونسٹھ دن میں کل علوم سے واقف ہو گئے۔ چاروں وید اور چھ شاستر اٹھارہ پوران۔ جنتر۔ منتر۔ راج نیت دویا۔ علم مجلس۔ غرضیکہ کوئی علم ایسا نہ تھا۔ جس میں مہاراج کو عبور نہ ہو گیا ہو۔ گرو جی متحیر تھے۔ کہ دنیا کے کسی انسان میں اتنی طاقت اتنا دماغ نہیں جو چونسٹھ دن میں اس قدر علم حاصل کر سکے۔ یہ کوئی دیوتا ہیں +

کرشن چندر دست بستہ ہو کر ملتمس ہوئے۔ کہ مجھ میں اتنی طاقت اتنی قدرت نہیں۔ جو گرو سیون ہو۔ آپ کی دکشنا چاہتا ہوں۔ جو فرمائیں بجا لاؤں +

شاندیپن مہاراج کی باتیں سن کر اپنی استری کے پاس گئے اور کہا یہ دونوں بشن روپ بھگوان ہیں۔ ہم ان سے کیا مانگیں۔ شاندیپن جی کے ایک ہی لڑکا تھا۔ دریا میں ڈوب گیا۔ شاندیپن جی کی استری اس کے غم سے ہر وقت مضمحل رہتی۔ رونے کے سوا دوسرا کام نہ کرتی۔ اس نے یہی جواب دیا اگر کسی طرح میرا بالک مل جاتا تو زندگی سوارتھ ہوتی اور رنج و الم سے نجات ملتی۔ شاندیپن اپنی

عورت کے ساتھ کرشن بھگوان کے پاس گئے اور ہاتھ جوڑکر بولے مہاراج ہمارا پتر ڈوب گیا ہے
لا دیجئے۔ یہی گرو دکشنا ہے +

کرشن چندر اور بلرام جی فی الفور رتھ پر سوار ہو کر سمندر کے کنارے پہنچے۔ آپ کے آنے سے
سمندر بہت خوش ہوا اور برہمن بھیس سے خدمت میں حاضر ہو کر باادب گزارش کی۔ مہاراج! کہاں تکلیف
گوارا کی۔ بڑی کرپا ہوئی جو بانی کو درشن دئے۔ آپ نے فرمایا کہ شاندیپن جی کا لڑکا ڈوب گیا ہے لا دو۔ سمندر
بولا۔ وہ لڑکا دھرم راج کے پاس پہنچا حاضر ہو گا۔ مگر ایک خواہش میری ہے۔ کرپا ہو جاتی تو اس دکھ سے
نجات پاتا۔ پانچ جن نامی دیت مجھے آزار پہنچاتا ہے۔ اس صدمہ سے جاں بلب ہو رہا ہوں کیا کروں اس پر قابو نہیں +

کرشن چندر نے اس دیت کو مار پنچ جن سنکھ لے لیا۔ اور سمندر کے ہمراہ دھرم راج کے پاس پہنچے
دھرم راج مہاراج کا آنا سن کر ساشٹانگ ڈنڈوت کرتا حاضر حضور ہوا۔ کرشن چندر نے پنچ سنکھ بجایا۔
اس کی آواز سے تمام گنہگار جو جہنم کی آگ میں جل رہے تھے نجات پا کر گناہوں سے چھوٹ گئے +

دھرم راج نے ہاتھ جوڑ کر شاندیپن جی کا پتر میرے ہی پاس ہے۔ یہ جانتا تھا کہ اسی بہانے
آپ کے درشن ہو گے۔ وہ لڑکا یہ موجود ہے۔ کرشن چندر جی اسے لے کر دھرم راج سے رخصت ہوئے
اور شاندیپن گرو کی استری کے حوالے کیا۔ شاندیپن گرو اور اس کی استری آپ کے اس اعجاز سے
سر بسجود ہوئے۔ ہاتھ جوڑ کر ڈنڈوت کی آپ ساکشات ایشور پرماتما روپ ہیں۔ کرشن چندر اور
بلرام گرو سے وداع ہو کر متھرا پہنچے۔ گھر گھر شادیانے بجنے لگے۔ خوشیاں ہوئیں۔ رنگ رلیاں منائیں
کرشن چندر مہاراج کی کوئی ساعت ایسی نہ تھی۔ جس وقت جسودھا اور گوپیوں کی یاد نہ کرتے ہوں
ادھو جی آپ کے سکھا بڑے گیانی نرگن اپاسک تھے۔ آپ کو اپنی گیان بھگت کا بڑا گھمنڈ تھا فرمایا
ذرا تم برندابن چلے جاتے اور گوپیوں کو گیان اپدیش کر کے دھیرج دے آتے۔ مہاراج کی آگیا
سے ادھو جی برندابن پہنچے۔ گوپیوں کا پریم دیکھ کر اپنا گیان بھول گئے +

ادھیائے ۸۵

متھرا پر جراسندھ کی چڑھائی اور کرشن چندر سے معرکہ آرائی

بھیشم جی۔ کنس کی وفات پر استی و پراپتی دونوں رانیاں جراسندھ کے پاس پہنچیں۔
سارا حال رو رو کر سنایا۔ ۲۳ اکشوہنی جرار سپاہ لے کر جراسندھ نے متھرا شہر محصور کر لیا۔ کرشن چند
اور راجہ اگرسین کو اطلاع ہوئی۔ کرشن چندر نے سب کو تسلی دلاسا دیا اور اگرسین سے فرمایا کہ آپ

شہر کی حفاظت کریں ہم دونو بھائی جراسندھ کے مقابلے کو جاتے ہیں۔ یہ کہکر آلات حرب رتھ پر رکھے اور سوار ہوکر میدان کارزار کی طرف راہی ہوئے۔ شیام سندر نے داہنی جانب بلرام جی نے بائیں طرف رتھ دوڑایا۔ جراسندھ دونو بھائیوں کو اکیلا دیکھ کر متحیر ہوا۔ بولا معلوم ہوتا ہے کہ جادوگر ہو اپنے جادو سے بڑے بڑے بہادر اور شور بیر راجہ کنس کے خاک میں ملادئے۔ راجہ کنس بھی تمہارے جادو سے جانبر نہ ہوسکا۔ مجھ پر تیرا جادو اثر نہیں کرسکتا۔ نہ میرے برابر دنیا میں کوئی دلیر ہے۔ کنس کا قصاص لینا واجبی ہے۔ مگر تیری ہی صورت دیکھ کر رحم آتا ہے بھاگ جا کیا ہیکو جان کا دشمن ہوا ہے۔ کرشن چندر نے جواب دیا۔ خودستائی شور بیروں کا دھرم نہیں۔ دنیا جو جوگر ہے ایک سے ایک بڑھ کر پڑے ہوئے ہیں اپنا کمال دکھا۔ جراسندھ نے نعرہ مارا۔ اے مردان دلاور ان دونو لڑکوں کو زندہ پکڑ لو اس آواز کے ساتھ ہی ہتھیار چلنے لگے۔ گولا باری ہونے لگی۔ تیروں کا مینہ برسنے لگا کرشن چندر نے پنج جنیہ سنکھ بجایا جس کی کڑک آواز سے لوگوں کے کلیجے ہل اُٹھے۔ دل دہل گیا۔ ہتھیار ہاتھوں سے چھوٹ گئے۔ کرشن چندر اور بلرام جی نے ڈھائی گھڑی میں ۲۳۔ اکشونی دل کاٹ کے رکھ دیا۔ میدان رزم میں خون کے دریا بہا دئے۔ ایک متنفس بھی نہ بچا صرف جراسندھ رہ گیا۔ گرگ کر بلدیو جی پر لوٹ پڑا کشتی ہونے لگی۔ بلدیو جی کے سامنے پیش نہ گئی اٹھا کر دے مارا اور کرشن جی سے پوچھا کیا مرضی ہے اگر منشا ہو تو اس ملعون کے خون سے زمین تر کردوں۔ کرشن چندر نے فرمایا۔ اس کا قتل کرنا ابھی مناسب نہیں۔ یہ کئی دفعہ چڑھائی کریگا۔ لاکھوں آدمیوں کی بھیڑ اس کے ساتھ ہوگی ان سب کا مارنا بھی فرض ہے۔ پھر دیکھ لینگے۔ بلدیو جی نے چھوڑ دیا۔ جراسندھ روتا اور کف افسوس ملتا اپنی دارالسلطنت میں پہنچا۔ پشیمانی از حد تھی اداس با دل کباب جنگل کی ٹھانی۔ راج پاٹ سے منہ موڑا اس کے دوست جمع ہوئے سمجھایا۔ تشفی کی۔ ایک دفعہ کی شکست سے کچھ آبرو نہیں مٹتی۔ گرتے ہیں شہسوار ہی میدان رزم میں۔ اب کی دفعہ پھر چڑھائی کرو۔ بار بار خانہ کا گھر نہیں جو نرک اٹھاؤ ہم سب ملکر شکست دینگے دونو نوجوانوں کو زندہ پکڑ لینگے +

ادھر شیام بلرام فتح و نصرت کا شادیانہ بجاتے ہوئے شہر میں آئے۔ شیام سندر کی اس کرتوت سے لوگوں کو حیرت تھی کہ ۲۳۔ اکشونی دل کو ڈھائی گھڑی میں کیونکر غارت کردیا۔ اس پر طرہ یہ ہوا کہ پانی برسا کر سب کی راکھ بھی بہادی۔ یہ معلوم نہیں ہوتا تھا کہ ۲۳۔ اکشونی دل کہاں پر غارت ہوا +

ادھیائے ۲۶

جراسندھ کی متواتر ے ابار شکستیں

بھیشم جی کہتے ہیں جراسندھ کی لڑائی میں کروڑوں روپیہ کا مال سری کرشن چندر کے ہاتھ آیا۔ شاہی خزانے میں داخل کیا۔ اہل شہر نے کرشن چندر و بلرام پر گل افشانی کی تزک و احتشام سے سواری نکلی۔ ہر شخص کی زبان پر کرشن چندر کی جرأت اور شجاعت کا چرچا تھا ۲۳ اکشونی ہانت کی بات ہیں نیست کرنا انہیں کا کام تھا۔ اے ارجن اسی طرح فوج ، دو دو تین تین گھڑی میں کاٹ ڈالی۔ جراسندھ اکیلا رہ جاتا اور بھاگ جاتا۔ اسے بڑی فکر تھی کیا کروں کچھ پیش نہیں جاتی کیونکہ جیت ہو۔ ایک روز نارد جی جراسندھ کے پاس گئے۔ جراسندھ نے سترہ بار ہارنے کی ساری داستان سنائی اور کہا کوئی تدبیر نہیں چلتی۔ ایک دفعہ جیت لیتا۔ دل کی تپن بجھتی نارد جی بولے۔ اگر کالجمن سے مدد لی جائے تو ممکن نہیں کہ شیام بلرام اس سے پیش پاسکیں +

جراسندھ۔ یہ کام آپ ہی سے ہوگا تکلیف گوارا کرکے میرا پیام دیجیے شاید آ جائے۔ نارد جی اُٹھ کھڑے ہوئے اور جراسندھ کا پیام کالجمن کو سنایا۔ کالجمن چلنے پر راضی ہوا۔ اور فوج جرار لے کر متھرا کی طرف کوچ کیا +

ادھیائے ۷

دوارکا پوری میں اہل متھرا کی روانگی۔

راجہ مچکند کی نگاہ سے کالجمن کی موت

کالجمن کے کوچ کی خبر متھرا پہنچی۔ کرشن چندر نے بلرام جی سے مشورہ کیا برادر یہ تین کروڑ فوج کالجمن کے ساتھ ہے ۲۳۔ اکشونی دل جراسندھ کے ساتھ ہوگا۔ اگر ایک کا مقابلہ کرینگے تو دوسرا موقع پاکر متھرا پر یورش کریگا۔ رعیت برباد ہوگی۔ مناسب ہے کہ متھرا کی بستی کسی دوسری جگہ آباد ہو۔ بلرام جی کو یہ صلاح پسند آئی۔ کرشن چندر نے سمندر کو یاد کیا اور بارہ جوجن زمین سمندر کے اندر سے خالی کرنے کا حکم دیا۔ سمندر نے تعمیل ارشاد کی۔ بسوکرمان جی نے سولہ ہزار ایک سو آٹھ محل اور بہت سی عمارتیں دربار کچہریوں کی اور شیش محل راج استھان اگرسین اور بسدیو جی کے لئے علیحدہ علیحدہ تعمیر کر دئے۔ اہل متھرا کے لئے جدا جدا مکانات مع سامان گرہستی مہیا کیا گیا۔ شہر کے چاروں

جابجا فصیلیں قائم کی گئیں۔ کنوئیں حوض تالابوں کی گنتی نہ تھی۔ ہر قسم کی سواریاں طلائی و نقرئی ظروف قسم قسم کے پارچوں سے تمام دوارکا معمور ہو گئی۔ کرشن چندر نے جوگ مایا کو اجازت دی۔ کہ راتوں رات اہل متھرا کو دوارکا پہنچا دو۔ راجہ سے لے کر ادنیٰ نفری تک کوئی متنفس متھرا کا ایسا نہ تھا جو دوارکا میں نہ پہنچ گیا ہو سمندر کی آواز سے سب لوگ جاگ اٹھے نیا مکان دیکھ کر حیرت ہوئی پھر کرشن چندر کی دھما سے سب کو نتیجہ ہو گیا کہ یہ کارروائی خود بدولت کی ہے یہ راز کسی پر ظاہر نہ ہو سکا کہ سات سو کوس کی مسافت راتوں رات کیونکر طے ہو گئی۔ اپنے اپنے مکانوں میں لوگ رہنے لگے کسی قسم کی تکلیف نہ تھی ادھر کالجمن نے کثیر فوج سے متھرا کا محاصرہ کیا اور سری کرشن چندر بلرام جی کو متھرا میں چھوڑ کر پیادہ پا بغیر ہتھیاروں کے کالجمن کے پاس گئے۔ کالجمن کی فوج ابر کی طرح چھائی ہوئی برق وش بھالوں اور صاعقہ دار شمشیروں سے میدان حرب نمونہ قیامت بن رہا تھا۔ ابر تلا کھڑا تھا کہ تیروں کی جھڑی باندھے۔ کالجمن کرشن چندر کو پیادہ اور تنہا دیکھ کر خود بھی رتھ سے اتر پڑا۔ اور سرداران فوج سے مخاطب ہو کر بولا خبردار کوئی اس نہتے پر ہتھیار نہ چلائے۔ میں خود جاتا ہوں۔ اس نوجوان پر اکیلا بھاری ہوں گرفتار کرنا مشکل بات نہیں۔ ابھی پکڑے لیتا ہوں۔ یہ کہہ کر لپکا اور کرشن چندر نے آگے سے فرار کیا۔ کالجمن یہ کہتا ہوا تعاقب میں رواں ہوا۔ بہادر میدان بیکار سے نہیں بھاگتے۔ ذرا دم لو۔ دو دو ہاتھ ہو جائیں۔ بزدلی اسی کا نام ہے۔ صورت دیکھتے ہی ہوش فقر ہو گئے۔ آگے آگے کرشن چندر اور پیچھے پیچھے کالجمن دوڑتا چلا جاتا ہے۔ کچھ سردار فوج تعاقب میں رواں ہیں اتنے میں ایک پہاڑ نظر آیا کرشن چندر پہاڑ کی کھوہ میں گھس گئے۔ راجہ مچکند دیوتاؤں سے بردان پائے ہوئے سو رہا تھا۔ کرشن چندر نے اپنا پٹکا راجہ مچکند پر ڈال دیا۔ اور آپ پہاڑ کے کسی گوشے میں چھپ رہے کالجمن بھی پیچھے پیچھے آ رہا تھا۔ راجہ مچکند کے ایک لات جڑی اور کہا ہم جانتے تھے کہ بڑے سور ہو کچھ سورتائی نہ دکھلائی یہاں بھاگ کر لیٹ رہے راجہ مچکند کی آنکھ کھلتے ہی کالجمن بھسم ہو گیا۔ اے کورونندن۔ راجہ اکشواک کے خاندان میں جمناشو کا پوتا ماندھاتا کا لڑکا راجہ مچکند نہایت با اقبال اور شجاع گزرا ہے ہفت اقلیم کے تاجدار تابع فرمان تھے۔ دیوتوں اور راچھسوں کے جنگ و جدل کے وقت راجہ اندر نے مچکند کو اپنی حمایت کے لئے بلایا تھا مچکند نے اپنی بہادری سے راچھسوں کے چھکے چھوڑا دئے۔ دانتوں پسینہ آگیا راچھس تاب مقاومت نہ لاسکے بھاگ کھڑے ہوئے۔ دیوتے فتحیاب ہوئے۔ ظفرمند راجہ مچکند سے تمام دیوتے مسرور ہو کر اس کے جلال و اقبال کی تعریف کرنے لگے۔ راجہ مچکند اس لڑائی میں ایسا تھک گیا کہ جا کر گھر جاسوند

کچھ دنوں آرام کیے - دیوتوں نے کہا آپ کو آئے ہوئے مدت مدید ہوگئی سآپ کے خاندان میں کوئی متنفس باقی نہیں سب مر گئے +

راجہ مچکند - پھر کوئی جگہ ایکانت کی بتلایئے - جہاں کچھ دن آرام کروں - دیوتے راجہ مچکند کو گندھ مادن پہاڑ پر لے گئے اور کہا آپ یہیں آرام کریں جو شخص آپ کو جگائیگا - آپ کی نظر پڑتے ہی جل کر راکھ ہو جائیگا - اور بھگوان شری نارائن جی کے درشن بھی اسی پہاڑی پر ہو جائینگے - چنانچہ کالجمن کرشن چندر کے ساتھ اس جگہ آیا اور جل کر راکھ ہو گیا - راجہ مچکند کے سامنے کرشن بھگوان آئے مچکند نے ساشٹانگ ڈنڈوت کی - کرشن چندر اشیرباد دے کر متھرا واپس آئے - بلرام جی سے مو بمو حال بیان کیا تین کروڑ فوج کالجمن کی باقی ہے اور تعجب نہیں کہ جراسندھ بھی فوج لئے مدد کو آتا ہو کالجمن کی فوج بھی تباہ ہو جاتی تو بہتر تھا - شیام بلرام رتھ پر سوار ہو کر متھرا سے نکل کر کالجمن کی فوج پر حملہ آور ہوئے اور آدھ گھنٹے میں ۲۳ کروڑ آدمیوں کا ستھراؤ کر دیا - اتنے میں سامنے سے گرد نمودار ہوئی - معلوم ہوا کہ جراسندھ ۲۳ اکشونی دل لئے ہوئے آرہا ہے - کرشن چندر نے بلرام سے کہا بھائی جان باوجود کئی دفعہ کی متواتر شکستوں سے جراسندھ کا دل ٹوٹ گیا - اب اٹھارھویں مرتبہ حملہ کر کے پھر آیا - ابھی اس کا مارنا بھی مناسب نہیں - رب نے کام لینا ہے - اس لئے مناسب ہے کہ اس کے سامنے سے بھاگ کھڑے ہوں - اس کا دل بھی بڑھ جائے - نارد جی کا بردان بھی ہے کہ اٹھارھویں دفعہ تمہارا مقابلہ نہیں کر سکینگے - اس بردان کا پورا کرنا بھی واجب ہے - اتنے میں جراسندھ کی فوج آگئی - چاروں طرف سے متھرا گھیر لی - کرشن و بلرام دونو جراسندھ کے سامنے پیادہ پا بھاگے اور متھرا کے جنوب کی طرف کوئی مقام درگھن ہے متھرا سے بہت فاصلے پر ہے - وہاں پہنچتے ہی پہاڑ کی چوٹی پر چڑھ گئے - جراسندھ بھی تعاقب میں فوج لئے جا رہا تھا کرشن چندر اور بلرام کو پہاڑ کی چوٹی پر چڑھتے دیکھ کر سوچا کہ اب کہاں بھاگ سکتے ہیں - چاروں طرف لکڑیاں جمع کر کے آگ لگا دی اور خود فوج کے ساتھ متھرا چلا آیا - شہر بالکل ویران تھا - کوئی متنفس نہ تھا - بلن سے سارے مکانات مسمار کرا دئے - اور فتح و نصرت کا ڈنکہ بجاتا ہؤا مگدھ دیش اپنی دار الحکومت کو واپس گیا ادھر کرشن چندر کی مہما سے وہ پہاڑ از سر نو سرسبز ہو گیا گویا جلا ہی نہ تھا - کچھ دیر بعد کرشن چندر اور بلرام جی وہاں سے روانہ ہو کر دوارکا پہنچ گئے +

ادھیائے ۸۵

رُکمنی جی سے کرشن چندر کا بیاہ اور بلرام جی اور جراسندھ سے جنگ و جدل

بھیشم جی فرماتے ہیں اے راجہ! کرشن چندر اور رکمنی جی کا جس طرح بیاہ ہوا اس کی کتھا سنو۔ راجہ بھیشمک بدربھ دیش کا راجہ کندن پور میں راج کرتا تھا۔ جس کے دو بیٹے رکم اگرج عرف رکمیا اور ایک دختر رکمنی تھی۔ رکمنی جی ساکشات لکشمی جی کا اوتار ہیں۔ جوتشیوں نے رکمنی جی کا زائچہ دیکھ کر کہا تھا کہ یہ بااقبال لڑکی کرشن چندر سے بیاہی جائیگی۔ نارد جی نے بھی رکمنی جی سے فرمایا تھا کہ تیرے پت کرشن بھگوان ہونگے۔ فی زمانہ کرشن چندر اور بلرام جی کی طرح نہ تو کوئی راجہ ہے نہ کوئی دیوتا اس کے حسن کا مقابلہ کر سکتا ہے رکمنی جی مہاراج کے حسن دلاویز کا شہرہ سن کر غائبانہ فریفتہ ہوگئیں ہر وقت کرشن چندر کی مورت سامنے کھڑی رہتی۔ انہیں کے دھیان میں دن رات گذارتیں راجہ بھیشمک نے وزیروں اور بیٹوں سے کہا تمہاری کیا رائے ہے۔ رکمنی سن تمیز پر پہنچ چکی۔ شادی کرنا فرض ہے۔ بر تلاش کرنا چاہیئے✤

رکم اگرج عرف رکمیا۔ ہماری رائے میں چندیری کا راجہ بڑا صاحب اقبال ہے۔ زور و طاقت میں بھی اس کی طرح کوئی راجہ نہیں۔ بہادری اور دلیری اس کے حصے میں ہے رکمنی کا بیاہ سسپال سے کر دیا جائے۔ رکم کیش۔ مجھے جو پوچھتے ہو تو کرشن چندر سے بڑھ کر کوئی نہیں۔ جیسی حسین رکمنی ہے ویسے ہی خوبصورت کرشن چندر ہیں۔ برابر کی جوڑی ہے✤

بھیشمک راجہ رکم کیش کی رائے سے خوش ہوا کرشن چندر کی مدح سرائی کرنے لگا۔ مگر رکمیا کو کرشن چندر سے خدا واسطے کا بیر تھا۔ کرشن چندر کو گوالیا بنا کر ایک برہمن کے ہاتھ سسپال کے یہاں تلک بھیج دیا۔ بھیشمک اس وقت تو کچھ نہ بولا۔ مگر دل سے چاہتا تھا کہ رکمنی کی شادی کرشن چندر کے ساتھ ہو✤

رکمنی جی اس خبر سے نہایت اندوہگیں ہوئیں دل ہاتھ سے جاتا رہا۔ بے بس تھیں۔ کچھ بنائے نہ بنی۔ ادھر سسپال برات سجا کر چل کھڑا ہوا۔ رکمنی جی پیچ و تاب کھا کر رہ گئیں۔ چٹھی لکھنے بیٹھیں آنکھوں سے آنسو جاری ہیں۔ قلم ہاتھ سے چھوٹا جاتا ہے دل نہیں مانتا۔ درد دل ستاتا ہے بہزار خرابی خط تیار ہوا۔ برہمن کے ہاتھ دوارکا بھیجا۔ برہمن چٹھی لئے دوارکا پہنچا کرشن چندر نے خط پڑھا دلارک سارتھی کو رتھ کی تیاری کا حکم دیا۔ اور برہمن کے ساتھ رتھ پر سوار ہو کر کندن پور روانہ ہوگئے ادھر بلدیو جی بھی دو اکشونی فوج ہمراہ لے کر کندن پور چلے۔ سسپال کندن پور پہنچ چکا ہے خیمہ خرگاہ استادہ

ہیں۔ ڈیرے پڑے ہوئے ہیں۔ کرشن چندر بھی آگئے۔ کسی باغ میں اتر پڑے۔ بلرام جی معہ فوج کرشن چندر
سے مل گئے۔ سسپال کی فوج شہر سے باہر پڑاؤ ڈالے ہے۔ جراسندھ بھی ہزارہا کشونی فوج کے
ساتھ سسپال کی حمایت میں آموجود ہوا۔ کندن پور کے چاروں جانب فوج ہی فوج نظر آتی تھی
رکم اگرج کرشن بلدیو کے آنے سے دنگ رہ گیا۔ انہیں کس نے بلایا۔ پتا سے بولا۔ کچھ نہ کچھ فساد ضرور
ہوگا۔ بڑی نالائقی کا کام کیا کرشن چندر کو کیوں طلب کیا۔ بھیشمک بولے میں نہیں جانتا۔ سوئمبر سمجھ کر
خود بخود آئے۔ رکم اگرج پیچ و تاب کھاتا ہوا سسپال و جراسندھ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ اور سب
کیفیت اظہار کی۔ جراسندھ بولا۔ فی الحقیقت بڑے بہادر اور شجاع ہیں۔ ۱۷ دفعہ مجھے شکست دی۔
اٹھارھویں مرتبہ لڑے نہیں بھاگ کھڑے ہوئے۔ ہوشیاری سے کام کرنا چاہیئے۔ سسپال
فکرمند ہوا کہ سونے کی چڑیا ہاتھ سے جاتی رہیگی۔ کرشن جی کے سامنے مجھے رکمنی کاہے پسند
کریگی کشت و خون بھی ہوگا +

رکم اگرج - اس قدر افسردہ کیوں ہوتے ہو۔ گؤ کے چرانے والے اہیر بھلا راجاؤں کی برابری
کر سکتے ہیں۔ کس بات کا ڈر ہے۔ میں تمہارا مددگار ہوں۔ میرے ہوتے رکمنی کرشن چندر کو نہیں مل
سکتی جراسندھ تمہاری اعانت کرینگے۔ اور تم خود بھی بہادر ہو +

سسپال رکم اگرج کے تسلی آمیز کلموں سے مطمئن ہوا۔ دوسرے روز برات کی ٹھنی رکمنی جی
اشنان کر کے نفیس پوشاک پہن کر زیوروں سے آراستہ ہوئیں۔ چار گھڑی دن رہے دیوی جی کی پوجا
کو مندر میں گئیں۔ ادھر سسپال نے پچاس ہزار فوج رکمنی جی کی حفاظت کے لئے ساتھ کر دی
رکمنی جی پوجا سے فارغ ہو کر راج محل جا رہی تھیں دل دھڑک رہا تھا کرشن چندر کی یاد پے بین
کئے دیتی تھی یہی فرصت کا وقت ہے۔ اگر کرشن چندر آجاتے تو کام بن جاتا نہیں تو سسپال مردود
کے پنجوں میں پھنس جاؤنگی۔ انہیں الجھیڑوں میں پھنسی ہوئی تھیں۔ ایک سہیلی نے انگلی کے اشارے
سے کہا دیکھو سری کرشن چندر کا رتھ آرہا ہے۔ دھجا دکھائی دیتی ہے۔ رکمنی جی خوش ہوگئیں گویا سوکھے
دھانوں پانی پڑا۔ سر اٹھا کر دیکھنے لگیں۔ ان کے ماہتابی چہرے کی جھلک اور رسیلی متوالی آنکھیں
دیکھ کر اچنبھا سا ہوگیا۔ بہت سے سپاہی جمال جہاں آرا دیکھنے کی تاب نہ لا سکے بیہوش ہوگئے۔
ادھر شیام سندر بانکی ادا مور مکٹ دھارن کئے بیجنتی مالا پہنے مسکراتے ہوئے رکمنی کے پاس آئے
ہزاروں سہیلیوں کے جھنڈ میں رتھ کھڑا کر دیا۔ سہیلیاں ان کا دلفریب جمال دیکھ کر ہوش و حواس
کھو بیٹھیں۔ رکمنی جی آپ کے جمال مبارک سے اس قدر محظوظ ہوئیں کہ خود بخود اپنا ہاتھ بڑھا دیا کرشن چندر نے

جلدی سے ہاتھ تھام کر رتھ پر بٹھا لیا اور شنکھ بجاتے ہوئے وہاں سے چل دئے۔ دس بارہ کوس پہنچے ہونگے۔ ساتھی سپاہی جو بیخود ہو گئے تھے ہوش میں آئے اور رکمنی جی کی طرف دوڑے اور سسپال نے سنا کہ کرشن چندر مطلب نکال لے گئے۔ جراسندھ اور دنت بکر سے رونا رویا اب کیا کریں حریف چال چل گیا مات کھانا پڑا جراسندھ اور دنت بکر نے اس وحشت خیز خبر سے دانتوں تلے انگلی داب لی۔ مگر کرشن چندر کے تعاقب میں فوج لے کر دوڑ پڑے۔ ادھر بلدیو جی ان کی تاک ہی میں تھے کرشن چندر سے مل گئے۔ خونخوار فوج سامنے کھڑی ہوئی تھی۔ رکمنی جی پر دہشت سوار ہوئی نہ جانے بدھاتا کیا کرنے والا ہے سری کرشن جی نے تشفی کی گلے کا جڑاؤ ہار اتار کر رکمنی جی کو پہنا دیا۔ ادھر سے دنت بکر اور جراسندھ للکار رہے تھے۔ خبردار آگے قدم نہ بڑھانا ہمارے ہوتے مجال نہیں رکمنی لے جا سکو۔ بلدیو جی تنے کھڑے تھے۔ جراسندھ و دنت بکر کی طرف رتھ دوڑایا۔ ادھر کرشن چندر میدان رزم سے اپنا رتھ علیحدہ کر کے دور سے تماشا دیکھنے لگے۔ رکمنی جی کو تسلی دلاسا دیتے جاتے تھے۔ بلدیو جی شیر غراں کی طرح حریف کی فوج میں گھس پڑے اور مل موسل سے تمام فوج گاجر مولی کی طرح کاٹ کے ڈال دی۔ دنت بکر اور جراسندھ اکیلے رہ گئے تمام فوج کھیت ہوئی پڑی تھی۔ خون کا دریا بہہ رہا تھا۔ اپنا سا منہ لئے دونوں بھاگ کھڑے ہوئے +

ادھیائے ۴۹

رکم اگرج اور کرشن چندر سے مقابلہ

جراسندھ اور دنت بکر پشیمان خجل راجہ سسپال کے پاس آئے مفصل حال کہہ سنایا۔ یقین واثق ہو گیا کہ کرشن چندر نارائن اوتار ہیں۔ جنہوں نے سترہ بار جراسندھ سے بہادر راجہ کو شکست دی۔ رکمنی جی کا ملنا دشوار امر ہے۔ آس توڑ دو گھر چلو سسپال رکم اگرج کے کہنے سے آ گیا۔ بھاورج نے پہلے ہی منع کیا تھا خبردار کرشن چندر سے مقابلہ نہ کرنا۔ رکمنی کا بیاہ کرشن چندر سے ہو گا۔ کسی میں سامرتھ نہیں جو روک سکے +

رکم اگرج کیفیت سن کر سانپ کی طرح بل کھا کر اٹھ کھڑا ہوا اور ایک اکشونی فوج کے ساتھ کرشن چندر کے تعاقب میں رواں ہوا۔ اور پاس پہنچ کر بولا اہیر اور گوالے بھی اس قابل ہو گئے کہ راجاؤں کی برابری کریں۔ شوربیروں میں نام لکھائیں ستم دودھ دہی چرانا جانو ہتھیار لے کر بیروں کا مقابلہ کرنا اہیروں سے ممکن نہیں۔ اگر کچھ حیا ہے تو سامنے آ جاؤ۔ یہ کہہ کر تیر برسانے لگا کرشن چندر

تیر کاٹنے لگے۔ بلدیوجی فوج کے مقابلے ہوئے۔ رکم اگرج تیر برساتا ہوا کرشن چندر کے پاس پہنچا اور میان سے تلوار نکال کر حملہ آور ہوا۔ خود بدولت رتھ سے اتر پڑے۔ ایک ہاتھ سے تلوار پکڑی۔ دوسرے سے چوٹی کے بال تھام لئے۔ چاہتے تھے کہ سودرشن چکر سے سر کاٹ لیں۔ رکمنی جی ہاہا کر کے بولیں ایسا نہ کیجئے میرا بھائی ہے۔ آپ کو بلدیوجی پیارے ہیں مجھے رکم اگرج۔ یہ اگیانی ہے آپ کی مہما نہیں جانتا۔ معاف کیجئے۔ کرشن چندر اس کے خون سے باز آئے مگر دارک رتھبان سے اشارہ کیا اس نے استرے سے ریش و بروت صفایا کر دی۔ سات چوٹیاں سر پر رکھ دیں۔ اور رتھ سے باندھ دیا ادھر بلدیوجی نے تمام فوج کاٹ ڈالی اور کرشن چندر کے پاس آکر سفارش کی۔ رکم اگرج سالا ہے اس کی بیوی آپ کی سمبندھی ہوئی۔ کرپا کیجئے اسے چھوڑ دیجئے وہ بیچاری کیا کہیگی۔ رکمیا کی صورت سے شرماوگی۔ بلدیوجی کی سفارش قبول ہوئی اور رکم اگرج کو چھوڑ دیا۔ رکم اگرج ندامت اور خجالت سے کندن پور تو گیا نہیں۔ بھوج کٹ نگر کی طرف چلتا ہوا وہیں رہنے سہنے لگا۔ بیوی بال بچوں کو بھی بلا لیا۔ کرشن چندر اور بلدیوجی رکمنی کو لئے ہوئے دوارکا پہنچے۔ شادیانے بجنے لگے رکمنی جی کا جاہ و جلال جمال تاب دیکھ کر ہر شخص محظوظ ہوا۔

ادھیائے ۵۰

کرشن چندر اور رکمنی جی کی شادی۔ پردمن کی ولادت

بھیشم جی گویا ہیں۔ رکمنی جی کا حسن دلاویز دیکھ کر ہر شخص معترف تھا کہ فی الحقیقت سری لکشمی جی کا اوتار رکمنی جی ہیں۔ اگرسین نے شادی کی تیاریاں کیں حکم ہوتے ہی سب سامان مہیا ہو گیا ادھر راجہ بھیشمک نے رکمنی جی کی شادی کے لئے بہت سامان۔ جہیز۔ ہاتھی گھوڑے رتھ پالکی نالکی سج سجا کر پروہت کے ساتھ اگرسین کی خدمت میں روانہ کیں۔ تمام دوارکا دلہاسن بنائی گئی۔ روشنی کا وہ عالم کہ جس کے لون کے آگے قندیل فلک مات ہوتی تھی۔ ایک طلائی زرنگار قصر نہایت تکلف سے آراستہ کیا گیا۔ جس کی سجاوٹ سے دیوتوں کو رشک ہوتا تھا۔ تزک و احتشام سے برات نکلی۔ اور قصر زرنگار پر آٹھہری۔ ساعت سعید دیکھ کر رکمنی جی کا عقد کرشن چند سے باندھا گیا یعنی بیاہ ہوا۔ کھانے تقسیم ہوئے۔ خیرات کا دروازہ کھول دیا گیا غربا مساکین توانگر ہو گئے نذریں گذریں رعیت نے خوشیاں منائیں۔ مہمان رخصت ہوئے۔ کچھ دنوں اسی طرح عیش و عشرت کے سامان بہم رہے۔ سارا پریوار خوش ہوا جو راجے مدعو ہو کر آئے تھے۔ ہاتھی گھوڑے جواہرات

دے کر رخصت کئے گئے۔ ہفت اقلیم میں اس بیاہ کا شہرہ ہوا۔ دوارکا پوری میں ہر شخص بے غل و
غش آنند بھوگتا تھا۔ رکمنی جی کے بطن سے پردمن جی تولد ہوئے۔ سمیر اسر نامی دیت آپ کو
ولادت کے تین دن بعد اٹھا لے گیا۔ دریائے زخار میں پھینک دیا۔ کوئی مچھلی نگل گئی۔ اتفاق سے
وہی مچھلی سمیر اسر کے بھنڈار خانہ میں پہنچ گئی۔ کوئی ماہی گیر جال لگا کر پھانس لایا تھا۔ مچھلی کے شکم
سے پردمن برآمد ہوئے۔ سمیر اسر کیا جانتا تھا کہ پردمن جی ہیں۔ مایاوتی کے حوالے کیا۔ مایاوتی سمیر اسر
کے بھنڈار خانے کی مالک تھی۔ اس کی نگرانی میں پرداخت ہونے لگی۔ رفتہ رفتہ جب سن تمیز کو
پہنچے ایک روز باتوں ہی باتوں میں سمیر اسر سے ان بن ہو گئی۔ پردمن جی نے اٹھا کر دے مارا اور
چھاتی پر بیٹھ کر تلوار سے اس ناپاک کا شکم چاک کیا۔ قصہ پاک کیا۔ بوان میں سوار ہو کر مایاوتی کے
ساتھ رکمنی جی کے مندر میں اترے۔ رکمنی جی پردمن کو دیکھتے ہی دنگ رہ گئیں۔ خیال ہوا کہ اسی
طرح ہمارا بالک تھا۔ یہی رنگ یہی روپ تھا۔ اتنے میں کرشن چندر بھی آ گئے۔ پردمن جی نے مؤدب
ہو کر پرنام کیا۔ قدم چھوئے۔ مایاوتی نے مجملاً سرگذشت کہہ سنائی۔ کرشن چندر خوش رکمنی جی
مسرور ہوئیں۔ گلے لگایا۔ پیار کیا۔ اور مایاوتی سے پردمن جی کا عقد کر دیا۔ پردمن جی کام دیو
کا اوتار ہیں اور اس کی استری رت مایاوتی روپ سے پیدا ہوئی ٭

ادھیائے ۵۰

علاوہ رکمنی کے ستیہ بھاماں۔ جاموتی۔ کالندری۔ متر بندا۔ ستیا۔ بھدرا۔ لچھمنا۔ آٹھ پٹ رانیوں سے کرشن چندر کا عقد

بھیشم جی گویا ہیں کہ بعد شادی رکمنی جی کرشن چندر نے اور بھی بیاہ کئے۔ جاموتی اور
ستیہ بھاماں کے بیاہ کی کیفیت موسل پرب سے ظاہر ہو گی۔ کالندری کی شادی اس طرح ظاہر ہوئی
ایک روز کرشن چندر ارجن کے ساتھ صید افگنی کر رہے تھے۔ کرشن چندر درخت کے نیچے دم
لینے بیٹھ گئے۔ ارجن کو پیاس لگی۔ جمنا جی بہہ رہی تھیں۔ گھاٹ پر پہنچے۔ ایک حسین دوشیزہ لڑکی
جھونپڑی میں بیٹھی تپ کرتی ہوئی دکھائی دی۔ استفسار سے معلوم ہوا کہ سورج نارائن کی دختر
ہے کالندری نام ہے جس کو جمنا بھی کہتے ہیں۔ تپ کرنے سے مراد یہ تھی کہ کسی طرح کرشن چندر
سے عقد ہو جائے۔ وہی شوہر ہوں۔ ارجن الٹے پاؤں پھرے اور مہاراج سے عرض پیرا
ہوئے۔ کالندری جی آپ کے واسطے تپ کر رہی ہیں۔ کرشن چندر اٹھ کھڑے ہوئے اور گھاٹ پر

پہنچے۔ کالندری ہاتھ جوڑ کر کھڑی ہو گئی اور پرارتھنا کرنے لگی۔ ہے دین دیال ہے بھگت بتسل آپ
کی مفارقت میں یہ حال ہوا بدن سوکھ کر کانٹا ہو گیا۔ رحم کیجئے اور داسی کو چرنوں میں لے لیجئے۔
پتا جی کی اگیا سے تپ کیا ہے کہ گوہر مقصود ہاتھ آئے۔ آج مبارک دن ہے کہ جمال جہاں آرا
کے دیدار ہو گئے۔ جہاں اور داسیاں ہیں میں بھی رہونگی۔ کرشن چندر نے فرمایا۔ بہت اچھا ساتھ
چلو۔ کالندری بولی۔ جب تک دھرم نیت سے شادی نہ ہو جائے۔ عورت کا غیر مرد کے ساتھ
جانا مناسب نہیں۔ آپ کے ساتھ کیونکر جا سکتی ہوں۔ اتنے میں سورج نرائن دیو روپ سے
موجود ہوئے۔ کنیاں دان کر کے کالندری کو کرشن چندر کے حوالے کیا۔ کرشن چندر کے ہمراہ اندر پرست
آئیں چار مہینے وہاں رہ کر دوارکا پوری میں براجمان ہوئیں۔ راجہ اگرسین نے کالندری کی شادی
دھوم دھام سے کرشن چندر کے ساتھ کر دی اسی طرح متر برندا تیسری پٹ رانی ہوئی متر برندا
راجہ متر سین کی لڑکی جو بھوارلج دیوی کے بطن سے پیدا ہوئی تھی عالم شباب پر پہنچی راجہ متر سین
اور اُس کے بھائی سئمبر نے سوئمبر رچا ہفت اقلیم کے تاجدار آئے۔ کرشن چندر کی صورت و شوکت
کی دھوم تمام دنیا میں مچی ہوئی تھی۔ جمال جہاں تاب کا شہرہ ہر اقلیم میں چمک دکھا رہا تھا کوئی عورت
کوئی مرد ایسا نہ تھا۔ جو مہاراج کے حسن دلاویز کا معتقد نہ ہوا ہو۔ متر برندا بھی آپ کی موہنی
صورت اور بانکی ادا پر فریفتہ ہو چکی تھی۔ نام نامی کا مالا جپا کرتی تھی۔ کرشن چندر اس کی بھگتی دیکھ کر
متر برندا کے سوئمبر میں تشریف لائے۔ راجے اپنے اپنے مقام پر جلوہ افروز ہیں کرشن چندر بھی کسی
گوشے میں بیٹھے ہوئے ہیں۔ متر برندا کی آنکھیں کرشن چندر کو ڈھونڈ رہی تھیں۔ جیمال ہاتھ میں
لے کر سب طرف ڈھونڈ کر کرشن چندر کے پاس آئی اور نازک ہاتھوں سے مہاراج کے گلے میں جیمال
ڈال دی۔ درجودھن یہ حال دیکھ کر جل گیا۔ راجہ متر سین اور بند سین سے بولا زوف ہے تمہارے
ماموں کا بیٹا اہیروں کا پالا ہوا تمہاری دختر لے جائے اور مطلق پروا نہ ہو۔ دنیا کیا کہیگی۔ ہنسی
ہوگی۔ ادھر ارجن کے اشارے سے کرشن چندر نے متر برندا کا حنائی ہاتھ پکڑ کر رتھ پر بٹھا لیا
اور سوئمبر سے چل دئے۔ راجوں میں کھلبلی پڑ گئی۔ ہتھیار سنبھال سنبھال کر اٹھ کھڑے ہوئے
اور کرشن چندر سے آمادۂ پیکار ہوئے۔ چاروں طرف سے رتھ گھیر لیا۔ اور تیروں کی بارش ہونے
لگی۔ کرشن چندر نے دھنش سنبھالا اور ترکش سے تیر نکال کر ایسے بان مارے کہ راجاؤں کی فوج
کے قدم اکھڑ گئے۔ ہزارہا آدمی مجروح ہو کر زمین پر گر پڑے ہزاروں دم دبا کر بھاگ کھڑے
ہوئے۔ کرشن چندر مظفر و منصور دوارکا آئے۔ بعد ازاں راجہ اگرسین نے شاستر

کے موافق متر برندا کا بیاہ کرشن چندر سے کر دیا +

شیبیا کی شادی کا تذکرہ عجیب دلچسپ ہے اجودھیا کا راجہ نگن چت شیبیا نام ایک دختر رکھتا تھا۔ جب اس کی شادی مد نظر ہوئی۔ اس نے عہد کیا۔ جو شخص یکبارگی سات بیل ناتھ لے وہ شیبیا سے شادی کا مستحق ہے۔ بیل بھی نہایت لحیم و شحیم تھے۔ اُن کی چستی اور قد آوری دیکھ کر جرأت نہ ہوتی تھی کہ کوئی ہاتھ تو لگا سکے۔ سات بیل ناتھنا درکنار ایک بیل بھی کوئی ناتھ نہ سکتا تھا۔ نگن جت راجہ نے سوئمبر قائم کیا۔ دیش دیش کے راجے مدعو ہو کر آئے۔ کرشن چندر بھی ارجن کے ساتھ فوج لے کر پہنچے۔ نگن جیت مہاراج کے استقبال کے واسطے خود گیا اور عظمت وشوکت کے ساتھ کرشن چندر اور ارجن کو راج محل میں اوتارا۔ شیبیا کرشن چندر کو دیکھتے ہی مفتون ہو گئی۔ دل میں عہد کر لیا۔ اگر ساتوں بیل ناتھے بھی جائیں۔ مگر سوائے کرشن چندر بھگوان کے اور کوئی میرا شوہر نہیں ہو سکتا سوئمبر میں راجے مہاراجے ٹھاٹھ باٹ دکھا رہے تھے۔ کوئی بازوؤں پر نگاہ ڈالتا۔ کوئی مکٹ سنبھالتا۔ کوئی اپنی صورت پر خود ہی فریفتہ ہوتا۔ کوئی تنتا۔ غرضیکہ اپنی اپنی دھن میں مست ہو رہے تھے۔ نقیبوں نے راجہ کا پیمان محفل میں باآواز بلند بیان کیا۔ لوگ اٹھے۔ اور بیلوں کے پاس گئے۔ ہاتھ لگاتے ہی کچھ تو گھائل ہوئے کچھ ہیبت سے پاس بھی نہ گئے۔ سبھوں کے جی چھوٹ گئے اب کسی میں جرأت نہ تھی کہ ایک بیل تو ناتھ لے کرشن چندر سے رہا نہ گیا۔ خراماں خراماں بیلوں کے قریب آئے اور سات صورتیں بنا کے ایک دم سے ساتوں بیل ناتھ لئے۔ نگن جت نے قول کے مطابق شیبیا کی شادی کرشن چندر سے کر دی۔ ہاتھی۔ گھوڑے۔ رتھ۔ پالکی اور بہت سا جہیز دوارکا بھیج دیا۔ راجاؤں کو یہ بات پسند نہ آئی جنگ پر آمادہ ہو گئے۔ کرشن چندر کا رتھ گھیر لیا ارجن کو اشارہ ہوا کہ وہ ان لوگوں کی خبر لے۔ ارجن نے بان مار کر راجاؤں کو بھگا دیا۔ اور کرشن چندر شیبیا کو لئے دوارکا پہنچے

اسی طرح بھدرا ایٹ رانی ہوئی راجہ رت سکرت گونگر کے راجہ نے اپنی لڑکی بھدرا کا سوئمبر رچا۔ بہت سے راجہ وہاں آئے تھے۔ بھدرا نے کرشن چندر کے گلے میں جیمال ڈال دی۔ الغرض اس طرح بھدرا کو شادی کر کے دوارکا لے آئے +

لچھمنا بھدرا نگر کے راجہ کی لڑکی تھی۔ کرشن چندر لچھمنا کو سوئمبر سے لے آئے۔ راجاؤں نے گھیرا مگر ارجن کے بانوں نے سب کو بھگا دیا +

ادھیائے ۵۲

سولہ ہزار ایک سو راج کنیاؤں سے کرشن چندر کا بیاہ

نرکاسر جس کا دوسرا نام بھوماسر ہے - پراگ جوتش پور میں سکونت کرتا تھا بھوماسر نہایت زبردست اور طاقتور تھا - دس ہزار ہاتھیوں کا زور رکھتا تھا - دیوتا بھی اس کا مقابلہ نہ کر سکتے تھے - بارہا دیوتاؤں سے لڑائی ہوئی - ہمیشہ نیچا دکھایا - ادتی ماتا کے کنڈل لے لئے اور راجہ اندر کو جیت کر مرصع چتر جو اندر آسن پر لگا رہتا تھا - اپنے قبضے میں لے آیا - اس نے سولہ ہزار ایک سو کنیاں جمع کی تھیں جو راجاؤں اور سرداروں سے زبردستی چھین لی تھیں - اس کا ارادہ تھا کہ جب ان کی تعداد بیس ہزار ہو جاویگی - تب شادی کر کے عیش کرونگا مظلوم لڑکیاں بہت عاجز اور بے دست و پا تھیں - کرشن چندر کی یاد کیا کرتی تھیں - دکھ میں نارائن ہی کام کرتے ہیں جب بہت دکھی ہوئیں تو دل سے دعا کی - اے کرشن چندر پرماتما ذات پاک کے سوا کوئی دوسرا نظر نہیں آتا جو اس ظالم کی قید سے نجات دلائے - بھگت وتسل کرشن چندر ان کی آہ و بکا سے بیتاب ہو گئے - ست بھاماں جی سے بولے - ہمارے ساتھ بیکنٹھ چلو - کلپ برکش لے آئیں تمہارے استھان میں لگائیں ست بھاماں جی ساتھ ہو لیں - آپ اور ست بھاماں گرڑ پر سوار ہو کر بھوماسر کے قلعے کی طرف پہنچے بھوماسر اس وقت سو رہا تھا - آپ نے جگا دیا اور کہا اٹھ اور ہم سے جنگ کر تیار ہو - بھوماسر پہلے خود نہ لڑا مردانو نامی ایک پہلوان زبردست کو مقابلے کے لئے بھیجا - کرشن چندر نے سودرشن سے تمام فوج اس کی کاٹ ڈالی اور مردانو کو ملک عدم کی طرف راہی کیا - مردانو کے مرنے سے آپ کا نام مراری ہوا - پھر بھوماسر مقابلے پر آیا - وہ بھی عدم آباد و سدھارا - آپ سولہ ہزار ایک کنیا کے پاس جو قلعے میں قید تھیں گئے - وہ سب ہاتھ جوڑ کر بنے کرنے لگیں ہمارے دھن بھاگ ہیں آپ کے درشن ہوئے آپ نے فرمایا اپنے اپنے پتا کے یہاں چلی جاؤ - میں تمہیں پہنچا دونگا - وہ بولیں اس سے بڑھ کر اور کیا ہوگا کہ ایسا کنفات نارائن ہمارے سامنے کھڑے ہیں - آپ نے ہمارا دکھ دور کیا اب آپ کے سوا اور کوئی ہمارا مالک نہیں ہو سکتا - نیتا نے بھی خبر لی - وہاں جا کر کیا کہنگی مگر کرشن چندر نے انہیں پالکیوں پر سوار کر کے دوارکا بھیج دیا اور آپ کلپ برکش کی طرف بیکنٹھ سدھارے کلپ برکش لے کر دوارکا آئے اور ست بھاماں جی کے محل میں گاڑ دیا - اگر سین نے سولہ ہزار ایک سو کنیا ڈل سے آپ کا عقد دھوم سے کر دیا +

سولہ ہزار ایک سو آٹھ رانیوں کے یہاں کرشن چندر کے بود و باش کے طریقے

بھیشم جی - نارد جی کو استعجاب ہوا کہ سری کرشن چندر اتنی رانیوں کے گھر کیونکر پہنچ سکتے ہونگے ہر ایک محل میں نارد جی نے کرشن چندر کو موجود پایا - کہیں بھوجن کر رہے ہیں کہیں نہاتے ہیں اور کہیں پوجا کرتے ہیں - کسی سے باتیں ہو رہی ہیں - کوئی پاؤں داب رہی ہے کہیں استراحت فرما رہے ہیں - کوئی محل خالی نہیں - نارد جی قدموں پر گر پڑے اور بینے کی راس کا حال آگے لکھینگے کرشن چندر کے ایک لاکھ اکسٹھ ہزار اسی لڑکے اور سولہ ہزار ایک سو آٹھ لڑکیاں ہوئیں پڑوتوں کا ذکر نہیں کوئی انسان اس قدر کثیر العیال نہیں ہو سکتا جتنی اولاد کرشن چندر کی تھی +

۱ - رکمنی جی کی اولاد - پردمن جی - بھدر چارہ - چارو - چارو چندر - چارو دوش - چارو دیہہ - چارو گپت - سوچارو - سودیشن - وچارو - چارو ستی نام کنیا +

۲ - کالندری کی اولاد - سورت - بھدر - ورش - سوباہو - شانت - پورن ماہیں - سومک بیر - کوئی - برکھ +

۳ - جاموتی کی اولاد - سامب - پروجیت - چتر کیتو - سورتھ - سومتر - سہسر جیت - ست جیت - رتو - وجی - وسومان +

۴ - ست بھاماں کی اولاد - بھان مان - پربھانو - پرتی بھانو - بھانو - چندر بھانو - سوبھانو - سری بھانو - سوربھانو - رتی بھانو - برہند بھانو +

۵ - لچھمنا کی اولاد - پردیوکسا - بل - پرمل - سنگھ - گاترواں - اردھوگھ - مہاشکت - سلہا - اوجا - اپراجیت +

۶ - شیبیا کی اولاد - برچندر - اشوشین - چتر - بیگوان - برگھ - آم - شنکو - بسو - کنتی - گر +

۷ - بھدرا کی اولاد - سنگرام جیت - برہت سین - شور - پرہرن - ارے جیت - جے - سوبھدر دانسہ - آیو - ستیک +

۸ - متر برندا کی اولاد - برک - کسندے - گردھن - مہانسہ - سوروھن - وہنی - ہرش - پاون - اوشاد - انل +

پردمن جی کی اولاد میں انرودھ جی ہوئے - جن کے صاحبزادے بجر ناتھ کو راجہ جدھشٹر نے متھرا اور اندر پرست کی حکومت عطا فرمائی +

رکمیا کی دختر رکموتی کی شادی پردمن کے ساتھ

رکم اگرج نے اپنی بہن کو بھوج کٹ نگر میں بلایا۔ بڑی عزت کی۔ رکموتی کی شادی کے بارے میں بہن سے صلاح پوچھی۔ اور پردمن جی کی طرف رجحان ظاہر کیا۔ رکمنی جی نے بھی منظور کیا سوئمبر رچایا گیا دیش دیش کے راجے جمع ہوئے۔ رکموتی نے پردمن جی کے گلے میں جیمال ڈالدی۔ رکمیا نے دونو کا گٹھ بندھن کیا شادی ہو گئی۔ رخصت ہو کر دوارکا چلے۔ راستے میں اجاؤں نے گھیر لیا مگر پردمن جی کے سامنے کسی کی پیش نہ گئی۔ سب بھاگ کھڑے ہوئے دوارکا میں پہنچے ہی بلدیو جی نے خوش ہو کر دعوت کی۔ رقص و سرود کے جلسے ہوئے عیش و عشرت ہونے لگی۔ کچھ دنوں کے بعد رکموتی کے بطن سے انرودھ جی کا ظہور ہوا۔ جوتشیوں نے زائچہ بنایا۔ پچھتروں سے ظاہر ہوا کہ یہ لڑکا ذی اقبال ہوگا۔ کوئی عورت خواب میں دیکھ کر اس کی دلکش صورت پر فریفتہ ہو جائیگی رات ہی کو کھینچ بلائیگی۔ اور انرودھ جی دلھن لئے ہوئے گھر آجائینگے انرودھ جب عالم شباب پر پہنچے۔ رکم اگرج نے اپنی پوتی کا بیاہ انرودھ جی سے ٹھہرایا۔ بلدیو جی اور اگرسین برات لے کر بھوج کٹ نگر پہنچے دونو کا گرہ بندھن ہوا۔ جہیز اس قدر دیا کہ شمار سے باہر۔ راجہ بھیمک کرشن چندر سے بولے۔ اب آپ رخصت ہوں۔ ایسا نہ ہو کہ ادھم مچے۔ راجے لوگ آپ سے دشمنی رکھتے ہیں۔ ابھی تک امن رہا۔ کرشن چندر نے سارا حال رکمنی جی سے ظاہر کیا۔ رکمنی جی نے یہی کیفیت رکم اگرج سے کہی۔ رکم اگرج نے جواب دیا میں جاتا ہوں اور سب راجوں کو رخصت کئے دیتا ہوں۔ شدنی ٹلتی نہیں۔ سب راجے رخصت ہو گئے۔ تب بھی لوگوں نے رکم اگرج کو ابھارا پچھلی باتیں یاد دلائیں۔ رکم اگرج کو بھی جوش آگیا۔ حسد کی آگ جو دبی ہوئی تھی۔ سلگ اٹھی اور تو کچھ نہ ہو سکا۔ بلدیو جی سے قماربازی ہونے لگی۔ چوسر کھیل۔ داؤں لگانا شروع ہوئے۔ بہت سا روپیہ چھل کپٹ کر کے بلدیو جی سے جیت لیا۔ کچھ راجے طرفدار ہی تھے۔ ہاں میں ہاں ملانے لگے۔ طنزیہ فقرے نشتر کا کام کر رہے تھے۔ کوئی کہتا تھا ان کے پاس حب نہیں کیا کھیلینگے۔ کوئی بولا یہ بچارے لاویں کہاں سے اگرسین کی روٹیوں پر پڑے ہوئے ہیں۔ بلرام جی ابل اٹھے دس کروڑ روپیہ داؤں پر لگایا۔ اور کہا فریب دے دے کر روپیہ جیت لیا۔ سب چال معلوم ہے چوسر ہونے لگی۔ بازی بلدیو جی کے ہاتھ آئی۔ مگر سب یکزبان ہو کر کہنے لگے۔ واہ تم بازی ہار گئے۔ رکم اگرج جیت گئے۔ بلدیو جی بولے عبث زبان لڑاتے ہو۔ بازی تو میں ہی جیتا خیر کچھ پرواہ نہیں۔ روپیہ حاضر ہے لے لو۔ اس کے بعد ایک اور بازی بدی وہ بھی بلدیو جی

جیسے مگر سبھوں نے بے ایمانی کی۔ بلدیوجی کو طیش آگیا۔ مگر رکم اگرج ٹالنے کی غرض سے خوشامد آمیز باتیں کرنے لگا۔ نہیں مہاراج بازی آپ ہی جیتے روپیہ حاضر ہے۔ سب جھوٹ بولتے ہیں اور آپ چوسر کھیلنا کیا جانیں۔ صحبت نہیں اٹھائی۔ گوال بالوں میں بچپن گنوایا۔ جوا کھیلنا اور لڑائی کرنا راجوں ہی سے بن پڑتا ہے۔ ان باتوں نے بلدیوجی کے طیش پر پانی ڈال دیا۔ غصہ فرو ہوگیا دوبارہ سات ارب کی بازی لگائی۔ وہ بازی بھی بلدیوجی جیتے۔ مگر ادھرمیوں نے رکم اگرج کی طرفداری کی۔ بلدیوجی کو تاب نہ رہی جھلا کر کہا چاہے بھلا چ برا ہی کیوں نہ مانیں مگر اس ملعون کو ضرور سزا دونگا۔ یہ کہہ کر اپنا ہل رس زور سے رکم اگرج کے سر پر مارا کہ بھیجا نکل پڑا۔ تھوڑی دیر میں سسک سسک کر مرگیا۔ کلنگ دلیش کا راجہ یہ حال دیکھ کر بھاگنے لگا۔ مگر بلدیوجی نے لپک کر اس کی چوٹی پکڑ لی۔ اور ایک مکا ایسا مارا کہ سارے دانت حلق میں اتر گئے۔ غرض اسی طرح بہت سے راجے اپنی اپنی سزاؤں پر پہنچے۔ کسی کا منہ ٹوٹا کسی کا ہاتھ۔ کوئی جان سے مارا گیا۔ کچھ لوگ بھاگ گئے۔ بلدیوجی غصے میں بھرے ہوئے کرشن چندر کے پاس آئے۔ ساری سرگذشت سنائی۔ رکمنی جی اور کرشن چندر کچھ نہ بولے۔ رکم اگرج کی باتیں جانتے تھے۔ دوارکا چلنے کی ٹھانی اور مال و اسباب لدوا کر دوارکا جی پہنچ گئے +

ادھیائے ۵۵

باناسر کی دختر اوکھا اور انرودھ کا عشق

راجہ یدھشٹر پوچھتے ہیں کہ پتامہ جی! اوکھا اور انرودھ کے عشق کی مفصل کیفیت سنائیے بھیشم جی۔ اوکھا کی داستان عجیب دلچسپ ہے۔ راجہ بل کے بیٹے باناسر نے اپنی طاقت اور دست و بازو کے زور سے ہفت اقالیم تسخیر کر لئے۔ مخیر بھی ایسا تھا کہ اپنے زمانے میں آپ ہی اپنا نظیر تھا۔ داد و دہش جاری تھی۔ سرونت پور میں راجدھانی تھی۔ شیوجی مہاراج اس کی جود و سخا سے بہت خوش تھے اور وہ شیوجی کا بھگت بھی تھا۔ شیوجی نے اسے بردان دیا تھا کہ تیری ہزار بھجا ہو جاویں۔ کوئی دیوتا اور گندھرب تیرا مقابلہ نہ کرسکیگا۔ ہمیشہ فتحیاب ہوگا۔ جب تیرے محل کی دُھجا خود بخود گر جاوے تو جان لینا کہ دشمن تیرے گھر میں موجود ہے۔ کرشن چندر کے پوتے پر تیری دختر عاشق ہوگی۔ اسی کی عشق سے وہ لڑکا تیرے یہاں آویگا۔ مہادیوجی کی کرپا سے باناسر کا اکرد ست

اور طاقتور ہوگیا ہزار بھجائیں اس کی کھلایا کرتیں۔ کسی انسان اور دیوتے میں قدرت نہ تھی کہ اس کا سامنا کر سکے۔ بانا سر لڑائی کی فکر میں گھوما کرتا۔ معرکہ آرائی نہ ہوتی تو چین نہ پڑتی۔ جب کوئی اس کے مقابلے کو نہ ملا۔ تب شیوجی سے جنگ کی ٹھانی اور کیلاش پر پہنچ کر شیوجی سے پیکار چاہی۔ شیوجی نے فرمایا۔ گھبراؤ نہیں۔ تجھ سے مقابلہ کرنے والا پیدا ہوا چاہتا ہے سارا گھمنڈ بھلا دیگا یہ کہہ کر ایک دھجا دی اور کہا جا اسے مکان پر لگادے اور اس کا نگراں رہ۔ جب یہ دھجا گر گئی تیرا دشمن تیرے گھر میں نکلیگا۔ بانا سر چلا آیا۔ اور وقت کا منتظر رہا۔ کچھ دن بعد اوکھا پیدا ہوئی بانا سر بہت خوش ہؤا اور پرورش کرنے لگا۔ جب کسی قدر بڑھی۔ بانا سر اوکھا کو لئے ہوئے کیلاش پر۔ پاربتی جی کے پاس تعلیم کے لئے سپرد کر آیا۔ پاربتی اوکھا کو استری دھرم اپدیش کرنے لگیں۔ ایک دن فرمایا کہ خواب میں کوئی حسین نظر آویگا اُس پر تو فریفتہ ہو جاویگی وہی تیرا شوہر ہوگا۔ اوکھا پاربتی جی سے استری دھرم سیکھ کر پتا کے گھر آئی۔ سکھی سہیلیوں نے آنند مچائے۔ اوکھا جوان ہو چکی ہے۔ اوبھار کا عالم ہے۔ البیلی۔ چھل چھبیلی ناک میں جڑاؤ کیل۔ کانوں میں طلائی جھمکے۔ ہاتھوں میں سونے کے کڑے اور چوڑیاں۔ پاؤں میں چاندی کے کڑے چھڑے پور پور چھلے۔ ہاتھ پاؤں میں مہندی کی شوخ رنگت۔ چھریرا بدن مگر بہت ہی نازک۔ حسین مہ جبین۔ حوران بہشتی کو لجانے والی پرستان کی پری کو شرمانے والی سنہری بارہ دری میں رہا کرتی۔ جابجا فوارے چھوٹ رہے ہیں۔ باغ لگا ہؤا ہے۔ درختوں پر پرندے سریلے نغموں سے ہر صد سالہ کا دل کھینچ رہے ہیں۔ شام کا وقت ہے۔ دو لو وقت مل رہے ہیں۔ سہیلیاں بنی ٹھنی۔ گوری چٹی ناز و انداز سے اس پری پیکر کا دل بہلا رہی ہیں۔ خوش فعلیاں ہو رہی ہیں۔ ناچ ہو رہا ہے۔ نے غم وزد نے غم کالا کسی بات کی پرواہ نہیں۔ دلکش انداز جواہر نگار مسہری پر بیٹھی ہوئی رنگ رلیاں مچا رہی ہے۔ انہیں چہل پہل میں آدھی رات گزر گئی۔ کھانا تناول فرمایا ہاتھ منہ دھو کر استراحت فرمائی۔ آنکھ لگتے ہی عجب دلکش خواب نظر آیا۔ دیکھتی ہے کہ ایک فرحناک باغ میں طلائی قصر بنا ہؤا ہے۔ ماہتابی پر ایک جوان رعنا عجب آن سے مسہری پر سو رہا ہے سن شریف اٹھارہ سال کا ہوگا۔ بانکی صورت موہنی مورت دیکھ کر اوکھا کا دل ہاتھ سے جاتا رہا بیتاب ہوگئی چاہتی تھی کہ گلے لگائے آنکھ کھل گئی۔ دلبر غمگسار پہلو میں نظر نہ آیا۔ اداس بادل حزیں اٹھ بیٹھی۔ چترریکھا سہیلی پاس لیٹی ہوئی تھی۔ ٹھوکا دے دے کر جگایا اور تمام کیفیت خواب کی مفصل سنائی عشق کا بھی سر پر سوار ہو چکا تھا۔ وہ رات جیوں تیوں گزاری چترریکھا

اس فکر میں تھی کہ کون تدبیر کروں جو اس مرض لا دوا سے اوکھا کو نجات ملے اوکھا مات
دن کرھا کرتی۔ خواب و خور یکقلم بند ہو گیا۔ نہ بولتی نہ چالتی بت بنی خاموش رہا کرتی چتر ریکھا
مصوری جانتی تھی۔ تصویریں کھینچ کھینچ کر بتیں کرنے لگی۔ کہ شاید ان تصویروں سے اس کی دلچسپی ہو
جو راجہ اس زمانہ میں شہرہ آفاق تھے۔ ان کی شبیہیں کھینچ کر دکھلائیں۔ ایک بھی آنکھ کے
نیچے نہ آئی آخر میں کرشن چندر کی تصویر کھینچ کر اوکھا کو دکھلائی۔ تصویر دیکھتے ہی چہرے پر
شگفتگی پیدا ہوئی فرط مسرت سے بول اٹھی۔ اے بہن۔ کچھ کچھ صورت ان سے ملتی ہے مگر
اصلی یہ نہیں ہیں اس کے بعد پردمن کی تصویر کھینچی۔ جواب ملا۔ اس میں بھی کسی قدر باتیں ملتی
ہیں۔ مگر میرا پیارا یہ بھی نہیں ہو سکتا چیت چور کوئی اور ہی ہے ان کی صورت قریب قریب
ملتی ہے۔ پھر پردمن جی کے لڑکے انرودھ کی تصویر دکھائی۔ تصویر دیکھتے ہی بے اختیار
ہو کر کہنے لگی۔ بہن! چتر ریکھا یہی تو میرا چیت چور ہے اسی کے پاس میرا دل ہے۔ سچ بتا یہ
کون ہے اور کہاں رہتا ہے چشم مشتاق اسی کی تلاش میں ہے۔ چتر ریکھا نے ساری کیفیت
کرشن چندر اور ان کے پوتے انرودھ کی سنائی +

اوکھا۔ پیاری بہن! کسی طرح اس ہم دم سے ملا۔ چتر ریکھا۔ دوارکا پوری پہنچنا
دشوار ہے۔ مہاراج کا سودرشن چکر دوارکا کے گرد پھرا کرتا ہے کسی دیوتا کسی دیت کی مجال
نہیں کہ دوارکا میں رات کو پرویش کر سکے۔ لیکن تیری حالت دیکھی نہیں جاتی جان پر کھیل کر جاتی
ہوں۔ اگر بھی تو تیرے معشوق کو تجھ سے ملاتی ہوں +

یہ کہہ کر اڑتی ہوئی دوارکا پہنچی۔ رات کا وقت تھا سودرشن چکر کا پہرہ خوف سمایا۔
نارد جی کی یاد کی وہ آئے ان سے صلاح پوچھی کیا کروں کیونکر دوارکا کے اندر جاؤں نارد جی
کوئی مشکل نہیں۔ سادھو بیشنو کا روپ بھر اور اس ہیئت سے دوارکا کے اندر چلی جا +

چتر ریکھا سادھو روپ سے دوارکا پوری کے اندر داخل ہو گئی اور انرودھ جی کے
محل میں ہوا کی طرح اڑتی ہوئی سن سے داخل ہوئی۔ انرودھ جی سو رہے تھے بالاتفاق سے
اوکھا کی طرح خواب دیکھ رہے تھے یعنی ایک پر فضا باغ میں ایک مسہری پر چودہ پندرہ
برس کی ماہوش چھوکری سولہ سنگار پورا نکھار کئے ہوئے بیٹھی ہے۔ عطر میں ڈوبی ہوئی
سارے سر سے کھسکی ہوئی زلف۔ چلبلا کالی بھونرا۔ پٹیاں جمی ہوئیں بیچ کی مانگ نکلی ہوئی اس
رشک حور کے زانو پر انرودھ جی کا سر ہے۔ دونوں میں راز و نیاز کی باتیں ہو رہی ہیں +

چترریکھا نے انرودھ جی کا پلنگ اٹھایا اور اوکھا کے محل میں داخل کر دیا - اوکھا انتظار ہی کر رہی تھی - چترریکھا پر نظر پڑتے ہی فرط مسرت سے اٹھی اور گلے لگا لیا - بہن تیرا احسان جنم بھر نہ بھولونگی - یہ کہہ کر چھپر کھٹ کے پاس گئی چادر اٹھایا - حیا رکی تھی کہ جھٹ جاؤں اور لوگ گد گداتا تھا کہ جگاتی کیوں نہیں - ہمدم و غمگسار سے ارمان نکالتی کیوں نہیں - چترریکھا سامنے کھڑی تھی حجاب آیا چھپر کھٹ کے پاس سے ہٹ آئی - چترریکھا سے مخاطب ہوئی - بہن اس معاوضہ میں تجھے کیا دوں دنیا کی نعمتیں اس اپکار کے آگے ہیچ ہیں جان بھی مانگو تو دریغ نہیں +

چترریکھا - راج کنیاں جی! اپکار سے بڑھ کر کوئی چیز نہیں - ابجاتی ہوں پھر ملونگی - چترریکھا چلی گئی - اوکھا پلنگ کے پاس آئی چاہتی تھی کہ گلے لگائے - حیا نے روک دیا بین رکھی ہوئی تھی بجانے لگی - بین کی آواز سے انرودھ جاگ اٹھے - حیرت سے چاروں طرف دیکھنے لگے - جی میں کہتے تھے - یہ خواب ہے یا پرتکش دیکھ رہا ہوں - یہ تو وہی محبوب ہے ابھی جس سے خواب میں باتیں ہو رہی تھیں - اوکھا سے مسکرا کر کہا - پران پیاری تم کون ہو اور مجھے کیونکر لائی ہو - اوکھا نے زیر لب مسکرا کر جواب نہ دیا +

انرودھ جی نے اوکھا کا ہاتھ پکڑ کر پلنگ پر بٹھا لیا - عشق و محبت کی باتیں کر کے گندھرب بواہ کیا - انرودھ جی نے اپنے خواب اور اوکھا نے اپنے سپن کی باتیں ایک دوسرے سے سنائیں رات زیادہ آگئی دونوں سو رہے +

ادھیائے ۵۶

انرودھ جی اور جراسندھ کی لڑائی

بانا سر کے محل کی دھجا خود بخود گر گئی ادھر اوکھا انرودھ کے عشق میں ایسی متوالی ہوئی کہ بانا سر کے پاس جانا بھی چھوٹ گیا - دن رات عیش ہونے لگے - کھیل تماشوں سے جی بہلاتے - چوسر کھیلتے - اوکھا دروازے سے مطلق برآمد نہ ہوتی - محافظوں نے سبب دریافت کیا - کچھ طبیعت تو ناساز نہیں ہے - سہیلیوں نے آئے بائے بتلائے - رفتہ رفتہ سارا راز افشا ہو گیا - معلوم ہوا کہ کسی نوجوان پر مٹی ہوئی ہے دن رات اسی کے ساتھ جی بہلاتی ہے باہر نہیں نکلتی - باغ کی سیر بھی چھوڑ دی - یہ خبر مشہور ہو گئی کسی نے بانا سر کے کان تک تمام ماجرا پہنچایا - بانا سر کی نگاہ محل پر پہنچی تو دھجا گری ہوئی دکھائی پڑی - بانا سر دل کھاتا اوکھا کے

ل میں گیا دیکھا کہ فی الحقیقت ایک خوبصورت جوان ادکھا کے پہلو میں بیٹھا ہوا چوسر کھیل رہا ہے
سر کو تاب نہ رہی۔ جنگی سواروں اور بہادر سپاہیوں کو حکم دیا کہ چاروں طرف سے محل گھیر لو۔ خود
ہتھیاروں سے مسلح ہو کر انرودھ کے پاس پہنچا۔ ادکھا اپنے باپ بانا سر کو دیکھتے ہی کانپ گئی۔ انرودھ
شیر غراں کی طرح بپھر گئے۔ ادکھا کو سمجھایا۔ گھبراؤ مت اس ملعون کو مع فوج قتل کر دونگا یہ کہہ کر ایک
منتر پڑھا جس کے اثر سے ایک لمبا چوڑا پتھر کا گرز ان کے ہاتھ میں آگیا۔ انرودھ جی گرز لیکر بانا سر سے
لڑنے لگے۔ بانا سر حریف پر قابو نہ پاسکا۔ باہر نکل آیا۔ انرودھ بھی اس کے پیچھے پیچھے باہر آئے۔
اسی گرز سے تمام فوج کاٹ ڈالی۔ بانا سر سے زور آزمائی ہونے لگی۔ بانا سر نے دیکھا کہ نوجوان
کسی طرح قابو میں نہیں آئیگا۔ شیوجی کے عطیہ ناگ پھانس سے گرفتار کر لیا۔ انرودھ بانا سر کے
پھندے میں پھنسے ہوئے ہیں۔ ادکھا زار زار رو رہی ہے۔ بانا سر کو مطلق رحم نہیں آتا۔ ادکھا لاکھ
سمجھا کہتی ہے۔ خطا وار تو میں ہوں یہ بالکل بے خطا ہیں۔ پاربتی جی نے مجھے بر دان دیا تھا۔ شاید آپ
بھول گئے۔ بانا سر کچھ نہیں سنتا۔ اپنے لڑکے اسکندھ سے اشارہ کیا۔ اسے ہٹا لے جاؤ۔ اسے سمجھاؤ
تو نے بڑا غضب کیا۔ اس کی محبت چھوڑ دے۔ اسکندھ ادکھا کا ہاتھ پکڑ کر محل میں لے گیا۔ بانا سر نے
انرودھ کو قید خانے بھیج دیا۔ اتنے میں نارد جی آگئے۔ بانا سر کو سمجھایا۔ اس لڑکے کی دلیری دیکھی
سمجھاتے نہیں کرشن چندر کا پوتا یہی ہے۔ بانا سر نے جواب دیا۔ کیا میں کرشن چندر سے ڈرتا ہوں
نارد جی وہاں سے اٹھے اور سیدھے دوارکا پہنچے۔ اگر سین اور کرشن چندر سے ساری داستان
سنائی۔ دوارکا میں ہر شخص تشویش میں تھا۔ رکمنی جی اور پردمن وغیرہ انرودھ کے غائب ہونے
سے نہایت دردمند تھے۔ اگر سین نے بلرام جی کو ہدایت فرمائی کہ آپ کچھ فوج لیکر جائیں اور بانا
سر کو سزا دیکر انرودھ جی کو قید سے چھڑا لائیں۔ بانا سر شیوجی کا بھگت ہے کرشن چندر گروڑ پر سوار ہو
کر پہلے سے ہی چل دئیے ہیں اور آپ فوج لے کر پہنچئے۔ کرشن چندر پردمن کو ساتھ لئے ہوئے بانا سر کے
مقابلے کو پہنچ گئے ہیں۔ اور بلرام جی ۱۲ اکشونی فوج کے ہمراہ انرودھ جی کی رہائی کے لئے چلے جا
رہے ہیں۔ راستے میں جو گاؤں یا قلعہ بانا سر کا ملا لوٹ لیا۔ جب یہ فوج سردنت پور کے قریب
پہنچی بانا سر نے غنیم کی آمد سنکر فوج کی تیاری کا حکم دیا۔ کرشن چند اور پردمن سرنت پور پہنچ چکے
ہیں۔ جاسوسوں نے بانا سر کو کرشن چندر کے آنے کی اطلاع دے دی ہے بانا سر شیوجی کا بھگت
تھا۔ کرشن چندر کی تعریف اکثر نارد جی کی زبانی سن چکا ہے۔ شیوجی کا دھیان کیا۔ بھگت کی تسلی
شیوجی مہاراج بھوت پریتوں کی فوج آراستہ کر کے بانا سر کی مدد کو آگئے ہیں۔ بانا سر نے بلرام جی

سے کہلا بھیجا۔ کہ جنگ کا مزہ دھرم جدھ میں ہے ایک ایک سے زور آزما ہو۔ اپنے اپنے کرتب دکھائے تب جنگ کے جوہر کھلتے ہیں۔ شیوجی کے مقابل کرشن چندر ہوں۔ ساتکی جی باناسر سے جنگ آزمائی کریں اور بلرام جی اور کوبھانڈ منتری ہمنبرد ہوں۔ سانب اور چارو دیکھن کا مقابلہ ہو۔ یہ صلاح بلرام جی کے بھی پسند آئی اور جوڑی جوڑی جدھ ہونے لگا۔ شیوجی نے پناک دھنش پر برمہ بان مارا کرشن چندر نے اپنے تیروں سے برمہ بان کاٹ ڈالا۔ شیوجی نے آندھی کا بان چھوڑا کرشن چندر نے اسے بھی رد کیا۔ شیوجی نے اگن بان مارا۔ کرشن چندر نے پانی بان مار کر ٹھنڈا کر دیا۔ اور ایک آتش فشاں بان ایسا مارا کہ تمام فوج مہادیوجی کی جلنے لگی۔ شیوجی بان مار کر اپنی فوج بچا لے گئے۔ اسی طرح شیام کارتک اور پردمن جی سے جنگ ہوئی۔ کرشن چندر کے لڑکوں اور باناسر کے لڑکوں سے بھی خوب زور آزمائی ہوئی۔ نتیجہ یہ ہوا کہ باناسر مغلوب ہوا اور میدان رزم سے بھاگ کھڑا ہوا۔ کرشن چندر اس کے تعاقب میں دوڑے ہیں۔ باناسر کی ماں جنگ مغلوبہ دیکھ کر برہنہ ہو کر کرشن کے سامنے آئی۔ کہ کرشن چندر اس کے تعاقب سے باز آئیں آپ نے آنکھیں بند کر لیں (ننگی عورت دیکھنا شاستراً ممنوع ہے) اتنے میں موقع پا کر باناسر قلعے میں داخل ہو گیا۔ اور باناسر کی ماں کو آدمیوں نے کرشن چندر کے سامنے سے ہٹا دیا۔

ادھیائے ۵۷

باناسر کی شکست اور کرشن چندر سے خواہان معافی انرودھ و اوکھا کا بیاہنا

باناسر ایک اکشونی فوج ساتھ لے کر قلعے سے باہر نکلا اور کرشن چندر سے کہنے لگا آپ جانتے ہونگے کہ باناسر دب گیا۔ رزم سے منہ موڑ گیا۔ نہیں۔ گو فوج کٹ گئی ہے مگر طبیعت کو مصاف سے سیری نہیں ہوئی یہ کہہ کر ہتھیار چلانے لگا۔ کرشن چندر نے سودرشن چکر سے ہزار بھجا کاٹ ڈالیں جس طرح تبر سے درخت کی شاخیں چھانٹی جاتی ہیں۔ اور فوج بھی کھیت ہو چکی تھی۔ باناسر روتا ہوا شیوجی کا قدمبوس ہوا۔ مناجات کی۔ شیوجی باناسر کی کیفیت دیکھ کر ساتھ چل کھڑے ہوئے۔ کرشن چندر کی فوج پر بکھم جر بان چھوڑا۔ بان کی صورت عجیب مہیب تھی تین سر جس میں تین تین لال رنگ کی خونخوار آنکھیں تھیں۔ چھ ہاتھ تھے۔ بان کے اثر سے تمام فوج کرشن چندر تھر تھر کانپنے لگی۔ پردمن اور ساتکی سپہ سالار فوج پر بھی لرزہ چڑھ آیا بدن مثل آگ کے جلنے لگا۔ کرشن چندر نے فوج کی مذموم حالت دیکھ کر سیتل جر بان مارا بکھم جر

کو جان بچانا مشکل ہوگیا۔ کرشن چندر کے قدموں پر گر پڑا اور عاجزی سے جان کی امان چاہی
کرشن چندر نے فرمایا جا چھوڑ دیا۔ مگر میرے بھگتوں کو کبھی نہ ستانا۔ بھم جر بچ گیا۔ کرشن چندر
نے سیتل جر بھی کھینچ لیا۔ دونو شیام سندر کی استتی کرتے ہوئے مہاراج سے وداع ہوئے۔
شیوجی اپنا بان نشپھل دیکھ کر بانا سر کو لئے ہوئے کرشن چندر کے پاس آئے اور وید استتی
کر کے معافی کے خواستگار ہوئے۔ سری کرشن چندر نے فرمایا ہے سچدانند سروپ شیوجی آپ
میں اور مجھ میں کوئی بھید نہیں۔ آپ کے جو بھگت ہیں میرے بھی بھگت ہیں بانا سر کو معاف
کیا۔ پرہلاد بھگت کو بردان دے چکا ہوں کہ تیرے خاندانی ہمیشہ میرے پیارے رہینگے۔ اگر
آپ بانا سر کی سفارش نہ بھی کرتے تو بھی میں اس کی خطاؤں سے درگزر تا جان سے نہ مارتا
اسے زور بازو پر ناز تھا۔ اسی لئے اس کے تمام ہاتھ کاٹ ڈالے۔ صرف چار ہاتھ باقی رکھے ہیں
چتربھجی روپ سے آپ کی پوجا کریگا۔ شیوجی کرشن چندر کی باتوں سے مسرور ہو کر فوج کے ساتھ
کیلاش سدھارے بانا سر کرشن چندر سے ملتمس ہوا کہ ہے نارائن! قدم رنجہ فرمائے گھر کو پوتر
کر دیجئے۔ پاربتی جی کے بردان سے یہ بات نصیب ہوئی کہ ترلوکی ناتھ کے درشن ہوئے۔ انرودھ جی
گھر میں موجود ہی ہیں۔ اوکھا سے انرودھ جی کی شادی ہو جانا ضروری امر سمجھتا ہوں بانا سر کی
التماس سے کرشن چندر جدو بنسیوں کے ساتھ بانا سر کے مکان میں گئے۔ بانا سر نے جواہر نگار
تخت پر کرشن چندر اور بلدیو جی کو بٹھالا اور طلائی کرسیوں پر پردمن۔ ساتکی وغیرہ جدو بنسی براجمان
ہوئے۔ بانا سر نے کرشن چندر کے قدم دھوئے چرنامرت لیا۔ استتی کی ہے بھگوت! انہیں چرنوں
کی دھوون سری گنگا جی ترلوک کے تارنے والی ہیں۔ میرے برابر اور کون خوش نصیب ہوگا۔
ہری نارائن جی میرے گھر کو پوتر کر رہے اور درشنوں سے جنم سپھل فرما رہے ہیں۔ اس کے
بعد اوکھا اور انرودھ کو اشنان کرا کے شاہانہ ملبوس پہنا کر زیوروں سے آراستہ کیا اور کرشن چندر
کے پاس لایا۔ انرودھ اور اوکھا کرشن چندر بلرام اور پردمن جی کی پابوسی کر کے طلائی مسہری
پر بیٹھ گئے۔ جدو بنسیوں نے اشیرباد دیا۔ سہیلیاں اوکھا کو محل کے اندر لے گئیں جوتشیوں نے
لگن دیکھ کر انرودھ اور اوکھا کا بیاہ کر دیا۔ بانا سر اس شادی سے ایسا خوش ہوا گویا کونین
کی دولت ہاتھ آگئی۔ ریشمی۔ اونی۔ بنارسی کپڑے۔ سونے چاندی کے ظروف۔ قسم قسم کے
زیور۔ ہاتھی۔ گھوڑے۔ پالکی۔ نالکی۔ جہیز میں دے کر اوکھا رخصت کی گئیں۔ داس۔ داسیاں
خدمت کے لئے بانا سر نے مقرر کر دیں۔ کرشن چندر نے بانا سر کو تخت پر بٹھا کر اپنے ہاتھ

چترریکھا نے انرودھ جی کا پلنگ اٹھایا اور اوکھا کے محل میں داخل کر دیا - اوکھا انتظار ہی کر رہی تھی - چترریکھا پر نظر پڑتے ہی فرط مسرت سے اٹھی اور گلے لگا لیا - بہن تیرا احسان جنم بھر نہ بھولونگی - یہ کہہ کر چھپر کھٹ کے پاس گئی چادر اٹھایا - حیا روکتی تھی کہ ٹھہر جاؤ - ولولہ گدگداتا تھا کہ جگاتی کیوں نہیں - ہمدم و غمگسار سے ارمان نکالتی کیوں نہیں - چترریکھا سامنے کھڑی تھی حجاب آیا چھپر کھٹ کے پاس سے ہٹ آئی - چترریکھا سے مخاطب ہوئی بہن اس معاوضے میں تجھے کیا دوں دنیا کی نعمتیں اس اپکار کے آگے ہیچ ہیں جان بھی مانگو تو دریغ نہیں +

چترریکھا - راج کنیاں جی! اپکار سے بڑھ کر کوئی چیز نہیں اب جاتی ہوں پھر ملونگی -

چترریکھا چلی گئی - اوکھا پلنگ کے پاس آئی چاہتی تھی کہ گلے لگائے - حیا نے روک دیا بین رکھی ہوئی تھی بجانے لگی - بین کی آواز سے انرودھ جاگ اٹھے - حیرت سے چاروں طرف دیکھنے لگے - جی میں کہتے تھے - یہ خواب ہے یا پرتکش دیکھ رہا ہوں - یہ تو وہی محبوب ہے ابھی جس سے خواب میں باتیں ہو رہی تھیں - اوکھا سے مسکرا کر کہا - پران پیاری تم کون ہو اور مجھے کیونکر لائی ہو - اوکھا نے زیر لب مسکرا کر جواب نہ دیا +

انرودھ جی نے اوکھا کا ہاتھ پکڑ کر پلنگ پر بٹھا لیا - عشق و محبت کی باتیں کر کے گندھرب بواہ کیا - انرودھ جی نے اپنے خواب اور اوکھا نے اپنے سپن کی باتیں ایک دوسرے سے سنائیں رات زیادہ آگئی دونوں سو رہے +

ادھیائے ۵۶

انرودھ جی اور جراسندھ کی لڑائی

باناسر کے محل کی دھجا خود بخود گر گئی - ادھر اوکھا انرودھ کے عشق میں ایسی متوالی ہوئی کہ باناسر کے پاس جانا بھی چھوٹ گیا - دن رات عیش ہونے لگے - کھیل تماشوں سے جی بہلاتے - چوسر کھیلتے - اوکھا دروازے سے مطلق برآمد نہ ہوتی - محافظوں نے سبب دریافت کیا - کچھ طبیعت تو ناساز نہیں ہے - سہیلیوں نے آلے بالے بتلائے - رفتہ رفتہ سارا راز افشا ہو گیا - معلوم ہوا کہ کسی نوجوان پر مٹی ہوئی ہے دن رات اسی کے ساتھ جشن کرتی ہے باہر نہیں نکلتی - باغ کی سیر بھی چھوڑ دی - یہ خبر مشہور ہو گئی کسی نے باناسر کے کان تک تمام ماجرا پہنچایا - باناسر کی نگاہ محل پر پہنچی تو دھجا گری ہوئی دکھائی پڑی - باناسر دل کھاتا اوکھا کے

محل میں گیا دیکھا کہ فی الحقیقت ایک خوبصورت جوان ادکھا کے پہلو میں بیٹھا ہوا چوسر کھیل رہا ہے
بانا سر کو تاب نہ رہی۔ جنگی سواروں اور بہادر سپاہیوں کو حکم دیا کہ چاروں طرف سے محل گھیر لو۔ خود
ہتھیاروں سے مسلح ہو کر انرودھ کے پاس پہنچا۔ ادکھا اپنے باپ بانا سر کو دیکھتے ہی کانپ گئی۔ انرودھ
شیر غراں کی طرح بپھر گئے۔ ادکھا کو سمجھایا۔ گھبراؤ مت اس ملعون کو مع فوج قتل کر دونگا یہ کہہ کر ایک
منتر پڑھا جس کے اثر سے ایک لمبا چوڑا پتھر کا گرز بجلی کی طرح ان کے ہاتھ میں آگیا۔ انرودھ جی گرز لیکر بانا سر سے
لڑنے لگے۔ بانا سر حریف پر قابو نہ پا سکا۔ باہر نکل آیا۔ انرودھ بھی اس کے پیچھے پیچھے باہر آئے۔
اسی گرز سے تمام فوج کاٹ ڈالی۔ بانا سر سے زور آزمائی ہونے لگی۔ بانا سر نے دیکھا کہ نوجوان
کسی طرح قابو میں نہیں آئیگا۔ شیوجی کے عطیہ ناگ پھانس سے گرفتار کر لیا۔ انرودھ بانا سر کے
قبضے میں پھنسے ہوئے ہیں۔ ادکھا زار زار رو رہی ہے۔ بانا سر کو مطلق رحم نہیں آتا۔ ادکھا لاکھ
لاکھ کہتی ہے۔ خطا وار تو میں ہوں یہ بالکل بے خطا ہیں۔ پاربتی جی نے مجھے بر دان دیا تھا۔ شاید آپ
بھول گئے۔ بانا سر کچھ نہیں سنتا۔ اپنے لڑکے اسکندھ سے اشارہ کیا۔ اسے بٹھا لے جاؤ۔ ادکھا تو
تو نے بڑا غضب کیا۔ اس کی محبت چھوڑ دے۔ اسکندھ ادکھا کا ہاتھ پکڑ کر محل میں لے گیا۔ بانا سر نے
انرودھ کو قید خانے بھیج دیا۔ اتنے میں نارد جی آ گئے۔ بانا سر کو سمجھایا۔ اس لڑکے کی دلیری دیکھی
تم جانتے نہیں کرشن چندر کا پوتا یہی ہے۔ بانا سر نے جواب دیا۔ کیا میں کرشن چندر سے ڈرتا ہوں
نارد جی وہاں سے اٹھے اور سیدھے دوارکا پہنچے۔ اگر سین اور کرشن چندر سے ساری داستان
سنائی۔ دوارکا میں ہر شخص تشویش میں تھا۔ رکمنی جی اور پردمن وغیرہ انرودھ کے غائب ہونے
سے نہایت دردمند تھے۔ اگر سین نے بلرام جی کو ہدایت فرمائی کہ آپ کچھ فوج لیکر جائیں اور بانا سر
کو سزا دیکر انرودھ جی کو قید سے چھڑا لائیں۔ بانا سر شیوجی کا بھگت ہے کرشن چندر گرڑ پر سوار ہو
پہلے سے ہی چل دیئے ہیں اور آپ فوج لے کر پہنچیں۔ کرشن چندر پردمن کو ساتھ لئے ہوئے بانا سر کے
مقابلے کو پہنچ گئے ہیں۔ اور بلرام جی ۱۲ اکشونی فوج کے ہمراہ انرودھ جی کی رہائی کے لئے چلے جا
رہے ہیں۔ راستے میں جو گاؤں یا قلعہ بانا سر کا ملا لوٹ لیا جب یہ فوج سردنت پور کے قریب
پہنچی بانا سر نے غنیم کی آمد سنکر فوج کی تیاری کا حکم دیا۔ کرشن چندر اور پردمن سردنت پور پہنچ چکے
ہیں۔ جاسوسوں نے بانا سر کو کرشن چندر کے آنے کی اطلاع دے دی ہے بانا سر شیوجی کا بھگت
تھا۔ کرشن چندر کی تعریف اکثر نارد جی کی زبانی سن چکا ہے۔ شیوجی کا دھیان کیا۔ بھگت تبل
شیوجی مہاراج بھوت پریتوں کی فوج آراستہ کر کے بانا سر کی مدد کو آ گئے ہیں۔ بانا سر نے بلرام جی

سے کہلا بھیجا۔ کہ جنگ کا مزہ دھرم جدھ میں ہے ایک ایک سے زور آزما ہو۔ اپنے اپنے کرتب دکھائے تب جنگ کے جوہر کھلتے ہیں۔ شیوجی کے مقابل کرشن چندر ہوں۔ ساتکی جی باناسر سے جنگ آزمائی کریں اور بلرام جی اور کوبھانڈ منتری ہمنبرد ہوں۔ سانب اور چارودیکھن کا مقابلہ ہو۔ یہ صلاح بلرام جی کے بھی پسند آئی اور جوڑی جوڑی جدھ ہونے لگا۔ شیوجی نے پناک دھنش پر برمہ بان مارا۔ کرشن چندر نے اپنے تیروں سے برمہ بان کاٹ ڈالا۔ شیوجی نے آندھی کا بان چھوڑا کرشن چندر نے اسے بھی روکا۔ شیوجی نے اگن بان مارا۔ کرشن چندر نے پانی بان مار کر ٹھنڈا کر دیا۔ اور ایک آتش فشاں بان ایسا مارا کہ تمام فوج مہادیوجی کی جلنے لگی۔ شیوجی بان مار کر اپنی فوج بچالے گئے۔ اسی طرح شیام کارتک اور پردمن جی سے جنگ ہوئی۔ کرشن چندر کے لڑکوں اور باناسر کے لڑکوں سے بھی خوب زور آزمائی ہوئی۔ نتیجہ یہ ہوا کہ باناسر مغلوب ہوا اور میدان رزم سے بھاگ کھڑا ہوا۔ کرشن چندر اس کے تعاقب میں وہاں ہیں۔ باناسر کی ماں جنگ مغلوبہ دیکھ کر برہنہ ہو کر کرشن کے سامنے آئی۔ کہ کرشن چندر اس کے تعاقب سے باز آئیں آپ نے آنکھیں بند کر لیں (ننگی عورت دیکھنا شاستراً ممنوع ہے) اتنے میں موقع پاکر باناسر قلعے میں داخل ہو گیا۔ اور باناسر کی ماں کو آدمیوں نے کرشن چندر کے سامنے سے ہٹا دیا۔

ادھیائے ۵۷

باناسر کی شکست اور کرشن چندر سے خواہان معافی از رودھ و اوکھا کا بیاہ

باناسر ایک اکشونی فوج ساتھ لے کر قلعے سے باہر نکلا اور کرشن چندر سے کہنے لگا آپ جانتے ہونگے کہ باناسر دب گیا۔ رزم سے منہ موڑ گیا۔ نہیں۔ گو فوج کٹ گئی ہے مگر طبیعت کو مصاف سے سیری نہیں ہوئی یہ کہہ کر ہتھیار چلانے لگا۔ کرشن چندر نے سودرشن چکر سے ہزار بھجا کاٹ ڈالیں جس طرح تیر سے درخت کی شاخیں چھانٹی جاتی ہیں۔ اور فوج بھی کھیت ہو چکی تھی۔ باناسر روتا ہوا شیوجی کا قدمبوس ہوا۔ مناجات کی۔ شیوجی باناسر کی کیفیت دیکھ کر ساتھ چل کھڑے ہوئے۔ کرشن چندر کی فوج پر بکھم جُر بان چھوڑا۔ بان کی صورت عجیب مہیب تھی تین سر جس میں تین تین لال رنگ کی خونخوار آنکھیں تھیں۔ چھ ہاتھ تھے۔ بان کے اثر سے تمام فوج کرشن چندر تھر تھر کانپنے لگی۔ پردمن اور ساتکی سپہ سالار فوج پر بھی لرزہ چڑھ آیا بدن مثل آگ کے جلنے لگا۔ کرشن چندر نے فوج کی مذموم حالت دیکھ کر سیتل جُر بان مارا۔ بکھم جُر

کو جان بچانا مشکل ہو گیا۔ کرشن چندر کے قدموں پر گر پڑا اور عاجزی سے جان کی امان چاہی
کرشن چندر نے فرمایا جا چھوڑ دیا۔ مگر میرے بھگتوں کو کبھی نہ ستانا۔ بکھم جر بچ گیا۔ کرشن چندر
نے سیتل جر بھی کھینچ لیا۔ دونو شیام سندر کی استتی کرتے ہوئے مہاراج سے وداع ہوئے۔
شیوجی اپنا بان نشپھل دیکھ کر بانا سر کو لئے ہوئے کرشن چندر کے پاس آئے اور وید استتی
کر کے معافی کے خواستگار ہوئے۔ سری کرشن چندر نے فرمایا ہے سچدانند سروپ شیوجی آپ
میں اور مجھ میں کوئی بھید نہیں۔ آپ کے جو بھگت ہیں میرے بھی بھگت ہیں بانا سر کو معاف
کیا۔ پرہلاد بھگت کو بردان دے چکا ہوں کہ تیرے خاندانی ہمیشہ میرے پیارے رہینگے۔ اگر
آپ بانا سر کی سفارش نہ بھی کرتے تو بھی میں اس کی خطاؤں سے درگزر تا جان سے نہ مارتا
اسے زور بازو پر ناز تھا۔ اسی لئے اس کے تمام ہاتھ کاٹ ڈالے۔ صرف چار ہاتھ باقی رکھے ہیں
چتر بھجی رد پ سے آپ کی پوجا کریگا۔ شیوجی کرشن چندر کی باتوں سے مسرور ہو کر فوج کے ساتھ
کیلاش سدھارے بانا سر کرشن چندر سے ملتمس ہوا کہ ہے نارائن! قدم رنجہ فرمائیے گھر کو پوتر
کر دیجئے۔ پاربتی جی کے بردان سے یہ بات نصیب ہوئی کہ ترلوکی ناتھ کے درشن ہوئے۔ انرودھ جی
گھر میں موجود ہی ہیں۔ اوکھا سے انرودھ جی کی شادی ہو جانا ضروری امر سمجھتا ہوں بانا سر کی
التماس سے کرشن چندر جدو بنسیوں کے ساتھ بانا سر کے مکان میں گئے۔ بانا سر نے جواہر نگار
تخت پر کرشن چندر اور بلدیو جی کو بٹھالا اور طلائی کرسیوں پر پردمن۔ سانکی وغیرہ جدو بنسی براجمان
ہوئے۔ بانا سر نے کرشن چندر کے قدم دھوئے چرنامرت لیا۔ استتی کی ہے بھگوت! انہیں چرنوں
کی دھوون سری گنگا جی ترلوک کے تارنے والی ہیں۔ میرے برابر اور کون خوش نصیب ہوگا۔
ہری نارائن جی میرے گھر کو پوتر کر رہے اور درشنوں سے جنم سپھل فرما رہے ہیں۔ اس کے
بعد اوکھا اور انرودھ کو اشنان کرا کے شاہانہ ملبوس پہنا کر زیوروں سے آراستہ کیا اور کرشن چندر
کے پاس لایا۔ انرودھ اور اوکھا کرشن چندر بلرام اور پردمن جی کی پابوسی کر کے طلائی مسہری
پر بیٹھ گئے۔ جدو بنسیوں نے اشیرباد دیا۔ سہیلیاں اوکھا کو محل کے اندر لے گئیں جوتشیوں نے
لگن دیکھ کر انرودھ اور اوکھا کا بیاہ کر دیا۔ بانا سر اس شادی سے ایسا خوش ہوا گویا کونین
کی دولت ہاتھ آگئی۔ ریشمی۔ اونی۔ بنارسی کپڑے۔ سونے چاندی کے ظروف۔ قسم قسم کے
زیور۔ ہاتھی۔ گھوڑے۔ پالکی۔ نالکی۔ جہیز میں دے کر اوکھا رخصت کی گئیں۔ داس۔ داسیاں
جدو بنسی کے ... کرشن چندر ... بانا سر کو تخت پر بٹھا کر اپنے ہاتھ

سے تلک کیا۔ اور سب کو ساتھ لئے شادیانے بجاتے دوارکا چلے آئے انردوھ جی کو دیکھ کر آٹھوں پٹ رانیاں اس قدر خوش ہوئیں گویا کھویا ہوا من ہاتھ آگیا۔ اوکھا کی خوبصورتی سے سارا رنواس بہت ہی خوش ہوا۔ عورتوں نے نچھاوریں کیں بسدیو دیوکی نے اس قدر خیرات کی کہ دوارکا پوری میں کوئی غریب نام کو دکھائی نہ دیتا تھا۔ جس پران کی جو دوسخا کا اثر نہ ہوا ہو ٭

ادھیائے ۵۸

برندابن میں بلدیوجی کی روانگی

ایک دن بر سبیل تذکرہ سری بلرام جی کرشن چندر سے مخاطب ہوئے۔ برندابن سے آئے ہوئے عرصہ گذر گیا۔ برجباسیوں کی خبر نہیں معلوم ہوئی۔ کیا جانے کیا حال ہوا۔ اگر مرضی ہوا تو دیکھ آؤں۔ دو ماہ رہ کر سب کو تقویت دے آؤنگا۔ کرشن چندر بلرام جی کی باتوں سے بہت خوش ہوئے۔ برندابن جانے کی تیاریاں ہونے لگیں۔ رتھ تیار ہوا اور بلرام جی سوار ہو کر بعد طے مراحل وقطع منازل برندابن پہنچ گئے۔ نند بابا سے ملاقات ہوئی۔ قدمبوس ہوئے جسودھا جی دوڑیں چھاتی سے لگا لیا۔ شکوہ وشکایت کے پل بندھ گئے۔ محبت کے جوش میں جسودھا جی کی آنکھوں سے آنسو جاری ہیں۔ لب پر آہ ہے۔ بدن سوکھ کر کانٹا ہو گیا۔ پوچھتی ہیں بیٹا! ہمارے کنھیا کا کیا حال ہے کبھی ہماری یاد کرتے ہیں۔ ہائے جب سے گئے منہ نہ دکھایا۔ کروٹ نہ لی یہاں دن رات انہیں کا ذکر رہتا ہے۔ وہ موہنی مورت مدھر مدھر باتیں جب یاد کرتی ہوں کلیجہ تڑپ جاتا ہے۔ مگر ان ایسا کوئی سخت دل نہ ہوگا کلیجے پر پتھر رکھ لیا۔ ہماری محبت دل سے محو کردی۔ جسودھا جی یہ باتیں کر ہی رہی تھیں اتنے میں برج گوپیاں بلرام جی کے آنے کی خبر سنکر نند جی کے گھر آئیں۔ گوپکاؤں نے بلرام جی کو گھیر لیا۔ گلوں اور شکووں کے دفتر کھول دئے۔ کوئی کہتی ہے ارے وہ بڑے نٹھر ہیں۔ مروت چھو نہیں گئی۔ یہاں تو کہا کرتے تھے کہ تمہاری یاد کسی دم دل سے نہیں جاتی متھرا پہنچتے ہی آنکھیں پھیر لیں۔ گویا کچھ واسطہ ہی نہ تھا۔ صورت آشنا نہ تھے۔ اس پر طرہ یہ ہوا کہ اودھو جی ہمیں گیان سکھانے آئے۔ آپ تو بھوگ کریں۔ ہمیں جوگ دیا۔ سنا ہے کہ سولہ ہزار ایک سو آٹھ رانیاں نند نندن کی ہیں۔ اب ان کی یاد کریں یا ہماری۔ دل تو ایک ہی ہے جس سے اٹکا۔ اٹکا۔ ہماری یاد کیوں ہونے لگی۔ ہم ان کی کون ہم سے کیا واسطہ کہ نیم بسمل تڑپ رہی ہیں۔ اور ان کا نام رٹا کرتی ہیں۔ بلدیوجی گوپیوں کی باتوں سے کلیجہ تھام کر رہ گئے دل اُمنڈ

خود روتے جاتے ہیں اور تشفی دلاسا کرتے جاتے ہیں۔ چند روز یہی کیفیت رہی۔ صبح و شام برج بالائیں
بلدیو جی کو گھیرے رہتیں اور یہ سمجھاتے رہتے۔ بلدیو جی نے گوپیوں کا پریم دیکھ کر فرمایا کہ کل
کرشن چندر کی طرح ہم بھی راس لیلا کرینگے۔ یہ بات گوپیوں کو پسند خاطر ہوئی۔ دوسرے روز زیوروں
سے آراستہ اور نفیس پوشاکوں سے پیراستہ ہو کر جمنا کے کنارے برج بھر کی گوپیاں جمع ہو گئیں
بلرام جی پر بھی نور برس رہا تھا ایک تو آپ کا یونہی گورا رنگ تھا۔ اس پر آپ کی بانکی ادا
سونے میں سہاگا ہو گئی۔ خوشبودار پھولوں کے زیور، جواہرات کے مرصع ہار۔ ہاتھوں میں گجرے
کانوں میں مکراکرت کنڈل۔ سر پر زرکار چوبی سنہری ٹوپی عجب بانکپن دکھاتی تھی۔ گلے میں نیا سی
گلنار دوپٹہ زیب دے رہا تھا۔ ریشمی کرتہ جس پر زمرد اور موتیوں کی کناری لگی ہوئی تھی آپ
کے جسم مبارک پر شان دلربائی دکھا رہا تھا۔ کبک کی طرح خراماں خراماں متوالی چال سے
جمنا کنارے پہنچے۔ گوپیاں چاروں طرف گھیرے ہوئے ہیں اور استدعا کر رہی ہیں۔ کہ ہمیں
پرہارے چت چور کنور کنہیا نے راس کر کے ہمیں آنند دیا تھا۔ ریوتی من جی آپ بھی راس بلاس
کیجیے۔ بسوکرما نے ویسا ہی گول چبوترہ بلدیو جی کا اشارہ پاتے ہی تیار کر دیا۔ سفید چاندنی
کا فرش اور اس پر زریں گاؤ تکیئے قرینے سے لگے ہوئے۔ وسط میں جواہر نگار تخت بچھا ہوا
جا بجا پھولوں کے ڈھیر۔ اور ساز و سامان کی درستی دیکھ کر برجبالا ریونی من کے جمال پر محو ہو
گئیں مردنگ جھانجھ ستار۔ بین و رباب طرح طرح کے سریلے باجوں سے دل پر چوٹ ہوتی
تھی۔ آکاش سے اپسرائیں آ کر ناچنے لگیں۔ دیوتاؤں نے گلابیاں ارغوانی سے بھر کر رکھ دیں۔
اور جوش و ولولہ سے آسمان پر گلفشانی کرنے لگے۔ گوپیوں کی پاک محبت میں بلرام جی ایسے مدہوش
ہوئے کہ خود بخود گانے اور ناچنے لگے۔ جس طرح کرشن چندر نے گوپیوں سے رہس کیا تھا۔ اسی
طرح آج بھی مستانہ وار نغموں سے دل کھنچے جاتے تھے۔ آسمان پر دیوتا ایسے محو ہو رہے ہیں
کہ دم نہیں مارتے۔ پلک سے پلک نہیں لگتی۔ جمنا جی ساکت ہیں لہریں بالکل بند۔ سکوت کا عالم
طاری تھا۔ درخت چپ سادھے کھڑے ہوئے۔ ہوا چلنے سے رک گئی غرضیکہ عجب دلکش سماں
تھا۔ گوپیاں بلرام جی کے جمال جہاں تاب پر ایسی محو نظارہ تھیں۔ کہ ایک گھڑی بھی نگاہ ان
کی طرف سے نہیں پھیرتیں۔ خود گاتی اور بلرام جی کو رجھاتی تھیں۔ یہ آنند ایسا تھا کہ گوپیاں
کرشن چندر جی کا رہس آنند بھول گئیں۔ دو گھڑی رات باقی ہے۔ سبھوں نے اشنان کا ارادہ کیا جمنا
جی کو یاد ہوئی۔ جمنا جی نہ آئیں۔ تب بلرام جی نے اپنے ہل سے کھینچا۔ جمنا جی خوبصورت عورت

کی صورت میں بلرام جی کے پاس آئیں اور بہار تھنا کی ہے پربھو میں نے آپ کی مہمانی نہ جانکر
آپ کے حکم سے منہ موڑا۔ معاف کیجئے۔ جمنا جی کی باتوں سے بلدیو جی مسرور ہوئے اور برجبالاؤں
کے ساتھ جل بہار کیا۔ اس روز سے آج تک اس مقام پر جمنا جی کا جل ٹیڑھا بہ رہا ہے۔ اشنان
سے رات کا آس جاتا رہا چیت بیساکھ دو مہینے تک بلدیو جی برندابن میں رہے۔ برجباسیوں
اور نند اور جسودھا جی کو آنند دیا۔ آپ نے بہت سے راس کئے گوپیوں کا پریم بڑھتا گیا۔ بلرام
جی نے دوارکا جانے کا قصد کیا تمام برجبالائیں گرد ہوگئیں اور مستدعی ہوئیں کہ ہمیں دوارکا ساتھ
لے چلو۔ بلرام انہیں دلاسا اور ڈھارس دے رہے تھے۔ گھبراؤ نہیں۔ کرشن چندر خود آ ملینگے
اور تمہیں درشن دینگے۔ یہ کہہ کر نند جسودھا اور گوپیوں کی سوغات لے کر دوارکا کی طرف کوچ کیا۔ اور
کچھ دن بعد دوارکا پہنچے۔ گوپیوں کا پیام اور نند جسودھا کی محبت بھری باتیں بلرام جی نے سنائیں

ادھیائے ۵۹

بلرام جی کے ہاتھ سے دوبد بندر کی موت

بھیشم جی نکتہ سرا ہیں۔ کسکند ھاپور کا راجہ سگریو کا دوست دوبد بندر تھا۔ راجہ سگریو
تو وہی ہیں جنہوں نے سری رامچندر کی حمایت کی تھی اور جن کی مدد سے لنکا فتح ہوئی تھی۔ دوبد
بندر بڑا جری اور توانا تھا۔ دس ہزار ہست کی اس میں طاقت تھی۔ بھوما سر دیت سے اس
کو بہت محبت تھی۔ اس کے قتل کی خبر سنکر دوبد بندر نہایت محزون ہوا اور طیش میں آکر تخس
نخس کرنے کی خاطر دوارکا آیا۔ جو شہر اور قصبہ راستے میں ملتے پائمال ہوتے۔ اس ہیئت کذائی
سے دوارکا پہنچا درخت اور باغ جو دوارکا پوری کے باہر تھے بیخ و بن سے اکھاڑ ڈالے۔
ہری بھگت اور سادھوؤں کو آزار پہنچانے لگا۔ ایک دن چھوٹا سا روپ دھر کر کرشن چندر کے
محل پر گھومنے لگا۔ رنواس کی رانیاں دیکھ کر ڈریں غل و شور ہوا تو بھاگ گیا دوبد بندر بلرام
جی کی تاک میں آیا تھا۔ جب سنا کہ بلرام جی یہاں نہیں ہیں۔ ریوٹ پہاڑ پر گندھریوں کا ناچ دیکھ
رہے ہیں تو دوبد بندر بلرام جی کی جستجو میں ریوت پہاڑ پر پہنچا۔ بلدیو جی سکھاؤں کے ساتھ دریا پر اشنان
کر رہے ہیں پوشاک لب گھاٹ رکھی ہوئی دوبد بندر اٹھالے گیا غلیظ و پیشاب سے تمام کپڑے
ستیاناس کر ڈالے۔ کچھ پہاڑ سے کھینچے۔ عورتیں جو وہاں اشنان کر رہی تھیں واویلا مچاتی ہوئی
بلرام جی کے پاس پہنچیں اور ساری کیفیت بیان کی۔ بلرام جی دوبد بندر کی کرتوت دیکھ کر تاسف

آئے اور للکارا۔ دو بد بنعد بلرام جی کو دیکھ کے ایک درخت اکھاڑ کر دوڑا اور وہ درخت بلرام جی پر دے مارا۔ بلرام جی نے وار خالی دیا اور پینترا بدل کر اس کے سر پر موسل ایسا جڑا کہ سر شگاف ہوگیا۔ خون کے سرّاٹے نکلنے لگے۔ مگر دو بد بند مردانہ وار پتھر اور درخت مارتا رہا۔ بلرام جی نے لپک کر بند کو دونو ہاتھوں سے پکڑا اور اس زور سے اس کی گردن دبائی کہ ناک کان اور منہ سے خون بہنے لگا اور کچھ دیر بعد سسک سسک کر مرگیا۔ دیوتاؤں نے گل افشانی کی اور خوش ہو کر استت کرنے لگے۔

ادھیائے ۶۰
سانب اور لچھمنا کا بیاہ

بھیشم جی راجہ جدھشٹر سے فرماتے ہیں۔ کہ بلرام جی کا پراکرم کہاں تک بیان کیا جاوے وہ شیش روپ ہیں۔ نارائن کا انش ہیں۔ دیوتے بھی ان کی پراکرم کا بکھان نہیں کر سکتے مجھ میں اتنی گویائی کہاں جو شان مبارک میں زبان کھول سکوں۔ مگر چند نکتے قابل یاد ہیں۔ سناتا ہوں۔ راجہ درجودھن کی دختر لچھمنا کے سوئمبر میں کرشن چندر کا بیٹا سانپ بھی آیا تھا اور بہت سے راجے بھی جمع ہوئے تھے۔ لچھمنا جے مال لئے ہوئے سوئمبر میں آئی۔ سانب نے لچھمنا کا ہاتھ پکڑ کے رتھ پر بٹھا لیا۔ اور وہاں سے چل دیا۔ درجودھن کو سانب کی یہ حرکت ناگوار ہوئی راجوں سے مخاطب ہو کر بولا افسوس کا مقام ہے کہ جاموَنت بھالو کا نواسا ہمارے سوئمبر سے لچھمنا کو لے جائے اور ہم سب بیٹھے منہ تاکا کریں۔ راجوں کو بھی طیش آگیا۔ اٹھ کھڑے ہوئے اور درجودھن کے ہمراہ اپنی اپنی فوج لے کر سانب کے تعاقب میں دوڑ پڑے۔ کرشن چندر کا بیٹا درجودھن ایسوں کو کب نگاہ میں لاتا تھا۔ پلٹ پڑا اور شیر غراں کی طرح شکار کو دیکھ کر گونجا اور فوج میں پل پڑا۔ ساری فوج کاٹ کے ڈال دی۔ اچھے اچھے مہارتھیوں کو ناکوں چنے چبوائے۔ سپہ دار فوج درجودھن کا جسم زخموں سے چور ہوگیا۔ درجودھن کے طرفدار چھ مہارتھی ایک ساتھ حملہ آور ہوئے۔ کسی کے سارتھی کو مارا۔ کسی کے گھوڑے ہلاک کئے دو چار زبردست مہارتھی ایسے تھے کہ انہوں نے جان پر کھیل کر سانب کا مقابلہ کیا۔ اکیلا سانب کیا کرتا چھ صفدر صف شکن مہارتھیوں سے سامنا تھا آخر کار سانب پکڑا گیا۔ ہم نے (یعنی بھیشم پتامہ جی) اور راجہ دھرتراشٹر نے درجودھن کو سمجھایا کہ سانب کو چھوڑ دو۔ کرشن چند کا لڑکا ہے اگر خبر بھی ایسے گزند پہنچا

تو تمہاری خیریت نہیں مگر اس نے ایک نہ مانا۔ نارد جی آئے انہوں نے بھی ایسی ہی نصیحتیں کیں مگر
اس نے ان کے کہنے کو میٹ دیا۔ آخر کار نارد جی دوارکا پہنچے اور سانب کا حال کرشن چندر سے
مو بمو گذارش کیا۔ یہ سنکر بلدیوجی اٹھ کھڑے ہوئے کہ اگر کرشن چندر وہاں گئے تو درجودھن کی خیریت
نہیں۔ کیونکہ یہ پانڈوون کے طرفدار ہیں۔ اور درجودھن میرا چیلا ہے۔ بلدیوجی فوج لئے ہوئے
ہستناپور پہنچ گئے۔ بھیشم پتامہ استقبال کے واسطے معہ راجہ دھرتراشٹ درونا چارج اور
بدرجی کے بلدیوجی کی خدمت میں حاضر ہوئے اور اپنے ساتھ راج محل میں لے گئے۔ دوسرے
روز دربار کے موقع پر بلدیوجی نے باآواز بلند راجہ دھرتراشٹ سے مخاطب ہو کر فرمایا
اگرچہ سانب نے نالائق کام کیا۔ مگر درجودھن کو سانب کا گرفتار کرنا مناسب نہ تھا۔

راجہ دھرتراشٹ۔ آپ بجا فرماتے ہیں۔ میرا کچھ قصور نہیں ہے درجودھن جو جی
میں آتا ہے کر گزرتا ہے۔ میں نے اور میرے پتامہ جی نے بہت سمجھایا مگر اس نالائق کی سمجھ میں
نہیں آیا۔ درجودھن (حاضرین دربار سے) کیا خوب جدوبنسی بھی اس قابل ہوئے۔ کہ
ہماری برابری کریں۔ کیا وہ ملک کے ہمارے راجہ ہیں؟ کرشن چندر بلرام وہی تو ہیں جو جراسندھ
اور کالیمن سے مقابلہ نہ کر سکے۔ سامنے سے بھاگ کھڑے ہوئے۔ شوربیر ہوتے تو جان
دے دیتے۔ مگر میدان رزم سے منہ نہ موڑتے جدوبنسیوں کی یہ مجال نہیں کہ ہماری دختر
کو سوئمبر سے لے جائیں۔ اندر تو ہمارے تزک اور احتشام سے گھبراتا ہے ہمارے
یہاں کیسے کیسے صف شکن بہادر ہیں۔ جن کا جواب روئے زمین پر نہیں۔ کیا کوئی دیوتا
بھیشم جی اور درونا چارج سے مقابلہ کر سکتا ہے۔ اگر سامنا ہو جائے تو کلے چیر کر پھینک
دیں۔ بیچارے جدوبنسی کس قطار میں ہیں۔

بلدیوجی درجودھن کے کبر و نخوت سے بھرے ہوئے الفاظ سنکر غصے میں ہو گئے اور
جھڑک کر درجودھن سے کہنے لگے چپ! ایسی بیہودہ اور لاطائل گفتگو اب زبان سے نہ
نکالنا۔ ہم کو اتنی برداشت نہیں کہ تیری باتیں سنیں اور چپکے ہو رہیں۔ ہستناپور کا طبقہ
الٹ کر سانب اور لچھمنا کو لئے جاتا ہوں۔ دیکھوں کس میں جرأت ہے کہ بچا لے۔ یہ کہہ کر
ہل کو زمین میں نصب کیا اور چاہتے تھے۔ کہ ہستناپور کا طبقہ الٹ دیں (ہستناپور میں
ایک گوشہ اراضی کا اونچا اب تک نظر آتا ہے) بھیشم جی اور درونا چارج کو ہراس ہوا اور
بلرام جی کی پابوسی کر کے منت سماجت کرنے لگے۔ درجودھن بھی ہاتھ جوڑ کر خوشامد کرنے لگا

مہاراج قصور ہوا۔ معاف کیجئے۔ میں آپ ہی کا ہوں اور آپ ہی کا بھروسا ہے بھیشم جی لجاجت
سے عرض کرنے لگے۔ ہستناپور آپ کے قہر کی آگ میں جلا جا رہا ہے۔ کرپا کیجئے ہزاروں آدمیوں
کا خون ہوگا۔ ناچار بلدیو جی نے اپنا ہل زمین سے نکال لیا اور دریودھن نے سانب کے ساتھ
لچھمنا کی شادی کر دی۔ بلدیو جی خوشی خوشی دوارکا آئے اور اگرسین و بسدیو جی نے ان کی بڑائی کی

بھیشم جی۔ اے راجہ! دریودھن ہمیشہ نا ملائم الفاظ سے بڑوں کی برائی کیا کرتا۔
چونکہ بلرام جی کا چیلہ تھا۔ گدا جدھ اور شستر ودیا بلرام جی سے سیکھی تھی اسے اپنے زور بازو پر بڑا
ناز تھا۔ شراب کبر سے مخمور ہو کر ایسے بیہودہ کلمے زبان سے نکال بیٹھا۔

ادھیائے ۱۶

کرشن چندر کے ہر ایک محل میں نارد جی کی روانگی اور ہر محل میں کرشن چندر کے درشن

بھیشم جی۔ ایک روز راجہ اندر کے یہاں نارد جی بیٹھے ہوئے تھے۔ اندر کی دو رانیوں
کا جھگڑا راجہ کے پاس پیش ہوا۔ نارد جی کو یہ گمان ہوا کہ دو رانیوں میں تو یہ فساد رہتے ہیں۔
کرشن چندر کی تو سولہ ہزار ایک سو آٹھ رانیاں ہیں وہاں کا کیا حال ہوگا اور کیونکر کرشن چندر ہر محل
میں پہنچ سکتے ہیں یہ سوچ کر وہاں سے دوارکا آئے۔ رکمنی جی کے محل میں گئے۔ اس محل کی
زینت کیا بیان کی جائے۔ طلائی قصر نور کے سانچے میں ڈھلا ہوا۔ گنبدوں پر سنہری کلسیاں
آفتاب کی طرح درخشاں تھیں۔ جھاڑ۔ فانوس۔ کنول وغیرہ سے سارا مکان بقعہ نور ہو رہا
تھا۔ ایک جانب جواہر نگار مسہری پڑی ہوئی ہے۔ جس پر گنگا جمنی کام نہایت خوش اسلوبی
سے بنا ہوا ہے۔ بیش قیمت قالین اور سفید چاندنی کا فرش بچھا ہوا۔ چقیں پڑی ہوئیں۔ صحن
میں باغیچہ لگا ہوا۔ چوطرف کی نہر نہایت آب و تاب سے جاری ہے حوض میں فوارے چھوٹ رہے
ہیں۔ رنگ برنگ کی مچھلیاں موتی سے پانی میں اپنا رنگ جھلکا رہی ہیں۔ سونے کے پنجروں
میں طوطے۔ لال۔ مینا بول رہے ہیں شیش محل کے دالان میں تخت مرصع پر کرشن چندر جی رونق افروز
تشریف فرما ہیں۔ موہ مکٹ دھارن کئے جڑاؤ کنڈل لئے گلے میں موتیوں۔ ہیروں کے بیش قیمت
ہار [illegible]

رہی ہیں۔آپ کمنی جی سے مخاطب ہیں۔ نارد جی کو دیکھ کر اٹھ کھڑے ہوئے۔ تعظیم و تکریم سے لیا چرن دھوئے۔ زرنگار چوکی پر بٹھایا۔ عظمت کے ساتھ پوجا کی۔ ہار پہنائے چندن لگایا اور مزاج پرسی کی اور کہا آپ نے بڑی کرپا کی جو آج درشن دئے۔ نارد جی وہاں سے جامونتی کے محل میں آئے وہ مکان بھی ویسا ہی مزین تھا۔ اطلاع کرائی۔ ایک خادمہ کے ساتھ نارد جی اندر گئے مگر کرشن چندر اشنان کر رہے تھے۔ نارد جی الٹے پاؤں پھرے کیونکہ اشنان کرتے وقت پرنام کرنا شاستراً ناجائز ہے۔ کالندری جی کے استھان پر آئے۔ وہاں کرشن چندر مہاراج استراحت فرما رہے تھے۔ کالندری جی نے آپ کو بیدار کیا۔ کرشن چندر اٹھے اور نارد جی کا وقار بڑھایا۔ نارد جی دعا دے کر وہاں سے متر برنداجی کے مکان پر وارد ہوئے۔ کرشن چندر برہمنوں کو بھوجن کرا رہے تھے آپ نے قدمبوسی کی اور فرمایا کہ عین مہربانی ہوئی جو اس وقت تکلیف فرمائی۔ بھوجن تیار ہے۔ تناول فرمائیے۔ نارد جی نے انکار کیا۔ پھر کسی دفعہ دیکھا جائیگا۔ اس وقت جاتا ہوں پھر آؤنگا۔ وہاں سے روانہ ہو کر شیبیا جی کے مندر میں نزول فرمایا اس وقت کرشن چندر اور شیبیا جی خوش فعلیاں کر رہے تھے۔ نارد جی نے اندر جانا مناسب نہ جانا لچھمنا جی کے پاس پہنچے کرشن چندر کو عبادت میں مشغول پایا۔ غرض اسی طرح سولہ ہزار ایک سو آٹھ مندروں میں نارد جی گھومے کوئی مندر ایسا نہ تھا۔ جہاں کرشن موجود نہ ہوں تب نارد جی سر بجیب ہو کر پشیمان ہوئے اور افسوس کرنے لگے کہ میں نے کرشن چندر بھگوان کی آزمائش کی گناہ ہوا بڑی چوک ہوئی ہے پربھو! آپ گھٹ گھٹ دیا پک ہیں۔ میری اس بھول کو معاف کیجئے خطا تو بیشک ہوئی۔ مگر قابل معافی ہے کرشن چندر نے کہا۔ نارد جی! کوئی جگہ ایسی نہیں جہاں میں نہ ہوں۔ اوتار لے کر بھگتوں کو آنند دیتا ہوں۔ میرے بھیدوں سے جن و ملائکہ بھی عاری ہیں تم مجھے کیا آزماتے۔ نارد جی اپنا سا منہ لئے ہوئے واپس آئے۔

ادھیائے ۶۲

کرشن چندر کے روزانہ فرائض

راجہ جدھشٹر بھیشم جی سے پوچھتے ہیں۔ کہ نارائن کرشن چندر روزانہ فرائض کس طرح بجا دیتے ہیں۔ بھیشم جی۔ کرشن چندر کا دستور ہے۔ علے الصباح نور کے تڑکے خوابگاہ سے برآمد ہو کر ... کرتے ہیں ... اشنان کرتے ہیں ... دیوتوں کی ... کرتے ہیں ...

آفتاب طلوع ہو جاتا ہے۔ تب محل میں غازہ مل کر پھر اشنان فرماتے ہیں تلسی کے درخت ہم
ایک مندر میں لگے ہوئے ہیں تلسی کے درختوں کے پاس سونے کی چوکی پر آسن بچھا ہوا ہے
آپ بیٹھ کر نارائن کا دھیان کرتے ہیں۔ پوجا سے فارغ ہو کر شاہانہ ملبوس زیب تن کر کے
ہاتھی یا گھوڑے پر سوار ہو کر ہوا خوری فرماتے ہیں۔ سیر کرنے کے بعد سودھرماں سبھا میں
بلدیو جی اور راجہ اگرسین کے قدم چھو کر کرشن چندر کی نشستگاہ کو سدھرماں بولتے ہیں تخت
طاؤس پر جلوہ فرماتے ہیں کچھ دیر ادھر ادھر کی گپ شپ ہونے کے بعد آپ کا نزول اجلال
اپنے محلوں میں ہوتا ہے۔ جہاں برہمنوں کو بھوجن کھلا کر اور گئو دان کر کے آپ کھانا تناول فرماتے
ہیں۔ پھر دربار میں آ کر لوگوں کی داد فریاد سنتے ہیں۔ اکثر بازی گر تماشہ دکھلا کر بہت سا روپیہ جواہرات
لے جاتے ہیں۔ اسی طرح شام کو اپنے بیٹوں پوتوں کے ساتھ ہوا خوری کے لئے نکلتے ہیں
سر شام واپس آ کر سندھیا کر کے کتھا پران سنتے ہیں۔ رات کو محفل رقص و سرود ہوا کرتی
ہے جب دو پہر رات گذر جاتی ہے۔ کھانا نوش کر کے آرام فرماتے ہیں +

ادھیائے ۶۳
ایک برہمن کی زبانی مقید راجاؤں کی پیام رسانی

ایک روز اپنی نشستگاہ میں کرشن چندر اور راجہ اگرسین بیٹھے تھے۔ ایک برہمن نے
دستک دی۔ کرشن چندر نے اُسے بلایا اور عزت کے ساتھ پر تکلف آسن پر بیٹھنے کا اشارہ
فرمایا۔ دریافت کیا کہ کیا مطلب ہے۔ کس لئے آئے ہو۔ برہمن مؤدب ہو کر عرض پیرا ہوا کہ
جراسندھ کے نام سے حضور واقف ہی ہونگے۔ وہ بڑا زبردست اور شجاع ہے۔ جس کے سامنے
حضور بھی سترہ مرتبہ شکست دے کر بھاگ کھڑے ہوئے تھے۔ اس وقت اس کے جیلخانوں
میں بیس ہزار آٹھ سو راجہ مقید ہیں۔ کیا کہوں جو تکلیفیں بیچارے جھیلتے ہیں۔ بیان سے
باہر ہیں۔ ان کی طرف سے بندگان حضور میں التجا ہے۔ اگر آپ دادرسی کریں۔ تو کچھ مشکل
امر نہیں۔ وہ بیچارے قید سے چھوٹ جائینگے۔ اور آپ کی زیارت سے ان کا لوک اور پرلوک
سنبھل جائیگا۔ کرشن چندر نے جواب میں فرمایا۔ تم جاؤ اور ان کی تشفی کر دو میں آؤنگا اور
ان کو قید سے نجات دلاؤنگا۔ برہمن رخصت ہوا۔ اتنے میں نارد جی آ گئے۔ کرشن چندر نے
اٹھ کر تعظیم کی اور اپنے تخت پر بٹھا کر [illegible] اور پا [illegible] ل کیا۔

نارد جی - راجہ جدھشٹر راج سوی جگ کیا چاہتے ہیں۔ آپ کو یاد کیلے بغیر آپ کے یہ کام انجام کو نہیں پہنچ سکتا۔ کرشن چندر اودھو جی اور اکرور جی سے صلاح مشورہ کرتے رہے یہ امر طے پایا کہ جب تک جراسندھ قتل نہ ہوگا۔ راجسوی جگ ہرگز پورا نہ ہوگا اس لئے بھیم سین کو لے کر اس سے مقابلہ کرایا جاوے۔ یقین ہے کہ بھیم سین اُس پر غالب آئیگا۔ اس طریقے سے مقید راجاؤں کو مخلصی ہوگی اور راجہ جدھشٹر کا جگ بھی پورا ہو جائیگا۔

کرشن چندر اپنے بیٹوں اور پوتوں کے ساتھ بڑے تزک واحتشام سے ہستناپور پہنچ کر کہا اے ارجن! اس کے آگے کا حال تم خود جانتے ہو کہ جس طرح تم نے خود راجسوی جگ کیا۔ اور بھیم سین نے جراسندھ کو کرشن چندر کے اشارے سے چیر کر پھینک دیا۔ جراسندھ کے مرتے ہی راجوں کو مخلصی ہوئی اور اس کا بیٹا سہدیو مگدھ دیش کا راجہ مقرر کیا گیا۔

ادھیاے ۶۴

کرشن چندر کے ہاتھ سے مصنوعی باسدیو پنڈریک کی ہلاکت

بھیشم جی گویا ہیں کہ ہے دھرم پترا کانشی پور کے موضع کنتک کا رہنے والا پنڈریک نامی ایک راجہ ہؤا ہے۔ جس نے اپنا نام باسدیو رکھا تھا۔ اس نے دو ہاتھ کاٹھ کے بنوائے تھے اور چتر بھج روپ سے دربار میں بیٹھ کر مقدمات فیصل کرتا۔ لوگ اس کو سری باسدیو بھگوان کہتے وہ اس لقب سے بہت خوش ہوتا۔ کرشن چندر کی طرح تاج کی بجائے مکٹ دھارن کرتا۔ گلے میں بیجنتی مالا شنکھ۔ چکر۔ گدا۔ پدم ہتھیاروں سے مسلح رہتا۔ کاٹھ کا گرڑ بنوا کر سوار ہوتا اپنی حکومت میں اس بات کا ڈھنڈورا پٹوا دیا تھا کہ باسدیو میں ہوں۔ کرشن چندر مصنوعی باسدیو ہیں وہ تو نند اہیر کا لڑکا ہے وہ باسدیو کیونکر ہو سکتا ہے۔ اس طرح وہ اپنی پرستش کراتا پنڈریک اپنی جاہ وجلال پر از حد مغرور تھا۔ ایک روز کرشن چندر کے پاس پیام بھیجا۔ تم ناحق اپنے کو باسدیو نام سے موسوم کرتے ہو۔ آج سے ہمارے حکم کی تعمیل کرو۔ باسدیو کہلانا چھوڑ دو۔ ورنہ تمہارا ملک فوج سے پامال کیا جائیگا۔ رعیت برباد ہوگی۔ تخت تاراج ہو جائیگا۔ پنڈریک کے برہمن کی اس مضحکہ آمیز کلام سے سب ہنس پڑے۔ برہمن کو چٹکیوں اڑانے لگے۔ کرشن چندر نے اشارے سے منع کیا۔ برہمن کو ہنسی کرنا واجب نہیں۔ اور برہمن کو اس طرح جواب دیا۔ آپ جائیں [illegible]

جدو بنسیوں کا مقابلہ ہوگا۔ ساری ہیکڑی دھری رہ جائیگی۔ یہ کہہ کر برہمن کو واپس کیا اور تھوڑی سی فوج کے ساتھ کاشی کی طرف راہی ہوئے ٭

پنڈریک یہ خبر پاتے ہی فوج کی فراہمی میں مشغول ہوا اور دو اکشونی فوج لےکر مقابلے پر آمادہ ہوگیا۔ پارسنگرہ نامی بھوماسر کا بھائی پریاگ دیش سے تین اکشونی سینا لے کر پنڈریک کی مدد کو آیا۔ میدان جدال وقتال گرم ہوا۔ بہادر جدو بنسیوں نے پنڈریک کی فوج کاٹ ڈالی۔ کرشن چندر نے ایک بان ایسا مارا کہ پنڈریک کا مکٹ زمین پر گر پڑا۔ کرشن چندر بولے سچ بتایا سدیو کون ہے اس نے یہی جواب دیا کہ میرا ہی نام باسدیو ہے جدو بنسیوں نے عرض کی جب تک یہ خبر بھیج رہیگا ہم اس پر ہتھیار نہ چلائینگے۔ کرشن چندر نے سدرشن چکر سے پنڈریک اور پارسنگرہ کا سر کاٹ لیا اور فتح ونصرت کے باجے بجاتے ہوئے دوارکا کو واپس ہوئے۔ پنڈریک کا ایک لڑکا جس کا نام سودکشن تھا۔ میدان رزم سے بھاگ کھڑا ہوا۔ اس نے قصاص لینے کے لئے شیوجی کا تپ کیا۔ شیوجی خوش ہوئے اور درشن دے کر بولے کیا چاہتا ہے۔ سودکشن نے ہاتھ جوڑ کر عرض کیا۔ مہاراج میں اپنے پتا کے دشمن سے عوض لیا چاہتا ہوں۔ کوئی ایسا جتن کیجئے کہ دشمنوں پر فتح پاؤں۔ شیوجی نے کہا۔ ایک ہون کرو۔ اس سے کرتیا پیدا ہوگی۔ وہ تیرا سب کام بنا دیگی۔ سودکشن نے ہون کیا۔ ہون سے ایک سیاہ فام عورت جس کی لال لال خونخوار آنکھیں تھیں نمودار ہوئی۔ سودکشن نے کہا کہ دوارکا پوری جاکر کرشن چندر کا سر کاٹ لا۔ کرتیا شعلہ جوالہ کی طرح بھڑکتی ہوئی دوارکا پہنچی۔ ادھر کرشن چندر نے سدرشن چکر کو حکم دیا کہ کرتیا آئی ہے۔ خبردار دوارکا کے اندر نہ گھسنے پائے۔ تم جاؤ اور سودکشن کا سر کاٹ لاؤ۔ سدرشن نے کرتیا کو دوارکا کے اندر قدم نہ رکھنے دیا اور بھگاتا ہوا کاشی پہنچا۔ اپنی آنچ سے کاشی کو جلا دیا اور سودکشن کا سر کاٹ کر من کرنکا گھاٹ میں ٹھنڈا ہوکر دوارکا پوری پہنچ گیا ٭

ادھیائے ۶۵

راجہ شال اور کرشن چندر سے مقابلہ

بھیشم جی فرماتے ہیں مہاراجن! جب تم نے راجسوی جگ کیا تھا۔ کرشن چندر ہستناپور آئے تھے۔ راجہ شال یہ موقع غنیمت سمجھ کر دوارکا پر چڑھ دوڑا اور چاروں طرف فوج سے دوارکا پوری کا محاصرہ کر لیا تاکہ کوئی باہر نہ نکل سکے۔ وجہ مخاصمت یہ تھی کہ کرشن چندر

رکمنی کے سوئمبر میں گئے تھے۔ راجہ سسپال سے معرکہ آرائی ہوئی۔ راجہ شال سسپال کی مدد پر تھا۔ کرشن چندر سے شکست کھا کر بھاگ کھڑا ہوا تھا گھر پر آتے ہی شیوجی کی پوجا نہایت پریم سے کی اور مراد چاہی۔ شیوجی نے ایک بیان مرحمت کیا اور فرمایا جب اس پر چڑھ کر کسی سے جنگ آزمائی کریگا۔ نصرت ہوگی سسپال تو راجسوی جگ میں کرشن چندر کے ہاتھوں مرچکا۔ شال کو غصہ ہوا اور میدان خالی پاکر دوارکا پر حملہ آور ہوا۔ تمام رعیت عاجز ہوئی۔ راجہ اگرسین نے پردمن جی کو سپہ سالار بنا کر مقابلہ کے لئے روانہ کیا۔ پردمن جی سانب ساتکی۔ کرت برما بہادروں کے ساتھ روانہ ہوئے کئی روز تک برابر جنگ ہوتی رہی پردمن جی نے شال کے سارتھی اور گھوڑوں کو قتل کیا۔ شال عاجز ہوا۔ اور سحر سازی و فسوں سازی سے کام لینے لگا۔ کبھی ظاہر ہوتا۔ کبھی روپوش ہو کر لڑائی کرتا۔ گاہ پتھر برساتا۔ گاہے خون کی بارش ہوتی۔ دیومان نامی وزیر شال کمین گاہ میں بیٹھا ہوا موقع کا منتظر تھا۔ پردمن شال کے غائب ہونے سے متفکر تھے۔ دیومان یکایک حملہ آور ہوا اور ایک تیر ایسا مارا کہ پردمن جی بیہوش ہو گئے۔ پردمن جی کا سارتھی میدان رزم سے رتھ ہٹا لے گیا۔ جب ذرا ہوش آیا تو رتھبان سے جھڑک کر پردمن جی نے کہا۔ کیا غضب کیا۔ میدان مصاف سے مجھے ہٹا لایا۔ کرشن چندر اور یدوبنسیوں کے سامنے منہ دکھلانے کے قابل نہ رکھا کیا جواب دونگا۔ سارتھی نے گھوڑوں کے مہمیز لگائی اور رتھ میدان جنگ میں کھڑا کر دیا۔ مقابلہ ہونے لگا۔ دیومان پردمن جی کے ہاتھ سے راہی ملک عدم ہوا۔ اس کی فوج بھی کام آئی سانب نے وہ مردانگی دکھائی کہ فوج کا ایک متنفس بھی باقی نہ رکھا۔ ادھر کرشن و بلرام بھی دوارکا پہنچ گئے۔ خود بدولت نے شال کے مقابلے کے لئے تکلیف گوارا کی۔ بلرام جی دوارکا خاص میں رعیت کی محافظت کے لئے ٹھہر گئے۔ راجہ شال نے کرشن چندر کو دیکھتے ہی بلدیوجی کی صورت بنا تن سے سر جدا کیا۔ کرشن چندر اس کی فسوں سازی تاڑ گئے اور ایسے تیر مارے کہ شال کا رتھ پرزے پرزے ہو گیا۔ اور راجہ شال زخموں سے چور ہو کر پیادہ پا کرشن چندر سے لڑنے لگا۔ کرشن چندر نے اس کا سر سدرشن چکر سے کاٹ کر پھینک دیا۔ راجہ شال کے بدن سے ایک نور نکلا اور کرشن چندر کے دہن مبارک میں پیوست ہو گیا۔

ادھیائے ۶۷

دنت بکر اور بدرتھ کی کرشن چندر سے لڑائی اور دونو کی فاتت

بھیشم جی۔اب دنت بکر اور بدرتھ شال کے دونو بھائی جس طرح کرشن چندر کے ہاتھ سے مرے ان کی کیفیت بیان ہوتی ہے۔راجہ شال کے مرتے ہی اپنے بھائی کا قصاص لینے کے لئے یہ دونو بھائی بہت سی فوج لئے دوارکا پر چڑھ دوڑے اور کرشن چندر سے رزم آرائی ہونے لگی۔

دنت بکر مہاراج کی شان مبارک میں ناشائستہ الفاظ زبان سے نکالنے لگا۔کہتا کہ آج ہی تو ملے ہو۔شال کی جان کے گاہک ہوئے۔تمہارے خون سے ہاتھ رنگونگا۔اور اپنے برادر جاں نواز کا عوض لونگا۔یہ کہہ کر اپنا گرز فرق مبارک میں اس زور سے مارا کہ اگر کوہ پر پڑتا۔تو ریزہ ریزہ ہوجاتا۔کرشن چندر نے وار خالی دیا اور میدکی نام اپنا گرز اس کافر کے سینے پر مارا کہ دنت بکر خون تھوک کر زمین پر گرا اور تڑپ تڑپ کر جان دے دی۔دنت بکر کے گرتے ہی اس کا چھوٹا بھائی بدرتھ سامنے آیا اور شمشیر برہنہ سے مہاراج پر حملہ کیا۔کرشن چندر نے سودرشن چکر سے اس ملعون کا سر کاٹ ڈالا۔دیوتاؤں نے گل افشانی کی اور استت کرنے لگے۔ہے مہاراج دنت بکر اور شسپال بیکنٹھ کے دربان جے بجے تھے سنکادک رشیوں کے سراپ سے ہرناچھ و ہرن کشپ ہوئے۔جن کو آپ نے باراہ اور نرسنگھ روپ سے مارا تھا۔پھر یہی دونو کنبھ کرن اور راون ہوئے۔سری رامچندر اوتار دھر کر آپ نے ان ادھرمیوں کو ہلاک کیا۔اب کی مرتبہ آپ کے ہاتھ سے ان کی مکتی ہوگئی۔کرشن چندر فتح و نصرت کے ساتھ دوارکا آئے۔رعیت خوش ہوئی گھر گھر شادیانے بجنے لگے۔

ادھیاے ۶۷

رام جی کی تیرتھ جاترا اور روم ہرش کی بلدیو جی کے ہاتھ سے موت

بھیشم جی کہتے ہیں۔کرشن چندر بڑے بڑے راجاؤں اور ادھرمی لوگوں کو مار کر عہد کرتے ہیں کہ جنگ میں ہتھیار دھارن نہیں کرونگا۔جب تمہاری اور درجودھن کی معرکہ آرائی ہوئی آپ عہد کر چکے تھے۔اسی سے ارجن کی رتھبانی قبول کی اسلحہ سے گریز رکھا۔اسی لئے بلرام جی تیرتھ اشنان کو چلے اس وجہ سے چل دئے کہ یہاں ہونگا تو دریودھن چونکہ چیلا ہے طرفداری کرنی پڑیگی اور کرشن چندر سے مخالفت ہو جائیگی۔بلدیو تیرتھ جاترا کرتے ہوئے نیمکھارن پہنچ گئے۔جتنے رشی منی بیٹھے ہوئے تھے بڑے تپاک سے لے کچھ دور چل کر بلدیو جی

سے ملاقات کی۔ مگر روم ہرش جی نہ اٹھے۔ بلدیو جی شیش اوتار ہیں۔ غصہ آگیا۔ فرمایا روم ہرش کو اپنے علم کا گھمنڈ ہے۔ ودیا کا ابھمان ہے۔ میری عزت انہوں نے نظر انداز کردی یہ کہہ کر کشا پتر اٹھا کر ایک منتر پڑھا اور روم ہرش کی گردن پر ماردیا۔ روم ہرش کا سر تن سے علیحدہ گر پڑا۔ رشی منی بلرام جی کے غصے سے سہم گئے اور بنتی کرنے لگے۔ جب کسی قدر غصہ فرو ہوا رشیوں نے استدعا کی کہ دیاس گدی پر بیٹھنے والا کوئی نہیں رہا نیز اس کا مضائقہ نہیں مگر ہتیا ضرور ہوئی۔ حالانکہ آپ کا کچھ ہتیا بنا بگاڑ نہیں سکتی۔ مگر دھرم شاستروں کا ڈر جاتا رہیگا۔ بلدیو جی نے پوچھا کیا کرنا چاہئے۔ رشیوں نے جواب دیا تیرتھ برت سے ہتیا دور ہو جاتی ہے بلرام جی بولے اسی قصد پر تو دوارکا سے چلا ہوں۔ بلرام جی نے دیاس گدی خالی دیکھ کر روم ہرش کے لڑکے اور اگر شردا کو دیاس گدی دی اور یہ بردان دیا کہ بغیر حاصل کئے کل ودیاؤں میں تم کو عبور حاصل ہوگا اور سب ودیا تم کو ازبر رہینگی۔ بلرام جی کی دعا سے اگر شرو اوید انت۔ شاستر وغیرہ ودیاؤں کا ایسا منتہو ہوا کہ اس زمانے میں اس کا ثانی نہ تھا۔ رشی منی بلرام جی کے اس اعجاز سے بہت خوش ہوئے۔ اور التماس کی کہ ہمارے جگ میں بلول دیت آتا ہے اور ہڈیاں گوشت کے لوتھڑے پھینک پھینک کر ہمارا جگ خراب کرتا ہے۔ آپ کی کرپا ہوگی تو آفت دور ہوجائیگی بلرام جی نے جواب دیا بہت اچھا آپ کی مرضی کے موافق کام کروں گا۔

ادھیائے ۶۸

بلول دیت کا بدھ بلرام جی کے ہاتھ سے اور رشیوں کا آنند

بلرام جی بلول دیو کا تذکرہ سنکر نیمشار میں ٹھیر گئے۔ اور آمد کا انتظار کرنے لگے لوگ کہتے تھے کہ یہ راچھس نہایت قوی ہیکل اور زبردست ہے بندر کا روپ بھر کر یہاں آتا ہے رشیوں اور آدمیوں کو ستاتا ہے آمد کے وقت آندھیاں آتی ہیں صدہا درخت باد صرصر کے جھونکوں سے خاک پر لوٹتے دکھائی پڑتے ہیں۔ پورنماشی کا مدوزتھا۔ دوپہر کا وقت یکایک غبار اُٹھا آسمان تیرہ و تار ہو گیا۔ ہوا تندی سے چلنے لگی۔ ہڈیوں کی بوچھاڑ اور خون کا مینہ برسنے لگا۔ رشیوں پر تھرتھری سوار ہوگئی۔ خوف کے مارے منہ سے بات نہیں نکلتی۔ بلرام جی نے ہل موسل سنبھالے تھے سامنے سے وہ خونخوار آفت برپا کرتا ہوا دکھائی پڑا۔ طویل القامت۔ مہیب صورت ڈھیر کا ڈھنڈو۔ جس کا منہ کوئلے کی طرح سیاہ تھا۔ سرخ انگار آنکھوں سے چنگاریاں نکل

رہی تھیں۔ ہاتھ پاؤں تھے کہ درختوں کے ٹہنے تھے۔ رشی منی اس کی صورت دیکھتے ہی سہم گئے
کسی کونے میں دب سمٹکر بیٹھ گئے اور بلرام جی ہل موسل اٹھا کر سامنے آئے۔ بلول راچھس قہر سے ہل
اٹھا کر فیل دماں کی طرح بلرام جی پر ٹوٹ پڑا۔ بلرام جی نے اس کا وار خالی دے کر چاہا کہ ہل سل
کی ضرب لگائیں سو وہ موذی نظروں سے غائب ہو گیا۔ غلیظ پیشاب برسانے لگا۔ بلرام جی چاروں
طرف دیکھتے ہیں۔ اتنے میں پھر دکھائی پڑا۔ نظر پڑتے ہی بلرام جی نے ہل کی نوک سے بلول راچھس
کو اپنی جانب کھینچ لیا۔ اور ایک موسل سر میں ایسا مارا کہ وہ ناپاک چکر کھا کر زمین پر آرہا بلرام جی
نے اس بدکردار کا سر ہل سے کاٹ لیا۔ سب آفتیں کالعدم ہو گئیں۔ رشی منی شادمان ہو کر ستت
کرنے لگے۔ دیوتوں نے گل افشانی کی۔ دوسرے روز وہاں سے گرادھ گلیتیشیر۔ گومتی۔ گنڈک۔
کوشکی۔ گنگا۔ سرجو۔ بیاسا۔ پلہاشرم۔ سون بھدر۔ پریاگ۔ کاشی۔ گیاجی۔ گنگا ساگر۔ گوداوری
بھاگیرتھی۔ سنگلدیپ۔ بھیم رتھی۔ سیت بند۔ رامیشور۔ بندھچیتر وغیرہ تیرتھوں کی جاترا کو نکلے
ہر ایک تیرتھ پر گئو دان اور دکشنا دے کر برہمنوں کا بھوجن کرایا۔ پھر شام کارتک۔ اگست منی
پرسرام جی۔ ارجن بالا کے درشن کرتے ہوئے کرکیشتر میں پہنچے۔ مہابھارت کا زمانہ طرفین کے
نامور جنگجو بہادر کٹ چکے تھے۔ صرف درجودھن اور بھیم سین کی لڑائی باقی تھی۔ بلرام جی تماشے
پاس آئے اور بھیم سین اور درجودھن کی لڑائی معائنہ کی ۔

ادھیائے ۶۹

سُداماں جی کی کتھا

سُداماں اور کرشن چندر شاندیپن گرو کے چیلے تھے۔ ان کا کچھ حال پیشتر بیان ہو چکا ہے
سداماں غریب برہمن تھا۔ فاقوں سے گزرتی تھی۔ عیال دار بھی تھا۔ گو محتاج تھا مگر کسی کے
سامنے ہاتھ پھیلا کر مانگنا اس کے مذہب میں ممنوع تھا۔ فاقے سے پڑ رہتا مگر کسی سے بھیک نہ
مانگتا بڑا صابر و شاکر برہمن تھا۔ ایک روز سوشیلا جو سداماں کی استری کا نام ہے افسردہ ہوئی اور روئی
ہو چکے لڑکوں کے پیٹ میں ایک دانہ بھی نہیں گیا ہم کو تو سنتوکھ ہے مگر بچے تو نہیں سہ سکتے۔
سُداماں۔ پیاری! کس کے پاس جاؤں اور کس سے مانگوں مجھے تو شرم آتی ہے۔
سوشیلا۔ نوکری چاکری تو تم سے ہوتی نہیں۔ کرشن چندر ہی کے پاس جاؤ۔ وہی تمہارے
کفیل ہونگے۔ تمہارا اور ان کا بچپن کا یارانہ ہے۔ ضرور پہچانتے ہونگے۔ سُداماں ۔ اب

وہ کرشن چندر نہیں رہے ان کے ٹھاٹھ تو راجوں مہاراجوں سے بڑھے ہوئے ہیں وہ مجھے کیا جانیں غریبوں مفلسوں کی کوئی یاد نہیں رکھتا۔ خیر تم ضد کرتی ہو تو جاتا ہوں۔ مگر ان سے کچھ سوال نہیں کرونگا۔ سوشیلا۔ سری کرشن چندر ترلوکی ناتھ ہیں۔ درشن ہوتے ہی ساری کلفتیں دور ہو جائینگی۔ ریدھ سدھ پراپت ہوگی۔ کرشن چندر نارائن اوتار ہیں۔ ان کے درشن ہی درلبھ ہیں۔ تم جاؤ تو۔ سداماں۔ ہے پریہ! اگر ان کے درشنوں سے فیض یاب ہوا۔ دولتمند بھی ہو گیا۔ تو دولت ہونے سے مایا موہ میں دل پھنس جاتا ہے۔ نارائن کی یاد مطلق نہیں رہتی۔ جنم اکارتھ ہو جاتا ہے۔ دوسرے کرشن چندر تک میری رسائی کیوں کر ہو سکتی ہے۔ بھیک منگوں سے بد تر میرا حال ہے۔ دربان ان تک پہنچنے نہ دینگے۔ دتکار بتائینگے۔ اگر گیا بھی تو خالی ہاتھ جانا اچھا نہیں معلوم ہوتا۔ پھٹے حال سے کیا جاؤں عزت گنواتا ہے۔ سوشیلا تو کیا آپ دھن کے لالچ سے ان کے پاس جاتے ہیں۔ میں اس واسطے نہیں بھیجتی۔ ان کے درشنوں ہی سے ساری کدورتیں جاتی رہینگی۔ کسی طرح کی فکر نہ رہیگی۔ سداماں۔ میری تو دہی مثل ہے کہ گرہ میں کوڑی نہیں گٹے والے ہوت۔ کچھ سوغات بھی تو چاہیئے کہ خالی ہاتھ جاؤں۔ سوشیلا ہمسایوں کی عورتوں سے کچھ چانول لے آئی۔ سفید کپڑا تک نہ تھا جس میں چانولوں کی پوٹلی باندھی جاتی ناچار اپنی پھٹی پرانی دھوتی سے ایک چیتھڑا پھاڑا اور چانول باندھ کر دیئے وہ لکڑی ٹیکتے ہوئے دوارکا جی کی طرف راہی ہوا۔ دوارکا پہنچتے ہی وہاں کے ٹھاٹھ باٹ نرالے دیکھے عجب گلزار تھا گلی گلی کٹورا کھنک رہا تھا۔ بازاروں کی چہل پہل دیکھ کر سداماں کی آنکھیں کھل گئیں۔ ہر قصر الماس ویاقوت سے جڑا ہوا۔ نیلم و عقیق کے دروازے۔ لال بے بہا کے گنبد جن میں سونے کی کڑیاں لگی ہوئیں۔ چاروں طرف سمندر لہریں مار رہا ہے بیکنٹھ بھی اس کے آگے شرماتا ہے۔

سداماں جی راج دربار پہنچے اطلاع کرانی چاہی۔ دوارپال بولے آپ چلے جائیں یہاں کی روک نہیں ہے۔ اگر کرشن چندر محل میں ہونگے تو کوئی نہ کوئی دوارپال خود اطلاع کر دیگا۔ جب سداماں جی سدھرماں سبھا کرشن چندر کی نشستگاہ کا نام سدھرماں بتاتے ہیں پہنچے شیشہ آلات کی روشنی جواہرات کے ڈھیر دیکھ کر آنکھیں کھل گئیں۔ سداماں جی کو دیکھ کر ایک دوارپال کرشن چندر کے پاس گیا اور قدموں میں ہو کر عرض پیرا ہوا۔

دوارپال۔ سرکار! ایک برہمن آئے ہیں۔ مگر نہایت غریب اور محتاج ہیں پھٹی پرانی

دھوتی پہنے چیتھڑے لٹکتے ہوئے پیوند لگے ہوئے۔ پاؤں میں جوتہ تک نہیں۔ سر پر پگیا جس میں سینکڑوں پیوند ہیں۔ نہ معلوم کہاں سے رہتے آ گئے۔ حضور سے ملاقات کی تمنا رکھتے ہیں۔ درشن چاہتے ہیں۔ سداماں نام بتاتے ہیں۔

کرشن چندر اور رکمنی جی میں چوسر بازی ہو رہی تھی۔ دربار پال سے سداماں نام سنتے ہی اٹھ کھڑے ہوئے بے تحاشا دوڑے۔ دروازے پر آئے بغلگیر سداماں کرشن چندر کو دیکھتے ہی قدموں پر گر پڑے۔ کرشن چندر نے اٹھایا سینے سے لگایا اور اپنے ساتھ اندر لے گئے جواہر نگار مسہری پر بٹھایا اور رکمنی رانی سے بولے۔ سداماں جی کس قدر مسافت سے تھک گئے ہیں ہاتھ پاؤں دھونے کو پانی لاؤ۔ داسیوں نے کلیسے کلسیاں پانی سے بھر کر رکھ دیں آپ چرن دھونے لگے۔ سری کرشن چندر چرن دھوتے تھے اور سداماں پاؤں سمیٹ رہے تھے جھجکتے تھے آپ نے فرمایا! اے متر! اتنے دنوں کہاں رہے۔ بہت دنوں بعد دیکھا۔ مزاج آنند رہا۔ اتنے میں آٹھوں پٹ رانیاں بھی آ گئیں۔ کوئی غازہ (اوبٹن) مل رہی ہے۔ کسی نے تیل لگایا کوئی نہلاتی ہے۔ سبھوں نے خوب مل کر سداماں جی کو نہلایا۔ نہانے دھونے سے فراغت پاتے ہی کھانا تناول کرایا۔ الائچی پان دئے۔ پھولوں کے ہار گلے میں پہنائے جواہر نگار مسہری پر آرام کرایا۔ کرشن چندر سداماں کے پاؤں داب رہے ہیں۔ آٹھوں پٹ رانیاں پنکھا جھل رہی ہیں۔ سداماں جی عجب ششش و پنج میں ہیں۔ دل میں کہتے تھے۔ کرشن چندر کو دھوکا ہوا ہے کسی اور کے شبہ میں میری تواضع ہو رہی ہے کرشن چندر انتریامی ہیں سداماں کے دل کی بات جان گئے۔ فرمایا! سداماں جی ہماری اور آپ کی صحبت کو مدتیں گذریں زمانہ ہوا کہ ملاقات نہیں ہوئی۔ شاندیپن گرو کے یہاں سے جب تحصیل علم سے فراغت پائی۔ آج تک ملاقات کی نوبت نہ آئی۔ آپ کی شادی تو اسی زمانے میں ہو گئی تھی کہئے بھابی جی کا مزاج اچھا ہے۔ ہمارے لئے کچھ سوغات نہیں بھیجی۔ سداماں جی سوغات کا نام سنتے ہی سٹ ٹپائے۔ بغل میں پوٹلی دبی تھی۔ سنبھالنے لگے۔ آپ نے جھٹ سے پوٹلی بغل سے نکال لی کھول کر دیکھا تو چانول تھے۔ ایک مٹھی چانول کا پھنکا لگایا اور تعریف کرنے لگے واہ وا۔ کیا ذائقہ ہے کیا سواد ہے۔ برادر! جو شخص پریم سے پھول کی پنکھڑی میرے لئے ارپن کرتا ہے۔ اس سے میں بہت خوش ہوتا ہوں۔ اگر چھپن انجن سے میرا بھوگ لگائے مگر پریم نہ ہو تو مجھے پسند نہیں پھر دوسری مٹھی پھانکنے لگے تھے کہ رکمنی رانی نے ہاتھ پکڑ لیا بولے بیسا

ذائقہ یہاں کے بھوجنوں میں ہرگز نہیں۔ جسو دھا ماتا میرے لئے جس بہت سے کھانا بنانی تھیں
اور میں جس ذائقے سے نوش کرتا تھا آج تک ویسا بھوجن میسر نہ آیا۔ تمہارے چانولوں سے
میرا پیٹ بھرا۔ تیسری مٹھی کھانے کا ارادہ کیا تھا۔ کہ رکمنی جی نے کرشن چندر کا ہاتھ پکڑ لیا۔
اور کہا مہاراج بس کیجئے۔ دو مٹھی سے دو لوک کی دولت تو دیدی۔ اب تیسرے لوک کی بھی
لبدھا دے دیجئے گا۔ تو دنیا بھوکوں مرجائے گی +

کرشن چندر۔ ناحق ہاتھ روکا۔ سداماں جی سے بڑھ کر میرا متر کوئی نہیں۔ یہ میرے
بڑے بھگت ہیں۔ گو کھانے کو پاس نہیں۔ مگر سنتوکھ اس قدر ہے کہ فاقہ کشی گوارا ہے۔ مگر
کسی کے سامنے ہاتھ نہ پھیلائیں گے۔ اپنے دھرم پر قائم ہیں اور میرا سمرن کیا کرتے ہیں یہ
ایسا شخص ہوں کہ ہزاروں گائیں روزانہ دان ہوتی ہیں۔ مگر آج تک اس کے پاس ایک
گئو نہ بھیجی ہے متر! مجھ سے آپ کی خدمت کچھ نہ ہو سکی +

انہیں باتوں میں دو پہر رات گزر گئی۔ کرشن چندر نے اپنے پلنگ کے پاس سداماں
جی کا چھپر کھٹ بچھوایا۔ رکمنی جی سداماں کے پاؤں دابنے لگیں۔ کرشن بھگوان سداماں کی
استری سوشیلا کا مقصد جانتے تھے کہ سداماں جی کو اسی لئے میرے پاس بھیجا ہے کچھ دولت
نے۔ مگر سداماں جی کو روپے کی کامنا نہیں۔ سداماں جی عیالدار ہیں۔ بچوں کی پرداخت
بغیر روپے کے ہو نہیں سکتی۔ اور آج سے میرے متر بھی مشہور ہوئے۔ اس لئے سوشیلا اور
سداماں کو اس قدر دولت ملنا چاہئے۔ کہ کسی کے پاس دنیا میں نہ ہو۔ بسوکرماں جی کو
اشارہ ہوا کہ جاکر سداماں جی کے واسطے عمدہ محل بنوا دو۔ تمام چیزیں ایک سے ایک بڑھ کر
محلوں میں مہیا کر دو۔ داس۔ داسیاں۔ ہاتھی۔ گھوڑے۔ رتھ۔ پالکیاں۔ نالکیاں۔ غرض
جملہ قسم کے سامان بہم ہو جائیں۔ نقد و جنس اس قدر ہو کہ شمار نہ ہو سکے۔ بسوکرماں جی
نے راتوں رات سب سامان لیس کر دیا۔ صبح ہوتے ہی سداماں جی اٹھے۔ مکان جانے
کی اجازت مانگی۔ کرشن بھگوان نے روک لیا۔ تیسرے دن جب چلنے لگے تو آپ کچھ دور
تک پہنچا آئے۔ خالی خولی سداماں جی چلے جاتے ہیں دل میں پیچ و تاب کھا رہے ہیں دیکھو
تو کرشن چندر نے خالی خولی رخصت کر دیا ایک کوڑی ہاتھ پر نہ رکھی۔ سوشیلا منہ دیکھتی رہ
جائے گی۔ کیا جواب دوں گا۔ کرشن چندر نے بہت اچھا کیا جو کچھ نہیں دیا۔ روپیہ ملتا تو نارائن
کے بھجن میں الجھن ہوتا۔ انہیں الجھیڑوں میں گھر قریب آگیا۔ تو وہاں کا رنگ ہی دگرگوں تھے

کی عمارت کھڑی ہوئی ہے۔ باغ باؤلیاں۔ تالاب۔ حوض۔ کنوئیں کھدے ہوئے ہیں۔ نہریں جاری ہیں۔ سو دروازے پر نقیب چوبدار عصا بردار کھڑے ہوئے ہیں۔ سپاہی پہرہ پر تعینات ہیں اصطبل گھوڑوں سے بھرپور۔ فیلان کوہ تمثال سے فیل خانہ معمور۔ گئوشالوں میں گائیں بھینسیں بندھی ہوئیں۔ سداماں جی کے ہوش جاتے رہے۔ سوچتے تھے۔ حیف میری جھونپڑی کہاں گئی۔ شاید راستہ بھول گیا ادھر آنکلا۔ سداماں جی جھونپڑی ٹاپتے اِدھر اُدھر پھر رہے ہیں سوشیلا بام محل پر ان کا انتظار کھینچ رہی تھی۔ سداماں جی سامنے نظر پڑے۔ داسیوں کو بھیجا۔ کہ سداماں کو لے آئیں۔ داسیاں دوڑیں اور سداماں جی کا ہاتھ پکڑ لیا اور کہا چلئے سرکار اندر بلاتی ہیں۔ سداماں جی جھجکے۔ قدم آگے نہیں پڑتا۔ داسیاں اصرار کرتی ہیں۔ آپ ہی کا دولت خانہ ہے۔ آپ ڈرتے کیوں ہیں۔ سداماں جی اندر گئے۔ ہیرے اور جواہرات کے ڈھیر ہے دکھائی دئے۔ سوشیلا مرصع زیور پہنے نفیس پوشاک زیب تن کئے مسہری پر بیٹھی ہوئی ہے۔ سداماں جی کے آتے ہی سوشیلا اُٹھ کھڑی ہوئی اور پابوسی کر کے سداماں جی کے قدم دھوئے سنگھاسن پر بٹھایا۔ دیکھئے کیسی کرشن چندر کی کرپا ہے۔ یہ جو کچھ سامان دیکھ رہے ہو انہیں کی بدولت ہے۔ جس دن تم دوارکا پہنچے۔ اسی دن ان کی قدرت کاملہ سے سارا سامان یہاں موجود ہو گیا۔ سوشیلا نے سداماں جی کو نہلایا۔ پوشاک پہنائی۔ نفیس کھانے کھلوائے کھانے سے فراغت پا کر سداماں جی اور سوشیلا بیٹھے ہوئے دوارکا جی کی باتیں کر رہے ہیں سوشیلا پوچھتی ہے جب تم دوارکا پہنچے کرشن چندر تمہارے ساتھ کس طرح پیش آئے۔

سداماں جی نے ساری کیفیت بیان کی چہرہ اُداس ہے دل کی کلی کھلتی نہیں دکھائی دیتی۔ سوشیلا چہرے کی افسردگی دیکھ کر سداماں جی سے پوچھتی ہے مہاراج! آپ اداس کیوں ہیں۔ کرشن چندر نے سب سکھ دئے۔ کسی بات کا دکھ نہیں۔ مگر آپ غمگین ہو رہے ہیں سبب کیا ہے۔ سداماں جی کہتے ہیں ہے پریہ! دولت و ثروت بری بلا ہے اس کے پھیر میں پڑ کر نارائن کا سمرن نہیں ہو سکتا۔ تمہارے اصرار سے کرشن چندر کے پاس گیا۔ ان کے درشنوں سے میرا دل اس قدر خوش ہوا کہ وہ خوشی زبان سے بیان نہیں ہو سکتی۔ ان کی پٹرانیوں نے میرے چرن داب انواع اقسام کے کھانے کھلوائے کرشن چندر نے اس قدر میری خدمت کی کہ بال بال میں اگر گویائی کی طاقت عطا کر آئے۔ تو بھی بیان نہیں ہو سکتی۔ جب رخصت ہوا مجھے خیال آیا کہ خالی ہاتھ آئے خالی ہاتھ واپس چلے۔ خدمت تو اس قدر کی لیکن کچھ دیا نہیں۔ اس کی کیا جز تھی

کہ پردھ سدھ میرے گھر میں پہنچ گئی ہیں۔ سداماں جی نے سب حال اظہار کر کے کرشن چندر کے مزاج خلق۔ مروت کی تعریف کی۔ ساری عمر کرشن چندر آنند کند کے دھیان میں سوشیلا اور سداماں جی نے گزاری۔ سنساری سکھ اٹھا کر آخر کو بیکنٹھ میں پہنچ گئے۔

ادھیائے ۷۰

کرشن چندر کی نند اور جسودھا سے کرکشیتر میں ملاقات اور بسدیو جی کا جگ

بھیشم جی راجہ جدھشٹر سے کہہ رہے ہیں کرشن چندر جسودھا اور گوپیوں کی یاد میں اکثر بے چین ہو جاتے۔ ان کا دھیان کسی وقت نہ بھولتے۔ سورج گرہن پڑنے پر بسدیو اور دیوکی جی کو ساتھ لے کر کرکشیتر پہنچے۔ آٹھوں پٹ رانیاں بھی ساتھ ہیں۔ اگرسین و بلرام جی اور بہت سے جدوبنسی اشنان کی غرض سے کرکشیتر آئے۔ کرکشیتر میں سورج گرہن پر اشنان کرنے کا بڑا مہاتم ہے۔ یہ استھان پراچین رشیوں کے وقت سے پاک گردانا جاتا ہے۔ پیشتر اس کا نام سمنتک کشیتر تھا۔ پرسرام جی نے بڑے بڑے چھتری راجاؤں کو اس مقام پر جنگ کر کے مارا تھا اور ان کے خون سے ترپن کیا تھا۔ آپ کی اور پانڈوؤں کی لڑائی سے کرکشیتر مشہور ہو گیا۔ سورج گرہن پر اشنان کرنے کا مہاتم ہے۔ کرشن چندر اگرسین اور بسدیو جی تمام جدوبنسیوں کے ساتھ کرکشیتر میں آئے۔ سولہ ہزار ایک سو آٹھ رانیاں بھی ہمراہ تھیں۔ خیمے استادہ ہوئے۔ ڈیرے پڑ گئے کئی کوس میں جدوبنسیوں کے ڈیرے تھے۔ نند جسودھا اور تمام برج کی گوپیاں اور گوال بال نند گاؤں اور برسانے سے کرکشیتر میں اشنان کے واسطے جمع ہوئے۔ کرشن چندر کی خبر سُنکر نند جسودھا اور گوپیوں نے مہاراج کے خیمے کو چاروں طرف سے گھیر لیا۔ اس وقت جو خوشی کرشن جی کو تھی۔ بیان سے باہر ہے۔ لوگ پوچھتے تھے کہ آج آپ کے چہرے پر عجب بشاشت برس رہی ہے۔ چہرہ پھول کی طرح کھلا جاتا ہے۔ باعث کیا ہے۔ آپ نے فرمایا کہ ہمارے بچپن کے پتا ماتا نند اور جسودھا آئے ہیں۔ ان کے دیکھنے کو دل بے قابو ہو رہا ہے۔ راجہ اگرسین نے برج باسیوں کو بڑی عزت سے لے لیا۔ کرشن چندر دوڑ کر نند جی کے قدموں پر گر پڑے۔ انہوں نے چھاتی سے لگایا اسی طرح بلرام جی ملے۔ جسودھا جی نے رخساروں پر بوسہ دیا اور سینے سے لگایا۔ مادری محبت نے ایسا جوش دکھایا کہ آنکھوں سے آنسو بہنے لگے کہتی تھیں پیارے کنہیا تو نے اس قدر

بھلا دیا کہ متھرا جا کر خبر بھی نہ لی۔ یہ کہہ کر رونے لگیں۔ چھاتی بھر آئی۔ ہچکیاں بندھ گئیں۔ سری کرشن چندر نے جسودھا جی کے قدم پکڑ لئے ہاتھ جوڑ کر بولے ہے ماتا کیا کہوں۔ جب سے آپ سے جدا ہوا کوئی گھڑی چین نہیں ملتا۔ نہ جی بھر کر کھانا کھایا۔ کھانے میں سواد نہیں۔ جو لطف برندا بن میں حاصل تھا وہ اب میسر نہیں آ سکتا ہے ماتا! میں آپ ہی کا ہوں۔ جہاں رہونگا۔ آپ ہی کا کہلاؤں گا اودھر بسدیو جی تمام برج باسیوں سے ملاقی ہوئے۔ مصافحہ کیا۔ کرشن چندر جسودھا جی سے ملکر ہر ایک برج باسی کے پاس گئے۔ اور سب کو اپنے ڈیرے پر لا کر ٹھیرایا۔ رادھکا جی کے دیکھنے کی ہوس سب رانیوں کو تھی۔ رادھکا جی کی خوبصورتی دیکھ کر خوش ہو گئیں۔ ایک دوسری سے کہتی تھیں ایسا جمال۔ ایسا حسن تو آج تک دیکھنے میں نہیں آیا۔ کرشن چندر کی آٹھوں رانیاں رکمنی وغیرہ کو اپنے حسن عالم سوز پر بہت ناز تھا۔ جب سری رادھکا جی سے ملیں۔ تو ان کے حسن کی روشنی رادھکا جی کے جمال کے آگے پھیکی پڑ گئی۔ دیوکی جی کی زبان سے یہی نکلتا تھا۔ کہ رادھکا سی ماہ وش عورت کرشن چندر سے کیونکر چھوڑی گئی۔ رکمنی نے زیوروں سے سری رادھکا جی کا سنگار کیا اور نہایت محبت اور وفاداری سے اپنے پاس رکھا۔ کرشن چندر جب سب سے مل چکے۔ تو اپنی گئووں کو دیکھنے گئے۔ ایک ایک کا نام لے کر سب کی پیٹھ پر ہاتھ پھیرا گئوئیں مہاراج کو ٹکٹکی لگائے دیکھ رہی ہیں۔ جس طرح کوئی بچھڑا ہوا مدت کے بعد ملے۔ پھر سبھوں کی دعوت تواضع ہوئی۔ نندجی۔ اور برج باسی لوگ ایک پنگت میں بیٹھے اور گوپیوں کی پنگت علیحدہ بٹھلا کر چھتیس طرح کے مزیدار کھانے پروسے گئے۔ بسدیو جی نے نندجی اور دیوکی جی نے جسودھا جی سے محبت بھری باتیں کیں۔ تمہارے احسان سے سرادسچا نہیں ہوتا۔ کوئی ایسا اپکار کرنے والا پرتھی پر نہ ہوگا۔ جیسا تم نے ہمارے ساتھ کیا۔ وہ وقت نہیں بھولتا۔ جب کمبخت کنس نے ہمیں قید میں ڈال کر بیڑیاں پہنائیں۔ اس وقت کرشن چندر کی پرداخت قیدخانے میں بہت دشوار تھی۔ تم ہی ایسے تھے۔ کہ ہمارے اوپر دیا کر کے کرشن چندر کو پالا ہم کبھی آپ کے احسان سے سبکدوش نہیں ہو سکتے جسودھا نے جواب دیا۔ ہم تو کرشن چندر کے دایہ اور دودھ پلانے والے ہیں دودھ پلا دیا۔ پالنے کی محبت بہت ہوتی ہے کلیجے میں ہوک اٹھتی ہے۔ جب تک نہ دیکھتے تھے۔ چین نہیں پڑتا تھا۔ اب تو برسیں گذر گئیں۔ موہنی مورت سپنے میں بھی نہیں دکھائی دیتی گوپیاں بولیں اب کاہے کو یاد کریں سولہ ہزار ایک سو آٹھ رانیوں سے دل بہلائیں۔ کہ ہماری یاد کریں [illegible] ہی

ہیں یا کسی سے مانگ لائے ہو۔ تیسری بولی اے گوپی ناتھ وہ سب باتیں بھول گئے۔ جب گھر گھر ماکھن چراتے پھرتے تھے۔ گوپیوں سے دان لیتے تھے۔ اب تو راجاؤں سے بھی بڑھ گئے۔ چوتھی کہتی ہے لال مہاراج آپ سا بے مروت دنیا میں کوئی نہ ہوگا۔ محبت تو چھو نہیں گئی۔ ہم سب گوپیاں تمہاری الفت میں پھنس گئیں کمبخت دل کا برا ہو۔ جو نگوڑا تمہاری محبت میں پھنسا ہوا ہے۔ تم نے جب سے ہم کو چھوڑا۔ خبر بھی نہیں لی۔ پانچویں بولی کیوں نندلعل ہم سے تو دان لیتے تھے۔ کیا راجاؤں سے بھی مانگتے ہو۔ مانگ مانگ کر یہ ثروت حاصل کی۔ اس طرح کی باتیں ہوتی رہیں کرشن چندر نے جواب دیا۔ تم جان سے بھی بڑھ کر پیاری ہو۔ تمہاری محبت کہیں بھول سکتی ہے بچپن تمہارے ساتھ رہ کر گزرا۔ جو آنند برج میں ملا ہے۔ دوسری جگہ نہیں مل سکتا۔ جب سے برندا بن چھوٹا ہے۔ ایک گھڑی چین نہیں ملا۔ بڑے بڑے راجاؤں سے لڑائیاں ہوئیں کنس جراسندھ دنت بکر بانا سر وغیرہ راکھشوں نے وہ زور باندھا تھا۔ کہ خلقت عاجز تھی جب ان سے نجات ہوئی مہابھارت ہوا۔ دل یہی چاہتا تھا۔ کہ تمہارے دیدار کروں۔ سورج گرہن پڑا۔ موقع غنیمت سمجھا تمہارے دیکھنے کو یہاں آیا۔ یہ تو معلوم تھا کہ تم لوگ بھی اس پربی پر کرکشیتر اشنان کرنے آؤگی۔ پیاری۔ معاف کرو۔ تمہاری شکایت بجا ہے فرصت نہیں ملی۔ اس سے تمہارے پاس نہیں آیا۔ اودھو جی کو اس لئے بھیجا تھا۔ کہ تم مجھ کو ہر جگہ موجود جانو مجھ میں دل لگاؤ میں ہر وقت تمہارے پاس ہوں علیحدہ نہیں۔ برج مجھے بیکنٹھ سے بڑھ کر ہے گوپیوں نے ہاتھ جوڑ کر کہا اودھو جی گیان سکھانے آئے تھے۔ اس وقت تو برا معلوم ہوا۔ مگر اب پھل مل گیا۔ تمہاری یاد ہر وقت رہتی ہے اسی سے ارتھ دھرم کام موکش چاروں پدارتھ مل گئے۔ تمہارے درشن جوگیشروں کو بھی درلبھ ہیں۔ سالہا سال تپ کرتے ہیں۔ مگر آپ کی موہنی مورت دھیان میں نہیں آتی۔ اب ہم آپ سے یہی بردان مانگتی ہیں۔ کہ آپ کی بھگت ہو اور آپ کے چرنوں میں ہر وقت دھیان لگا رہے۔ کرشن چندر نے بردان دے دیا۔ میں تمہارا ہوں اور تم سب میرا من ہو۔ یہ کہہ کر رادھا جی کے پاس گئے۔ اور پریم اور محبت کی باتیں ہونے لگیں۔

ادھیاے ۱۷

گوپیوں کا پریم

کرشن چندر کی پٹ رانیوں کو اس بات کا غرور تھا کہ ہمارے برابر نہ تو گوپیوں میں حسن ہے نہ ہماری
طرح محبت ہوگی۔ برج بالا میں بیٹھی ہوئی ہیں پٹ رانیاں جمع ہیں پیار اور محبت کی باتیں ہو رہی ہیں
اپنی اپنی کہہ رہی ہیں کہ ہمارے برابر کرشن چندر کی محبت کسی کو نہیں کرشن چندر نے کہا جن کو مجھ
سے پریم ہے ان کے ہردے میں میرا باس ہے۔ رانیوں نے آنچل اٹھا کر اپنی اپنی چھاتیاں دیکھیں
کوئی نشان نہ پایا اور گوپیوں کے ہردے پر نشو رو وپ سے آپ کی صورت دکھائی دی۔ آپ کہنے لگے
دیکھو سچا پریم یہی ہے جو برج بالا مجھ سے رکھتی ہیں۔ اتنی محبت کسی کو نہیں ہے۔ سب برج بالا برندا
بن بہاری کی محبت میں مگن ہو کر پریم سے ان کی استتی کرنے لگیں۔ چندر بنسی لوگ دیکھ رہے تھے
کہ گوپیاں کس قدر پریت سری کرشن چندر سے رکھتی ہیں اور سب پٹ رانیاں ان کے پریم کی تعریف
کرنے لگیں اور ان کے چاروں طرف بیٹھ کر کہا کہ کرشن چندر کے بال لیلا کا حال ہم لوگوں کو سنائیے
اور انہوں نے بہت سا چرتر کرشن چندر کا پٹ رانیوں کو جو کہ کرشن چندر نے برندا بن کیا تھا۔ سنایا
سب پٹ رانیاں پوتنا۔ اگھاسر۔ بکاسر وغیرہ راچھسوں کے مرنے کی سرگزشت اور راس لیلا اور
دودھ دہی کے دان کے حالات سن کر مگن ہو گئیں۔ درپدی اور رکمنی جی آپس میں باتیں کرتی ہیں
اور کرشن چندر۔ پانڈوں سے برج باسیوں کا پریم بکھان کر رہے ہیں۔ راجہ دھرتراشٹر نے ا
گرسین اور بسدیو جی سے مہابھارت کی لڑائی سنائی۔ کنتی جی نے کرشن چندر سے مل کر اپنے بیٹوں کا حال
کہا۔ اتنے میں نارد جی۔ ویاس جی۔ بسوامتر۔ دیول۔ چون۔ ستیانند۔ بھاردواج۔ گوتم۔ بششٹ۔
بھرگ۔ اتری۔ مارکنڈے اگست پاراسر۔ پرسرام وغیرہ رشی گن مہاراج کے درشنوں کو آئے
کرشن چندر نے عزت سے بٹھالا اور پوجا کی۔ نارد جی نے ہاتھ جوڑ کر کہا مہاراج! آپ کے چرنوں کی
بھگت چاہتے ہیں۔ آپ کے درشن تو شیو۔ برہمادک دیوتاؤں کو مشکل ہیں۔ آپ کے بھید تک عقل
رسائی نہیں کر سکتی۔ آپ کے روئیں روئیں میں لاتعداد برہمانڈ ہیں۔ آپ کے اشارے سے کل کائنات
پیدا ہو کر ناش کو پراپت ہوتی ہے جب راچھس دیت ہری بھگتوں کو گزند دیتے ہیں آپ اوتار دھارن
کر کے پرتھی کا بھار اتارتے ہیں۔ پھر بسدیو جی سے بولے کیا تم انہیں اپنا پتر سمجھتے ہو۔ مایا موہ سے نہیں
چھوٹے۔ یہ سب دیوتاؤں کے پتامہ ہیں۔ دنیا انہیں سے پیدا ہوئی اور انہیں میں لپت ہو جائے گی۔ آپ ایشور ہیں
ان کی بھگتی سے آخرت سنبھالو۔ بسدیو جی نے کہا اب تک ہم نے نہیں پہچانا تھا یہ ایشور ہیں۔ ایسا گیان دو ایسی
تدبیر بتلاؤ کہ پرماتما میں دھیان لگے۔ رشیوں نے کہا آپ کرکشیتر میں جگ کریں اور اس کا پھل کرشن ارپن کریں
بسدیو جی نے رشیوں کی آگیا سے جگ کیا۔ کرشن چندر کی مہمانی سب دیوتاؤں نے آن کر [illegible]

لیا۔ جگ سمپورن ہؤا۔ دکشنا دی منتریوں کو بھوجن کرا کے رخصت کیا۔ کچھ دنوں بعد کرشن چندر نے
دوارکا کا قصد کیا۔ نند اور جسودھا جی کو بہت دکھ ہؤا گوپیاں اور رادھا جی چاہتی تھیں کہ کرشن چندر
کی ہمراہی میں دوارکا جائیں۔ مگر آپ نے سمجھا بجھا کر سب کو زبردستی رخصت کیا۔ برج باسیوں کو سونا
اور جواہرات عطا فرمایا۔ نند اور جسودھا جی کو بہت سا قیمتی اسباب ہاتھی۔ گھوڑے۔ رتھ پالکی۔
نالکی وغیرہ دیکر برندابن بھیجا۔ اور خود دونو بھائی پیادہ پا کچھ دور تک برج باسیوں کو پہنچانے گئے
پھر جدو بنسیوں کے ساتھ خود بدولت بھی دوارکا کی جانب تشریف لے گئے ۔

ادھیائے ۲۷

مردہ لڑکوں کے لئے دیوکی جی کا اصرار اور راجہ بل کے پاس کرشن چندر کی روانگی

بھیشم جی سلسلہ جنبانی فرماتے ہیں۔ کہ ایک روز شیام سندر حسب معمول اپنے پتا بسدیوجی
کی قدمبوسی کے لئے گئے۔ بسدیوجی سے رہا نہ گیا۔ مادھری مورت دیکھتے ہی چرن پکڑ لئے۔ کرشن چندر
بولے۔ پتا جی یہ کیا۔ کانٹوں میں کیوں گھسیٹتے ہیں۔ قدم چھونا میرا حق ہے نہ کہ آپ میرے پاؤں
چھوتے ہیں ۔

بسدیوجی۔ آج تک مایا موہ کے جنجال میں پھنسا ہؤا تھا۔ گیان درشٹی نہ تھی آپ کو
پہچانا نہیں۔ رشیوں کی بڑی کرپا ہوئی کہ مجھے گیان دیا۔ آپ ساکشات پرمیشور کا اوتار ہیں جنکا
چرتر سننے والے بھوساگر سے پار اتر جاتے ہیں نہ کہ ہر وقت جس کو بھگوت کے درشن ہوں وہ مایا موہ
میں پھنسا رہے۔ ابھی تک تو میں آپ کو اپنا بیٹا جانتا تھا۔ اب دیدۂ باطن سے دیکھا تو فی الحقیقت نرنکار
روپ سامنے پرکاش کر رہا ہے۔ آپ تو برہما کے بھی پتا اور پرماتما ہیں۔ چار دانگ عالم میں آپ ہی
کا پرتو ہے۔ آپ ہی کا نور برس رہا ہے۔ آپ گھٹ گھٹ باسی نیک و بد کے جاننے والے ہیں ۔

کرشن چندر۔ بیشک۔ اب آپ کو گیان ہؤا۔ جگت کا کرتا دھرتا میں ہوں سب سے علیحدہ
اور سب میں میرا پرکاش ہے۔ گیان درشٹی ہونے سے مایا موہ کے جال میں نہیں پھنس سکتے ۔
یہ کہہ کر کرشن چندر بھگوان اپنی ماتا دیوکی کی خدمت میں آئے۔ اور کہا۔ ماتا۔ آپ کے
فرض سے سبکدوش نہیں ہو سکتا آپ کو آج اچھا ہو مانگئے ۔

دیوکی جی۔ ہاتھ جوڑ کر) تم دونو بھائی ساکشات نارائن ہو تمہارے درشن سے بینا کے

پدار تھ مل جاتے ہیں - بیٹا! مجھے اپنے چھ بالکوں کا از حد رنج ہے - آہ کنس دشٹ نے میرے چھ بالک مار ڈالے - جس طرح تم شاندیپن گرو کے لڑکے کو اس کی ماتا کے کہنے سے لائے تھے - میرے بھی پتر مجھے دکھا دو ⁎

ماتا کی باتیں سنکر شیام اور بلرام راجہ بل کے یہاں سوتل لوک میں گئے - راجہ بل دونو بھائیوں کو دیکھتے ہی اٹھ کھڑا ہوا اور ڈنڈوت کر کے ہاتھ جوڑ کر عرض کیا - ہے نارائن میرے بھاگ دھنی ہیں جو آپ نے تکلیف گوارا کر کے درشن دئے - یہ کہہ کر شیام اور بلرام جی کے چرن دھو کر چرنامرت لیا اور جڑاؤ سنگھاسن پر بٹھا کر مہاراج کی پوجا کی - پھولوں کے ہار پہنائے چندن لگا کر دھوپ دیپ سے آرتی اوتاری - کرشن چندر - راج بل تم جانتے ہو کہ مریچ رشی کے چھ لڑکوں نے برہما جی کی حکم عدولی کی تھی - برہما نے سراپ دے دیا تھا کہ راچھس جون میں جنم لو - وہی بالک پہلے ہرناچھ اور ہرن کشپ کے یہاں پیدا ہوئے اور مارے گئے - پھر دیوکی کے بطن سے جنم لے کر کنس کے ہاتھ سے قتل ہوئے اب وہی بالک تمہارے یہاں پیدا ہوئے ہیں - دیوکی جی چاہتی ہیں کہ میں ان لڑکوں کو دیکھوں تم ہمارے ساتھ کر دو ⁎

راجہ بل نے تعمیل ارشاد کی - بالکوں کو بلا کر سامنے کھڑا کر دیا - کرشن چندر اور بلرام جی لڑکوں کو لئے ہوئے دیوکی ماتا کے پاس آئے - دیوکی جی ان کو دیکھ کر بہت خوش ہوئیں - اور شیام و بلرام پر یقین ہو گیا کہ فی الحقیقت آپ ایشور روپ ہیں - ان بالکوں نے اپنی پورب جنم کی کتھا سنا کر دیوکی اور بسدیو جی کو گیان اُپدیش کیا اور دیو لوک کو گئے ⁎

ادھیائے ۳۷

کرشن چندر کی عبادت

بھیشم جی نکتہ سرا ہیں کہ کرشن چندر بھگوان نے جہاں بہت سی لیلائیں دکھائیں ہاں تپ بھی کیا ہے - دیو رشی نارد جی کی زبانی سنا ہے کہ جب آٹھ پٹ رانیوں اور سولہ ہزار ایک سو رانیوں سے آپ بیاہ کر چکے - تو دوارکا کھنڈ میں تیرتھ جاترا کرنے کی ٹھانی پہلے اندر پرست میں پانڈووں سے مل کر کرکشیتر آئے پھر ہردوار پہنچے اور کنکھل وغیرہ تیرتھوں میں اشنان کر کے رشی کیش ہو کر بدری ناتھ کو گئے - آپ نے سوچا کہ نر نارائن رشی نے بڑا تپ کیا ناتھ کو گئے - وہاں سے بدری ناتھ کو گئے - آپ نے سوچا کہ نر نارائن دو رشی بھی نارائن کے اوتار ہیں بدری نام آدم میں بھی چودہ برس جنگل میں عبادت ہم نے سنساری آدمیوں کو جوگ سکھلایا

کی۔ آپ اس کرشن روپ میں بھی تپ کرنا ضروری سمجھا جاتا ہے۔ آپ بدرکا شرم میں تپ کرنے لگے بہت بڑا تپ کیا۔ آپ کے درشنوں کو اندر۔ برن۔ جم۔ کوبیر وغیرہ دیوتے آتے جاتے تھے۔ ایک روز آپ کو عین عبادت میں خیال ہؤا۔ کہ ہمارے خاندان میں مجھ ایسا خوبصورت اور بہادر لڑکا پیدا ہو۔ اس خیال کے ہوتے مہا شیوجی نے درشن دیئے اور دعا دی کہ آپ کی کل میں ایسا سوربیر لڑکا ہوگا جو تینوں لوک میں اچھے ہوگا صورت سیرت میں آپ کا ثانی ہوگا۔ یہ لڑکا کامدیو کا اوتار ہوگا۔ کامدیو کو تو میں نے اپنی تیسری آنکھ سے جلاکر بھسم کر دیا مگر رتی اس کی استری کے آہ وبکا سے دل میں رحم آیا۔ لہٰذا بردان کے بموجب کامدیو آپ کے یہاں پیدا ہوکر پردمن نام سے موسوم ہوگا۔

شیوجی بردان دے کر چلے گئے۔ اور نارد۔ دیودیاس۔ ویول وغیرہ رشی آپ کے درشنوں کی خاطر وہاں آئے اور کہا کہ آپ کا تپ سمپورن ہوگیا اب آپ گھر کو جائیں۔ سری کرشن وہاں سے دوارکا آئے اور پردمن جی کی ولادت ہوئی۔ پھر کرشن چندر کی اس قدر اولادیں ہوئیں کہ تین کروڑ ۸۸ ہزار برہمن جن کی تعلیم کے لئے مقرر ہوئے۔ آپ کی طرح آپ کی وہ کل اولاد بھی جسارت اور دلیری میں یگانہ تھی۔ خلق۔ مروت۔ تو جدوبنسیوں کی گھٹی میں پڑا تھا۔ اس وقت کرشن چندر کے راج کے موافق نہ تو کوئی راجہ ہے اور نہ اتنی ثروت کسی کو حاصل ہے۔ آپ نے جراسندھ سسپال کنس وغیرہ بڑے بڑے پراکرمی راجوں کو نیچا دکھایا۔ پھر مہابھارت میں ۱۸۔ اکشونی فوج کا ناش کیا۔ آپ کا اقبال تینوں لوک میں آفتاب کی طرح چمک رہا ہے۔ اندر وغیرہ دیوتے بھی آپ کی برابری نہیں کر سکتے۔ آپ شیوجی کے پرم بھگت ہیں۔ جدوبنسی لوگ شیوجی ہی کے اپاسک ہیں۔ اس وجہ سے جدوبنسی شیوجی کی کل میں خیال کئے جاتے ہیں۔ ارجن کو گیتا اپدیش کرکے بیراٹ روپ کا درشن دکھایا۔ آپ نے اودھو جی کو بھی گیان اپدیش کیا۔ یہ باتیں سوائے نارائن کے کسی میں نہیں آدمی میں اتنی قدرت کہاں جو کر سکے دیوتاؤں سے تو ہونا مشکل ہے۔

ادھیاے ۱۴۷

کرشن مہان

بھیشم جی۔ کرشن بھگوان کی مہان کہاں تک بیان ہو شیش جی تو ہزار زبانوں سے آپ کے گن گاتے ہیں۔ اور پھر بھی وار نہیں پاتے بچپن میں جب آپ جسودھا کے یہاں بال لیلا کر رہے تھے [illegible] لڑکوں کی طرح آپ [illegible] کھائی [illegible] جسودھا جی کو [illegible] آپ کے

منہ پر پیار سے دو تھپکیاں لگائیں۔ آپ نے منہ کھول دیا۔ جسودھا جی دیکھتی ہیں۔ کہ اندر۔ برن جم کوبیر چاروں لوکپال اور بہت سے دیوتے کھڑے ہوئے آپ کی استتی کر رہے ہیں جسودھا نے یہ حال دیکھکر خیال کیا کہ کنہیا بشن بھگوان کا اوتار ہے۔ پیشتر بھی کسی وقت ایسا ہی حال دیکھا تھا۔ آپ نے پھر مایا پھیلا دی۔ اور جسودھا جی مایا موہ میں پست ہوگئیں۔ کرشن چندر کو اپنا بالک خیال کرنے لگیں۔ آپ کی ماتا دیوکی جی ادتی کا روپ اور بسدیو جی کشپ کے روپ سے پرتھی پر پیدا ہوئے۔ کسی وقت میں کشپ اور ادتی نے بڑا بھاری تپ کیا تھا اور یہ بردان مانگا تھا کہ آپ ہی کی طرح کا بالک پیدا ہو۔ بشن بھگوان ان کی بھگتی سے خوش ہوگئے۔ بولے میری طرح تو دوسرا اور کوئی نہ ہے اور نہ ہو سکتا ہے۔ اس لئے ہم ہی تمہارے یہاں جنم لیں گے۔ ادھر پرتھی پر بڑے بڑے بھیمانی راجہ پیدا ہوگئے۔ ادھرم ہونے لگا۔ یہی وجہ آپ کے اوتار دھارن کرنے کی ہیں چنانچہ آپ نے کرشن روپ سے کنس۔ جراسندھ۔ سسپال وغیرہ ادھرمی راجوں کو مار کر پرتھی کا بوجھ اتارا۔ ادتی ماتا کے کانوں کے کنڈل نرکاسر ویشا پراگجوتش پور میں چرا لے گیا۔ یہ کنڈل یوتاؤں نے دئے تھے۔ دنیا میں بڑے سے بڑے راجاؤں کو بھی میسر نہیں۔ وہی کنڈل با ناسر جس سے جیت کر کرشن چندر نے اپنی بلو یوکی کی نذر کئے۔ کرشن بھگوان بیلا پرشوتم اوتار ہیں۔ آپ سے جو باتیں ہوئیں وہ دیوتوں اور رشیوں سے بھی نہیں ہوسکتیں۔ آپ کی پربھوتائی دیکھ کر سنساری آدمیوں نے ساکشات بشن روپ سمجھا۔ ارجن اور اودھو کو گیان دیا ویسا ہی اپدیش کیا سنسار کا سکھ ویسا ہی بھوگا ہے راجہ ایسی تھوڑی عقل والا آدمی بھلا نارائن جی کے گن بکھان کر سکتا ہوں۔ جو کچھ وید بیاس۔ ناردرشی سے سنا اس کا عشر عشیر بھی تو کہنے کی زبان میں یارا نہیں۔ جو مہاتما ہزاروں برس تپ۔ ریاضت کرتے ہیں آپ کی مہمان نہیں جان سکتے۔ اب اخیر وقت ہے موت کے دن قریب آگئے۔ کرشن چندر بھگوان ہی کے دھیان اور سمرن میں ہماری روح جسم خاکی سے رہائی پا جائے تو بڑے بھاگ ہیں*

ہے راجن اور جودھن بڑا مندمت تھا۔ اپنے سوائے کسی کو کچھ نہ سمجھتا۔ اسے گھمنڈ تھا کہ بھیشم جی۔ درونا چارج۔ کرپا چارج۔ کرن۔ دوساسن وایسے بلوان دھارتھیوں سے بھلا پانڈو جیت سکتے ہیں۔ اس کے خیال میں سوائے بھیم سین کے پانڈوؤں میں کوئی طاقتور نہ تھا سمجھانے پر بار بار کہا کرتا کہ ہماری طرف کیسے سورما بہادر ہیں۔ جن سے آدمی تو کیا دیوتے سامنا نہیں کر سکتے۔ تو پانڈو دس گس کھیت کی مولی ہیں۔ دریودھن کرشن چندر کی مہمان سے

بالکل بے خبر تھا کہ آپ ترلوکی ناتھ ہیں جو کچھ چاہیں گے ہوگا۔ سننے میں آتا ہے کہ ران شکستہ دریودھن
منہ سے کچھ دیر پہلے کرشن چندر کی شان میں کچھ گستاخانہ کلمے زبان سے نکال بیٹھا۔ مگر بعد کو پچھتایا
بھی۔ اے میرے بیٹا! بے شعور بے عقل۔ احمقوں کا یہی دستور ہے۔ تم پانچوں بھائی باوجودیکہ کرشن چندر کی
مہان جانتے ہو۔ پھر بھی میری وصیت ہے کہ تم لوگ سری مہاراج کی خدمت میں کسی طرح کی کوتاہی
نہ کرنا یہی سنسار کے پیدا کرنے اور پالنے والے ہیں جو لوگ کرشن بھگوان کی کتھا سنتے سناتے
ہیں وہ سنساری مایا موہ سے چھوٹ جاتے ہیں۔

ادھیائے ۷۵

گج اور گرہ کی لڑائی

راجہ یدھشٹر نے دریافت کیا کہ پتامہ جی! کرشن بھگوان نے کیونکر گج کو گراہ سے بچایا۔
بھیشم جی۔ ہری بھگوان کی کتھاؤں سے تم کو ٹیا شینہ ہے۔ ہری بھگوان تم کو موکش پدوی
دیں گے یہ کتھا شونک جی کی زبانی اس طرح سننے میں آئی ہے۔ گجیندر استوتر بڑا سکھ دایک ہے اس کے
سننے والے گناہوں سے چھوٹ جاتے ہیں۔ اوم نمو نارائینم۔ یہ ایک منتر ہے جس کے پڑھنے اور
پاٹھ کرنے سے مقصد بر آتے ہیں۔ سمیر پربت سے چھوٹا کوٹال چل پربت چھیر ساگر کے قریب واقع
ہے۔ وہیں پر دیوتاؤں اور گندھربوں کا مسکن ہے۔ کنہر جکش وغیرہ روزانہ سیر کیا کرتے ہیں
شیر اور ہاتھیوں کا اسی پہاڑ پر استھان ہے۔ دیب سدہ پائل۔ کدمب۔ نیب۔ چندن۔ اگر۔
چمپک۔ شالی تال وغیرہ درختوں کے ذخیرے ہیں۔ ٹھنڈی اور خوشگوار ہوا چل رہی ہے ہرن چوکڑیاں
بھرتے ہیں مور اور چکور کی مست اور دلفریب آوازوں سے کلیجہ کھنچا جاتا ہے۔ اسی کی چوٹی پر تریج
نارائن دھم لیتے ہیں۔ یہ پربت سونے کی طرح چمکنے والا سرگ میں ہے۔ دوسرا اس کے مقابل میں ایک
پہاڑ اور ہے جو چاندی کی طرح چمک رہا ہے۔ نیلم۔ لال۔ یاقوت۔ عقیق۔ زمرد وغیرہ جواہرات کی کانیں
ہیں۔ برف سے اس کی چوٹی ہمیشہ ڈھکی رہتی ہے۔ درخشندہ ماں اسی پر جو اس کرتا ہے تیسری چوٹی جس کا
نام پدم راگا ہے ان دو نو پہاڑوں سے کہیں بلند ہے۔ برہما جی نے اسی پر تپ کیا تھا۔ پاپی جھوٹ
بولنے والے حریص اور حسدی لوگوں کو یہ پہاڑ نظر نہیں آ سکتا۔ اسی پہاڑ پر ایک عمیق تالاب ہے
جس میں کنولوں کے پھولوں پر بھونرے گونج رہے ہیں۔ کہیں کوئل کوکتی ہے کہیں پپیہا پی کہاں
پی کہاں کی دھن لگاتا ہے۔ تالاب کا پانی نہایت ہی شیریں آب حیات کو مات کرتا ہے۔ اس

تالاب میں ایک قوی ہیکل اور گران ڈیل گراہ رہتا تھا جس کی ہیبت سے کوئی جانور اس تالاب میں پانی
پینے نہ جاتا جس کی طاقت کے آگے ہاتھیوں کی بھی قوت کچھ کام نہ کرتی تھی۔ اتفاق سے ایک گجیندر
کئی ہاتھیوں کے ساتھ اس مقام پر بہار کر رہا تھا۔ ہاتھی پیاسا ہوا۔ تالاب پر آیا۔ اور پانی پینے لگا
گراہ تاک ہی میں تھا۔ گجیندر کا پاؤں پکڑ لیا۔ دونوں میں زور آزمائی ہونے لگی۔ ہاتھی بھی کچھ کم نہ تھا۔
دس ہزار ہاتھیوں پر اکیلا بھاری تھا۔ اس طاقت پر بھی گراہ کے آگے گجیندر کی کچھ پیش نہ گئی۔ اگرچہ
اپنے زور میں کبھی گجیندر گراہ کو کھینچ لیتا اور کبھی گراہ گجیندر کو اس زور سے مکہ مارتا کہ گجیندر منہ
کے بل گر پڑتا۔ اس کشمکش میں دس ہزار برس لڑتے لڑتے گزر گئے۔ ایک بھی غالب نہ ہوا۔ مگر ہاتھی
تھک چکا تھا۔ مایوس ہو گیا۔ جانتا تھا۔ اس موذی کے منہ سے چھٹکارا نہیں ہو سکتا۔ چاروں طرف
نگاہ کی کوئی یار غمگسار نظر نہ آیا۔ جو اس مصیبت میں کام آتا۔ کیا کرے کچھ بنائے نہیں بنتی۔ اس وقت
پرماتما ہری کا دھیان کیا ہے مہاپربھو۔ ہے اویناشی ہے دینا دیال۔ آپ ہی کا سہارا ہے۔ ہے
بھگت بتسل باسدیو۔ دینا ناتھ اس موذی سے کیونکر رہائی ہو۔ جان بچتی نظر نہیں آتی ہے۔
دینا بندھو۔ ہے گوبند۔ اب کیا جان ہی دے دوں۔ نحیف ہو گیا ہوں۔ طاقت ذرا بھی نہیں رہی
کہ اس مصیبت سے چھٹکارا ہو۔ ہے مادھو۔ آپ کے ذرا سے اشارے میں اس بلائے بے
درماں سے نجات پاؤں گا۔ اور عمر بھر آپ کے گنانباد گاؤں گا۔ آپ بسوتومکھ جن کے چار مکھ ہیں
آپ کی چار بھجائیں تین لوک میں پھیلی ہوئی ہیں۔ فرق مبارک برہم لوک ہے سورج چاند آنکھیں
ہیں چرن پاتال میں ہیں۔ آپ بشن بھگوان ہیں گرڑ سواری میں ہے۔ آپ بھگت کے بشن ہیں۔
آپ کو نمسکار ہے۔ آپ نے برہما پیدا کر کے سرشٹی کو اتپن کیا۔ بھگتوں کی سہائتا کے لئے سری رام اوتار
دھارن کیا اور راون کنبھ کرن جیسے بڑے شور بیروں کو مار کر پرتھی کا بھار اوتارا۔ گجیندر نے خلوص دل
سے مناجات کر کے ایک کنول کا پھول سونڈ سے توڑ کر کرشن ارپن کیا۔ اس وقت یہی کرشن چندر
مہاراج جو موہنی روپ دھارن کئے تمہارے سامنے رونق افروز ہیں۔ گرڑ پر سوار ہو کر آئے۔
اور گراہ کا سر سدرشن سے کاٹ کر گجیندر کو بچا لیا۔ بھیشم جی کہتے ہیں۔ اسی طرح سے مصیبت کے
وقت بھگتوں کے آڑے آتے ہیں۔ یدھشٹر نے پوچھا یہ دونو کون تھے۔ بھیشم جی بولے کہ یہ
دونو گجیندر اور گراہ پورب جنم میں ہاہا اور ہوہو نام گندھرب تھے۔ فن موسیقی میں کامل دستگاہ
رکھتے تھے۔ ایک وقت راجہ اندر کی سبھا میں جہاں بہت سی اپسرائیں اور گندھرب موجود تھیں
گاتا ہوا [illegible] تھا۔

یہ دونو گندھرب بھی علم موسیقی کے جوہر دکھاتے رہے۔ راجہ اندر نے دونو گندھریوں کی بڑی تعریف کی اور کہا کہ فی الحقیقت تم دونو گندھرب اپنے وقت کے استاد ہو۔ کوئی کسی سے کم نہیں۔ دونو کا درجہ برابر ہے۔ دونو گندھرب مصر ہوئے۔ کہ آپ ہم دونو میں جس کو اچھا سمجھیں کہ دیں۔ اندر نے جواب دیا۔ کہ تمہارا فیصلہ دیول رشی کر دیں گے۔ انہیں جا کر گانا سناؤ۔ دونو گندھرب دیول رشی کے پاس آئے اور عرض کی مہاراج ہم دونو میں اس بات کی تکرار ہو رہی ہے۔ کہ گائن ودیا میں کون افضل ہے۔ دونو گندھریوں نے گانا سنایا۔ مگر دیول رشی ایشر کے دھیان میں ایسے مگن تھے کہ کچھ جواب نہ دیا۔ گندھرب پھر ملتمس ہوئے ہم کو راجہ اندر نے بھیجا ہے کہ آپ ہمارا فیصلہ چکا دیں ہم دونو میں کون اس علم میں زیادہ مشاق ہے آپ جس کو کہہ دینگے وہی استاد سمجھا جائیگا۔ رشی نے پھر جواب نہ دیا تب دونو گندھرب نخوت سے گویا ہوئے۔ کہ رشی منی گائن ودیا کیا جانیں۔ یہ بگلے کی طرح دھیان لگانا جانتے ہیں کہ گائن ودیا کے حسن قبح دیکھ سکیں۔ رشی نے نخوت آمیز کلام سنکر گندھربوں کو سراپ دے دیا کہ ہو ہو گندھرب گراہ ہو جائے۔ ہا ہا نام گندھرب گج روپ دھارن کرے دیول رشی کی دعاے بد سنکر دونو کانپنے لگے۔ ہاتھ جوڑ کر منت سے کہنے لگے مہاراج! ہم دونو کا اُدھار کیونکر ہوگا۔ ہمارا گناہ معاف کیجئے۔ دیول رشی کو ان کی خوشامد سے رحم آگیا۔ کہا جب گجیندر کو گراہ پکڑے گا۔ اس وقت گجیندر نارائن کا دھیان کر کے مستدعی ہوگا۔ تب شبن بھگوان درشن دے کر گراہ کو ماریں گے اور گجیندر کو بچالیں گے۔ تب دونو کا اُدھار ہوگا ہے راجن جس وقت نارائن نے گجیندر کو بچایا۔ اس وقت فرمایا تھا کہ جو اس گجیندر اور گراہ کی کتھا سنیں گے۔ اور گنگا۔ جمنا۔ تربینی۔ وغیرہ تیرتھوں کا اشنان کریں گے۔ ان کو اکال مرت نہ ہوگی۔ بھیشم پتامہ جی نے راجہ جنمیجے جی سے کہا کہ جب بھیشم جی گجیندر موکش کا اتہاس سنا چکے۔ تب راجہ جدھشٹر نے کرشن چندر کی پوجا کی اور شیو بینوں نے باسدیو جی کی استتی کی۔

ادھیاے ۷۶

ساوتری استوتر

راجہ جدھشٹر بھیشم پتامہ سے پوچھتے ہیں کہ شرادھ کرم اور دیو کرم کرنے کے وقت کس استوتر کا پاٹھ کرنا چاہئے بھیشم جی۔ ساوتری استوتر ویاس جی کا بنایا ہوا گایتری منتر کے ساتھ جپ کرنا چاہیے۔ اس استوتر کا پاٹھ رشیوں نے کیا ہے

ساوتری ستوتر کا ترجمہ

پراشر جی بششٹ جی مہا رگ ابناشی سدھون کے ارتھ۔ رشیوں کے ارتھ۔ شیو سہنسر نام کے ارتھ نمسکار ہے۔ اجیکپاد۔ اہربدھن۔ اپراجت۔ پناکی۔ رت۔ پرت روپ۔ ترینک۔ مہیشر۔ برکھا پتی بشنبھو۔ ہون۔ یہ گیارہ رودر ہیں جو تینوں لوک کے ایشور کہلاتے ہیں۔ انش بھیگ۔ متر۔ برن۔ بیسر۔ دھاتا۔ اریمان۔ جینت۔ بھاسکر۔ تشٹا۔ پوکھا۔ اندر۔ یہ بارہ نام بشن جی کے ہیں۔ دھر۔ دھرو۔ سوم۔ ساوتر۔ انل۔ آنل۔ پرتیوکھ۔ پربھاس یہ آٹھ بسو ہیں اور بارہ سورج کشپ جی کے بارہ پتر ہیں۔ سنگیا استری سے ناہت اور دسر دو لڑکے اسنی کمار کے نام سے سورج کے پتر کہلاتے ہیں۔ مرت۔ کال۔ بسوے دیوا۔ پترگن۔ مورتی مان۔ تپودمن۔ رشی منی۔ سدھو لوک پوتر مکان کرنے والے دیوتاؤں کے نام سے مشکلیں آسان ہوتی ہیں۔ جو لوگ ان دیوتاؤں کی یاد کرتے ہیں۔ وہ دھرم ارتھ اور کام کو پراپت کر کے اچھے لوگوں میں جاتے ہیں۔ نندیشور۔ گرامنی برکھ دھج۔ دنیا کے مالک سوم گن۔ رودر گنا۔ جوگ بھوت گن۔ سب پربت۔ چاروں سمندر۔ شیو جی کی طرح بشن جی کے ساتھ ہیں جو ان کا دھیان کرتے ہیں۔ پاپ سے چھوٹ جاتے ہیں۔ اب رشیوں میں جو بڑے بھگت گزرے ہیں۔ ان کے نام یہ ہیں۔ یوکرت۔ دیو ارواسو۔ اوکھیج۔ اگشیوان انگرہ جی کے پتر۔ چلو۔ میدھا۔ تتھی۔ برہی کھد یہ رشی مہرشی کے پتا کہلاتے ہیں۔ یہ سب رودر گن کی طرح مہاتیجسوی ہیں۔ پرتھی پر اچھے کرموں کی بدولت ہمیشہ بیکنٹھ کے سکھ بھوگتے ہیں۔ ساتوں گرد پورب دشا میں باس کرتے ہیں جو آدمی اُن کا دھیان کرتا ہے وہ اندر لوک جاتا ہے ان مچ پرمچ سو بیتا تریا۔ ڈرہبہ۔ اود باہو۔ ترنوں۔ اگست۔ یہ ساتوں دھرم راج کے روپ سے دکھن دشا میں براجمان ہیں۔ ڈرہیو۔ رتو۔ پری بیادھ۔ دوت۔ ترت۔ استری کے پتر۔ سارست رشی۔ یہ ساتوں رشی پچھم کونے میں باس کرتے ہیں۔ استری بششٹ۔ کشپ۔ گوتم۔ بھاردواج۔ بسوامتر جمدگن۔ کبیر جی یہ ساتوں گرد اتر دشا میں برتمان ہیں۔ دھرم۔ کام۔ سکا۔ بسو۔ بالمکی۔ انت کپل یہ سات پرتھی کو اپنے کندھے پر اٹھائے ہیں۔ پرسرام۔ بیاسن۔ استوتھامان۔ لوس یہ چاروں لوکپال ہیں۔ سام ورت۔ میرو۔ ساورن۔ دھارمک۔ مارکنڈے۔ سانکھ۔ دربا سا یہ بڑے تیجسوی رشی ہیں۔ ان کے نام لینے سے سنتان ہوتی ہے۔ مفلس کو دولت ملتی ہے۔ راجہ بینو کا پتر راجہ پرتھو۔ منو جی۔ راجہ ایل ان چکرورتی راجوں کے نام لینے والے دنیا میں جس حاصل کرتے ہیں۔ سیوت رشی نے راجہ سگر کے بھسم کئے ہوئے لڑکوں کی ہڈیاں گنگا جی

سے دھوئیں۔ بھاگی رتھ رشی کو دھن باد ہے۔ جو سرگ سے گنگاجی لائے۔ یہی مہاتما لوگ جل برساتے ہیں۔ پرتھی کے جیووں کا پالن کرتے ہیں۔ پاپ پن کے یہ مہاتما لوگ گواہ ہیں جو شخص صبح اٹھ کر ان مہاتماؤں کا نام لے۔ اس کو کوئی دکھ نہیں ہوتا نہ اگن کا خوف ہے نہ چوری کا ڈاڑھ کبھی بیمار نہیں ہوتا اگر ساوتری استوتر کھیت میں بیٹھ کر پاٹھ کیا جاوے۔ تو اس کی کھیتی میں بہت غلہ پیدا ہو۔ اگر جنگ وجدل کے وقت اس کا پاٹھ ہو تو فتح نصیب ہو۔ راج دربار کے وقت جو اس ساوتری استوتر کا جپ کرتا ہے حاکم اس سے خوش رہتا ہے۔ کوئی کام نہیں بگڑتا۔ ساوتری استوتر بہت اچھا استوتر ہے۔ اس سے نہ تو لڑکا مرتا ہے نہ سانپ کا خوف ہوتا ہے۔ گئوؤں میں پاٹھ کرنے سے گئوشالا میں ترقی ہوتی ہے۔ راجہ اندر نے اس استوتر کے پاٹھ سے برترا بسر اور راچھسوں پر فتح پائی۔ بھرگ جی بششٹ جی۔ اور رگھو کے سمرن کرنے سے بدن میں چستی دماغ میں جودت پیدا ہوتی ہے اسنی کمار کے نام سے جسم پر عوارض نہیں دوڑتے۔ اس استوتر کا پھل وہ ہے جو مہابھارت کے سننے سے حاصل ہوتا ہے۔

ادھیائے ۷۷

برہمنوں کی پوجا کے طریقے

بھیشم پتامہ۔ کل قوموں میں برہمن اتم گردانا گیا ہے۔ برہمنوں ہی سے دھرم قائم ہے وید اور شاستر کے واقفکار برہمن ہی ہو سکتے ہیں۔ اگر برہمن نہ ہوں تو شرتی اور سمرتی کی پابندی ہو نہیں سکتی وہ پتروں اور دیوتاؤں کے منہ ہیں۔ ان کے بھوجن کرانے سے پتر اور دیوتا کو بھوجن پہنچتا ہے وہ تپ کرنے میں بہت زبردست ہیں۔ تپ کے طریقے اور راستے جتنے وہ جانتے ہیں اور کوئی نہیں جان سکتا بششٹ۔ بھرگ جی۔ اگست سے نامور رشی برہمن ہی تھے۔ جنہوں نے تپ کے زور سے سمندر خشک کر دیا تھا۔ دیکھو راجہ سہسرا باہو سا بلوان راجہ تمام دنیا پر حکومت کر رہا تھا سہسرا باہو کو یہ قدرت برہمن کے طفیل سے حاصل ہوئی تھی۔ دناترئی جی کی اس نے بہت خدمت کی۔ دناترئی جی اس کی فرمانبرداری سے از حد خوش ہوئے۔ بردان دے دیا کہ تیری دو بھجاؤں سے ہمیشہ دھرم ہوتا رہیگا۔ تو نے میری بڑی خدمت کی ہے۔ میری دعا ہے کہ تیری ہزار بھجا ہو جاویں یہ بردان پا کر سہسترا باہو ہزار بھجا کے زور سے ایسا مغرور ہوا کہ اپنے آگے کسی کو گنتا نہ تھا۔ اب وہ برہمنوں کی بھی حقیقت نہ سمجھتا تھا غرضنا [illegible]

سے کیوں قدم باہر نکالتا ہے۔ برہمنوں ہی کی بدولت تیرا اس قدر وقار بڑھا ہے مگر تو برہمنوں ہی کی ہستی نہیں سمجھتا۔ چھتریوں کو ہرگز لازم نہیں۔ کہ برہمنوں کا وقار گھٹائیں جتنے چھتری راجہ ہوئے ہیں سب برہمنوں کی پرستش کرتے تھے۔ تجھے بھی دتا تریٔ جی نے یہ عظمت بخشی۔ مگر مغرور راجہ کبھی دھیان میں لاتا ہے وہ سمجھتا تھا کہ چھتری برہمن کے آدھین نہیں ہو سکتے۔ برہمن البتہ چھتریوں کے دست نگر ہیں۔ وہ اپنے خیال میں مست تھا۔ ایک روز بایو دیوتا راجہ سہسر باہو کے پاس آئے اور کہا مجھے دیوتاؤں نے تیرے پاس بھیجا ہے۔ دیکھ راجہ! تیرا خیال خام ہے۔ برہمنوں سے منحرف نہ ہو۔ برہمن سے چھتریوں کا رتبہ ہرگز بالا نہیں ہو سکتا۔ کیا راجہ انگ کی حقیقت تجھے معلوم نہیں۔ راجہ انگ نے پرتھی کا سنکلپ کر دیا تھا۔ پرتھی جل میں گپت ہو گئی۔ ساری دنیا غرقاب ہو گئی۔ اس وقت کشپ جی نے رحم فرما کر پرتھی کو پانی پر قائم کر دیا۔ گوتم کے سراپ سے راجہ اندر کس حالت میں ہو گئے تھے۔ جانتے ہو گے اندر نے کتنا بڑا قصور کیا کہ گوتم کی عصمت مآب عورت کے ناموس میں بٹہ لگایا۔ پھر بھی گوتم نے طرح دی۔ سراپ تو دیا مگر جان سے نہیں مارا۔ برہمن سے بڑھ کر رحیم دوسری قوم نہیں ہو سکتی۔ تم بھی دتا تریٔ جی کے بردان سے اس ثروت پر پہنچے۔ ساری پرتھی کی عنان حکومت ہاتھ میں رکھتے ہو۔ برہما ابناشی ہیں۔ جاہل۔ بیوقوف کہتے ہیں کہ وہ انڈے سے پیدا ہوئے۔ انڈا نہ تھا۔ آکاش تھا۔ آکاش سے برہماجی کی اُتپن ہوئی۔ اور پرتھی کو انہوں ہی نے پیدا کیا۔ راجہ انگ نے کل زمین کا سنکلپ کر کے برہمن کو دینا چاہا۔ مگر پرتھی نے خیال کیا کہ میرے پتا برہماجی ہیں راجہ سے کوئی حق نہیں۔ کہ میرا دان کرے۔ پرتھی غرق آب ہو گئی۔ یعنی اپنا روپ چھوڑ کر برہم لوک پہنچی تب کشپ جی نے پرتھی کے جسم میں پرویش کیا اور پانی پر قائم کر دی۔ تب سے پرتھی کا ایک نام کاپشی ہوا جب پرتھی پانی پر قائم ہو گئی۔ کشپ جی اس کے جسم سے علیحدہ ہو گئے۔ یہ بات برہمنوں ہی کو نصیب ہے۔ بھلا کوئی چھتری راجہ بتا سکتے ہو۔ جس نے ایسی اعجاز نما باتیں کھلائی ہوں بایو دیوتا کی باتیں سنکر سہسر باہو خاموش ہو گیا۔

ادھیائے ۷۸

رشیوں کی مہماں

بایو دیوتا کہتے ہیں۔ کہ انگرا رشی کا حال کہتا ہوں۔ گوش ہوش سے سنو۔ بھدرا نام چندرما کی دختر جو حسین اور قبول صورت تھی۔ اتھ رشی کے ساتھ بیاہی گئی۔ اتھ رشی بھدرا سے ...

جارہے تھے کہ برن یعنی پانی کے دیوتا نے بھدرا کو اتتھ رشی سے چھین لیا۔ برن بھدرا پر ہزار جان سے عاشق ہو گئے۔ اتتھ رشی نے نارد جی کی زبان برن کے پاس پیغام بھیجا کہ ایسی ناشائستہ حرکت کرنا برن کو مناسب تھا۔ لوکپال کی عزت میں بٹہ لگایا۔ مناسب ہے کہ ایسی عورت ہمارے پاس بھیج دو۔ برن نے جواب میں کہلا بھیجا کہ سبھدرا میری چہیتی استری ہے اس کا حق بھدرا پر نہیں۔ نہ وہ اس سے مانوس ہے لہٰذا میں بھدرا کو نہیں دے سکتا۔ اتتھ رشی کو اس قدر غصہ آیا کہ تمام پرتھی کا جل خشک ہو گیا۔ برن کو تکلیف ہوئی۔ اور بھدرا کو لئے ہوئے اتتھ رشی کے پاس آئے۔ اور عاجزی اور لجاجت سے بھدرا اتتھ رشی کے حوالہ کر دی۔ اے راجہ! بھلا کبھی چھتری میں بھی ایسی قدرت ہے۔ اسی طرح اگست جی نے راچھسوں کو بھسم کر دیا۔ راچھسوں کی سخت گیریوں نے دیوتاؤں کو سرگ لوک سے نکال دیا۔ راجہ کی غضبناک تلوار سے چندرماں گھائل ہو گیا۔ دیوتے مجبور لاچار اتری جی کی پناہ میں آئے۔ اتری جی دیوتاؤں کی مدد پر راچھسوں سے جنگ کرنے لگے۔ اور تپ کے زور سے تمام راچھسوں کو مجروح کر کے اندرلوک سے نکال دیا اسی طرح چیون رشی، راجہ اندر سے مصر ہوئے کہ اسونی کمار سوم (یعنی شراب خوری) پان کیوں نہیں کرتے اور جگ بھاگ کیوں نہیں نکالتے۔ راجہ اندر نے جواب دیا کہ اسونی کمار کا رتبہ ہمارے برابر نہیں ہم کس طرح ان کے ساتھ سوم پان کریں۔ چیون رشی بولے۔ ایسے کلمات زبان سے نکالنا تم کو مناسب نہیں تم ان کی توہین کرتے ہو توہین کرنا بڑا عیب ہے۔ اگر تم نے ہماری ہدایت سے منہ موڑا تو بھلا نہ ہوگا۔ یہ کہہ کر منتر پڑھنا شروع کیا۔ اندر اپنا بجر اٹھا کر چیون رشی پر حملہ آور ہوئے چیون رشی نے ہاتھ پر پانی لے کر منتر پڑھا اور وہ چھینٹا راجہ اندر کو مار دیا۔ راجہ اندر اسی طرح جڑ رو پ کھڑے کے کھڑے ہو گئے پھر چیون رشی نے مدأسر کو جگ آہوتی سے پیدا کر کے اندر کی سرکوبی کے لئے روانہ کیا مدنام اسراپنی مہیب صورت سے اندر کو دبا کر بیٹھ گیا۔ جو دیوتا اندر کے چھڑانے کے لئے آتا۔ مدأسر اپنے لمبے لمبے ہاتھوں سے پکڑ کر دبوچ لیتا۔ تب دیوتاؤں نے راجہ اندر سے عرض کیا کہ آپ چیون رشی سے عذر خواہی کریں اور ان کے حکم پر کاربند ہوں۔ ناچار راجہ اندر دیوتاؤں سمیت چیون رشی سے عذر خواہ ہوئے اور اسونی کمار کے ساتھ سوم پان کرنے لگے۔ اے سہسر باہو۔ بھلا کوئی چھتری ایسا ہے جو ان رشیوں کے تپ دیل کا مقابلہ کر سکے۔

ادھیائے ۷۹

کرشن چندر کے گنانباد

بھیشم پتامہ - راجہ جدھشٹر جی! کرشن بھگوان کی مہما کہاں تک بیان کروں جو چاہیں کریں۔ بھلا ان کا کوئی دوسرا ہے۔ تم بڑے خوش قسمت ہو جو کرشن بھگوان تمہارے سکھا ہوئے۔ مہابھارت کی اتنی بڑی لڑائی انہیں کے فیض قدوم سے میسر ہوئی۔ ان کے رازوں کو سیس ناگ بھی نہیں پہنچ سکتے ان کا کلام شاستر اور سمرتیاں آپ کے احکام ہیں یہ رشی منی جو میرے سامنے بیٹھے ہوئے ہیں آپ کو بخوبی جانتے ہیں۔ آپ نے اوتار دھارن کر کے بارہا پرتھی کا بھار اتارا نند اور جسودھا جی کو بچپن کی لیلائیں دکھا کر ان کا جنم سپھل کیا آپ نے جپ تپ بھی کئے۔ بڑے بڑے سوربیروں کو ناکوں چنے چبوائے۔ اے راجہ کرشن بھگوان ترلوکی ناتھ ہیں۔ آپ کی پرستش برہما بشن مہیش بھی کرتے ہیں کل مخلوقات آپ کے معجز نمائے اشارے کا ادنےٰ کرشمہ ہے آپ ہی نے آکاش سرگ چودہ بھون اٹھارہ برہمانڈ خلق کئے آپ پورن برہم پرماتما ہیں آپ کے جسم میں ہزاروں برہمانڈ ہیں ست جگ میں دھرم روپ سے لوگوں کو کرتارتھ کیا ترتیا میں گیان روپ دواپر میں بل روپ اور کل جگ میں دھرم روپ سے اوتار دھارن کرینگے۔ جو لوگ آپ کو جانتے ہیں وہ گیانی ہیں اور جو آپ سے خلاف ہیں وہ آواگون کے الجھیڑوں میں پھنسے ہوئے پرتھی پر پیدا ہو کر طرح طرح کے مصائب جھیلتے ہیں دیوتا اور راکھس آپ کی عبادت کرتے ہیں اور دیول دیاس جی کرشن بھگوان کو پرشوتم جگ کلپ بنانے والا کہتے ہیں۔ جہاں تک فہم و ادراک کی رسائی ہے آپ ہی کے جمال جہاں آرا کا جلوہ دکھلائی دیتا ہے میں بھی اس اخیر وقت میں آپ ہی سے لو لگائے ہوں۔ آپ میری آخرت میں سہائتا کریں گے۔

ادھیائے ۸۰

کرشن بھگوان اور رانی رکمنی جی اور درباسا رشی کے حالات

راجہ جدھشٹر کرشن چندر سے مخاطب ہیں۔ اے دین دیال اے مدھوسودن مجھے حیرت ہے کہ آپ نے درباسا سے رشی کو اپنی سیوا سے کیونکر خوش کیا وہ ذرا سی بات میں ناراض ہوتے ہیں غصہ آجاتا ہے۔ کرشن چندر (ہنس کر) سچ کہتے ہو۔ فی الحقیقت انہیں غصہ آجاتا ہے۔ مگر میں تو برہمنوں کا داس ہوں۔ ان کی بھگت کے بس ہوں۔ ایک دفعہ درباسا جی دوارکا آئے۔ دہشت کے مارے سب کانپنے لگے۔ بغلیں جھانکتے تھے۔ کہ درباسا رشی کو کون اپنے گھر میں اتارے۔ ان کا غصہ بلائے بے درماں ہے۔ ذرا سی بات پر سراپ دے دیتے ہیں۔ میں نے اپنے محل میں درباسا رشی کو اتارا [illegible]

تو اس پلنگڑی کو اپنی نگاہ سے بھسم کر دیا۔ اور خود نظروں سے غائب ہو گئے۔ مجھے اس پلنگ کا ذرا بھی
افسوس نہ ہوا۔ مگر ان کے بے کہے سنے چلے جانے کا ملال کرتا رہا۔ اتنے میں آپ سامنے آ گئے۔ میں نے
عجلت کے ساتھ قدم مبارک چھو کر عرض کیا کہ مہاراج آپ کو بڑی تکلیف ہوئی۔ باعث رنج کیا ہے۔ جو آپ نے
درشن دینے سے اجتناب کیا۔ دُرباسا رشی مسکرا کر چپ ہو رہے۔ کچھ جواب نہ دیا۔ ایک روز آپ نے کھیر بنوائی۔
تھوڑی سی کھائی اور باقی کے واسطے ارشاد ہوا کہ اپنے بدن پر ملو۔ میں نے حکم کی تعمیل کی۔ پھر آپ نے ایک رتھ
طلب کیا۔ آپ سوار ہوئے اور رکمنی جی سے اشارہ کیا کہ ہمارا رتھ کھینچو اور کھیر بھی چہرے پر ملی ہو۔ رکمنی جی
حکم بجا لائیں۔ اور دُرباسا کا رتھ گھوڑوں کی طرح کھینچنے لگیں۔ رتھ محل سے باہر نکلا۔ میں بھی ہمراہ تھا۔
سر بازار دُرباسا رشی نے رکمنی پر چابک مارا۔ اہل بازار اور تماشائی متحیر تھے کہ ناز و نعم سے پلی ہوئی حسین
نازک کرشن چندر مہاراج کی پٹ رانی سے رتھ کھنچوایا جاتا ہے اور کرشن چندر کچھ نہیں کہتے۔ میرے چہرے
پر جس کی نظر پڑتی مسکرا دیتے تھے۔ کیونکہ میری عجیب ہیئت تھی۔ تمام بدن پر کھیر ملی ہوئی تھی۔ تماشائیوں
کا ہجوم سواری کے ساتھ تھا۔ لوگ کہتے تھے۔ کہ برہمنوں کے سوائے اور کس میں یارا ہے جو ترلوکی
ناتھ کرشن چندر کے ساتھ اس بے ادبی سے پیش آئے۔ ایسے برہمن کالے ناگ ہیں۔ ذرا چھی ک
پڑ ڈس لیتے ہیں۔ رکمنی جی پھول پان سی حسین کے لئے رتھ کھینچنا کیسا دشوار امر تھا۔ تھکاوٹ
سے بدن پر پسینہ آگیا۔ ہاتھ پاؤں شل ہو گئے۔ دُرباسا رشی رکمنی جی کو مضمحل دیکھ کر رتھ سے
اتر پڑے۔ چہرے سے ظاہر ہوتا تھا کہ آپ کو از حد غصہ ہے۔ رتھ سے اترتے ہی دکھن جانب
رخ کیا۔ میں بھی پیادہ پا ساتھ ہو لیا۔ ایک مقام پر دُرباسا رشی ذرا ٹھٹکے۔ میں قدموں پر گرا اور
ہاتھ جوڑ کر عرض رسا ہوا۔ مجھ سے کون قصور ہوا۔ جو آپ مکان پر نہیں چلتے۔ چوک ہوا۔ تو معاف
کیجئے۔ آپ کا داس ہوں۔ دُرباسا رشی میری عاجزی سے خوش ہو گئے اور بولے ہے کرشن
مراری۔ تم نے اپنے سبھاؤ سے غصے کو بھی جیت لیا۔ بلا شک مجھ سے بڑے گناہ ہوئے۔ تم
ترلوک کے جیتنے والے نارائن روپ ہو۔ آزمائش منظور تھی پوری اتری۔ آپ میرا گناہ معاف
کیجئے۔ اور مجھ سے بردان لیجئے۔ حالانکہ آپ کے لئے بردان کی کیا ضرورت ہے۔ آپ مجسم نور بے
چون و چرا ہیں۔ مگر پھر و کھا دے اور اپنی کیرتی بڑھانے کے لئے آپ مستدعی ہوں کہ میرا
بردان قبول کیجئے۔ ہے گوبند! آپ کا جس دنیا بھر میں ہمیشہ قائم رہے گا۔ ہے جناردھن آپ
تمام خلق کے چہیتے ہیں۔ جہاں تک میری جوٹھی کھیر جسم مبارک پر پہنچی ہے۔ وہاں تک آپ
کو کال ستا نہیں سکتا ہے۔ [illegible] جب آپ کی مرضی ہو گی تب ہی آپ کی [illegible] ہو گی

پھر درباساجی نے فرمایا کہ کرشن چندر تم نے یہ کھیر اپنے تلووں میں کیوں نہیں ملی۔ یہ تم نے اچھا نہیں کیا۔ جب میں نے اپنے تلووں کو دیکھا تو فی التحقیق کھیر کا نشان نہ تھا۔ پھر رکمنی جی کو اس طرح بردان دیا۔ کہ اے کرشن پیاری! دنیا کی عورتیں تیرا نام لے کر راج سہاگ حاصل کریں گی جب تک تیری اچھیا ہوگی شریر دھارن کرے گی۔ تیرے بدن پر کوئی مرض نہ دوڑیگی۔ تو نزدیک رہے گی تمہارے بدن سے خوشبو کی لپٹیں آیا کریں گی۔ کرشن چندر کی سولہ ہزار رانیوں میں تیرا ہی نمبر اول رہے گا۔ تو سب سے بڑھ کر جیتی ہوگی۔ یہ کہہ کر درباسارشی نظروں سے اوجھل ہوگئے۔ کرشن چند اور رکمنی اپنے محل میں آئے دیکھا کہ وہ پلنگ جو بھسم ہوگیا تھا۔ بدستور بچھا ہوا ہے۔ ہے راجن! تم بھی میری طرح برہمنوں کی سیوا کیا کرو۔ برہمن کی پوجن سے سب دیوتا خوش ہوتے ہیں۔

ادھیاے ۸۱

درباسارشی کی ولادت کے وجوہ

راجہ جدھشٹر۔ (کرشن چندر سے) درباسارشی کی ولادت کہاں ہوئی اور کون ہیں۔

کرشن چندر۔ ایک وقت راچھسوں اور راجہ اندر میں بہت بڑی لڑائی ہوئی۔ راچھسوں کے مسکن تین مقام پر تھے! ایک چاندی سے۔ دوسرے لوہے کا۔ تیسرا سونے کا بنا ہوا تھا۔ راچھس ہمیشہ یہاں بود و باش کیا کرتے تھے۔ کسی دیوتا میں اتنی جرأت نہ تھی۔ کہ ان راچھسوں پر قابو پاتا۔ سب دیوتا متفق ہو کر شیوجی کے پاس گئے۔ اور بنتی کی کہ آپ ہمارے اوپر کرپا کریں۔ راچھسوں نے ہمیں تنگ کر رکھا ہے۔ شیوجی نے بشن بھگوان کو بان اگنی کو گانسی۔ ویدوں کا دھنش اور گائیتری کو پرتنچا بنا کر ان تینوں پریوں کو جلا کر خاک کر دیا۔ اس وقت اُماں جی کی گود میں ایک بالک دکھائی دیا۔ وہی بالک درباسارشی تھے۔ جب درباسارشی میرے رنواس میں آئے۔ اس وقت ان کی عمر کے برابر دوارکا پوری میں کوئی نہیں تھا۔ درباسارشی نے بہت جپ تپ کیا۔ شیوجی تینوں لوک کے کرتا دھرتا ہیں۔ سب دیوتاؤں کے دیوتا۔ نرگن۔ سرگن روپ سے جگت میں دیا پک ہو رہے ہیں۔ بشن کا روپ شیو ہیں اور شیو کا روپ بشن ہیں۔ بشن اور شیو روپ مل کر پربرہم پرمیشر ہوئے۔

ادھیاے ۸۲

رام گیتا

راجہ جدھشٹر - انسان کے لئے کوئی ایسا سہل طریقہ بتائیے - جس سے اس کا کلیان ہو جائے

بھیشم جی - انسان سے اگر کچھ نہ ہو سکے - تو رام گیتا کا پاٹھ کرے - اس سے اس کی آخرت سنبھل جائے

اور دنیا میں دولت کثیر حاصل ہوگی - پچھلے جنم کے پاپ بھی موکش ہو جائیں گے - سری رامچندر مہاراج

شاہنشاہ کوشل جب اپنے پتا کے عہد کے مطابق اجودھیا کے راج سے قطع تعلق کر کے لکشمن اور

سیتا جی کے ساتھ ڈنڈک بن کو چلے گئے - لکشمن جی نے سری رامچندر جی سے گیان سننے کی اچھیا

کی اور سری رگھوناتھ جی نے لکشمن جی کو گیان اپدیش کیا۔

(۱) شیو جی پاربتی جی سے کہتے ہیں کہ اے اُماں دیوی - سری رگھوناتھ جی نے پرتھی کا بھار اتارنے کی خاطر اوتار دھارن کر کے راون اور کنبھ کرن ایسے جودھاؤں کو بھسم کیا - اور دھرم کو قائم کیا (۲) رگھوناتھ جی نے پراچین اتہاس - راجہ نرگ کی کتھا بستار پوربک سنائی (۳) لکشمن جی سری رام چندر جی سے التماس کرتے ہیں کہ آپ مجھے گیان اپدیش کریں (۴) ہے رگھوبنس منی - آپ نرمل گیان سے سب پرانیوں میں براجمان ہیں - کل کائنات میں آپ ہی کا ظہور ہے - آپ سب میں ویاپک اور سب سے علیحدہ بھی ہیں (۵) آپ ہی کے چرنوں کے بھروسے پر اس سنسار ساگر سے پار اُترنا چاہتا ہوں ایسا اُپدیش دیجئے کہ بھوساگر سے آسانی کے ساتھ پار ہو جاؤں (۶) جن کے نام لینے سے آنند پراپت ہوتا ہے بھگتوں اور شرن آئے ہوئے کے کشٹ دور کرنے والے سری رگھوناتھ جی لکشمن جی سے بولے (۷) ہے بھائی پہلے اپنے خاندان کے کرم کرنے کا عادی ہو - یعنی جو طریقے خاندان میں منضبط ہوں - ان پر عملدر آمد کرے - جو اچھے کرم یعنی خیر و ثواب کی باتیں ہوں ان کے پھل کی کامنا نہ کرے - دل کو یکسو کر کے کرموں کے پھل سے تیاگ ہو جائے اور گرو کے قول کا پابند ہو - (۸) ہے لکشمن جی! اچھے کرموں کی وجہ سے انسانی جامہ ملتا ہے - اس لئے وید کے احکام کی پابندی کرنا انسان کا پہلا فرض ہے - اچھے بُرے کی تمیز ہونا چاہیئے - کیونکہ اچھے بُرے پاپ پن کرم اپنی دیہہ کی بدولت ہوا کرتے ہیں (۹) پیارے بھائی! دنیا میں اودیا کی تاریکی چھائی ہوئی ہے اس تاریکی کے دور کرنے کے لئے پرمیشور نے گیان پیدا کیا - برہم گیان سے اودیا دور ہو جاتی ہے اس لئے برہم گیان سے دیہہ کو شدھ کرو اور اس کی روشنی سے ضلالت اور گمراہی کی تاریکی دفع کرو (۱۰) اگر یہ کہا جائے کہ کرم سے ... [illegible] ... اچھے کرم کرنے سے ...

کا اندھکار خود بخود زائل ہو جاتا ہے۔ یہ غیر ممکن ہے۔ بغیر ودیا پڑھے گیان نہیں ہوتا۔ ودیا حاصل کرکے کرم کرے اور کرم کی کامنا تیاگ دے اور گیان کو دھارن کرے (۱۱) وید میں جس کرم کی ہدایت درج ہے۔ وہی برہم گیان ہے۔ کسی کرم کی خواہش نہ کرنا چاہئیے (۱۲) انسانوں کے لئے برہم ودیا حاصل کرنا پرم دھرم ہے (۱۳) گنگاجی کے کنارے اور اتم تیرتھوں میں اچھے کرم ہوں تو بڑا پھل پراپت ہوتا ہے۔ اگن ہوتر کرموں سے مکت ملتی ہے (۱۴) اکثر لوگوں کا اعتراض ہے کہ گیان اور کرم مل کر موکش ہو جاتی ہے یہ ٹھیک نہیں ہے۔ کیونکہ جس طرح خالی کرم کرنے سے موکش نہیں ملتی۔ جب تک گیان نہ ہو۔ اسی طرح گیان ہے اور کرم نہیں کیا تو بھی موکش ملنا دشوار ہے۔ اس کی بھی وجہ یہ ہے۔ کہ سارے سنسار کے لوگوں کی عقل و نگاہ میں اختلاف رہتا ہے۔ یعنی کوئی انسان اہنکار یعنی غرور و گھمنڈ سے خالی نہیں دکھائی دیتا۔ جب غرور اور گھمنڈ ہؤا تو کریا نش پھل ہو گئی۔ اور پھر ودیا یعنی گیان کہاں۔ اس سے موکش نہیں ہو سکتی (۱۵) معترض لوگ قیاس کو رد کر کے کہتے ہیں کہ قلب کی صفائی سے گیان کا ظہور ہو جاتا ہے۔ اور برہم میں خود بخود پریت ہونے لگتی ہے۔ اسی کو ودیا کہتے ہیں۔ اور جگ اور تپ کرنے والوں کو پھلوں کی خواہش ہؤا کرتی ہے۔ اگر برہما کی طرف رجحان ہو گیا ہے۔ تو کبھی اس کا دل پھل کی چاہ نہیں کرے گا۔ جسم وہی ہے۔ جس سے اچھے کرم ہوں اور اندریوں کا سبھاؤ کرم کرنا ہے۔ کرم سے من کی شدھی۔ دھرم کرم سے ویراگ پیدا ہو جاتا ہے۔ ویراگ سے گیان اور گیان سے موکش ہو جاتی ہے (۱۶) گیان سے کرم پھل کی کامنا کو چھوڑ کر برہما میں لین ہو جاوے۔ اور چلنا کھانا۔ پینا ان کو چھوڑ کر شک و شبہ کو دور کرکے برہم میں دھیان لگا (۱۷) مایا کے ذریعے سے جب تک جیو یہ سمجھے۔ کہ سب کرموں کا کرنے والا میں ہوں۔ تب تک کرم کرنا چاہئیے۔ اور جب یہ معلوم ہو جاوے۔ کہ میں کچھ نہیں کرتا۔ سب کام اندریوں سے ہوتے ہیں۔ دنیا فانی ہے سنسار بالکل جھوٹا ہے۔ جو کچھ ہے پرمیشور ہے۔ تب کرم دھرم چھوڑ نا چاہئیے۔ (۱۸) جب دل میں یکسوئی آجائیگی۔ تو خود بخود برہم پرکاش ہو جائے گا اور ایسا آنند ہو گا۔ جس کا ناش نہیں ہے (۱۹) گیان کی پراپتی سے اودیا ناش ہو جاتی ہے (۲۰) جب اودیا دور ہو گئی تو تم گیان ناش ہو گیا۔ تب کسی کرم کرنے کی طاقت نہیں رہتی۔ اور جب طاقت نہیں ہے تو آتما بھی نہیں۔ جب آتما فانی نظر آئی تب گیان ہو گیا گیان ہونے سے مکتی مل گئی۔ گیان سے (۲۱) جب جہالت دور ہو گئی۔ اور ودیا پرکاش ہو گیا۔ تو خود بخود خواہشات نفسانی سے انحراف ہو جاتا ہے اور یہی موکش ملنے کی راہ ہے (۲۲) تیتری اپنشد اور ہا جسنیہ سرتی میں کرم

کے پھل کی خواہش کرنے کی ممانعت کی گئی ہے اور گیان سے بھگت بھی ہوتی ہے۔ (۲۲) اہنکار کے تیاگنے سے گیان پیدا ہوتا ہے (۲۳) اکثر لوگ کہتے ہیں۔ کہ کرم نہ کرنے سے پاپ ہوتا ہے یعنی جب نے نیک کرم نہیں کئے پاپی ہوئے یہ جہالت ہے۔ کرم کرنے والے ہمیشہ نیک کرم کرنے کے عادی ہوتے ہیں۔ بری باتوں سے پرہیز رکھتے ہیں۔ ایسے انسان کرم کرکے پھل کی خواہش نہیں کرتے (۲۴) گرو کے بچنوں پر بشواس کرکے آتما اور پرماتما کو ایک جاننے والا پرم آنند کو پہنچتا ہے۔ اور سمیرو پربت کی طرح لاتجنب ہوجاتا ہے۔ دل کی چنچلتائی اور رد بدبا جاتی رہتی ہے (۲۵) تتوم اسی واکیہ میں تین حرف ہیں۔ تت[1]۔ توم[2]۔ اسی[3] تت کے معنے سب گنوں سے واقف یعنی پرماتما توم کے معنے جیو ہیں۔ اب تت توم کے معنے ایک جیو میں گیان بخشنے والا پرماتما۔ اور اسی بمعنے ہے۔ کل جملہ کے معنے سے صاف ظاہر ہوگیا کہ جو پرماتما ہے وہی جیو ہے (۲۶) اگر یہ کہا جاوے کہ پرماتما اور جیو کو ایک سمجھنا خلاف عقل معلوم ہوتا ہے تو سمجھ لو کہ پرماتما چیتن مئی یعنی ہمیشہ سے ہے۔ اور جیو کا بھی ناش نہیں تو دونو پراچین ہوئے (۲۷) سہل سی مثال ہے کہ لوگ کہتے ہیں کہ فلاں گنگا میں باس کرتا ہے تو کیا وہ جل میں رہتا ہے نہیں وہ گنگا کنارے کسی مکان یا جگہ پر بود و باش کرتا ہے۔ مگر کہنے میں یہی آتا ہے۔ اسی طرح جیو پرماتما سے ملا ہے۔ علیحدہ نہیں۔ جیو کا سوامی پرماتما ہی ہے۔ ان دونو کا ناش نہیں (۲۸) جسم انسانی پانچ عنصروں یعنی خاک و باد و آب و آتش خلا یعنی آکاش سے بنایا گیا۔ یہی قالب دکھ اور سکھ بھوگتا ہے۔ مگر جیو پر دکھ اور سکھ کا اثر نہیں ہوتا وہ تو ابناشی ہے۔ اور جسم فانی ہے (۲۹) قالب عنصری پانچ کرم اندری اور پانچ گیان اندری اور پانچ پران اور دو من اور بدھ یعنی ۱۷ چیزوں سے تیار کیا گیا۔ آنکھ[1] ناک[2]۔ کان[3]۔ زبان[4]۔ اور لنگ[5] یہ پانچ کرم اندریاں کہلاتی ہیں۔ گیان اندریاں۔ شامہ[1]۔ سامعہ[2]۔ باصرہ[3] مذائقہ[4]۔ لامسہ[5] ہیں۔ پانچ پران یہ ہیں۔ پران۔ اپان۔ سمان۔ ادان۔ بیان۔ ان میں من اور بدھی کی حکومت رہتی ہے۔ جب تک یہ شریر چلتا پھرتا رہتا ہے۔ استول شریر کہلاتا ہے۔ اور مرجانے پر سوکھشم شریر بولتے ہیں (۳۰) اس قالب عنصری میں آتما کا نواس رہتا ہے۔ اور اندریاں مایا میں پھنسی ہوئی ہیں۔ آتما کو نہیں دیکھتیں مایا سے مایا کو چھوڑ دو جیو اور آتما کا بھید نکال ڈالو اور اپنے آپ کو پرماتما سے علیحدہ مت سمجھو [illegible] ایک ہے وہ کبھی فرق نہیں۔ اس میں کوئی فرق لاحق ہوتا ہے تما

پانچ عنصروں سے بنے ہوئے محل کے اندر نواس کرتی ہے جس طرح بلوری پتھر کے دیکھنے سے
عجیب عجیب رنگ نظر آتے ہیں۔ مگر درحقیقت وہ سفید ہے ان میں کوئی رنگ ذاتی نہیں سب عارضی ہیں
اسی طرح آتما اگرچہ کسی جسم میں ہو خواہ وہ لاغر ہو یا موٹا۔ سکھ کرتا ہو یا دکھ جھیلتا ہو مگر آتما پر ان باتوں
کا اثر مطلق نہیں ہوتا۔ گیانی پرش کبھی رنج و تکلیف کا خیال نہیں کرتے ایک حالت سمجھتے ہیں (۳۲)
جاگرت۔ سپن۔ سوسپت۔ یہ تین اوستھا۔ ستوگن۔ رجوگن۔ تموگن سے تعلق رکھتی ہیں۔ ستوگن سے مراد
حالت بیداری ہے۔ خواب کی حالت کو رجوگن کہتے ہیں۔ تموگن کی حالت مدہوشی یعنی بے خبری ہے۔
جاگرت اوستھا میں سپن اور سوسپت اوستھا کی خبر رہتی ہے۔ مگر سپن اوستھا میں جاگرت اور سوسپت
دشا کا گیان نہیں ہوتا اور نہ سوسپت اوستھا میں جاگرت اور سپن کا دھیان ہوتا ہے اس سے ثابت ہو گیا
کہ آتما کا تعلق اندریوں سے ہے مگر آتما علیحدہ بھی ہے (۳۳) سنساری چیزوں پر من دوڑانا گیانیوں
کا کام نہیں۔ کیونکہ یہ بدھی رجوگن اور تموگن سے ملی ہوئی ہے اور یہی اودیا یعنی جہالت ہے (۳۴)
سنسار فانی ہے جگت کے بیوہار جھوٹے ہیں۔ ان سے علیحدہ ہی رہنا دھرم کا سنبھالنا ہے۔ داسین
چت ہو کر رہو اچھے بُرے پر نیت نہ ڈلاؤ۔ نہ کسی سے دوستی کرو نہ دشمنی۔ سب کو ایک رس جانو (۳۵)
آتما ہی ہم روپ ہے۔ آتما نہ مرتی ہے نہ زندہ ہوتی۔ نہ گھٹتی ہے نہ بڑھتی ہے نہ دبلی ہوتی ہے نہ موٹی۔ جیو آتما
سارے سنسار میں ویاپک ہے یعنی حیوانات۔ نباتات۔ جمادات۔ کل شے میں جیو آتما پرویش کر رہا ہے سب
چیزیں ناش ہو جاتی ہیں مگر جیو آتما ناش نہیں ہوتا۔ برہم اور جیو میں کچھ فرق نہیں ہے جو برہم ہے وہی جیو
ہے۔ البتہ مایا یعنی اندریوں کی تحریک سے جب جیو یہ کہنے لگتا ہے کہ یہ کام میں نے کیا کل وہ کام
کروں گا۔ یہ باتیں ایسی ہیں جو مایا یعنی اندریاں کراتی ہیں۔ جب گیان ہو جاتا ہے تب ظاہر ہو جاتا ہے
کہ یہ کل فعل اندریوں سے ہوتے تھے۔ جیو کچھ نہیں کرتا۔ فرق جیو اور برہم میں دکھلایا گیا (۳۶) گیان
سے سکھ ملتا ہے جنم مرن کا دکھ آتما کو نہیں ہوتا۔ گیان کے اُتپن ہونے سے اگیان ناش ہو
جاتا ہے۔ سانپ اور رسی کی مثال سے ظاہر ہوتا ہے۔ جب ظاہر ہو گیا کہ رسی ہے سانپ نہیں
تو بھرم دور ہو گیا (۳۷) مایا بھرم میں پھنسے ہوئے جیو برہم کو نہیں جانتے کیونکہ ان میں گیان نہیں
ہوتا۔ وہ بھرم میں پڑے ہوئے ہیں یہ بھرم گیان کے نہ ہونے سے پیدا ہو جاتا ہے (۳۸) آتما پر
کوئی رنج و غم اثر نہیں کر سکتا آتما آنند کا گھر ہے۔ سب میں ویاپک ہے۔ مگر جب اندریاں آتما
پر غالب ہو گئیں۔ اہنکار ہوا اگیان بڑھا۔ دین و دنیا بگڑ گئے (۳۹) اب ہم یہ بتلاتے ہیں کہ آتما
کس کو کہتے ہیں۔ ہے جو من باسو نے وقت مل بالکل زائل ہو جاتی ہے کچھ کام نہیں کرتی۔

جب نیند سے جاگو گے تو معلوم ہوگا کہ ہم سکھ سے سوتے تھے یا ہمیں کسی قسم کی تکلیف تھی۔ اب ظاہر ہُوا کہ سونا درحقیقت ایک خلل تھا۔ یہی آتما سمجھو۔ اور جو خیالات حالت غنودگی میں پیدا ہوئے تھے وہ سنساری بیوہار جانو۔ جب آنکھ کھلی۔ تو سب باتیں دور ہو گئیں۔ یعنی جب ہوش میں آئے سپنے کا سکھ یا دکھ دور ہو گیا۔ بس بعینہ یہی حال آتما کا ہے۔ جب گیان ہُوا آنند ہو گیا۔ جنم مرن کا سکھ جاتا رہا (۳۸) پرماتما اور جیو میں ایک بھید یہ بھی ہے یعنی جب اودیا بڑھ جاتی ہے یہ خیال آتا ہے کہ مجھے فلاں بات کی تکلیف ہے۔ فلاں امر سے راحت مل گئی۔ اسی کو لوگ جیو بولتے ہیں۔ سب یہی کہتے ہیں کہ جیو آرام طلب ہے۔ اس جیو پر کشٹ ہے۔ مگر جن کو ودیا یعنی گیان ہے وہ ہرگز یہ نہیں کہتے۔ معرفت کی نظر سے سب چیزوں کو دیکھتے ہیں سب میں پرماتما کا ظہور دکھلائی پڑتا ہے۔ انہیں جیو اور پرماتما میں کچھ بھید محسوس نہیں ہوتا (۳۹) ہے لکشمن! کسی لوہے کو آگ میں تپا کر لال کرو۔ اس وقت وہ لوہا آگ ہو جاتا ہے۔ یعنی جس کا کام جلا دینا ہے لوہے کے اوصاف اس میں مطلق نہیں رہتے۔ اسی طرح آتما من کے پاس رہنے سے من یعنی اندریوں کی پابند ہو جاتی ہے من چنچل ہے یعنی اس نے گیان کو جلا دیا اور آتما بھی من کی مطیع ہو گئی۔ اسی طرح کام کرنے لگی۔ اگر من گیان کے بس ہوتا تو آتما اور پرماتما میں کچھ فرق نہ ہوتا (۴۲) پیارے بھائی! گرو کے منہ سے وید سنو۔ اور ویدوں کی تحریک پر عمل کرو تمہیں گیان ہو جائے گا۔ سنسار جھوٹا نظر آئے گا۔ (۴۳) ہے لکشمن ہم خود بخود پیدا ہوئے ہم سب میں دیاپک ہیں۔ ہم کو کسی نے پیدا نہیں کیا جنم مرن سے رہت ہیں۔ (۴۴) لکشمن جی! ماضی! حال! مستقبل۔ تینوں زمانے سے واقف ہوں۔ میرا آدانت نہیں۔ پنڈت اور گیانی پرش اندریوں کو مغلوب کر کے جس پرشوتم کا دھیان کرتے ہیں وہ میں ہی ہوں (۴۵) اے لکشمن! اوشدھی یعنی دوا کے کھانے سے مرض دور ہو جاتا ہے۔ اسی طرح ودیا پڑھنے سے اودیا جاتی رہتی ہے اور میرا پرکاش جگت میں نظر آنے لگتا ہے (۴۶) یکسو ہو کر پرماتما کا دھیان کرو میں خود تمہارے دل میں نظر آؤں گا (۴۷) جس طرح کوئی کمہار کسی کھلونے کو بنائے۔ تو گیانی لوگ کمہار کی تعریف کرتے ہیں نہ کہ کھلونے کی۔ اسی طرح سارا سنسار پرماتما کا بنایا ہُوا ہے۔ پرماتما ہی کو ست جانو۔ اور اس میں لین ہو جاؤ (۴۸) ہے لکشمن! اونگ اکشر کا جاپ کرو۔ سب طرف سے خیال ہٹاؤ۔ اونگ اکشر سے برہما جی نے دنیا کو پیدا کیا (۴۹) جب گیان ہو جائے گا تو چاروں طرف برہما ہی برہما نظر پڑے گا۔ (۵۰ و ۵۱) ہم اس برہم کے سادھی کے جوگ ہیں جو سب اپادھیوں سے رہت اور نکشدوا ہے۔ اس سے ہم کو برہما ہی کی اوپاسنا

کرنی چاہئے (۵۲) پرماتما کی بھاونا رکھنے والے استری - پرش - پتر - بھائی بھتیجے کے موہ میں نہیں پھنستے
ان کو کسی طرح کا دکھ نہیں ہوتا - مرنے پر اکھنڈ ابناشی میں پراپت ہوکر جیون مکت ہوجاتے ہیں -
(۵۳) جوگ ابھیاس کرنے والے لوگ اندریوں کو مغلوب کرکے کام کرودھ مد لوبھ سے چھوٹ
جاتے ہیں - اور پرماتما کے دھیان میں سمادھ لگاتے ہیں - اس لئے اے لکشمن - میں اپنے
ان بھگتوں سے بہت خوش ہوں جو ایسا کرتے ہیں - ان کو میں اپنے درشن دیتا ہوں (۵۴)
رات دن جو آتما کا دھیان کرتے ہیں وہ ضرور مکت پاتے ہیں (۵۵) دنیا کا نام دارالمحن ہے
اس کے آد - مدھ - انت تینوں زمانے رنج سے بھرے ہوئے ہیں - ابتدائی زمانہ دولت جمع کرنے
میں گزر جاتا ہے - مدھ یعنی شباب کی حالت میں تن آسانی - راحت طلبی - عیش پرستی کی سوجھتی
ہے - اور انت یعنی آخری عمر میں دولت چوراچکوں سے محفوظ رکھنے اور بیجا اسراف میں خرچ
کرنے سے دل کو صدمہ پہنچتا ہے - اس لئے ویدوں کی ہدایت کے بموجب پرمیشور کا دھیان
ہی سب جگہ کام آتا ہے - انسان تینوں زمانے بچپن - جوانی - بڑھاپا مفت رائگان کرتا ہے -
(۵۶) آتما اور پرماتما میں کچھ بھید نہیں ہے جس طرح دریاؤں کا پانی سمندر میں مل جاتا ہے اور
رنگ برنگ کی گایوں کا دودھ ایک ہی رنگ کا ہوتا ہے - اسی طرح آتما اور پرماتما ایک ہے -
جدا نہیں ہے (۵۷) گیانیوں کو جگت کے بیوہار جھوٹھے نظر آتے ہیں - ان کا بھرم خود بخود جاتا رہتا
ہے - جیو اور پرماتما ایک نظر آتے ہیں جس طرح چشم احول سے ایک چیز کی دو چیزیں نظر آتی ہیں یعنی
ماہتاب اور سیارے پر نظر پڑنے سے ایک کے دو معلوم ہوتے ہیں - مگر درحقیقت ایک ہیں
اسی طرح گیان کے جلوے سے تمام بھرم جاتے رہتے ہیں - اور جیو اور آتما میں جو ظاہرا علیحدگی ہے
دور ہو جاتی ہے (۵۸) اس لئے اے لکشمن! جب تک پورا گیان نہ ہو - تب تک میرا بھجن اور
سمرن کرے - بھجن اور سمرن سے گیان ہوگا یہی موکش کا زینہ ہے (۵۹) ہے لکشمن جو میں نے گیان
کی جو باتیں کہی ہیں سو وید کا خلاصہ ہیں - میری ارادھنا سے پاپ دور ہوتے ہیں - میرے اپدیش
کا اچھی طرح خیال رکھو - اسی گیان سے موکش ہو جاتی ہے (۶۰) ہے بھائی! مایا موہ کا جال
سنسار کے چاروں طرف مکڑی کے جالے کی طرح محیط ہے - تمام جیو اس جال میں پھنسے
ہوئے ہیں - جال سے چھٹکارے کی تدبیر یہی ہے - کہ میری بھگت کرو - میری موہنی مورت کا دھیان
کرکے سارے جگت کو جھوٹھا سمجھو - میری ارادھنا کرتے رہو - تمہارے پاپ دور ہو جائیں گے آئندہ
نصیب ہوگا (۶۱) جو لوگ میری عبادت صدق دل سے کرتے ہیں [illegible]

رجوگن، تموگن سے مبرا سمجھیں گے میرے نرگن روپ کو سرگن جان کر میری بھگت کریں گے۔ انت میں میری جوت میں مل جائیں گے۔ ہے بھائی! جس بھاؤنا سے مجھے یاد کرو گے۔ میں ملوں گا (۶۲) ہے بھرتاتا! جو ہمارے کہے ہوئے گیان کا پاٹھ کرے گا۔ اُسے میں ضرور ملوں گا۔ جو لوگ میرے اُپدیش کو سنیں گے وہ بھگت ہو کر پھل پاویں گے۔

ادھیائے ۸۲

راجہ جدھشٹر اور دھرتراشٹ سے بھیشم جی کی وعظ

راجہ جنمیجے جی بیشم پائن سے پوچھتے ہیں۔ کہ ہمارے داوا راجہ جدھشٹر جی نے بھیشم جی سے گیان اُپدیش کر کے پھر کیا کیا۔

بیشم پائن جی۔ جس وقت بھیشم جی رام گیتا سنا چکے۔ تب وید بیاس جی بھیشم جی سے محرک ہوئے کہ راجہ دھرتراشٹ اور راجہ جدھشٹر کو ایک بار پھر اپنی نصیحتوں سے خوش کرو اور ان کے دل کے تفکر اور بھرم دور کر دو۔ جتنے عزیز و اقارب مہابھارت میں کام آئے ہیں۔ ان کا غم دل سے ابھی دور نہیں ہوا۔

بھیشم جی (راجہ جدھشٹر سے) ہے پتر! اب تم راج کاج دیکھو۔ دل کو ساودھان کرو جو ہو ہو چکا اس کا رنج کرنا فضول ہے۔ بشنو بھگوان کی عبادت کر کے چھتری دھرم کا پالن کرو۔ میں بھی اس سنسار سے رحلت کرنے والا ہوں۔ اُترائن سورج آ گئے۔ جب میری روح اس جسم سے علیحدہ ہو۔ تم اپنے بھائیوں اور کرشن چندر مہاراج کے ساتھ میرے پاس آنا اور میرے مرتک شریر کا کریا کرنا

راجہ جدھشٹر۔ آپ کا حکم بجا لاؤں گا۔ یہ کہہ کر راجہ جدھشٹر بھیشم جی کا طواف کر کے راجہ دھرتراشٹ اور اپنی چچی گاندھاری کے ساتھ ہستناپور آئے اور راج کاج دیکھنے لگے۔

ادھیائے ۸۳

بھیشم جی کی آخری نصیحت راجہ جدھشٹر سے

بیشم پائن جی راجہ جنمیجے جی سے محرک ہیں کہ راجہ جدھشٹر بھیشم جی ... راج کاج ہو کر

ہستناپور آئے۔ اراکین سلطنت سے مشورہ کر کے رعیت کی دیکھ بھال شروع کی۔ جود وسخا داد
وہش سے رعیت کو خوشحال کیا۔ انصاف پسندی اور منصف مزاجی سے ملک میں امن قائم ہو گیا
رعیت شاداں و فرحاں اپنے اپنے کام میں مشغول تھی۔ کسی طرح کا فتنہ و فساد ملک میں نہ تھا
شیر و بکری ایک گھاٹ پانی پیتے تھے۔ اسی طرح پچاس روز حکومت کرتے گزرے ہونگے
کہ راجہ جدھشٹر کو بھیشم جی کا خیال آیا۔ اترائن سورج آ گئے تھے۔ راجہ جدھشٹر نے مع اپنے
بھائیوں اور راجہ دھرتراشٹر و کرشن چندر بھگوان کے بھیشم جی کے پاس جانے کا ارادہ کیا
شہر کے باہر ڈیرہ ڈال دیا۔ لوگ۔ پھول۔ ہار۔ چندن۔ کافور۔ طرح طرح کی خوشبویات اور قیمتی کپڑے
لے کر حاضر ہوئے۔ کرشن چندر بدر جی کے ساتھ بھیشم جی کے درشنوں کی خاطر کشتی کی جانب
روانہ ہوئے۔ راجہ جدھشٹر بھی ہاتھ میں اگن لئے سب سامان سے لیس ہو کر بھیشم جی کے پاس
پہنچے۔ نارد۔ دیول۔ بیاس وغیرہ مہارشی اور بہت سے راجے جو مہابھارت میں بچ گئے تھے
بھیشم جی کے چاروں طرف براجمان ہیں۔ راجہ جدھشٹر تیروں کی سیج پر استراحت فرمانے
والے بھیشم جی کو ڈنڈوت و پرنام کر کے رشیوں کے قدمبوس ہوئے اور بھیشم جی سے ہاتھ
جوڑ کر التماس کیا کہ ہے پرتابا! آپ کی زیارت کے واسطے کرشن چندر بھگوان اور میرے بھائی
بندھ آئے ہیں۔ میرے پتا راجہ دھرتراشٹر آپ کے پاس کھڑے ہیں۔ آپکے مرتک کرم کے
لئے اگن ساتھ لایا ہوں۔ جیسی اجازت ہو عمل کروں۔ تب گنگاجی کے لڑکے بھیشم جی نے آنکھ
کھول کر چاروں طرف دیکھا اور راجہ جدھشٹر کا ہاتھ پکڑ کر فرمایا۔ اچھے وقت آ گئے میری رحلت کا
وقت آ گیا۔ ماگھ کا مہینہ ہے۔ اترائن سورج ہیں۔ تیروں کے نوکیلے فرش پر ۵۸ روز مجھے ایک جگ کی
نال گزر گئے۔ جسقدر تکلیف ہوئی میں ہی جانتا ہوں۔ شُکل پکش شروع ہوا چاہتا ہے صرف تین انش
باقی ہیں۔ تم میرے پاس رہو۔ یہ کہکر راجہ دھرتراشٹر سے مخاطب ہوئے ہے پتر! تم رنج و غم چھوڑ دو
دھرم پالن کرو۔ مرے ہوئے لڑکوں کا افسوس کرنا فضول ہے۔ نارائن سے دھیان لگاؤ
ویدبیاس جی سے دیوتاؤں کی گپت باتیں سن چکے ہو۔ ادھرمی دھر اپنے کئے کی سزا پا گیا۔ جدھشٹر
دھرم کا جاننے والا بزرگوں کی خدمت کرنا اپنا فخر سمجھتا ہے۔ یہی تیرا لڑکا ہے تیری خدمت
میں بھی کوتاہی نہ کریگا۔ تم راجہ جدھشٹر کو محبت کی نگاہ سے دیکھو۔ درجودھن ہمیشہ تم سے
منحرف رہا۔ کبھی تمہارے کہنے پر عمل نہیں کیا لیکن جدھشٹر تمہارے خلاف کبھی نہ ہوگا۔ بچپن

اس سے اوصاف ایسے ہی [illegible]

اور کبر و نخوت سے بھرے ہوئے تھے۔ ان کا سوچ مت کرو پھر کرشن چندر بھگوان سے مخاطب ہوئے ہے ترلوکی ناتھ باسدیو بھگوان شنکھ۔ چکر۔ گدا کے دھارن کرنے والے آپ کو نمسکار ہے مخلوقات عالم میں آپ ہی کا پرکاش ہو رہا ہے۔ جیووں کی ہلاکت اور پیدائش آپ ہی کی ذات پر محول ہے۔ آپ نرگن ہو کر سرگن اوتار دھارن کر کے پرتھی کا بھار اتارتے ہیں۔ کوروؤں اور پانڈوؤں کا سنگرام کرا کر پرتھی کا بوجھ اتارا۔ جو دھرم کرتا ہے ساسی کی جی ہے۔ درجودھن بھیمانی تھا اور جدھشٹر دانی۔ درجودھن اپنے کو کرم سے مارا گیا۔ راجہ جدھشٹر آپ کی شرن ہے اس کی رکھشا اور حفاظت آپ کرتے رہیگا۔ درجودھن کو لاکھ سمجھایا کہ جس طرف کرشن چندر ہونگے ادھر فتح ہوگی۔ مگر اس نے نہ مانا۔ آپ بھی جنم واصل ہوا اور بڑے بڑے شور بیر مارے گئے آپ نے بدری کا شرم میں بہت بڑا تپ کیا۔ بیاس جی۔ دیول۔ نارد۔ آپ کی مہماں کو خوب جانتے ہیں۔ ارجن کا اوتار ہے اور آپ نرائن ہیں۔ نر نارائن دونو ساتھ ہی اوتار لیا کرتے ہیں۔ مدھوسودن ہے اپناشی! آپ سے یہی چاہتا ہوں کہ اگر آگیا ہو تو میں اس دنیا سے رحلت کروں اور آپ کی کرپا سے پرم گت پاؤں؟

کرشن چندر نے کہا گنگا پتر! میری دعا ہے کہ آپ بسو روپ ہو کر سرگ میں باس کرو آپ نے زندگی بھر کوئی گناہ نہیں کیا۔ پتا کے بھگت ہو۔ مارکنڈے رشی کی طرح موت تمہارے ادھین ہے؟

بھیشم جی نے کرشن بھگوان کی گفتگو سنکر جتنے رشی اور راجہ براجمان تھے کرشن چندر کو ڈنڈوت کرکے سب سے کہا تم لوگ ملکر دعا کرو کہ میری مغفرت ہو۔ اپنا شریر چھوڑنا چاہتا ہوں دھروان راجہ جدھشٹر راجہ دھرتراشٹ کو اپنا پتا سمجھنا اور اس کی خدمت میں کوتاہی کرنا راجہ دھرتراشٹ سے بھی اسی طرح کی نصیحت کی کہ راجہ جدھشٹر تمہارا پتر ہے۔ تمہاری سیوا اچھی کریگا۔ خبردار درجودھن آدک لڑکوں کے غم سے سینہ فگار نہ ہوتے پاوے اب میں تم لوگوں سے رخصت ہوتا ہوں۔ وہ وقت آگیا ہے جس کا انتظار تھا۔

ادھیائے ۱۴۸

بھیشم جی کا سنساگ گنگا جی کے کنارے تم پر کرشن بھگوان کی نصیحت

ویشم پائن جی رطب اللسان ہیں بھیشم جی باتیں کرتے کرتے خاموش ہو گئے۔
کرشن چندر راجہ جدھشٹر اور راجہ دھرتراشٹر وغیرہ بھیشم جی کی طرف خاموشی سے دیکھ رہے
ہیں۔ بھیشم جی کے جسم پر کبھی حرکت ہوتی اور کبھی بالکل بے حس ہو جاتا۔ کچھ دیر بعد یہ
کیفیت نظر آئی کہ تمام بدن جو تیروں سے چھلنی۔ زخموں سے چور ہو رہا تھا۔ یکایک ایسا
دکھائی دیا کہ بدن پر ایک بھی زخم نہیں ہے بالکل صاف گویا سوئی کی نوک کا بھی زخم
نہ تھا جتنے رشی منی گرد بیٹھے تھے سب دیکھ کر متحیر ہو گئے۔ اتنے میں بھیشم جی کا فرق
مبارک شگاف ہوا اور دسوں دوار سے پران نکل کر آکاش کو چلا اور سرگ کی
طرف راہی ہوئے۔ آسمان سے دیوتاؤں نے گل افشانی کی۔ برہمن اور رشیوں کے
منہ سے بے ساختہ بھیشم جی کے لئے دعائے خیر نکلنا شروع ہوئی آفرین اور مرحبا
کے نعروں سے تمام کرکشیتر گونج اٹھا۔ جب بھیشم جی کے پران کپتال توڑ کر اور کھ چلے
تو ایک نور دکھائی دیا وہ نور آسمان میں لہراتا ہوا یکایک نظروں سے اوجھل ہو گیا
ودر جی اور راجہ جدھشٹر وغیرہ نے چندن اور اگر کی چتا بنائی۔ یویتس چتا بنانے میں مصروف
ہوا۔ اور بھیشم جی کے شریر کو اشنان کرا کے خوشبویات ملی گئیں۔ پانڈوں نے خوشبو
ہار گلے میں ڈالے۔ وید کی رچائیں پڑھی جا رہی ہیں نعش چتا پر رکھی گئی اور راجہ دھرتراشٹر
اور راجہ جدھشٹر نے پرکرما کر کے چتا میں آگ لگائی۔ چندن اور اگر کی خوشبوؤں سے
مقام مہلک اٹھا اس طرح کریا کرم ہونے کے بعد لوگ گنگا جی اشنان کو گئے۔ بیاس جی
نارد۔ دیول اور کرشن چندر اور تمام رانیاں جو ساتھ تھیں گنگا جی میں اشنان کرنے لگے
اور تلانجلی ہونے لگی۔ گنگا جی جل سے نکل کر اس طرح بلاپ کر کے رونے لگیں ہے میرے
پیارے بیٹے بھیشم تم اپنے پتا کے بھگت تھے۔ پرسرام جی سے جدھ کر کے انہیں نیچا
دکھایا۔ پرتھی کے راجے تمہارے حکم سے سرتابی نہ کر سکتے تھے۔ وید اور شاستروں
سے پوری واقفیت رکھتے تھے افسوس ایسا شور بیر نامرد سکھنڈی کے ہاتھوں مارا
جائے اس طرح گنگا جی بین کر کے رو رہی تھیں اسوقت کرشن چندر بھگوان نے گنگا جی کو
اس طرح سمجھایا اے گنگا۔ تمام تیرتھوں میں جو تمہاری مرجادہ رکھی گئی ہے وہ دوسرے
تیرتھ کو نہیں ہو سکتی تم میں اشنان کرنے والے منش موکش پاتے ہیں۔ گناہوں کی
سیاہی دھو دیتی ہو آپ رنج و غم سے سینہ فگار نہ کریں بھیشم جی پہلے وشنو کے رکتا تھے

وہ سرگ میں براجمان ہیں بھیشم جی بسو کا اوتار تھے۔ جن کو اندر بھی جیت نہ سکتا تھا ارجن کے تیر خارا شگاف نے ان کے جسم کو چھلنی کر دیا جو آج اپنی مرضی سے دنیا کو چھوڑ کر بسو دیوتاؤں سے جا ملا۔ ارجن نر کا اوتار ہے۔ بسو دیوتا نے سراپ کی وجہ سے انسانی زندگی دھارن کیا تھا۔ آج سراپ سے چھوٹ کر سرگ میں قرار لیا۔ سکھنڈی کی اتنی مجال نہ تھی کہ آپ پر تلوار چلاتا ہرگز سکھنڈی کے ہاتھوں ان کی موت نہیں ہوئی ہے دیوی تم برہم سبھا کے رہنے والی۔ سرگ تمہارا مسکن ہے اپنے پتر کو بسوؤں میں جا کر دیکھ لو۔ کرشن چندر بھگوان کی باتیں سن کر شری گنگا جی انتردھیان ہو گئیں۔ اور کرشن چندر راجہ جدھشٹر اور راجہ دھرتراشٹ کے ساتھ گرکشیتر سے آئے اور ہستناپور میں آنند ہونے لگے۔

انوشاسن پرب ختم ہوا

مہابھارت

جلد چہاردہم

اشومیدھ پرب

ادھیاے - ۱

بھیشم پتامہ کے انتقال پر راجہ جدہشٹر کا غم اور راجہ دھرتراشٹ کی فہمائش

ببیشم پاین جی راجہ جنمیجے جی سے اس طرح محرک ہیں کہ جس وقت بھیشم جی کے مرتک کرم سے فرصت ہوئی راجہ جدھشٹر پر غم والم کی گھٹائیں چھا گئیں غم دیرینہ پھر تازہ ہو گیا - اف تک زبان سے نہیں نکلتی - سکتے کا عالم جاری تھا - یکایک چکر آیا زمین پر گر پڑے - کرشن بھگوان نے بھیم سین کو اشارہ کیا - بھیم سین نے راجہ جدھشٹر کو اُٹھایا - اور ہوا دینے لگا - راجہ جدھشٹر بالکل مضمحل ہیں - زبان سے بات نہیں کرتے - اس قدر رنج ہے کہ زبان سے اظہار نہیں ہو سکتا - کرشن چندر سمجھا رہے ہیں دھرم راج جی غم کی کچھ حد بھی ہے تمہارا جسم اس قابل نہیں کہ رنج و غم برداشت کر سکے - بدن لاغر ہو رہا ہے - چلنے میں پیر تھراتے ہیں - عقل سے کام لو - دل کو سمجھاؤ - ہوش و حواس درست کرو اپنے پتا مہاراجہ دھرتراشٹ کا منہ دیکھو - راجہ دھرتراشٹ جدھشٹر کے پاس آئے اور اس طرح فہمائش کرنے لگے +

دھرتراشٹ - بیٹا - اس قدر رنج و غم فضول - میری حالت دیکھو اور استقلال سے کام لو - آہ - جس وقت اپنے بیٹوں کی یاد کرتا ہوں جانتے ہو کہ مجھ پر کیا گذرتی ہے تمہیں دیکھ کر نہال ہو جاتا ہوں کلیجہ بڑھ جاتا ہے دل ہرا ہو جاتا ہے - رنج کرنے سے مردے زندہ تو ہو نہ جائینگے - خوشی خوشی راج کرو - ایشر نے تمہارے ہاتھوں عنان حکومت سپرد کی - دھرم جدھ کر کے فتح حاصل کی بھیشم جی سے گیان سیکھا - تمہاری اچھی گاندھاری اپنے بیٹوں کی موت سے

کس قدر محزون ہو رہی ہے - اس کے دل کو تقویت دو - افسوس میری غفلت نے یہ دن دکھایا کہ سارا خاندان تباہ ہو گیا - بدر جی نے لاکھ سمجھایا - مگر بدقسمت درجودھن کی محبت میں مجھے کچھ نہ سوجھا - ہائے بڑھاپے کی لاٹھی کا سہارا اب تمہیں ہو میری حالت دیکھو اور صبر و سکون سے کام لو - گیان دان ہو کر رشیوں منیوں کی صحبت اُٹھائی ہے - علم وید سے واقف ہو پھر کیوں اسقدر مغموم و مضطرب ہوتے ہو ۔

ادھیائے ۲

راجہ جدھشٹر کو جگ کرنے کی فہمائش - بیاس جی کی زبانی

راجہ دھرتراشٹر کی نصیحت آمیز گفتگو راجہ جدھشٹر کی آتش غم پر پانی کا کام کر گئی - دل امنڈ رہا ہے - ہچکیاں بندھ رہی ہیں - گر زبان سے بات نہیں نکلتی - کرشن بھگوان راجہ جدھشٹر کی حالت زار دیکھکر تسکین دے رہے ہیں - بھائی اس قدر بیتابی عقلمند ہو کر استقلال چھوڑے دیتے ہو - کیا نہیں جانتے کہ مرے ہوؤں کا غم کرنے سے پرلوک پر چین نہیں پاتے - بہت بڑا درد ہوتا ہے - برہمنوں کی سیوا کرو جگ کر کے غریبوں محتاجوں سے سلوک کرو - یتیموں اور بیواؤں کی خبر لو - رشیوں کو دان کرو - مہا گیانی بھیشم جی نے اس قدر گیان سکھایا کیا تم پر اثر نہیں ہوا جاہلوں اور احمقوں کی مثال واویلا کرنے سے آدمی بدنام ہو جاتا ہے - لوگ انگلیاں اٹھاتے ہیں - رونے دھونے سے مردہ زندہ نہیں ہوتا - دانندہ وید ہو - مایا موہ کے جال میں دانستہ نہ پھنسو - نشیب و فراز زمانہ دیکھتے ہوئے پھر بھی دنیا میں دل لگاتے ہو - پست ہمت نہ بنو - باپ داداؤں کے طریقوں کو ہاتھ سے نہ چھوڑو - انہیں کی طرح جود و سخاوت میں نام پیدا کر کے دنیا میں نیکنامی حاصل کرو - لوگ تمہیں دیاوان دھرم وان کے لقب سے ملقب کرتے ہیں پھر ایسی باتیں کیوں کرتے ہو - کہ جس سے لوگ خندہ زن ہوں - مرے ہوؤں کا غم کسی حالت میں عقلمندوں کو زیبا نہیں - جو بھارت کی لڑائی میں جاں بحق ہوا سیدھا سرگ گیا - اب اُس کی گرد بھی نہیں پا سکتے - کرشن بھگوان کی دلپذیر تقریر سے راجہ جدھشٹر کو کسی قدر ڈھارس ہوئی جواب دیا پرتھی ناتھ! آپ نے جو کچھ فرمایا درست ہے آپ کی کرپا سے میرے مقصد دلی بر آئے اور آئندہ بر آدینگے - ہو باسیدو! مجھے اس لڑائی میں بھیشم پتامہ جی اور کرن کے مرنے کا ازحد رنج ہوا - آپ سے مستدعی ہوں کہ اگر حکم ہو تو

دنیا پر لات مار کر کسی جنگل میں گوشہ نشینی اختیار کروں اور یکسوئی حالت سے عبادت معبود
میں بقیہ عمر آنند سے گزاروں - راج پاٹ سے دل اُچاٹ ہے - راجہ جدھشٹر کی مایوسانہ
تقریر سن کر وید بیاس جی سے رہا نہ گیا - اس طرح ہدایت فرمائی - بیٹا! آج خلاف شان بہکی بہکی
باتیں کرتے ہو - بچوں کی سی عقل ہے ذرا سوچو غور کرو کہ کرشن چندر اور ہم نے بارہا تمہیں
نصیحت کی مگر تم بچھڑے ہی جاتے ہو اپنی آنکھوں سے دیکھ چکے کہ کتنے بڑے زبردست
اور بلوان راجے جن کے ڈنکے بجے ہوئے تھے - آن کی آن میں اجل نے لقمہ دہن بنا لئے گیا
کوئی کہہ سکتا تھا - کہ ایسے سورما بہادر بھی پیوند خاک ہو جائینگے - اُن کا جاہ و جلال دیکھ کر کوئی
شخص یہ نہیں قیاس کر سکتا تھا - کہ اس بے بسی کے ساتھ اُن کے سر زمین پر ٹھوکریں کھاتے ہونگے
بیٹا! ایک دن سب موت کے منہ میں ہونگے یہ کسی کو چھوڑنے والی نہیں پھر تم سا گیانی راجہ
اس طرح کی باتیں کرے تعجب ہے ہم نے اور بھیشم پتامہ جی نے اس قدر گیان سکھلایا -
دنیا کی فانی تصویر تمہاری آنکھوں کے سامنے کھینچ دی - مگر تم اب تک اسی خیال میں گرفتار
ہو تمہاری قوت حافظہ اور دماغ بہت کمزور ہے - اسی سے موہ کے پھندے میں پھنسے ہو
کوئی شخص اگر یہ خیال کرے کہ دنیا سے قطع تعلق کر کے آزادی کے ساتھ بھگوت بھجن کروں
جب تک کہ ایشر کی مدد نہ ہوگی بھگوت بھجن سے اچاٹ رہیگا - اور اگر ایشر مددگار رہے - تو
گرہستی ہی میں ایسا ریاض ہوگا جو جوگیوں اور رشیوں سے کبھی نہیں ہو سکتا - تمہارے یہ ذہن
نشین ہو گیا ہے کہ اس قدر جانیں میری وجہ سے ہلاک ہوئیں کہ جس کی انتہا نہیں - بڑے
گناہ ہوئے نہ اُن گناہوں کا کوئی کفارہ ہو - ایسا سہل تدبیر ہم بتاتے ہیں - کرو - گناہوں سے چھوٹ
جاؤ گے - جپ تپ جگ دان کئی جنم کے پاپ سے نجات دلاتے ہیں - دیوتاؤں کو دیکھ لو - جب
کبھی لڑائی ہوئی فوراً جگ کیا - اور مشکلیں آسان ہو گئیں - بیٹا! تم بھی اشومیدھ - سرب میدھ
نرمیدھ - راجسوری جگ کرو - رشیوں - برہمنوں کو بھوجن کرا کر دکشنا دو - پاپ سے چھوٹ جاؤ گے
جسرت نندن سری رام چندر نے لنکا فتح کر کے اشومیدھ جگ کیا تھا - تمہارے پتامہ راجہ بھرت نے
جگ کر کے برہمنوں کو دان دیا تھا +

راجہ جدھشٹر - بہت خوب اشومیدھ جگ ہونا ضروری ہے - اس جگ سے انسان پاک
ہو جاتا ہے - مگر میرے پاس اس قدر دولت نہیں ایسے جگوں میں زر خطیر صرف ہوتا ہے - اور
میں اپنے باجگذار راجوں کو ستانا نہیں چاہتا وہ چاہتا کہ جو کچھ باپ دادوں کے (جو

اس جنگ میں کام آئے ہیں، رنج میں مبتلا ہونگے اُس پر میری دستک جائے کہ روپیہ وغیرہ
درجودھن کا خزانہ اس لڑائی کی بدولت خالی پڑا ہے۔ رعیت کو بھی نہیں ستا سکتا۔ اس لئے کہ
درجودھن اپنی حیات میں رعایا سے زبردستی محصول وغیرہ باندھ کر روپیہ لے چکا ہے۔ اور وہ
لڑائی میں صرف ہو گیا رعیت خود ہی مجبور ہے فاقہ کر رہی ہے۔ مجھے کہاں سے دے اگر یہ کہا جائے
کہ روپے کی بجائے پرتھی دکشنا میں دیدیں تو بھی گوارا نہیں +

بیاس جی۔ دھرموان راجہ! روپے کا سوچ مت کرو میں تدبیر بتلاتا ہوں کسی زمانے میں راجہ مرت نے
ہمالیہ پہاڑ پر جگ کیا تھا۔ اس قدر سونے چاندی کے ظرف اکٹھے ہوئے تھے کہ اب تک زمین کھودنے
سے نکل آتے ہیں۔ کسی کو بھیجکر وہ دفینہ منگوالو۔ اگر وہ دولت ہاتھ آگئی۔ تو جگ بہت خوش اسلوبی
سے انجام پاویگا +

ادھیائے ۳

راجہ مرت کا اتہاس

راجہ جدھشٹر۔ (بیاس جی سے) پہلے آپ راجہ مرت کی کتھا سنائیں۔ پھر دیکھا جائیگا۔ اگر
بن پڑا تو خزانہ منگوالونگا +

بیاس جی۔ راجہ منو کی اولاد میں اکشواک سورج بنس میں بہت ممتاز راجہ گزرا ہے۔ اُسی کے خاندان
میں راجہ مرت جلیل القدر راجہ ہفت اقلیم فرمانروا ہوا۔ چنانچہ اشومیدھ جگ کا بانی راجہ مرت ہی
ہوا۔ ہمالیہ پہاڑ پر جگ کرنا چاہا۔ دیوتوں کے گرو برھسپت جی جگ کرنے میں مخل ہوئے۔ اور
اعتراض پیش کیا کہ جگ دیوتوں کے سوا آدمی نہیں کر سکتے راجہ مرت برھسپت جی کے جواب
سے مکدر ہو کر سوچتے تھے کہ کس سے کہوں جو جگ کرا دے۔ نارد جی سے عرض حال کیا۔ تب
سمورت رشی برھسپت جی کے چھوٹے بھائی کو بلوایا اور جگ کرایا۔ برھسپت جی راجہ اندر کو لئے
ہوئے عین موقعہ جگ پر شراب نوشی کی غرض سے تشریف لائے۔ دھرم پتر راجہ جدھشٹر!
راجہ مرت نے اس قدر سونے چاندی کے برتن بنوائے اور اتنی دکشنا سونے کی دی تھی کہ اب
تک زمین میں اس قدر زر و جواہر دفن ہے کہ شمار میں نہیں آسکتا اور نہ آج تک کسی راجہ کے پاس
اس قدر دولت ہے جیسی کہ ہمالیہ پہاڑ پر اس وقت موجود ہے لے راجہ منجویان پہاڑ کی ایک چوٹی
ہے جہاں شو جی پاربتی جی کے ساتھ رہا کرتے ہیں [illegible]

دیوا۔ دیوتا وغیرہ سیر و تفریح کی غرض سے آتے رہتے ہیں۔ اُسی چوٹی پر اب تک خزانہ محفوظ ہے۔ تم وہاں جاکر شیوجی مہاراج کی پوجن کرو۔ اور وہاں سے وہ خزانہ اٹھواکر اشومیدھ جگ میں صرف کرو +

بیاس جی کی زبانی یہ حال سنکر راجہ یدھشٹر کو ازحد خوشی ہوئی۔ وزیروں اور اراکین سلطنت سے مشورہ کرکے ارادہ مصمم کرلیا +

کرشن چندر - راجہ یدھشٹر دنیا میں جتنی باتیں ہیں۔ سب جیو کو پھانسنے والی ہیں۔ مگر راستی کی وقعت بیشک سب سے بڑھی ہوئی ہے۔ راستی ہی برہمہ سے ملا دیتی ہے۔ راستی ہی سے موکش حاصل ہوتی ہے۔ مرض دو طرح کے ہوتے ہیں۔ ایک جو جسم سے تعلق رکھتا ہے۔ دوسرا نفسی جو دل پر گزند پہنچاتا ہے۔ دکھ درد وغیرہ پھوڑا پھنسی۔ بخار وغیرہ مرضوں سے جو تکالیف جسم پر ہوتی ہیں۔ یہ سریر کا روگ کہلاتی ہیں۔ دل میں رنج اور دُکھ پیدا ہونے سے جو اذیتیں لاحق ہوتی ہیں۔ وہ خوشی اور راحت سے دور ہو جاتی ہیں۔ کوئی دُکھ سہتا ہے کوئی چین کرتا ہے۔ یہ دُنیا کا دستور ہے۔ راجن دکھی نہیں ہو۔ دکھ کی یاد کرنے سے تم کو دکھ ہوتا ہے۔ برہمہ کا دھیان کرو۔ وہی کرتا اور دھرتا ہے۔ اسی کی یاد سے آنند ہوگا۔ تمہیں خیال کرو کہ پہلے مغرور درجودھن کے ہاتھ سے کس قدر صدمے اُٹھانے پڑے۔ کتنی تکلیفیں برداشت کرنی پڑیں۔ ناز و نعم سے پلی ہوئی دروپدی نے جنگل کی خاک چھانی۔ بھیشم پتامہ اور درونا چارج ایسے شور بیر درجودھن کی طرف سے ہم نبرد ہوئے اور تم نے ان سب پر فتح پائی۔ ایسی ایسی تکلیفیں اٹھائیں۔ مگر پھر بھی خیال نہیں ہٹولا اتنی بڑی فتح حاصل کرکے دل کو مسخر نہ کرسکے۔ حیف ہے! تم کو چاہئے کہ چنچل من کو تسخیر کرو۔ اور بزرگوں کی عزت قائم رکھکر رعیت کا پالن کرو۔ ہے دھرم راج راج مل جانے سے دل میں صفائی نہیں ہوتی جب تک کام۔ کرودھ۔ لوبھ موہ کی سیاہی سے دل صاف نہ کیا جائے۔ مرت میں دو حرف ہیں (मम) اور سناتن برہم میں تین حرف ہیں (न मम) اور من کی چنچل تائی سے جیو ناش ہوتا ہے اور یہی مرت ہے۔ سناتن برہم یہی ہے۔ جب یہ خیال پیدا ہوجائے کہ یہ میرا نہیں ہے۔ مرت اور برہم دونو جو نظر نہیں آتے یہی دونو دل میں فساد پیدا کرتے ہیں۔ دنیا کے کارخانے ہمیشہ یوں ہی رہینگے مگر یہ جسم نہ دکھلائی دیگا۔ دھن دولت پرتھی پاکر بھی جن لوگوں کی ممتا نہیں چھوٹی ان کیلئے نرک ہے۔ یا جو صحرا نوردی کرکے جنگلی پھلوں پر گذارا کرتے ہیں [illegible] گرہست

آشرم میں رہکر دنیا کے دھندوں کو بکھیڑا جانتے ہیں - ایسے لوگ برہم میں وصل ہو جاتے ہیں - دانا عاقل وہی ہیں جو من پر قابو رکھتے ہیں دھرم کے پابند رہتے ہیں - جو اس ظاہری و باطنی پر جن کو احساس نہیں وہ دھرم وان نہیں جو مقصد کا خیال نہ کر کے دھرم کرتے ہیں - وہی دھرم وان ہیں - ہے راجن! بغیر جوگ سادھنے کوئی مجھ کو نہیں پا سکتا میری ہدایت ہمیشہ یہی رہی ہے کہ میں اُتم جپ کرنیوالا ہوں جب میں خود ہی اپنا جپ کرتا ہوں تو سنساری جب تک میرا جپ اور دھیان نہ کرینگے میں اُنہیں کیونکر مل سکتا ہوں لوگ جگ کرتے ہیں اور کامنا چاہتے ہیں - اسی سے جگ نسپھل ہوتا ہے یعنی مراد تو ضرور حاصل ہوتی ہے مگر موکش پدارتھ نہیں حاصل ہو سکتا - جگ آدک کرموں میں دھرما تما ہوں - جیو دن میں جیو آتما - جیو مایا موہ میں پھنسے ہوئے مجھے نہیں پہچانتے میں ان جیوؤں کو دیکھکر ہنستا ہوں - اس لئے اے راجہ تم جگ کرو اور میرے ارپن کر دو - جگ سے دل کی کثافت دور ہو جاتی ہے روشن ضمیری سے نیک و بد میں تمیز رہتی ہے - تب موکش مل جاتی ہے - دھرم پتر راجہ! اشومیدھ جگ کرو اور ہلاکسی ابھمان کے دکشنا دیکر رشیوں اور دید پاٹھیوں کو بھوجن کراؤ - مرے ہوؤں کا غم کرنا بے سود ہے اُن کا ملنا دشوار ہو گیا - وہ کسی طرح نہیں مل سکتے ◆

ادھیائے - ۴

مرے ہوؤں کا شرادھ اور ترپن

بیشم پائن جی راجہ جنمیجے جی سے اس طرح متکلم ہیں کہ جب راجہ جدھشٹر کو کرشن چند مہاراج اور راجہ دھرتراشٹ کی نصیحت سے کسی قدر تسکین ہوئی - دلی جذبات دب گئے - کرشن چندر مہاراج کی پوجن کی اور تخت سلطنت پر بیٹھکر عنان حکومت ہاتھ میں لی - عدل و انصاف پرستی شیوہ رکھا - رعیت خوش ہوئی دل میں اشومیدھ جگ کی ٹھانی راجہ مرت کی دولت حاصل کرنے کی خواہش ہوئی - راجہ دھرتراشٹ اور جدھشٹر نے شاستر کے بموجب پتروں کا شرادھ کیا - بید پاٹھیوں کو نقد و جنس دیکر بہت خوش کیا - راجہ جدھشٹر بڑا دھرم وان راجہ ہے اُس کے عہد میں کوئی انسان مفلوک نہ تھا - شیر بکری ایک گھاٹ پانی پیتے تھے - اُس نے راجہ دھرتراشٹ کی عزت اور خدمت میں کسی طرح کی کوتاہی نہیں کی - اپنے باپ کی طرح مانتا علی الصباح قدم چھوتا - اور مستفسر مزاج ہوتا یہ بات درجودھن کو کبھی [illegible] دل

سے پانڈوں کے حق میں دعائے خیر نکلتی۔ بعض وقت اپنے اوپر نفرین بھیجتا۔ کہیں ناحق ایسے سعید لڑکوں کی درجودھن کی محبت میں عیب جوئی کرتا رہا۔ انہوں نے میری ذات سے بڑی تکلیف اٹھائی۔ افسوس اُس وقت ذرا بھی خیال نہ آیا جب کرشن چندر نے ہدایت کی کہ درجودھن کی محبت تجھے غارت کریگی۔ درجودھن بدخلق بیمروت اور دغا باز ہے اسے نظر بند کر دے۔ کاش اُن کے حکم کی تعمیل کرتا تو آج یہ دن دیکھنے میں نہ آتا نہ اتنی خونریزیاں ہوتیں اتنی بڑی خونریزی کا باعث میں ہی ہوں۔ اے راجہ جنمیجے جی! دھرتراشٹ کی اب آنکھیں کھلیں۔ گو آنکھوں سے مجبور رہے مگر اب گیان ہوگیا۔ رنج و غم مفقود ہُوا۔ اور جدھشٹر کی بہبودی اور بہتری کی دعائیں مانگنے لگا۔

ادھیائے - ۵

کرشن چندر اور ارجن اندر پرستھ میں گیتا سننے کے لئے ارجن کا اصرار

راجہ جنمیجے جی نے پوچھا کہ جب راجہ جدھشٹر کرشن چندر کی باتوں سے شانت ہُوا تب باسدیو اور ارجن نے کیا کیا؟

بیشم پائن جی۔ راجہ جدھشٹر راج کرنے لگے۔ ارجن اور باسدیو جی تیرتھ جاترا کرتے ہوئے اندر پرستھ یعنی دلی پہنچے وہاں کی عمارت اور سجاوٹ کا ذکر بیشتر ہو چکا ہے۔ ارجن اور باسدیو شاہی محل میں فروکش ہوئے مہابھارت کے تذکرے ہوتے رہے ارجن کی کدورتیں زائل ہوگئیں جو عیش و آرام انہیں میسر تھا وہ اندر کو اندراسن میں بھی نہیں۔ آپ کی باتوں سے ارجن کے شکوک رفع ہو گئے فرمایا کہ اے ارجن! آفرین ہے تم پر۔ تمہاری چیوٹ اور بہادری کی بدولت راجہ جدھشٹر نے اتنی بڑی فتح حاصل کی۔ تمام پرتھی زیر نگین راجہ جدھشٹر ہے تمہارے زور بازو کی تعریف نہیں ہو سکتی درجودھن مع اپنے بھائیوں کے بھارت کی لڑائی میں مارا گیا۔ میں نے تمہارا ساتھ دیا تم کو فتح دلائی ہر حالت میں تمہارا معاون رہا مصیبت کے وقت آڑے آیا۔ راجہ جدھشٹر تخت سلطنت پر متمکن ہو گئے۔ اب میرا کیا کام ہے کہو تو دوارکا جاؤں بہت دن آئے ہو چکے بسدیو جی اور بلرام جی میرے نہ ہونے سے متفکر ہوں گے۔ اس لئے اے ارجن راجہ جدھشٹر سے اجازت مانگ کر مجھے رخصت کرو۔ روئے زمین پر اب تمہاری ہی حکومت ہے۔ ہفت اقلیم کے تاجدار تمہارے زیر نگین ہیں۔ کرشن چندر کی باتوں سے ارجن کا دل بھر آیا۔ نہ جانے کو کہہ سکتا ہے نہ روک ہی سکتا ہے رنج تو بہت ہُوا مجبوری ہے کہا کہ مرضی حضور میں چارہ کس کا۔ ایک بات کی تمنا اور ہے

وہ یہ ہے کہ جو گیان آپ نے آغاز جنگ کے وقت مجھے اپدیش کیا تھا۔ اب بالکل سہو ہو گیا ہے باعث تکلیف تو ہے مگر ایک بار پھر وہی گیان سنا دیجئے۔

کرشن چندر ۔ اے دھننجے! وہ سناتن دھرم اور سانکھ جوگ اور بھوتیوں کا ذکر جو میں نے تم سے بیان کیا وہ بھولنے کے لائق نہ تھا۔ کم عقل نادان اگر ایسی بات کہتے تو شکایت نہ تھی۔ تم سا عالم ہو کر ایسے کلمے کہے مجھے بہت برا معلوم ہوا۔ اب دوبارہ پھر ویسی ہی باتیں کرنا اور سمجھانا ناممکن ہے۔ مگر خیر تمہارے اصرار سے اب پھر اس گیان کا خلاصہ بیان کروں گا۔ دل لگا کر سنو۔

آغاز برہمن گیتا

کرشن چندر ۔ ایک برہمن سرگ لوک سے میرے پاس آیا۔ میں نے اس کی پوجن کی۔ میرے اس کے مابین موکش دھرم پر باتیں ہونے لگیں۔ برہمن بولا۔ اے پرشوتم! موکش دھرم مایا سے چھڑانے والا، موہ کو دور کر دینے والا ہے۔ کاشب گوتری برہمن اور کسی دوسرے گوتر کے برہمن سے جوگ اور گیان کی بابت جو باتیں ہوئی ہیں۔ آپ کے سامنے عرض کرتا ہوں۔ میرا بھی سندیہ دور ہو جائے گا اور کہنے اور سننے کا پھل علیحدہ ہوگا۔ دوسرے گوتر کا برہمن مہاگیانی اور جت اندری تھا۔ کاشب گوتری اس برہمن کا قدمبوس ہوا۔ اور پوجا بھی کی۔ کاشب گوتری برہمن کی توجہ دیکھ کر وہ برہمن بہت خوش ہوا اور بولا۔ اے متر! دنیا میں انسان ہزار طرح کے کرم اور پن (یعنی نیکی و بدی) کرتا ہے۔ مگر اس کو دکھ کے سوا سکھ نہیں ہوتا۔ میں اپنے پچھلے جنموں کا حال سناتا ہوں۔ میں کام، کرودھ، لوبھ کے بس ہو کر کئی دفعہ سنسار میں آیا۔ اچھے کرم کئے۔ سرگ میں سرگ کے آنند بھوگ کر پھر مرت لوک میں آنا نصیب ہوا۔ زندگی موت کی تکلیفیں جھیلتا رہا۔ ماتاؤں کے گربھ سے جنم لیکر دودھ پیا۔ پاپ دیکھے۔ بہت طرح کے سکھ اور دکھ نصیب ہوئے۔ کبھی امیر کے یہاں پیدا ہوا۔ کبھی غریب کے یہاں جنم لیا۔ چین بھی پایا دکھ بھی اٹھائے۔ سرگ کی بھی سیر کی اور نرگ کے بھی صدمے اٹھائے۔ جمراج کے دوتوں نے وہ تکلیف دی کہ سننے والوں کے رونگٹے تھراتے ہیں۔ آخر کو میرا رجحان برہم کی طرف ہوا۔ سمادھ لگا کر برہم پرماتما میں مگن ہونے لگا۔ برہم سے دل میں صفائی ہو گئی۔ کدورتیں جاتی رہیں۔ اب مجھے نہ آنند ہے نہ دکھ ہے۔ اب یہاں سے ست لوک جاؤں گا۔ اور موکش پد کر برہم میں وصل ہو جاؤں گا۔ اگیانی پرش برہم کو نہیں جانتے وہ مایا موہ کے جال میں پھنسے ہیں۔ ہم لوگ آنکھوں کے سامنے

نہیں برہمہ کے قائل نہیں ہوتے اُنہیں رشیوں اور شاستروں کے بچنوں پر اعتماد نہیں ہوتا ۔ اب میرا دنیا میں آنا نہیں ہوگا ۔ اے متر! تم جس واسطے میرے پاس آئے ہو مجھے معلوم ہے تمہیں جس بات میں شک ہو بلا تامل پوچھو ۔ تمہارے شکوک مٹ جائینگے ✦

کاشب گوتری ۔ روح کیونکر جسم سے علیحدہ ہوتی ہے اور کس طرح ایک قالب سے دوسرے قالب میں جاتی ہے ۔ روح جسم سے جدا ہوکر برہمہ میں کیونکر ملجاتی ہے ۔ جیو آتما اپنے کئے ہوئے کرموں کے پھل کس طرح بھوگتا ہے ؟

سدھ برہمن جیو آتما جس قالب میں ہوتا ہے ۔ اپنے شریر کے موافق ویسے ہی کرم کرتا ہے ۔ اگر اچھے یعنی شبھ کرم کئے ہیں تو اُن کا پھل پورے ہونے پر خلاف باتیں ہونے لگتی ہیں ۔ ناش ہونے سے پہلے اُس کی عقل اُسے جواب دیدیتی ہے ۔ برہمہ کا گیان اُسے نہیں ہوسکتا ۔ اس وجہ سے نئے نئے جسم یعنی شریر میں روح کو آنا پڑتا ہے ۔ موت کی تکلیفیں سہتا ہے جنم کے دکھ اُٹھاتا ہے ۔ ایسے جیو آتماؤں کو سنتوکھ یعنی قناعت نہیں ہوتی ۔ کھانے پر زیادہ توجہ ہوتی ہے ۔ ممنوع غذا یعنی گوشت خوری ۔ شراب نوشی اور ایسی غذائیں جن سے جسم تندرست نہیں رہ سکتا استعمال ہوتی ہیں ۔ ایسے آدمی غذا کے بندے کہے جائیں تو بھی بُرا نہیں ۔ انہیں ہر وقت کھانا ہی کھانا سوجھتا ہے ۔ عیش پرست ہوتے ہیں ۔ مباشرت پر طبیعت زیادہ راغب ہوتی ہے ۔ طاقت کا لحاظ نہیں کرتے نطفہ خراب کرتے ہیں ۔ رات دن کھانا اور سونا یہی دو باتیں رہتی ہیں اس سے جسم پر عوارض دوڑتے ہیں ۔ بدن کمزور ہوجاتا ہے ۔ مرض کی تکلیف اٹھائی نہیں جاتی عاجز ہوکر اپنی موت آپ بلاتا ہے ۔ گلے میں پھانسی دیکر مرنا چاہتا ہے ۔ ہو متر! اس طرح جب شریر میں دکھ اور روگ پیدا ہوجاتے ہیں ۔ تب وہ شریر ناش ہوجاتے ہیں ۔ پھر دوسرے حمل میں پرویش کرتے اور دکھ اُٹھاتے ہیں ۔ جن جیو آتما کی مایا اوپر کو گت کرتی ہے ۔ اور روح یعنی جان موہ میں پھنس جاتی ہے ۔ جسم سے جان کا نکلنا مشکل ہوتا ہے ۔ بدن کمزور ہوجاتا ہے ۔ جیو اِبناشی ہے وہ فانی نہیں ہوتا ۔ جوگی لوگوں کو جن کے دیدۂ باطن کھلے ہوتے ہیں ۔ پچھلے جنم کی یاد بھی رہتی ہے جب وہ حمل میں ہوتے ہیں ۔ اپنی یاد نہیں بھولتے ۔ دنیا دار المحن ہے ۔ جو جیسے کرم کرتا ہے پھل پاتا ہے دنیا ہی میں کرم کرنے کے پھل ملتے ہیں ۔ برے کرم کرنے والے نرک جاتے ہیں ۔ اچھے کرم کرنے والے کے لئے سرگ کا دروازہ کھلا ہے ۔ مکت پدوی بہت مشکل سے ملتی ہے ۔ سورج اور چندر لوک انہی لوگوں کو ملتا ہے جن کے کرم اچھے ہوتے ہیں ۔ جب وہ اپنے کرم کا پھل بھوگ چکتے ہیں تب

وہ پھر مرت لوک میں گرائے جاتے ہیں۔ اسی طرح سرگ کے بھی اُتم مدھم اور نکشٹ تین درجے ہیں +

ادھیائے - ۶

برہمن گیتا

سدھ برہمن - اور یہ جو پوچھتے ہو کہ اس لوک میں اچھے یا برے کرموں کا ناش نہیں ہوتا - جیو بار بار پیدا ہوتے ہیں - اور کرم پھل بھوگتے ہیں - جس طرح ایک ہرا بھرا درخت سینچنے سے بار آور ہوتا ہے۔ اسی طرح پاپ سے اور پاپ ہوتا ہے - من سب کا افسر ہے کرم من کے آدھین ہے - جب جیو ماتا کے گربھ میں ہوتا ہے خون سے بھرا ہوا حمل میں ٹھیرنے والا نطفہ اپنے کرم کے موافق جسم حاصل کرتا ہے - اس وقت برہم جیو آتما ہو کر گربھ میں آجاتا ہے - اب یہ سوال پیدا ہوتا ہے - موکش روپ کیونکر شریر دھارن کرتا ہے دوسرے ظاہرا بدن میں جیو آتما کیوں نہیں دکھائی دیتا - مگر جنبش اور حرکت سے ثابت ہوتا ہے - کہ شریر میں جیو آتما ہے تیسرا سوال یہ ہے کہ جیو آتما دکھ اور سکھ کا ساتھی کیوں ہوتا ہے - پہلے سوال کا مطلب یہ ہے کہ سونے کا پانی اگر تانبے کے برتن پر چڑھایا جائے تو وہ برتن بادی النظر میں سونے کا دکھائی دیگا - اسی طرح سوکشم جیو گربھ میں رہتا ہے - دوسرے سوال کا جواب یہ ہے - جس طرح آگ لوہے میں ہوتی ہے - مگر ظاہر میں نہیں دکھائی دیتی - اسی طرح حمل کے اندر جیو آتما ہے - مگر نظر نہیں آتا - تیسرے کا جواب یہ ہے کہ ایک چراغ کی روشنی تمام گھر میں اجالا کر دیتی ہے اسی طرح جیو آتما شریر کے اندر ہوتا ہے اور جیسے اچھے اور برے کرم کرتا ہے ویسا ہی پھل بھوگتا ہے +

دان برت - ماتا پتا کی سیوا - دیوتاؤں کی پوجن - حواس خمسہ پر قابو - جیووں پر دیا - پرائی دولت سے احتراض - یہ باتیں سب بید پاٹھیوں اور عالموں کی ہیں - ایسے کرم کرنے والے لوگ کبھی دکھی نہیں ہوتے - نہ ان کو نرک ہوتا ہے نہ سرگ ملتا ہے - برہم میں واصل ہو جاتے ہیں - جو لوگ سب جیووں کو آتما سمجھتے ہیں - وہ مکت روپ ہیں - یعنی موکش پا جاتے ہیں - جو انسان زندگی موت رنج و غم نفع و نقصان کی حالتوں میں یکساں رہتے ہیں - وہ موکش پاتے ہیں - نہ اُن کو دشمن سے ڈر نہ دوست کا غم نہ بھائی بیٹوں سے محبت یا نفرت - دھرم - ارتھ - کام کو ترک کرنیوالے انسان کے لئے موکش کا دروازہ کھلا ہے - ان کو نہ کسی کی مذمت سے غرض نہ کسی کی تعریف سے مطلب ہے -

جوگ شاستر پر چلنے والے پہلے اپنے اندر ... تالو گرتے ہیں ... اور پھر ... ناک کی ... شنائی سے حل

ہٹاکر برہم پرماتما کا دھیان کرکے جوگ ابھیاس کرتے ہیں۔تپسوی یعنی ریاضت پیشہ آتما میں برہم
کو دیکھتا ہے۔برہم کا دھیان کرتا ہے۔جس طرح خواب میں جیو شریر سے علیحدہ ہوکر نہ جانے کہاں
پھرتا رہتا ہے۔پھر جاگنے کے وقت اپنے شریر میں پرویش کرتا ہے اور اپنی اصلی حالت دیکھتا
ہے۔اسی طرح سمادھی لوگ سمادھی میں اپنے آتما کو سوروپ دیکھکر بغیر سمادھی کے بھی
سو کو آتما روپ دیکھتے ہیں۔جس طرح کوئی آدمی سینک کو مونج سے نکالکر دیکھتا ہے۔اسی طرح
سمادھی آتما کو سینک اور شریر کو مونج سمجھتا ہے۔ایشر تینوں لوک کا سوامی ہے۔وہی آتما ہے
جو تمام کائنات میں جلوہ نما ہے۔وہ اکیلا ہے اس کا کوئی ساتھی نہیں۔جو گیانی ایسا خیال کرتے
ہیں۔وہ جوگی کہلاتے ہیں۔نہ اُن کو دکھ ہوتا ہے۔نہ زندگی و موت کی تکلیف اٹھانا پڑتی ہے
ایسے جوگی اس بدن کو چھوڑکر دیوتا ہو جاتے ہیں۔جس طرح جوگی اپنے شریر میں ویدانت پڑھکر
جوگ کا عادی ہو جاتا ہے۔اب اس کی بابت ذکر ہوتا ہے۔شریر کے اندر استقلال کے ساتھ
دل کو ڈانواں ڈول نہ ہونے دے۔پرماتما کا دھیان کرے۔دنیاوی چیزوں سے متنفر رہے
یہی جوگ ہے جب دل مستقل ہو جائیگا۔تو برہم کے سوا کچھ نظر نہ آئیگا۔یہ بات جب ہی میسر ہو سکتی
ہے جب سب طرف سے من کو ہٹاکر پرماتما میں لگادے۔بلکہ بستی چھوڑ جنگل میں بود و باش
اختیار کرے۔

صفائی کے ساتھ بھوجن کرے سوچ اور اشوچ یعنی پاک چھوت کا خیال رہے کیونکہ اس کے
بغیر دل صاف نہیں ہوتا۔صفائی قلب سے شکوک اور اعتراضات رفع ہوتے ہیں۔وید میں لکھا ہے
کہ منہ کے اندر تالو میں الٹی زبان کو لاوے اُس کو کھیچری مدرا کہتے ہیں۔شیری جی کا بچن ہے کہ کھال
کے سوراخ میں الٹی زبان لگانا اور دونوں آنکھوں کے درمیان میں اپنی نظر قائم کرنے کو بھی
کھیچری مدرا کہتے ہیں۔زبان کے زیریں حصے کو تھوا کہتے ہیں۔اس سے نیچے کا حصہ کنٹھ اور
تالو کہلاتا ہے۔ان دونوں کے نیچے کے حصہ کو حلق کہتے ہیں۔اس کے نیچے پغیب ہے اس کا
دھیان کرے۔یہاں پر دھیان لگانے سے طبیعت میں یکسوئی ہوتی ہے۔حلق کی طرف رجوع ان
یعنی دھیان کرنے سے بھوک پیاس نہیں لگتی۔دل کے آسرے برہم استھان ہے اور دل پانچوں
حواس خمسہ کی رگوں کا جو تعداد میں ایک سو ایک ہیں۔ان پر قابو ہو جانے سے جب مرت ہوتی ہے
تو پران کپال چھوڑکر نکلتے ہیں۔

ہے مدھوسودن! میری جوگ سے بھری ہوئی باتیں کاشت گوتری براہمن نے سنکر

پھر اُس نے اسی جوگ ابھیاس کی باتیں پوچھیں - بار بار یہی دریافت کرتا تھا - کہ کھانے کی چیزیں شکم میں کیونکر ہضم ہوتی ہیں - غذا سے خون کیونکر بنتا ہے - اور غذا کا فضلہ کیونکر پیشاب اور غلیظ کی صورت میں ہو کر باہر نکلتا ہے - کیونکہ یہ جسم عورت کے شکم میں پرورش پاتا ہے - پیشاب اور غلیظ کیونکر علیحدہ علیحدہ بنتا ہے سانس کی روانی کیونکر ہو - یہ آتما شریر میں کس مقام پر رہتا ہے سے بھگوان میں نے اپنی ودیا کے موافق ان سوالات کے یہ جواب دیئے کہ جس طرح گھر کا مالک اپنے گھر کی چیزوں اور برتنوں کو رکھکر کہیں چلا جاتا ہے - اور پھر آکر اپنی چیزوں کو پہچان کر مصرف میں لاتا ہے - اسی طرح جوگی من کو اندریوں سے علیحدہ کر کے سانس کو روک کر آتما کو تلاش کرتا ہے وہ تھوڑے ہی دنوں میں برہم آتما کو اپنے میں پا جاتا ہے - برہم آتما آنکھوں سے نہیں دکھائی دیتا - نہ کسی اندری سے مانا جاتا ہے - ہاں اگر دل میں صفائی ہو گئی مگراہی جاتی رہی - تو آتما کا دیکھنا دشوار نہیں وہ نراکار ہے - اس پر بھی اپنی آنکھوں سے سنسار کو دیکھنے والا ہے - اگر دل پر قابو ہو گیا اندریاں مغلوب ہو گئیں - تو پرماتما دھیان میں آجاتا ہے - اور پرماتما سے یگانگت ہونے میں موکش ہو جاتی ہے +

یہ کہکر سری کرشن جی مہاراج نے ارجن سے کہا کہ وہ برہمن موکش دھرم کہنے میں بہت عبور رکھتا تھا - مجھ سے جوگ ابھیاس بیان کر کے چلا گیا ہے - پارتھ! یہی برتانت میں نے آغاز جنگ کے وقت تم سے کہا تھا - تم میرے پیارے ہو اور گیان موکش کی باتیں تمہیں پسند ہیں - اسلیئے میں نے دوبارہ تمہیں گیان اُپدیش کیا ہے - متر! جو آدمی برہم کو پہچانتے ہیں وہ گیانی ہیں - ان کے دامن گناہوں سے آلودہ نہیں ہوتے - سب سے بڑھکر دل ہے - اس کو بیش کرنے سے سب کام سنبھل جاتے ہیں - جو انسان جوگ سیکھنا چاہے تو چھ مہینے میں حاصل ہو سکتا ہے +

ادھیائے - ۷

برہمن گیتا

کرشن بھگوان ارجن سے مخاطب ہیں - کہ ایک برہمن کی عورت نے اپنے گیانی شوہر سے تنہائی میں سوال کیا - کہ ہے سوامی! تم برہمنوں کے کرم اگنی ہوتر وغیرہ سے دست کش ہوئے - دھرم بالکل چھوڑ دیا - میں تمہاری استری ہوں - استری اردھنگی ہوتی ہے (یعنی شوہر کے آدھے جسم کی مالک) تمہارے کرم دھرم میں آدھا حصہ میرا بھی ہے - اس سوچ سے مجھے ہر وقت فکر رہتی ہے +

برہمن ہے پریا! تمہاری باتوں کی نندیا نہیں کرتا ہوں - اگیانی آدمی موہ میں پھنسکر گو کرم

کرتے ہیں۔ سنیاس بغیر شبہ کرم کئے نہیں حاصل ہوتا۔ میں نے دونوں آنکھوں کے بیچ میں سانس روک کر دل کو دنیاوی سامان سے ہٹایا۔ اور برہم میں لگایا دو ناڑی ہیں جن کا نام ابڑا پنگلا ہے دل کی ضلالت دور کرنیوالا جو سانس ہے حیوان میں جاری ہے۔ اسی کو روکنے سے جیو برہم میں پراپت ہو سکتا ہے۔ برہما دک دیوتا بھی اسی پرانا یام سے برہم کی اوپاسنا کرتے ہیں۔ پرماتما ایسا ہے۔ نہ آنکھ سے دیکھا جاتا نہ کان سے سنا جاتا اور نہ ناک سے سونگھا جاتا ہے۔ پانچوں حواس خمسہ اس کے جاننے میں عاری ہیں۔ اگر من صاف ہے تو پرماتما سے ملنا کوئی بڑی بات نہیں۔ پرماتما عقل سے نہیں پہچانا جاتا۔ کیونکہ اس کی نہ کوئی صورت ہے نہ رنگ۔ وہ لکشنوں سے علیحدہ ہے۔ پانچ بایو یعنی پران۔ اپان۔ سمان۔ بیان۔ اودان۔ یہاں اس طرح ظاہر ہوتی ہیں۔ سمان بایو ناف کے بیچ سے نکلتی ہے۔ اور بیان بایو سے ملکر تمام جسم میں حرکت کرتی ہے۔ سمان اور بیان کے وسط میں پران اور اپان کا گھر ہے۔ دونوں اپان اور پران رکنے پر سمان اور بیان بھی رک جاتی ہے۔ لیکن سب جوڑوں میں موجود رہتی ہے۔ اودان بایو پران اور اپان کے بیچ میں ہے اسوجہ سے پران اور اپان سے انسان عالم خواب میں علیحدہ نہیں ہوتے۔ پران چلائے مان ہوتے ہیں۔ اس سے اودان کہاتے ہیں یعنی جیو آتما اور پانچوں بایو ایک ہی اودان میں موجود ہیں۔ اسی سبب سے برہم جاننے والے تپ کرنے کے وقت مجھ ہی میں دھیان لگاتے ہیں۔ مجھ سے مراد (وا تمام اگنی سے ہے) ناف کے وسط میں بسوانر نام اگن سات روپ سے رہتا ہے یعنی گران جہبا۔ جگشو۔ تک۔ سروتر۔ من۔ بدھ یعنی سامعہ۔ شامہ۔ باصرہ۔ ذائقہ۔ لامسہ۔ من اور عقل بسوانر اگن کی زبان اگنی ہے۔ اور بسوانر اگن کا شبد سمدھ ہے اور یہی شبد ساتوں رتج کہاتے ہیں۔ ساتوں شیوں کو موہنے والے انسان مغرور ہوتے ہیں۔ کیونکہ کل انفاس کا ان سات اگنیوں سے میل ہے اور گیانی ان ابھالوں سے علیحدہ ہو کر برہم سے پیدا ہونیوالی اگنیوں کی خواہش کرتے ہیں۔ پرتھی آکاش۔ جل۔ بایو۔ اگن۔ من۔ بدھ یہ ساتوں استھان برہم کے ہیں۔ سب روپ سے گیان رکھنے والے برہم میں پرویش کر جاتے ہیں۔ یعنی خواب کی حالت میں مردے کی طرح بے خبر ہوتے ہیں اور بیداری میں ہشیار رہتے ہیں۔ سب سرشٹی کے سوامی اداگون کے آسرے روپ میں بٹے ہوئے ہیں۔ اسی سے گندھ پیدا ہوتی ہے۔ اسی سے سروپ ہوتا اور سروپ میں آواز پیدا ہوتی ہے۔ اسی سے فکروں سے بھرا ہوا چت اپن ہوتا ہے اور اسی سے نسچے کرنے والی بدھی کی پیدائش ہے۔ سات طرح کی اپتسی ہوتی ہے ... پیدا ... ہو ... پچ تا

اور یہ بھی خیال کیا۔کہ تمام دنیا کی پیدائش برہم سے ہے +

ادھیائے ۸

برہمن گیتا

کرشن بھگوان ارجن سے فرماتے ہیں۔کہ دس ہوتا جن کی تفصیل یہ ہے۔باشرہ[1] یسامو[2]۔لامسہ[3] ذالقہ یعنی زبان[4]۔شامہ یعنی ناک[5] دونو ہاتھ[6] اور پیر[7] لنگ[8] انسان کا دل استقرار میں نہیں ہونے دیتے۔ دشا[1]۔بایو[2]۔سورج[3]۔چندرماں[4]۔پرتھی[5]۔اگن[6]۔بشنو[7]۔رودر[8]۔پرجاپت[9]۔متر[10] یہ دس نام اگن کے ہیں۔ جن کا تعلق ہو اسے رہتا ہے۔بشے نام سمدھ سے ان اگنیوں میں ہون کرنے سے سب دل کی گمراہی دور ہو جاتی ہے۔اور دسوں اندریاں بھی مغلوب ہو جاتی ہیں۔گیان کا جلوہ خود بخود عود کرتا ہے۔من کی صفائی مقدم ہے۔جسم نطفے سے پیدا ہوتا ہے۔جیو آتما جسم میں پرویش کر کے ابھمانی ہو جاتا ہے۔اور ابھمان مرتے دم تک ساتھ نہیں چھوڑتا۔جسم کا مالک جیو آتما ہے۔جس کا استھان ہردا یعنی دل ہے۔اور ہردے سے دوسرا من پیدا ہوتا ہے۔یہ من سب پر مقدم سمجھا جاتا ہے ایک روایت یاد آئی۔ایک دفعہ من اور بانی نے جیو آتما سے سوال کیا۔کہ ہم دونو میں کون بڑا ہے جیو آتما نے جواب دیا۔کہ مقدم من ہے تب بانی یعنی سرستی بولی کہ اے جیو آتما میں تیری ہمیشہ مددگار اور پیشوا رہی تو نے من کو مقدم سمجھا۔من بولا کہ استھاور اور جنگم اور دسوں اندریاں میرے آدھین ہیں تمام سرشٹی میرے سامنے ہے منتر جنتر کا جاننے والا من جنگم کہاتا ہے۔اس لئے بانی یعنی قوت گویائی ہی مقدم ہے۔مگر من کے آدھین سرستی پران اپان کی سدھتائی میں ہمیشہ موجود رہتی ہے۔سرستی یعنی بانی برہما جی کے پاس پہنچی۔اور کہا کہ آپ یاد کرکے پرسن ہوں۔اتنے میں پران بھی بانی کی مدد کے لئے برہما کے پاس پہنچا۔مگر برہما بولے کہ سرستی یعنی آواز کے دو نام ہیں۔اول کھوکھنی یعنی قوت ناطقہ دوسرے اگوکھا یعنی جو کچھ حال بیان نہیں کر سکتی۔ان دونو میں اگوکھا کی حالت اچھی ہے۔کیونکہ اگھوکھنی پرانوں کی بڑھتی چاہتی ہے۔اور ہنس ستروپ اگوکھا سب وشاؤں میں برتمان ہے۔اس لئے اگوکھا مقدم ہے۔برہمن نے کہا جو بچن شریر میں پران سے پرگھٹ ہوتے ہیں۔وہ پران اپان میں ہو کر ظاہر ہوتے ہیں۔اس لئے من اور بانی دونو سریشٹھ ہیں +

ادھیائے ۹

برہمن گیتا

برہمن اپنی استری سے کہہ رہا ہے کہ اسی طرح من اور اندریوں کی آپس میں گفتگو رہی۔ من کہتا ہے کہ میرے بغیر اندریاں کام نہیں کر سکتیں نہ زبان کو ذائقہ مل سکتا ہے۔ نہ آنکھیں کوئی شے دیکھ سکتی ہیں نہ کان کچھ سنتے ہیں۔ اس لئے میں تم پر زبردست ہوں۔ اندریاں بولیں آپ کا کہنا سچ ہے مگر بغیر ہمارے آپ بھی کچھ کام نہیں کر سکتے۔ اور ہمارے آدھین ہو کر سب کام ہو سکتے ہیں۔ اگر ہم نہ ہوں تو آپ بالکل بیکار سمجھے جائیں۔ خلاصہ یہ ہے کہ من اور اندریوں میں ایسی نسبت ہے۔ کہ ان میں سے اگر ایک بھی نہ ہو تو کام نہیں چل سکتا۔ چنانچہ من اور اندریوں میں یہ بات طے ہو گئی کہ من اور اندری جب تک آپس میں میل نہیں رکھتے کام سدھ نہیں ہوتا۔ ایک دوسرے کے مددگار ہیں +

ادھیائے ۔ ۱۰

برہمن گیتا

اسی طرح پران ۔ اپان ۔ گیان کی آپس میں بحث ہوئی ۔ ہر ایک نے اپنی اپنی طاقت اور قدرت بیان کی ۔ ایک دوسرے کو اپنے سے افضل گردانتے تھے ۔ کہ ہماری ہی وجہ سے دنیا قائم ہے ۔ نارد رشی اور دیومت رشی کی باتیں بھی اسی قسم سے تھیں ۔ نارد جی کا مقولہ کہ برہم پر ماننذ سے سب جیودھاری اُتپن ہوئے ۔ اور ویدوں کے منتر سے تتوؤں کی اتپت ہوئی ۔ جو کہ پربی کے اگن میں بھسم ہو گئے تھے ۔ اُن کی پیدائش اسی طرح ہوئی ۔ جس طرح تچھک ناگ کے کاٹنے سے بڑکا ہرا بھرا درخت خشک ہو گیا ۔ اور پھر کشب کے منتر سے سرسبز وشاداب ہو گیا ۔ اور اس روپ بشے باسنا سے بھی اونیت ہوتی ہے شکر (نطفہ) ارتھات درشٹی سے گپت پراربدھ اور سرونت (خون) رانگ ودیش آدک ان دونو کے ملنے سے پہلے تو لنگ شریر پران اُتپت کے لئے کرم کرتا ہے ۔ اُسی طرح پران سے جنم آدک کے دوار اپریت وشاؤں سے سنجگت باسنا روپ کرم سے اُتپن شریر میں ۔ اپان اتپن ہوتا ہے ۔ پھر اس جنم میں پراپت ہونیوالے پراربدھ اور باسنا سے اودان ارتھات پریم کا روپ جس کا نام آرببت ہے پیدا ہوتا ہے ۔ کیونکہ وہ آنند روپ کارن روپ

برہ [illegible] اور

جوگن بھی پیدا ہوتا ہے - پرار بدھ اور راگ دویش سمان بیان بایو سے ارتھات سمبندھیون بدوت
اور سریر اندری سے اپتن ہوتا ہے - پران اپان یعنی اچھیا اور پراپت ان دونوں کا جوڑا ہے جیو آتما
کی اُپادھی پران اپان ہے - یہ اوپر کو جاتے ہیں - اور بیان سمان ارتھات دیکھا ہوا - اور سنا ہوا
یہ دو تو جوڑا کہلاتے ہیں - یہ دونو برہم سے نہیں ملنے دیتے - اگن پرماتما ہی دیوتا روپ ہے ویدوں
کا حکم ہے - برہم گیانیوں کا گیان ویدوں ہی سے ہوتا ہے - برہم شانتی روپ ہے - اس برہم روپ
تک گیانی ہی پہنچ سکتے ہیں +

ادھیائے ۱۱

برہمن گیتا

ایک وقت برہماجی کے پاس کنہر گندھرب - رشی دیوتے اور اُس پر سانپ وغیرہ بیٹھے ہوئے
تھے - اُسروں نے پوچھا کہ ہے سرشٹی کے پیدا کرنیوالے ایسے گیان کا اُپدیش کیجئے - جس میں ہمارا کلیان
ہو - برہماجی نے اذنگ اکشر کی تعریف کی - اور اذنگ ہری اذنگ ہری جپتے رہے - اذنگ اکشر
سے سب اپنی اپنی سمجھ کے موافق سدھ ہو گئے - یعنی سانپوں نے سمجھا کہ اذنگ اکشر سے منہ کھلنے
اور بند ہونے سے ڈسنے کا اُپدیش ہوتا ہے - اُسر لوک سمجھے کہ ہم کو چھل اور دمبھ کرنے کی ہدایت
ہوئی - رشی دھرم کرنے یعنی اندریوں پر قابو کرنے کو سمجھے اسی طرح جتنے حاضرین تھے - سب اپنی
اپنی سمجھ سے اُس اکشر کے معنی لگاتے رہے - ہے ارجن! برہمن اپنی استری سے کہتا ہے - کہ
سب گیانیوں کا گیان برہم کو پہچانتا ہے - اور برہمہ کو مقدم سمجھتا ہے - جان مارنا یا کسی کو گزند پہنچانا
اس سے بڑھکر پاپ نہیں - ایک سنیاسی اور دہریہ برہمن کا اتہاس سناتا ہوں - جس مقام
پر جگ ہونے والا تھا - وہاں بکرے اور پشو کھڑے دیکھے سنیاسی نے دہریہ برہمن سے کہا -
کہ تیری نیت ہتیا کرنے کی معلوم ہوتی ہے - پشوؤں کو بلدان کے لئے مارنا کیا ہتیا نہیں ہے -
ضرور ہتیا ہے - برہمن نے جواب دیا کہ سرتی ہدایت کرتی ہے - کہ جگ میں بلدان کرنا لازمی ہے
جو پشو جگ میں بلدان کیا جاتا ہے وہ سرگ پہنچتا ہے - اس کے پانچوں عناصر علیحدہ ہو کر اپنے
اپنے عنصروں میں مل جاتے ہیں - یعنی خاک خاک میں پانی پانی میں ہوا ہوا میں - اکاش کاش میں
آگ سورج میں پرویش کر جاتی ہے - اس لئے سنیاسی جی! مجھے دوش کاہے کا ہے دوش
نہیں بلکہ [illegible]

خیال کیا جاوے کہ بکرا سرگ میں جائیگا - تو اس میں تمہارا کیا نفع - کیا تم اس کے ساتھ سرگ کو چلے جاؤ گے
اس بکرے کے ماں باپ سے کہو کہ تم اس کا بدھ کرو - تمہارا پتر سرگ جائیگا - اس کے ماں باپ اس
بات کو منظور کر لیں گے - یہ سب ڈھکوسلا ہے - یہ کیوں نہیں کہتے کہ بکرے کو بل دیکر مزے سے
گوشت اڑائیں گے - اس لئے اے متر! میں تمہارے اس کرم سے خوش نہیں ہو سکتا کرم وہی ہے
جس میں کسی جیو کو تکلیف نہ ہو - جانداروں پر دیا کرنا رشیوں کا دھرم ہے - ہنسا کرنا کسی حالت میں
درست نہیں - دہر یہ برہمن کی سمجھ میں آگیا اس نے بلدان کرنے سے توبہ کی اور ویدانتی اپنا
جگ پورا کیا بکرے کو بل نہیں دیا +

ادھیائے ۱۲

برہمن گیتا - پرسرام جی اور سہسر ابا ہو کی لڑائی

برہمن اپنی استری سے کہتا ہے - راجہ کارت بیرج جس کا دوسرا نام سہسر ا باہو تھا چکرورتی راجہ ہوا -
اس نے اپنی ہزار بھجاؤں کے زور سے ساری دنیا زیر نگیں کر لی تھی - ایک روز راجہ سہسر ا باہو کا
گزر سمندر پر ہوا - اس قدر تیروں کا مینہ برسایا کہ جانوران آبی خستہ و مجروح ہو کر سمندر سے رونا روئے
کہ ہماری آپ رکھشا کریں - راجہ سہسر ا باہو ہماری جان کا گاہک ہے سمندر راجہ کے سامنے آیا اور
عرض کی کہ آپ کرپا کریں ہزارہا دریائی جانور مر گئے اور ہزاروں زخمی سسک رہے ہیں - آپ ان پر
دیا کریں +

سہسر ا باہو - پھر تمہیں کوئی آدمی ایسا بتاؤ جس سے لڑوں - میری ہزار بھجا کھجلا رہی ہیں +
سمندر - جمدگن جی کے پتر پرسرام جی سے جنگ آزمائی کیجئے اس وقت سنسار میں بجز ان کے اور کوئی
آپ کا جواب دینے والا نہیں ہے - فلاں بن میں تپ کر رہے ہیں - اگر آپ ان کے پاس جائیں تو ضرور
آپ کا مقصد پورا ہوگا +

سہسر ا باہو سمندر کے کہنے پر جمدگن کے پتر پرسرام جی کے پاس پہنچے - فوج ہمراہ ہے - بھائی بند
بھی ساتھ ہیں - سہسر ا باہو پرسرام کے آشرم میں پہنچکر ان کے تپ میں بگھن کرنے لگا - پرسرام اور ان
کے ماتا پتاؤں کو سخت تکلیف پہنچائی - پرسرام جی نے اپنے بل سے تمام فوج راجہ سہسر ا باہو کی
بھسم کر دی - اور اپنی کھڑک سے راجہ سہسر ا باہو کی بھجائیں کاٹ ڈالیں - ساتھ میں جس قدر راجہ
حمایتی تھے - سب مارے گئے - کچھ بھاگ کھڑے ہوئے - پرسرام جی کے غصے کی تاب کسی کو نہ تھی پھر

پہاڑوں کی کندراؤں میں چھپتے پھرتے تھے۔ پہاڑوں میں رہنے سے بھیل گونڈ جنگلی قوموں کی صحبت سے شودروں کی طرح کرم کرنے لگے۔ اُن کی استریاں برہمنوں کے گھر بیٹھ گئیں۔ جن سے کشیر اولادیں ہوئیں جب یہ اولادیں جوان ہوئیں تو پرسرام جی نے ان کو بھی موت کے گھاٹ اتارا۔ علیٰ ہذالقیاس ۲۱ مرتبہ پرسرام جی نے چھتریوں کو ناش کیا آخر کو آکاش بانی ہوئی +

پرسرام جی اس فعل سے کنارہ کشی کرو۔ تمہارا اس میں نفع کچھ نہیں۔ رچیک رشی وغیرہ پرسرام جی کے دادو ں پردادوں نے بھی بہت سمجھایا۔ کہ راجاؤں کا مارنا بھی ہنساکرم ہے۔ پرسرام جی بولے کہ راجہ کارت بیرج نے میرے پتا کو مار ڈالا ہیں کیونکہ اُس کا بدلہ نہ لوں کچھ میری خواہش نہ تھی۔ بلکہ سہسر باہو خود ہمارے آیا۔ اور میرے بھائی بند وں کو اذیت دینے لگا۔ پھر مجھ سے لڑائی کرنے لگا۔ رشیوں نے جواب دیا کہ سہسر باہو اپنے کئے کا پھل پاگیا۔ اب جس قدر چھتری تمہاری تلوار سے بچ گئے اُن کے مارنے سے تمہارا کچھ نفع نہیں۔ برہمنوں کا دھرم ہے کہ چھتریوں کی رکھشیا کریں۔ لہٰذا اب اپنے کرم سے باز آؤ۔ اور سبھوں کو جان کی معافی دو +

ادھیائے ۱۳

برہمن گیتا۔ جوگ ابھیاس کی فضیلت

رچیک آدک مہرشی پرسرام جی کے بزرگ اس طرح کی نصیحت کرتے اور پرانے اتہاس سناتے رہے یعنی زمانہ سلف میں ارک راج رشی ایسے دھرماتما ہوئے کہ ساری دنیا آپ کی دھنش کے آدھین ہو رہی تھی۔ تمام پرتھی شستروں سے خالی ہوگئی۔ اُن کے مقابلے کا دنیا میں کوئی راجہ باقی نہ رہا۔ تب ارک راج نے دل میں ٹھانا کہ میری اندریاں مجھ پر غالب ہو رہی ہیں۔ اب اُنہیں مغلوب کرنا چاہیئے۔ مگر دل نے جواب دیا۔ اے راجہ اندریوں پر قابو کرنا سہل نہیں۔ کیا تم انہیں تیروں سے زخمی کروگے۔ اگر تیر چلاؤ گے تو تمہارے بدن پر چھد ینگے۔ اندریاں مجروح نہ ہونگی۔ ارک راج نے کہا کہ مجھ میں خود ایسی قوت عود کر آئی ہے۔ جس سے مجھے اندریوں پر ضرور فتح ہوگی۔ پہلے گھران اندری یعنی قوت شامہ پر اپنے بان ماروںگا۔ پہلے اسی کی بیخ کنی منظور ہے۔ قوت شامہ بولی۔ اسے راجہ مجھ پر تیرے بان سرایت نہیں کر سکتے۔ بلکہ تجھے تکلیف دینگے۔ میرا کیا بگڑیگا۔ راجہ بولا کہ اچھا پہلے زبان ہی سے نہ سمجھوں۔ جس کے بس میں تمام شس ہو رہا ہے۔ [illegible]

جواب دیا - آخر کار راجہ مجبور ہوا - اور سمجھا کہ راج کرم سے یہ اندریاں محکوم نہ ہونگی - اس لئے راج پاٹ پر لات مار کر جنگل میں گیا - اور تپ کرنے لگا - اور جوگ کے بل سے ایک ہی بان سے تمام اندریاں اس کی مطیع ہوگئیں - ہے پرسرام تم بھی ارک راج رشی کی طرح تپ کر کے اندریوں کو بس کرو - اور چھتریوں کو مت مارو - پرسرام جی اپنے بزرگوں کی نصیحت پر کاربند ہوئے اور جوگ تپ میں ایسے پرسدّ ہوئے کہ آج تک اُن کے برابر کسی میں سدھتائی نہیں ہے +

ادھیائے ۱۴

راجہ جنک اور برہمن کا اتہاس

برہمن نے کہا کہ دنیا میں انسان کے لوبھ - کرودھ - موہ تین زبردست دشمن ہیں - تینوں راجسی گن کہلاتے ہیں - شوک - آلکس - موہ یہ تینوں تاسی گن ہیں - دھیر جمان - نراس - شانت چت اندریوں کا جیتنا انسانوں کو اپنا فرض سمجھنا چاہیئے - یعنی سم دم کے بانوں سے کاٹ کر ان پر قبضہ کرے - جس طرح راجہ امبریک نے کیا تھا - جب شانتی ہوگئی تو راجہ نے کہا کہ بہت پاپوں سے نجات ہوگئی - سب پر نجے پائی - مگر ایک زبردست من پر قابو نہیں پا سکا - جیو آتما کو لوبھ سے بچاؤ - کیونکہ لوبھ سے خواہش ہوتی ہے - اور خواہش سے انواع الواع کی تکلیفیں اور غم نمودار ہوتے ہیں - پھر ان سے راجسی اور راجسی سے تامس گن آ تپن ہوتے ہیں - انہیں کے جال میں پھنس کر انسان اواگون سے چھوٹ نہیں سکتا - اس لئے لوبھ سے کنارہ کشی کر کے پرم آنند سکھ بھوگنا چاہیئے - یہ اشلوک جس کا ترجمہ بیان کیا گیا ہے - راجہ امبریک کا بنایا ہوا ہے - راجہ جنک نے ایک اپرادھی برہمن کو جلاوطن کر دینے کا حکم دیا - برہمن نے جواب دیا کہ اے راجہ بشے روپ دیش یا شبد اوک ممتا اور بندھن کے استھان وہاں تک برنن کرو - جہاں تک تمہاری حکومت ہے - میں تو دوسرے راجاؤں کے ملک میں چلا جاؤں گا - اور تمہاری آگیا پالن کرونگا - راجہ جنک برہمن کے سوال پر سر بجیب ہوئے اور ٹھنڈی سانس بھر سوچنے لگے - تھوڑی دیر بعد یہ جواب دیا - کہ باپ دادوں کے ملک میں حکمران ہونے پر بھی بشے روپی بندھن میں پھنسانے والی ممتا کے استھان کو نہ پا سکا - تمام دنیا چھان ڈالی - متھلاپوری میں بھی تلاش کی - مگر کہیں پتہ نہ چلا - آخر کار میں نے اپنے شریر میں سراغ لگایا - وہاں بھی مقصد بر نہ آیا - تب مورچھا آگئی - جب ہوش آیا - تو دل نے سمجھایا - کہ بستے کوئی چیز نہیں ہے - جس طرح سرح - پیلا - نیلا تک -

دیکھنے میں اپنی رنگت محسوس کراتے ہیں۔ مگر اصل کچھ اور ہی ہے۔ سپٹھک پتھر جس کو سنگ مرمر کہتے ہیں سفید رنگ رکھتا ہے۔ مگر اپادھیوں میں پڑنے سے وہی پتھر طرح طرح کے رنگ سے نظر آتا ہے اسی طرح آتما بھی بشیوں سے الگ ہے۔ سب بشے میرے ہیں۔ سب پرکتھی میرا سروپ ہے کیونکہ میری آتما سے کچھ جدا نہیں ہے۔ جو میری آتما ہے وہی دوسروں کی ہے برہمنوں میں اُتم بدھ رکھنے والے برہمن تمہارا جہاں جی چاہے رہو۔ برہمن نے سوال کیا کہ ہے راجن باپ دادا کے راج میں آپ کس طرح ممتا سے علیحدہ ہوئے۔ اور آپ یہ کیونکر کہہ سکتے ہیں۔ کہ بشے میرا ہے اس بھید سے مجھے آگاہ کیجئے +

راجہ جنک بولے کہ دولتمندی اور مفلسی کسی کو قیام نہیں۔ جب یہ سمجھ لیا تو ممتا چھوٹ گئی گھران اندری سے خوشبویات کا اثر مجھ میں نہیں پڑتا۔ کوئی اندری اپنا کام میرے ساتھ نہیں کر سکتی۔ یہی وجہ ہے کہ تمام پرکتھی میرے آدھین ہے۔ اسی طرح میری زبان ذائقہ سے آگاہی نہیں رکھتی اس لئے وہ میری آدھین ہے۔ میں روپ اور چکشو کی جوت کو اپنے لئے نہیں چاہتا۔ اس لئے جوت میری آدھین ہے۔ اسی طرح تک بایو اور سرد تر اندری سے شبد آدک اور من کی سنکلپ کو اپنے لئے نہ چاہنے سے وہ بھی میرا آدھین ہے۔ برہمن نے ہنسکر کہا کہ اے راجہ! آپ نے مجھے پہچانا نہیں۔ میرا نام دھرم ہے آپ کی آزمائش منظور تھی۔ اس لئے آپ کے پاس آیا تھا واقعی جیسا آپ کا نام سنا اُس سے کہیں بڑھکر پایا +

ادھیائے - ۱۵

جیون مکتی کے وسائل

برہمن اپنی استری سے کہتا ہے۔ کہ میں دنیا میں اس طرح نہیں رہتا۔ جیسا کہ تمہارا خیال ہے میری نندا ناحق کر کے طبیعت ہلکان کرتی ہے۔ میں وید پاٹھی ہوں۔ میرے خوارق بفضلہ درست ہیں۔ گرہست آشرم میں رہکر برت نیم سے غافل نہیں رہتا۔ جتنا سنسار دیکھتی ہو مجھ میں سمایا ہے یعنی سب کی آتما ہوں۔ ہمہ اوست کے مسئلہ کو شاید تم بھول گئیں۔ میری آتما پرماتما ہے زمین سے آسمان تک یعنی کل برہمانڈ میں میرا ہی راج ہے۔ بدھی میرا مسکن ہے۔ کیونکہ جتنے برہم گیانی ہیں۔ اُن کا مارگ ایک ہی ہے۔ اسی مارگ پر سنیاسی۔ برہمچاری۔ گرہستی والے لوگ چلتے ہیں ایسے ہی لوگ جادۂ وحدنیت سے قدم نہیں ڈگاتے۔ گیان کا بدھ سے برہم مارگ مل

سکتاہے - جسم ایسے اموریں کام نہیں دیتا - کیونکہ جسم تو مایا موہ کے جال میں جکڑا ہے - اور کرموں کی کوئی ہستی نہیں - یہ باتیں فانی ہیں - ہے پیاری تم میری اردھنگی ہو - اس لئے تمہاری بھی اچھی گت ہوگی +

برہمنی نے جواب دیا آپ کی باتوں سے میرے دل کا اندھکار مٹ گیا - اتنا اور چاہتی ہوں کہ کوئی ایسا طریقہ ہو جس سے میری بدھی بھی ایسی ہی باتوں کی ادھکاری ہو جاوے +

برہمن - عقل دو ربین کو ارنی کاشٹ سمجھو (جس لکڑی سے ہون کی آگ نکالتے ہیں - اس کا نام ارنی کاسٹ ہے) ویدانت کے سننے سنانے سے گیان کی اگن پیدا ہوتی ہے یعنی ارنی کاسٹ اور ویدانت سے گیان ہوتا ہے - اور گیان سے لو بجھ جاتا ہے +

برہمنی - جیو آتما برہم کا روپ ہے - اسے کیونکر پہچانیں - کیونکہ نہ تو اس کا کوئی رنگ ہے اور نہ روپ ہے +

برہمن - برمھ آتما نرگن - نرنکار ہے یعنی جس کا کوئی گن اور نشان نہیں - برمھ گیان سے پہچانا جاتا ہے - جس طرح ایک خوشبودار پھول دماغ تو معطر کئے دیتا ہے - مگر اُس کی خوشبو نظر نہیں آتی - لیکن بھونرے پھول کے اندر گھس جاتے ہیں یعنی بھونروں کو پھول کی خوشبو دکھائی دیتی ہے - اسی طرح ویدانت پڑھنے سے برمھ پہچان لیا جاتا ہے - وید شاستر سے عقل رسا ہو جاتی ہے اور برمھ تک پہنچا دیتی ہے - جس کسی کے عقل نہیں وہی اگیانی ہے - برمھ آتما ظاہرا دکھائی نہیں دیتا - مگر وید پڑھنے سے دیدۂ باطن کھل جاتے ہیں - تب چاروں طرف پرماتما ہی پرماتما نظر آتا ہے - کرشن بھگوان ارجن سے مخاطب ہیں - کہ برہمن کی باتوں نے برہمنی کے دل کی آنکھیں کھول دیں - اُسے برمھ گیان ہو گیا +

ارجن - ہے پربھو! وہ برہمن اور برہمنی کہاں ہیں - جنہوں نے اس طرح گیان سنکر اپنا جیون سپھل کیا +

کرشن چندر - ہے ارجن! میرے چت کو برہمن سمجھو اور بدھی کو برہمنی جانو - اور برمھ پرماتما بھی میں ہی ہوں کوئی دوسرا نہیں +

ادھیائے ۱۶

گرو اور چیلے کی کہانی

ایک چیلے نے اپنے گرو سے سوال کیا - کہ میں کون ہوں اور کہاں سے آیا ہوں - اور آپ کون ہیں اور کہاں رہتے ہیں - آکاش اور پرتھی - استھاور جنگم کے استھان کہاں ہیں سچے پھل والا کون کرم ہے - کابک - باچک - مانک نام تپ کیا ہے - ستوگن - رجوگن - تموگن کی صورتیں کیسی ہیں - وہ کون طریقہ ہے - جس سے کلیان ہوتا ہے - پاپ اور پن کے حالات مفصل بیان فرمائیے - گرو - پرب برہم پریشر گیان سے ملتا ہے - وہی آکاش پرتھی استھاور جنگم کا استھان ہے - سنیاس ہونے سے من مغلوب ہو جاتا ہے - گیان پیدا ہونے سے آتما کو پہچاننے لگتا ہے - سنیاسی سے سب منورتھ سدھ ہو جاتے ہیں - گیانی سب جیوؤں میں آتما کو مقدم سمجھتا ہے - جو گیانی جڑ اور چیتن کو بھی ایک ہی رس جانتا ہے - وہ ایشور اور جیو میں بھی کچھ فرق نہیں سمجھتا - ایسے لوگ دکھ نہیں پاتے - اسی دنیا میں جیون مکت ہو جاتے ہیں - کیونکہ ایسے لوگوں پر ممتا موہ اپنا اثر نہیں ڈال سکتی - جو درخت گیان کے بیج سے بویا گیا ہو - اور عقل رسا جس کی لہلہاتی ہوئی شاخیں ہیں اور جس میں انفاس ظاہری اور باطنی کے کوپلوں سے آنند دینے والے پتے پیدا ہوتے ہیں - اس کے سائے میں جیو آتما سکھ بھوگ کر برہم سے دوچار ہوتا ہے - خلاصہ یہ کہ گیان سے سکھ اور دکھ کی بیخ کنی ہوتی ہے اور برہم اپنا جلوہ دل میں دکھانے لگتا ہے ۔

ادھیائے - ۱۷

برہمن گیتا

کسی وقت گیتا کے جادۂ اعتدال پر چلنے والے بھاردواج - گوتم - بھرگ جی بششٹ کشیپ - بسوامتر - اتری رشی وغیرہ بردھ - انگش رشی کے ساتھ برہم لوک میں برہما جی کے پاس پہنچے اور عاجزی کے ساتھ یہ سوال کیا کہ انسان کون کرم کرے جو عصیان سے نفرت ہو وہ کون طریقہ ہے جس سے کلیان مل سکتا ہے - اواگون سے چھوٹنے کے کون وسائل ہیں؟

برہما جی - ماضی - حال - مستقبل تینے زمانوں میں برہم کی یاد جن کو نہیں رہی - حیوانات و

نباتات - انڈے اور جھلی سے پیدا ہونیوالے جانور جو پورب جنم میں انسان تھے - اپنے کرنے سے
اس جون میں پیدا ہوئے - یعنی اپنے استھان برہم کو چھوڑ کر دھرم کرم کی مطلق پرواہ نہ کی ایسے
جیو ہمیشہ نرگ بھوگتے ہیں - ہے رشیو جب نرگن سورگن روپ ہوتا ہے - تو اس میں پانچ لکشن
ہوتے ہیں - برہم - ست روپ - تپ روپ - پرجاپت ست برہم سے پانچ بھوت پیدا ہوئے
یہ جگت بھی ست روپ ہے - اسی سبب سے جوگ میں قائم رہتا ہے - گیانی لوگ - دھرم - ارتھ
کام موکش دھرم کے چار قدم قائم کرتے ہیں - ودیا سے یہ چاروں قدم اٹل رہتے ہیں - اول برہم چرج
دوسرا گرہست آشرم - تیسرا بان پرہست اور چوتھا نمبر سنیاس کا ہے - اگن - اکاش - سورج - ہوا
اندر اور پرجاپت اُس وقت نظر پڑتے ہیں - جب سنیاس سے برہم گیان ہو جاتا ہے - برہم گیان
ہونے سے پھر کچھ نظر نہیں آتا - بن میں رہنے والے رشی منی بان پرہست آشرم میں برہم پرماتما کا
دھیان کرتے ہیں - گرہست آشرم گرہستیوں کیلئے بہت آنند دینے والا ہے - گرہست آشرم میں
دھرم کرنے سے بھی موکش پراپت ہوتی ہے - جو ست پرویش ہیں وید کے عامل ہیں - دھرم کرتے
ہیں - وہ آواگون کے جنجال سے چھوٹ کر برہم میں مل جاتے ہیں جن کی نظر میں دنیا فانی ہے اور ہمہ اوست
کے مسئلے پر قائم ہیں وہ سنسار کے بندھن سے چھوٹ جاتے ہیں - اور نرمل لوک باس کے لئے ملتا ہے

ادھیائے - ۱۸

برہمن گیتا

برہماجی رشیوں سے فرماتے ہیں کہ جسم انسانی پانچ عنصروں سے پیدا ہوئے جس میں ۹ دروازے
ہیں - حواس ظاہری اور باطنی - بدھی - پران - اہنکار اور بشے بھوگ سے جیو کو چلایمان کرنیوالے
تو گیارہ اندریاں جس میں ہیں - وہ شریر روپ پُری برہم کا مسکن ہے - اور گیارہواں من سب کا روپ
ہے - من میں تین دریا بہ رہے ہیں - اول کٹھن نام ہنسا سے رہت دھرم روپ دریا کہاتا ہے اور
دوسرے دریا کا نام کرشن ہے - جس میں ہنسا اپر دھان سمجھا جاتا ہے تیسری شکل کرشن نام ہنسا
سے رہت دریا بڑے جوش کے ساتھ بہ رہا ہے - اب دیکھنا ہے کہ یہ دریا کیونکر پیدا ہوئے
ان دریاؤں کا مخرج نرگن روپ ہنسکار سروپ تاڑیاں ہیں - یہ دریا ایک دوسرے سے ملکر بہ رہے
ہیں - سرشٹی کی اتپت انہی دریاؤں کے ملنے سے ہوتی ہے - پانچوں عناصر ستوگن - رجوگن -
تموگن کے روپ ہیں - [illegible] ستوگن پر غالب ہے [illegible] تموگن

ستوگن پر قبضہ کر لیتا ہے - اور کبھی ستوگن تموگن کو نیچا دکھلاتا ہے - جب تموگن دور ہوجاتا ہے تب ستوگن کی حکومت ہوجاتی ہے - تموگن کی شکل سیاہ کالی رات کی طرح ہے - جس میں پاپ ہی پاپ ہوتا ہے - ستوگن تو شردھا اور گیان سے پیدا ہوتا ہے - اور رجوگن - تموگن - موہ کے بس میں اس حالت میں دھرم کرم مطلق نہیں ہوتا - ستوگن کو سادھو لوگ گرہن کرتے ہیں - اُن کا دھیان کبھی افعال قبیحہ پر نہیں جاتا - وہ گیان اور بھگت کے بس میں ہیں - جو انسان حاسد - دغاباز - جھوٹے - مکار - طمعی اور لالچی ہیں وہ تامسی کہلاتے ہیں - تامسی لوگ گوشت خوری کرتے ہیں - ایسے جیو گونگے - بہرے - اندھے لولے - کالنے - گنجے ہو کر سنسار میں بھی نرگ بھوگتے ہیں - تامسی جیو اکثر انڈے اور جھلی سے پیدا ہو کر غلیظ اور پیشاب میں باسنا کرتے ہیں - ایسے جیوؤں کا اودھار اُس وقت ہوتا ہے جب وہ اگنی ہوتر میں جلائے جاتے ہیں - یا بید خوان برہمن کے ہاتھ سے مرنے پر اپنی جون سے نجات پاتے ہیں - تب وہ اوپر کے لوکوں میں جاکر انند بھوگتے ہیں - جب کچھ مدت یونہی گذر جاتی ہے - تب وہ پھر مرت لوک میں برہمن اور چھتریوں کے یہاں جنم لیکر اچھے کرم کرتے ہیں - اس وقت ان کی نجات ہوتی ہے - استھاور جنگم اور پشو وغیرہ جیو اپنے کرم میں ساؤدھان ہو کر مرت لوک میں انسانی جسم حاصل کرتے ہیں - اُنہیں برہمنوں کا جامہ نہیں ملتا - ویش کے یہاں جنم لیتے ہیں - استری تن ہوتا ہے - اگر اس حالت میں دھرم کرم سے مخالفت رہی - وہ کبھی اداگون سے چھوٹ نہیں سکتے ◆

ادھیائے ۱۹

رجوگن تموگن کی حالتیں

رجوگن تموگن راچھسی چلن ہے - سکھ - دُکھ - سردی - گرمی - بہادری - دلیری - شراب نوشی جیوؤں کا مارنا - کبر و نخوت کا مطیع رہنا - دوسری کی غیبت کرنا - تالاب محلوں کا بنوانا - جھگڑا فساد اُٹھانا یہ باتیں رجوگنی ہیں - رجوگنی آدمی سرگ سے پرتھی پر جنم لیکر چین کرتے ہیں - اپنے آرام کو مقدم سمجھ کر دوسروں کو تکلیف پہنچاتے ہیں - جیو ہنسا کرتے ہیں - شراب خواری جن کا وطیرہ ہے ایسے لوگ جب مندرجہ بالا باتوں پہ اعتراض کرتے ہیں - تب راچھسی جون سے چھٹکارا ہوتا ہے - یہی حالت تموگن کی بھی ہے - ستوگن ست پرشوں کا گن ہے - جود و سخا - فیاضی - عدل انصاف - انتقال وغیرہ جن کی عادت ہو - بیجو لوگ ان میں ستوگن کی ... بھاگ ... وید

پاٹھ کرنیوالے ستوگن روپ سمجھے جاتے ہیں۔ ایسے ہی لوگوں کے لئے سُرگ ہے۔ ستوگن کے ماہرین پنڈت کہلاتے ہیں +

ادھیائے ۲۰

برہمن گیتا

رجوگن۔ تموگن ستوگن کی علیحدہ خاصیت بیان کرنا دریا کو کوزے میں بند کرنا ہے کثرت اور زیادتی کے لحاظ سے سمجھ لیا جاتا ہے۔ کہ یہ رجوگن ہے۔ یہ تموگن ہے یہ ستوگن ہے۔ رجوگن۔ تموگن ستوگن یہ ہمیشہ ایک دوسرے سے ملے رہتے ہیں۔ جن میں تموگن اور رجوگن کی زیادتی ہے۔ وہ ترچھے بڑھے چلتے ہیں۔ اپنے آگے کسی کو خیال نہیں کرتے۔ اُن میں ستوگن بہت کم ہوتا ہے ستوگن کا پرہ ہمیشہ اوپر لوکوں میں جاتا ہے۔ اس میں تموگن کم اور رجوگن بہت ہی کم ہے۔ ستوگن سے بڑھکر اور کوئی دوسرا دھرم نہیں۔ شودر تموگنی۔ چھتری رجوگن اور برہمن ستوگن ہیں۔ یہ نہ سمجھ لینا چاہئے کہ برہمنوں میں ستوگن ہی ہوتا ہے۔ رجوگن نہیں یہ صرف ذات کے خیال سے سمجھ لیا گیا جس طرح کل قوموں میں برہمن اونچا تصور کیا گیا۔ اسی طرح ستوگن کی حالت ہے۔ شودر جنہیں تموگن کہا جاتا ہے۔ کیا اُن میں ستوگن نہیں۔ نہیں شودروں میں بھی ستوگن ہے۔ جس طرح آفتاب کے طلوع ہونے سے رات کی تاریکی زائل ہو جاتی ہے۔ اسی طرح ان میں ستوگن ہونے سے رجوگن اور تموگن دور ہو جاتے ہیں ستوگن سے وید اور شاستر اور دھرم۔ کرم کی پابندی ہوتی ہے۔ بُرے اعمالوں سے نفرت ہو جاتی ہے دنیاوی فکریں۔ رنج و غم کی مصیبتیں رجوگن سے ہوتی ہیں۔ استھاور جیووں میں ہی تموگن دکھلائی پڑتا ہے۔ دودھ سے دہی۔ مٹھا اور گھی نکالا جاتا ہے۔ گھی تو ستوگن روپ ہے اور دہی اور مٹھا رجوگن اور ستوگن ہیں۔ روز روشن میں ستوگن رجوگن تموگن کی خاصیتیں ہیں۔ رات بھی تین طرح کی ہے مہینہ سال۔ رت میں رجوگن۔ ستوگن۔ تموگن کا دخل ہے۔ دان بھی تین قسم کے ہوتے ہیں۔ دیوتا۔ ودیا اور گت کی بھی تین تین قسمیں ہیں۔ ماضی حال مستقبل۔ دھرم۔ ارتھ۔ کام۔ پران اپان اودان بھی ستوگن۔ رجوگن تموگن پر قائم ہیں +

ادھیائے ۲۱

برہمن گیتا

برہماجی بولے کہ اے گروما ہیں۔ کہ الغائزون کا راجہ چھتری۔ چوپاؤں کا راجہ ہاتھی۔ اور دندوں کا راجہ مخیر

سمجھا جاتا ہے۔ عورت کا افسر اس کا شوہر یعنی خاوند ہے۔ بڑ پیپل۔ شالملی۔ شیشم۔ درختوں
میں اُتم سمجھے گئے۔ یعنی کل درختوں کے راجہ ہیں۔ ہمالیہ۔ بندھیاچل وغیرہ کل پہاڑوں سے افضل
گردانے گئے۔ برہمنوں کا راجہ برہسپت جی ہے دریاؤں کا راجہ چندرماں۔ پراکرموں کا راجہ بشن بھگوان
ہیں۔ رتنوں کا سوامی کبیر۔ دشاؤں کا مالک اوتر دشا۔ دیوتاؤں کا راجہ اندر اور ہیں سب چراچر کا سوامی
برہما کہلاتا ہوں۔ مجھ سے اور بشنو سے بڑھ کر اور کوئی نہیں۔ درحقیقت ہم دو ایک ہیں۔ اگرچہ
نظر میں دو روپ دکھلائی دیتے ہیں۔ استریوں میں پاربتی جی سے بڑھکر کوئی نہیں۔ چھندوں
میں گائتری۔ پشوؤں میں گئو۔ طائروں میں باز۔ جگوں میں ہون۔ رتنوں میں سونا۔ اجناس
یعنی غلے میں گیہوں سب سے بڑھکر ہے۔ آشرموں میں گرہست آشرم کی فضیلت ہے دیوتاؤ
اور انتھوں کے بچے ہوئے ان کا کھانا۔ جگوپویت دھارن کرنا۔ سفید پوشاک پہننا۔ اپنی عورت
کے سوا دوسری عورت پر نظر نہ ڈالنا۔ اپنی آمدنی پر قناعت کرنا۔ عابدوں مرتاضوں کی صحبت سے
فیضیاب ہونا۔ وید پڑھنا پڑھانا۔ جگ کرنا۔ گرہست آشرم دھرم ہیں۔ جن سے گیان
پیدا ہو کر برہم سے دوچار ہو جانا مشکل نہیں ہوتا۔ درختوں کی چھال۔ سن۔ کپاس اور مرگ
چھالا وغیرہ دھارن کرنے والے برہم چاری کہلاتے ہیں۔ اُن کی پوشاک سرخ ہوتی ہے۔ یگ
یگیوپویت پہنے ڈنڈ کمنڈل ہاتھ میں ہر وقت جل اپنے پاس رکھتے ہیں۔ پھر وہ حواسوں پر غلب
ہو کر برہم چرج سے سنیاس دھارن کرتے اور بانپرست سے صحرا نوردی کرتے ہیں۔
بن کے پھل پھول کھاتے۔ پہاڑوں کے چشموں کا پانی پی کر یاد معبود میں مگن رہتے ہیں۔ اور
ست دھرم پر قائم رہکر برہم میں ملجاتے ہیں۔ سے رشیو! اگر ہست برہمچاری کھانا کھانے
کے بعد بھکشا لینے کو نکلے۔ اگر کسی گھر سے بھکشا نہ ملے۔ تو غمگین نہ ہونا چاہئے سنیاسی
کبھی اچھے اور خوش ذائقہ کھانوں کی طرف رغبت نہ کرے۔ اس کو دربدر بھیک مانگنا
بھی لازم نہیں۔ صرف اسی قدر بھوجن کرے۔ جس سے پران بچ سکیں۔ نہ کسی سے مانگے
نہ کسی کے سامنے ہاتھ پھیلائے۔ سب کا غمگسار اور اُپکاری ہو۔ کسی سے خوف نہ کرے۔
اور نہ کسی کو اپنے سے گزند پہنچائے۔ درختوں کی خول یا دریا کنارے یا پہاڑوں کی گپھا
میں اس برہم سچدانند کا دھیان کرتا رہے۔ کوئی چیز اپنے پاس نہ رکھے۔ نہ کسی سے
محبت بڑھاوے۔ پاک اور ستھرے جل سے اشنان کرے۔ سونے کو اپنے پاس نہ رکھے۔
سب سے قطع تعلق کر کے آزاد رہے جس طرح کچھوا اپنی اندریوں کو کھینچ لیتا ہے۔ اسی طرح

سنیاسی اپنی اندریوں کو قابو کر لیتے ہیں۔ جو ایسا کرتے ہیں۔ وہ منی ہو کر دنیا کو مغلوب کر کے سرگ میں پہنچتے ہیں +

ادھیائے ۲۲

برہمن گیتا

کرشن چندر - ہے ارجن! اس برہمن نے اپنے چیلے کو برہما جی کا کہا ہوا گیان سنلیا - چیلا خوش ہوا اور برہمن کی استت کرنے لگا - کچھ دنوں بعد آسار سنسار سے چھوٹ کر موکش پد کو پراپت ہوا +

ارجن نے پوچھا کہ وہ برہمن اور چیلے کون تھے اور اُن کا استھان کہاں ہے؟

کرشن چندر - (دہنسکر) ہے مہا باہو میں ہی گرو ہوں - اور میں چیلا ہوں ہے ارجن! تمہارے گیان میں پریت دیکھکر گرو اور چیلہ کا سمباد سنایا - اب اس گیان کو مت بھولنا - اس کو اپنے چت میں دھارن کر کے موکش حاصل کرو - دنیا فانی ہے جس کی حالت خواب کی طرح ہے جو لوگ دنیا میں اچھے کرم کرتے ہیں - اُن کی دیوتا بھی تعریف کرتے ہیں - اچھے اور برے کاموں کے نتیجے دنیا میں ہی ظاہر ہو جاتے ہیں +

ہے ارجن یہی گیان آغاز جنگ کے وقت تم کو سنایا تھا - اور اب پھر وہی گیان دوبارہ تمہارے گوش زد کیا - یہ سارا جگت میرا ہی روپ ہے - کل چیزوں میں میرا ہی ظہور ہے - مجھ میں دل لگاؤ ایک دن مجھ میں ملجاؤ گے - اب میں دوارکا جاتا ہوں - بہت دنوں سے اپنے بھائی بلدیو جی اور لڑکوں کو نہیں دیکھا +

ارجن - مدھو سودن جی! آپ کو بار مبار نمسکار ہے - آپ نے مجھے اپنا داس جانکر دوبارہ گیان اُپدیش کیا - آپ ہمارے ساتھ ہستنا پور چلیں - میں دھرم راج جی سے سارا حال عرض کرونگا تب وہ آپ کو دوارکا جانے کے واسطے رخصت کرینگے +

ادھیائے ۲۳

کرشن چندر اور ارجن کی دہلی سے ہستنا پور کو روانگی

ویشمپاین جی نے بولے سنئے جنمیجے کہ کرشن چندر اور ارجن نے اپنے رتھبان کو حکم سنایا -

کہ جلد ہی طیاری ہو۔ ہم ہستنا پور چلنے کا قصد رکھتے ہیں۔ حکم کی دیر تھی۔ ساتھی لیس ہو کر ہمراہ رکاب ہوئے۔ اور خود بدولت نے ارجن کے ساتھ ہستنا پور کی طرف کوچ کیا۔ ارجن کرشن چندر کی مدح وثنا میں مصروف تھے۔ وہ کہتا ہے کہ ہے نارائن ہے دین دیال! آپ نے میرا بیڑا پار لگایا۔ میری مجال نہ تھی۔ کہ بھیشم پتامہ اور درونا چارج ایسے سور بیروں کو اپنے تیروں سے زخمی کرتا۔ جن کا جواب تینوں عالموں میں نہ تھا۔ ہے کرپالو۔ ہے دیا سندھ آپ ہی نے میری رکھشیا کی۔ جان بچائی۔ وقت پہ آڑے آئے۔ ہے مادھو! آپ سنسار کے اتپن اور ناش کرنے والے ہیں۔ نرگن سے سگن ہو کر بھگتوں کا پالن کرتے ہیں۔ حیوانات نباتات۔ جمادات جتنی چیزوں سے سنسار رچا گیا ہے۔ آپ کے اشارے کا ادنےٰ کرشمہ ہے آپ کی تعریف میں دیوتاؤں کی زبان بھی عاری ہے۔ بھیشم پتامہ۔ دیول اور نارد جی ایسے مہاتماؤں نے آپ کو چراچر کا سوامی کہا ہے۔ مجھے بھی آپ کے براٹ روپ سے یقین ہو گیا ہے۔ کہ بلا شک ترلوکی کے کرتا دھرتا برمھ پرماتما آپ ہی ہیں۔ یہ آپ کی معجز نمائی تھی۔ کہ جیدرتھ کے قتل ہونے کے وقت میری جان بچائی۔ نہیں تو جیدرتھ کے ساتھ میں رہ گرائے عالم بقا ہوتا۔ کرن سا پرتاپی اور بھورشرنا سا بلوان میرے ہاتھوں قتل ہو سکتا۔ ہرگز نہیں یہ سب آپ ہی کی بدولت ہے۔ ہے اماں پت آپ کو بار بار نمسکار ہے۔ دھرم راج جی سے آپ کے بارے میں عرض کرونگا۔ کہ مہاراج دوارکا جانے والے ہیں۔ یقین غالب ہے کہ وہ میری اس عرض کو قبولیت کا درجہ بخشیں گے۔ ہے گردھاری ہے تیواری۔ اب آپ کا اپدیش ہرگز نہ بھولونگا۔ حکم کی تعمیل میں سرمو فرق نہ ہوگا۔ آپ شوق سے دوارکا جائیں۔ اور ماموں صاحب بلدیو جی سے ملاقات کریں۔ اور آپ نامدار بلدیو جی کی میری جانب سے مزاج پرسی کر کے قدمبوسی حاصل کریں۔ ارجن۔ کرشن چندر سین کی متھ بھر اسی طرح کی گفتگو ہوتی رہی ہستنا پور قریب آگیا۔ شہر کے لوگوں نے کرشن چندر اور ارجن کا استقبال کیا۔ اور خود بدولت ارجن کو لئے ہوئے راج محل میں داخل ہوئے۔ راجہ دھرتراشٹ۔ بدرجی۔ ببوتس راجہ جدھشٹر۔ بھیم سین۔ نکل۔ سہدیو۔ گاندھاری رانی اور کنتی رانی وغیرہ سے ملے رنواس میں آپ کی آمد سے شادیانے بجنے لگے۔ بڑی پر تکلف دعوت ہوئی۔ دوپہر رات گذر جانے پر کرشن چندر نے ارجن کے محل میں استراحت فرمائی۔ علی الصباح نہا دھو کر خود بدولت اور ارجن جدھشٹر جی کے دربار میں آئے۔ راجہ جدھشٹر آپ کو دیکھکر تخت

مرصع سے استقبال کے لئے کھڑے ہو گئے - اور جواہر نگار مسہری پر کرشن چندر کو بٹھلایا - اور
ارجن کو چشم و رخسار پر بوسہ دیکر اپنے پاس بٹھلایا - ارجن نے خود بدولت کا ارادہ دوارکا جانے کا
ظاہر کر کے عرض کی - کہ اب آپ انہیں اجازت دیں - کہ یہ اپنے ماتا پتا - بھائی بندوں سے
ملیں - آپ کو دوارکا چھوڑے ہوئے بہت عرصہ گزرا +

راجہ جدھشٹر - آپ اگر دوارکا کا قصد رکھتے ہیں - تو شوق سے جاویں - میری طرف سے ماماں جی
اور بلدیو جی کی پوجن کریں - اور چھوٹوں کو آشیرواد دے کر میری جانب سے خوب پیار کریں -
ہے جگت پت ہے دینا ناتھ آپ کے طفیل و کرم سے آج مجھے یہ وقعت ہوئی - کہ ہستناپور
کا راجہ کہلاتا ہوں - آپ ہی کی کرپا سے ہفت اقلیم کے فرمانروا زیر نگیں ہیں میری یاد ہے پربھو
کسی وقت فراموش نہ ہونے پاوے - جہاں اور بہت سے بھگت جن آپ کے قدموں کا
بھروسا رکھتے ہیں - اُنہیں خادموں میں میرا نام درج فرمائیے - میں آپ کے بھگتوں کا ادنےٰ چاکر
ہوں - گو میری حیثیت اس قابل نہیں - کہ بھگتوں کے غلاموں کی برابری کر سکوں مگر نہیں مہاراج
آپ دیا ساگر ہیں - دیا ندھان ہیں - اُنہیں کی طفیل میں میرا بھی بیڑا پار لگا دینگے - یہ کہکر راجہ جدھشٹر
پریم کے بس ہو گئے - اور آنکھوں میں جل بھر آیا - پھر چاروں بھائیوں اور بدر جی وغیرہ نے کرشن
چندر کو اچھے رتھ میں سوار کر کے بہت کچھ سامان گھوڑے ہاتھی - پالکی - ریشمی کپڑے - لعل
و جواہر نذر رکھے - نگر باسیوں کا جم غفیر بھی مہاراج کے رتھ کو گھیرے ہوئے ہے - راجہ جدھشٹر اور
ابدر وغیرہ کرشن چندر سے باتیں کرتے ہوئے دور تک چلے گئے - کرشن چندر نے مہاراج جدھشٹر
اور اُن کے بھائیوں کو نگر باسیوں سمیت رخصت کیا - اور خود بدولت ساتکی جی کے ساتھ دوارکا
کی طرف عازم ہوئے +

ادھیاے ۵۴

اُتنگ رشی سے کرشن چندر کی زبانی مہابھارت کا حال

ویشمپاین جی راجہ جنمیجے جی سے فرماتے ہیں - کہ جب پانڈوں سے رخصت ہو کر کرشن چندر کا
رتھ آگے چلا - ارجن آپ کے رتھ کو دیکھتا رہا - جب رتھ کی دھجا نظروں سے غائب ہو گئی
اُس وقت ارجن بھی بھائیوں کے ساتھ ہستناپور کی طرف سدھارا - ہے راجہ جنمیجے جی!
کرشن چندر نے ایک عجیب کرشمہ پانڈوں کو دکھلایا - کہ اس کے آگے باد صبا ستے میں جھاڑو

دیتی جاتی تھی - راستہ کنکروں - کانٹوں اور دھول سے صاف ہوتا جاتا تھا - اندر جی خوشبودار پھولوں کا مینہ برسا رہے تھے - ابر نے تمازت آفتاب سے بچنے کے لئے کرشن چندر کے رتھ پر سایہ کر لیا - پانڈو یہ معجزہ نمائی دیکھکر مہاراج کی تعریف کرتے چلے جا رہے ہیں - ادھر کرشن چندر اوتنگ رشی کے آشرم میں پہنچے - رشی نے تعظیم و تکریم کے ساتھ مہاراج کو لیا - اور کشن کے آسن پر آپ کو بٹھایا - اور پھولوں کے ہار پہنا کر آپ کی موہنی صورت کے نظارہ میں اوتنگ رشی نے ٹکٹکی باندھ دی - اور اس طرح مہاراج سے مہابھارت کی کیفیت پوچھنے لگے ✦

اوتنگ رشی - ہے کنول لوچن - مدھ سودن جی! میں نے سنا تھا کہ آپ کوروں اور پانڈوں کا جھگڑا فساد دور کرنے ہستنا پور گئے تھے - آپ نے کوشش تو بہت کی ہوگی - میں سمجھتا تھا کہ آپ ان دو نو خاندانوں کا فساد رفع کر دینگے ✦

کرشن چندر - رشی جی - میں نے ہر چند چاہا - کہ فساد رفع ہو جائے - دو نو خاندانوں کی مخاصمت دور ہو - لیکن میرا سمجھانا کچھ کارآمد نہ ہوا - درجودھن وغیرہ دھرتراشٹر کے لڑکوں نے غرور کے بس ہو کر میرا کہنا نہ مانا - حالانکہ بھیشم پتامہ - درونا چارج - نارد - دیول - بیاس جی - سبھوں نے لاکھ جتن کئے - کوششیں کیں - مگر سب بے سود ہوئیں - آخرکار طرفین میں جنگ عظیم واقع ہوئی - لاکھوں آدمی پیوند خاک ہو گئے - یہاں تک کہ بجز پانچوں بھائی پانڈوں کے اور کوئی نہیں بچا ✦

اوتنگ رشی کی غیظ و غضب کی آگ بھڑک اٹھی - اور غصے سے یوں معترض سخن ہو کر بولے ✦

اوتنگ رشی - افسوس تم نے اپنے ہوتے ذرا بھی رکھشیا نہیں کی - کوروں پانڈوں کو لڑوا دیا - اگر تم چاہتے تو کبھی خونخوار لڑائی نہ ہوتی - میں تم کو سراپ دونگا ✦

کرشن چندر - مہارشی جی! آپ پہلے حالات سن لیں - بعد ازاں جس طرح چاہیں - پیش آئیں آپ ریاضت پیشہ ٹھہرے - معبود حقیقی کی مستقل مزاجی سے عبادت کرتے رہے - آپ کو اتنا غصہ کرنا زیب نہیں دیتا - میں حاضر ہوں جو چاہئے سزا دیجئے مگر یہ خیال رہے کہ شدنی بھی کوئی امر ہے - پرماتما کی مرضی ایسی ہی تھی - میں آپ کے تپ کا زوال نہیں چاہتا - تپ کا ناش ہونا کوئی اچھی بات نہیں - ان باتوں سے آپ بدنام ہو جائینگے - مفت میں کلنک لگے گا ✦

اوتنگ رشی۔ میں تمہیں اچھی طرح جانتا ہوں۔ پرماتما کا اوتار ہو کر پرکتی کا بھار اوتارا۔ برہمہ گیان سننے کی ہوس ہے سنائیے۔ میرا غصہ بھی فرو ہو جائے۔ اور میں تمہارے حق میں دعائے خیر کروں +

کرشن چندر۔ گیارہ رودر اور آٹھ بسو یعنی کل کائنات مجھ سے پیدا ہوئی ہے۔ رجوگن۔ تموگن۔ ستوگن تینوں گن کا پیدا کرنے والا میں ہی ہوں۔ دیوتا۔ گندھرپ۔ راچھس۔ انسان حیوان غرضیکہ مخلوقات عالم کی آفرینش کی باعث میری ہی ذات ہے۔ چاروں آشرم اور دھرم کرم کی بانی بجز میرے اور کوئی نہیں۔ ہے رشی! وید میری بانی ہے۔ ہون اور اگن میں میرا پرکاش ہے۔ سب میں کبھی دیکھا جاتا ہوں۔ دھرم مجھے بہت پیارا ہے۔ دھرم کی رکھشیا کے لئے میرا اوتار ہوا کرتا ہے۔ برہما بشن۔ مہیش میرے ہی جلوے ہیں۔ ہر ایک زمانہ ہر ایک دور یعنی ست جگ دواپر۔ کل جگ میرا دنے اشارہ سمجھا جاتا ہے۔ سنسار کا پیدا کرتا ہوں۔ پھر ناش بھی کر دیتا ہوں۔ ہے جوگی اگندھریوں میں جب میرا اوتار ہوتا ہے۔ تو ویسے ہی کرم کرتا ہوں۔ ناگ۔ ونش میں پیدا ہو کر ناگوں کی طرح کام کرتا ہوں۔ کوروں پانڈوں کا قضیہ چکانے کے لئے مغرور۔ درجودھن کے پاس گیا۔ خوشامد و لجاجت سے کام نکلتے نہیں دیکھا۔ تب ناچار ہو کر میں نے اپنا براٹ روپ بھری محفل میں دکھایا کہ شاید درجودھن میرے اس روپ سے ڈر کر راہ راست پہ آجاوے۔ مگر اس نے ایک نہ مانی۔ تب میں نے ڈرا دھمکا کے ہیبت دلائی۔ اپنا غصہ پرگھٹ کیا۔ درجودھن کال کے بس ہو رہا تھا کیونکر مانتا آخر کار اس خونخوار جنگ میں سب کٹ مرے +

ادھیائے۔ ۲۵

اوتنگ رشی کو کرشن چندر کے براٹ روپ کا درشن

اوتنگ رشی۔ ہے جناردھن! آپ کونین کے مالک و مختار ہیں۔ سنسار کے کرتا دھرتا ہیں۔ برہم گیان سننے سے میرا غصہ جاتا رہا۔ لیکن اس براٹ روپ کے درشنوں کی ہوس ہے جو آپ نے کوروں کے عالیشان محل میں درجودھن کو دکھایا تھا +

کرشن چندر نے اپنا براٹ روپ اوتنگ رشی کو دکھایا۔ جو آپ نے مہابھارت کے موقعہ پر ارجن کو دکھایا تھا

بھیشم پاین جی راجہ جنمجے سے رطب اللسان ہیں۔ کہ کرشن چندر پرماتما کے براٹ روپ کی کیفیت کیونکر بیان کروں۔ برہما اور شیش جی بھی تو آپ کے روپ سے وار نہیں پاتے چہرہ مبارک پر دہ تجلی تھی۔ کہ اگر ہزار آفتاب یکجا ہو کر منور ہوں تو بھی اس روشنی کا مقابلہ نہیں ہو سکتا۔ جسم مبارک اس قدر طویل تھا۔ کہ وہم و خیال کی آنکھیں اس کے پرتو سے خیرہ ہوتی تھیں۔ آپ کے فرق مبارک میں چار وہن تھے۔ آفتاب و مہتاب دیدۂ روشن تھے لاتعداد بھجاؤں سے پر تھی کے جیوؤں کو دہن مبارک میں جھونکتے جاتے تھے۔ اوتنگ رشی اس قیامت خیز روپ کے درشنوں کی تاب نہ لا سکے۔ ہاتھ جوڑ کر نمسکار کی۔ اور ڈنڈوٹ کر کے عاجزانہ لہجہ میں گویا ہوئے۔ کہ ہے پرماتما! آپ کے بسو روپ درشنوں سے میرا جنم سپھل ہو گیا مجھ میں اب تاب نہیں کہ جمال مبارک دیکھ سکوں۔ اپنا روپ وہی دکھلائیے۔ اس روپ سے روئیں تھراتے ہیں۔ ہوش اُڑے جاتے ہیں۔ میری بساط نہیں کہ پرماتما کے اس روپ کے درشن کر سکوں +

کرشن چندر موہنی روپ دھارن کر کے اوتنگ رشی سے مخاطب ہوئے کہا ہے رشی جو آرزو ہو کہو میں تمہارا مقصد پورا کر دونگا +

اوتنگ رشی۔ (ہاتھ جوڑ کر) ہے پربھو! دھن دھن میرے بھاگ ہیں جو آپ نے درشن دیئے یہ بردان کیا کم ہے۔ کہ جیتے جی آپ کے درشنوں سے کرتارتھ ہو گیا +

کرشن چندر۔ ہے منی! میرے درشن کا پربھاؤ خالی نہیں جا... جو مرضی ہو مانگ لو +

اوتنگ رشی۔ (دست بستہ ہو کر) دینا ناتھ! مجھے کسی بات کی تمنا نہیں۔ مگر جو آپ فرماتے ہیں تو یہ بردان مانگتا ہوں۔ اس ریتلی زمین میں مجھے جل ملا کرے۔ یہاں جل ہوتا نہیں کنوئیں باؤلیاں خشک پڑے ہیں۔ پانی کم برستا ہے +

کرشن چندر۔ یہ کہکر وہاں سے دوارکا روانہ ہو گئے۔ جب آپ کو پانی کی وقت محسوس ہو میرا دھیان کر لیا کرو۔ پانی کی تکلیف نہ رہیگی +

ایک دن اوتنگ رشی کو پانی کی حاجت ہوئی۔ کرشن چندر پرماتما کا دھیان کیا۔ ایک چنڈال ننگے بدن مٹی کے برتن میں بہت سا پانی جس میں پیشاب ملا ہوا تھا۔ لئے ہوئے سامنے آیا رشی سے کہنے لگا۔ ہے رشی! تم پیاسے ہو۔ پانی حاضر ہے پیو۔ مجھے تمہاری پیاس دیکھکر رحم آیا۔ بڑی مشکلوں سے تلاش کر کے لایا ہوں +

اوتنگ رشی نے چنڈال کی باتوں پر قہقہہ لگا کر پانی لینے سے انکار کر دیا اور کرشن چندر

کی نندا کرنے لگے ۔

چنڈال ۔ کیا تم پانی نہ لوگے ۔

اوتنگ رشی ۔ جاؤ یہ پانی میرے کام کا نہیں ۔

چنڈال ۔ دیکھتے دیکھتے نظروں سے غائب ہوگیا ۔ رشی جی حیرت میں تھے ۔ کہ یہ چنڈال کون تھا ۔ اتنے میں کرشن چندر خود سامنے آگئے ۔ اور فرمایا ۔ تم نے پانی مانگا تھا ۔ میں نے اندر کے ہاتھ بھجوایا ۔ مگر اندر چنڈال روپ سے پانی لایا ۔ وہ تمہاری مرجاد بھول گیا ۔ میں نے اسے سمجھا دیا تھا کہ بے ادبی نہ کرنا ۔ تھوڑا امرت لیجا کر رشی جی کو پلا دینا ۔ اندر نے میرے کہے کو ٹالا نہیں مگر چنڈال روپ سے تمہارے پاس آیا ۔ خیر تم نے انکار کر دیا ۔ کچھ مضائقہ نہیں ۔ اب میں وعدہ کرتا ہوں کہ جب تم کو پیاس لگے گی ۔ تب نندن نام بادل امرت بھرے ہوئے جل سے تمہاری پیاس بجھا دینگے ۔ اور اُس بادل کا نام اُتنگ بادل آج سے دنیا میں کہا جائیگا ۔ ہے جنمیجے ! اس وقت سے اوتنگ بادل مارواڑ دیش میں پانی برساتے ہیں ۔

ادھیائے ۲۶

اوتنگ رشی کی گرو بھگتی

راجہ جنمیجے بیشم پائن جی سے سوال کرتے ہیں ۔ کہ اوتنگ رشی نے کرشن بھگوان کو سراپ کیوں دینا چاہا ۔

بیشم پائن جی ۔ اوتنگ رشی کا تذکرہ آدی پرب میں ہو چکا ہے ۔ وہ گرو بھگت تھا ۔ اوتنگ نے اپنے گرو گوتم رشی کی بہت سیوا کی ۔ گوتم جی اوتنگ رشی کی خدمت سے بہت مسرور ہوئے ۔ کل چیلوں کو رخصت کر دیا ۔ مگر اوتنگ رشی کو اپنے پاس سے جدا نہیں کیا ۔ بلکہ اپنی دختر کا عقد اوتنگ رشی سے کرکے بردان دیا تھا ۔ کہ تیری عمر ۱۶ برس کی ہو جاوے ۔ شباب کا عالم ہو ۔ اور میاں بیوی میں محبت بڑھے ۔ اوتنگ رشی اپنے گرو کے اس بردان سے بہت خوش ہوئے ۔ اور گرو دکشنا دینے کی اجازت چاہی ۔

گوتم نے فرمایا ۔ کہ اپنی ماتا یعنی گرو پتنی سے پوچھ لو ۔ جیسی وہ ہدایت کرے عمل کرو ۔ اوتنگ رشی اہلیا (گوتم کی استری) کے پاس گئے ۔ اور گرو دکشنا کے بارے میں عرض کیا اہلیا نے راجہ [illegible] کی رانی کے کنڈل [illegible] چھپ [illegible] گیا تھا ۔ جب

اوتنگ رشی راجہ بھیٹ کے پاس پہنچے ۔ تو اُس نے اوتنگ رشی کو لقمہ بنانا چاہا ۔ اس پر رشی نے یہ جواب دیا ۔ کہ آپ اپنی رانی کے کنڈل ہمیں دیدیں ۔ میں گرو دکشنا دیکر آپ کے پاس حاضر ہونگا ۔ اُس وقت آپ مجھے کھالیں ۔ کچھ عذر نہ ہوگا ۔ اوتنگ کی باتوں سے راجہ راچھس کی جون سے چھوٹ گیا ۔ اوتنگ رشی نے بہزار خرابی کنڈل پائے ۔ مگر راستے میں تچھک ناگ نے کنڈل ہتھیا لئے ۔ اوتنگ رشی راجہ اندر کے پاس پہنچے ۔ سارا ماجرا سنایا ۔ اندر کی مدد سے پھر کنڈل لیکر اہلیا جی کے نذر کردیئے ۔ اُن کنڈلوں میں عجب خاصیت تھی ۔ جس کے پاس ہوں اُسے نہ تو بھوک پیاس لگے ۔ نہ اگن سے جلنے کا خوف ہو ۔ اور جس قسم کا روپ چاہے دھارن کرے ۔ گرو پتنی ان کنڈلوں سے بہت محظوظ ہوئی ۔ ہے راجن! درجودھن اور جیدرتھ کی بے وقت موت سے اوتنگ رشی کو غصہ آگیا ۔ یہی باعث سراپ دینے کا ہوا تھا ۔ مگر مادھو جی کی باتوں سے اُن کا غصہ چھوٹ گیا ۔ براٹ روپ کے درشنوں سے بڑی مسرت ہوئی ۔ اور آنند بھوگنے لگا ۔ قصہ مختصر ۔ جب کرشن چندر اوتنگ رشی کے آشرم سے دوارکا پہنچے ۔ وہاں ریوت پربت پر بڑا اتسادہ ہونے والا تھا ۔ انواع انواع کے مہکتے ہوئے پھولوں کے ڈھیر لگے ہوئے ریشمی کپڑوں ۔ ہیرے ۔ جواہرات ۔ اور سونے چاندی کے ظروفوں سے تمام پہاڑ جگمگا رہا تھا ۔ طرح طرح کے درختوں ۔ اور میٹھے پانی کے چشموں سے وہ مقام اندراسن کو مات کر رہا تھا ۔ خوشبو سے تمام پہاڑی ایسی مہک رہی تھی ۔ گویا عطر کے قرابے لنڈھا دیئے گئے ۔ جگہ جگہ پر جھنڈیاں لہرا رہی تھیں ۔ عورت مرد اس فرحناک مقام پر گلگشت کر رہے ہیں ۔ کہیں باجے بج رہے ہیں ۔ کہیں گانا ہو رہا ہے ۔ دکاندار دکانیں سجا رہے ہیں ۔ میووں اور مٹھائیوں سے دکانوں کی رونق بڑھ رہی ہے ۔ لوگ شراب کے نشے میں چور متوالے پھر رہے ہیں ۔ نہ کسی کو کچھ خوف ہے نہ ہراس ۔ کرشن چندر بھگوان کے ریوت پہاڑ پر تشریف لانے سے اور بھی رونق دوبالا ہوگئی ۔ دوارکا باسی ۔ پرشن بنسی ۔ اندھک بنسی آپ کے آنے سے اور بھی محظوظ ہوگئے ۔ ریوت پہاڑ کبیر بھون اور اندر بھون کو مات کر رہا تھا ۔ کرشن چندر بھگوان کا جمال دوارکا باسیوں میں آفتاب کی طرح نور برسا رہا تھا ۔ جدبنسیوں نے مزاج پرسی کی اور سری بسدیو جی نے مہابھارت کی لڑائی کا حال پوچھا ۔ کرشن چندر نے اپنے پتا سے ساری کیفیت مہابھارت کی اس طرح بیان کی +

ادھیائے ۲۷

مفصل حالات جنگ مہابھارت کرشن بھگوان کی زبانی بسدیو جی کے آگے

بسدیو جی - ہے بیٹا! مجھے مہابھارت کے حالات سننے کی ہوس ہے - حالانکہ اکثر لوگوں کی زبانی کیفیت سننے میں آئی - مگر کسی نے اچھی طرح بیان نہیں کیا - تم آنکھوں سے دیکھ چکے ہو - جو کچھ کہو گے - سچ کہو گے - لہذا اپنی زبان سے لڑائی کے حالات بیان کرو کیونکہ اول سے آخر تک اصلی کیفیت جو تم سے معلوم ہوگی - کسی دوسرے سے نہیں ظاہر ہوگی +

کرشن چندر - پتا جی! کل حالات از سرتا پا بیان کرنا کارے دارد - اٹھارہ دن کی لڑائی تھی - مگر برسوں میں بھی بیان نہیں ہو سکتی - آپ کے حکم کی تعمیل فرض ہے - لہذا خلاصہ کیفیت بیان کرتا ہوں - کوروں کی جانب گیارہ اکشوہنی دل تھا - جس کے سپہ سالار مہاتما بھیشم پتامہ جی تھے - سات اکشوہنی فوج پانڈوں کی تھی - ارجن اور بھیم سین اس فوج کے نگران تھے - دس روز کے جنگ کے بعد ارجن نے سکھنڈی کو پیش رو کر کے بھیشم پتامہ کو سر سجیا پر لٹا دیا - جس وقت مہاتما بھیشم جی گرے - اس وقت دکشنائن سورج تھے - اوترائن سورج ہونے پر بھیشم جی کی روح قفس عنصری سے پرواز کر گئی - بعد بھیشم جی کے درونا چارج کی حفاظت میں کوروں کی فوج سپرد ہوئی - یہ لڑائی بھی غضب کی رہی - دھرشٹ دمن اور درونا چارج جی کے مقابلہ میں بہت سے بدیسی راجہ جو دور دراز سے آئے تھے - کام آگئے - آخرکار دھرشٹ دمن کے ہاتھوں درونا چارج جی نے زخمی ہو کر دنیا سے قطع تعلق کر لیا - اور عالم بقا کی طرف راہی ہوئے - درونا چارج کی لڑائی کے وقت تک چھ اکشوہنی فوج در جو دھن کی کٹ چکی تھی - صرف پانچ اکشوہنی دل باقی رہ گیا تھا - تب کرن سینا پت مقرر ہوا - اور پانڈوں کی جانب تین اکشوہنی فوج رہ گئی تھی - ارجن اور کرن کی لڑائی دو روز رہی دوسرے روز ارجن کے ہاتھوں کرن مارا گیا - دو اکشوہنی فوج کام آ چکی تھی تین اکشوہنی فوج کا مالک راجہ شل ہوا - اور پانڈوں کی طرف ایک اکشوہنی فوج باقی رہ گئی تھی - ان کے افسر راجہ جدھشٹر خود تھے - راجہ شل بلبر جدھشٹر کے ہاتھوں قتل ہوا - ادھر سہدیو نے گندھار کی [illegible]

مرنے پر ماجہ ورجودھن میدان رزم سے بھاگ کھڑا ہوا۔ تین اکشونی فوج کوروں کی مر چکی تھی۔ ورجودھن بادل حزیں میدان رزمگاہ سے بھاگ کر بیاس سرور میں روپوش ہوا۔ بھیم سین معہ اپنے بھائیوں کے تعاقب میں رواں ہوئے۔ اور بچی کھچی فوج سے بیاس تالاب کو گھیر لیا۔ ورجودھن مارے غیرت کے تالاب سے باہر آیا۔ اور بھیم سین کے ہاتھوں گدا جدھ کر کے مارا گیا۔ پانڈوں کی فوج مظفر و منصور ڈیرے پر آئی۔ اور رات کو ۱۸ دن کے کسل سے تھکی ہوئی آرام سے سوئی۔ اسوتھاماں اپنے باپ درونا چارج کے مرنے سے پانڈوں کے جانی دشمن ہو رہے تھے موقع غنیمت جانا جتنی فوج پانڈوں کی بچ رہی تھی۔ ہلاک کر ڈالی۔ پتاجی! بڑی خیریت یہی ہوئی کہ پانڈو وہاں نہ تھے۔ پانچوں پانڈو میرے ساتھ لشکر سے باہر چلے گئے تھے۔ اٹھارہ اکشونی دل میں پانڈوں کی طرف یہ پانچوں بھائی اور ساتکی بچ رہے۔ اور کوروں کی جانب کرپاچارج۔ کرت برما۔ اسوتھامان اور یوتس ورجودھن کا بیٹا دتراشٹ اور سنجے وغیرہ باقی رہ گئے۔ مہارتھیوں کے ساتھ سویودھن (ورجودھن) ہلاک ہوا۔ تب سنجے اور بدرجی پانڈوں کے طرفدار ہو گئے۔

ادھیاے ۲۸

جدوبنسیوں میں ابھمن کی وفات سے اظہار ماتم

بیشم پاین جی راجہ جنمیجے سے) کرشن چندر بھگوان نے ساری داستان مہابھارت کی کہہ سنائی۔ مگر ابھمن کے واقعات سے کنائی کاٹ گئے۔ کیونکہ بسدیو جی اپنے نواسے کے مارے جانے کا حال سن کر بہت دکھی ہو گئے۔ جب کل حالات جنگ سنا چکے۔ سوبھدرا ابھمن کی ماتا اپنے عزیز بیٹے کی یاد کر کے رونے لگی۔ ماتا کے جوش سے دل بھر آیا۔ ابھمن کی صورت آنکھوں میں پھر رہی تھی۔ بین کر کر کے سینہ کوسنے لگی۔ شدت غم سے کلیجہ پھٹ گیا تھا بیہوش ہو کر زمین پر گر پڑی۔

بسدیو جی بولے۔ کرشن چندر آپ عدوکش ہیں۔ سنساکی رکشا کرتے ہیں۔ آپ نے سب حال تو کہا لیکن ابھمنوں کی لڑائی کے واقعات نہیں سنائے۔

کرشن بھگوان نے ابھمن کی شجاعت اور دلیری کی تعریف کر کے فرمایا کہ لاکھوں شوربیر یوں اور ہزاروں بہادروں میں فوج کو ہلاک کر ڈالا ہوا جس وقت لیر بھاجا ابھمنوں شیر کی طرح کوروں

کے بیوے میں گھس گیا ہے - بڑے بڑے مہارتھیوں کے دانت کھٹے ہو گئے - یہ اُسی کا کام تھا - کہ درونا چارج جی سے جنگجو بہادر کو نیچا دکھا کر دشمنوں کی فوج میں در آیا - صفیں کی صفیں الٹ دیں - شیر ژیاں کی طرح جس طرف رخ کیا - پرے کے پرے صاف تھے - کسی کی مجال نہ تھی - کہ اس فیل مست کا سامنا کرتا - آخر کار چھ مہارتھیوں نے گھیر لیا - اور ابھمنوں پر ناجائز طور سے حملہ کر کے اس بیچارے کی جان لی - مہابھارت کی لڑائی میں جیسی شجاعت تو ابھمنوں نے دکھائی اور کسی مہارتھی کی ایسی بہادری دیکھنے میں نہیں آئی - آپ غم نہ کریں - آپ کا نواسہ سرگ کو گیا +

ابھمنوں کی دلہن اترا اپنے خاوند کے شوق میں آنسو بہا رہی تھی - وہ حاملہ بھی تھی - کنتی جی نے سمجھایا - درویدی اپنے پانچوں بیٹوں اور ابھمنوں کے مارے جانے پر چھاتی پیٹ رہی تھی - سارا رنواس ماتم کدہ ہو رہا تھا - ان ستم رسیدوں کی ناقابل اطمینان حالت دیکھ کر کرشن چندر اپنے ہمراہ رانیوں کو دوارکا لے آئے تھے - کرشن جی اترا کو سمجھاتے ہیں - کہ تیرے بطن سے بڑا پرتابی پتر ہوگا - بسدیو جی نے شرادھ کیا - کرشن بھگوان نے ساٹھ ہزار گائیں برہمنوں کو دان کیں اترا اپنے شوہر کی وفات سے اس قدر محزون تھی - کہ کھانا دانا تک چھوڑ دیا تھا - بیاس جی آئے اور انہوں نے اترا کو سمجھایا - کہ تیرا بالک چکرورتی راجہ ہوگا - پانڈوں کے بعد وہ ہی تخت و تاج کا مالک ہوگا - تم مغموم کیوں ہو - دل کو ڈھارس دو - بیاس جی سمجھا بجھا کر راجہ جدھشٹر و ارجن کے پاس پہنچے - اور فرمایا کہ مبارک ہو تمہاری بہو کے شکم سے ایسا بالک ہوگا - جو اپنے کرم دھرم سے رعیت کی پرداخت کریگا - تم بھی غم نہ کرو - میری دعا اور کرشن بھگوان کے خیال سے ابھمنوں کا بیٹا عنقریب ساری دنیا میں اپنا جلوہ دکھائیگا - دل کو چین کرو - تمہارے خاندان کا چراغ روشن کرنے اور پانی دینے والا عنقریب ہوا چاہتا ہے - سری بیاس جی کے بچن سنکر پانڈوں بہت خوش ہوئے اسے راجن تمہارا پتر اترا کے گربھ میں ایسا بڑھتا تھا جسطرح چندرماں نکل پکش میں بڑھتا ہے +

ادھیاے ۲۹

اشومیدھ جگ کے لئے خزانہ کی فراہمی

راجہ جنمجے ویشم پاین جی سے گویا ہیں - کہ راجہ جدھشٹر اور ارجن بھیم سین نکل - سہدیو

سے مخاطب ہوئے - آپ کو کچھ خیال ہے - اشومیدھ جگ ہونا ضروری ہے - خزلنے میں اس قدر روپیہ نہیں جو اشومیدھ جگ میں کفایت کر سکے - بیاس جی فرما گئے ہیں - کہ ہمالیہ پہاڑ پر راجہ مرت کا فراہم کیا ہوا خزانہ مدفون ہے - اگر وہ ہاتھ آجائے تو کام نکل جائے +

بھیم سین - بہت اچھا میں جاتا ہوں اور مہادیو جی کی پوجن کر کے بن پڑتا ہے تو خزانہ ساتھ لاتا ہوں - کنہر - گندھرپ جو اُس خزلنے کے محافظ ہیں - حتے الامکان اُن کو بھی اپنی خدمت سے خوش کرونگا - یقین ہے کہ وہ بھی اس خزلنے کے لانے میں ہارج نہ ہونگے - یہ کہکر اتوار کے دن روہنی نکشتر میں کچھ فوج ہمراہی میں لی - اور ہمالیہ کی طرف کوچ کیا - جس وقت راجہ جدھشٹر اپنے بھائیوں کو ساتھ لئے ہوئے ہستنا پور سے چلے ہیں - زمین سے آسمان تک ایک شور برپا ہوا مہاراج جدھشٹر کی جے جے کار ہونے لگی - برہمنوں نے وید منتر پڑھے - غرض کہ پانڈوں ہمالیہ پر پہنچ گئے - اور اس بات کی صلاح ہوئی - کہ کیا تدبیر کی جائے - کہ خزانہ ہاتھ آدے - دھوم رشی پروہت نے کہا کہ آپ شیو جی کا آرادھن کریں - پھر راجہ جدھشٹر صرف پانی پر اکتفا کر کے کش آسن پر بیٹھ گئے - اور شیو جی کے دھیان اور سمرن میں وہ رات بسر کی - صبح ہونے پر طرح طرح کی چیزوں سے ہون کر کے بلدان کیا - کالے تلوں سے ہون ہوا - ہزاروں گائیں شنکلپ کیں شیو جی کی پوجا خلوص دل سے ختم ہونے کے بعد بیاس جی کو پیش کر کے خزانے کے پاس پہنچے - اور کبیر جی کو نمسکار کر کے خزانہ کھدوانا شروع کیا - تھالی - کلچھی - لوٹا - کمنڈل کلس وغیرہ سونے کے ظروف برآمد ہوئے - جھاری - کڑاہ - کلس چھوٹے بڑے نقرئی برتن نکلے - اُن کو صندوں میں بند کر کے چھکڑوں اور اونٹوں پر بار کیا - اور وہاں سے چلے - ہے راجن! اٹھ ہزار اونٹ - سولہ ہزار چھکڑے - اور چوبیس ہزار ہاتھیوں پر وہ اسباب لادا گیا سونے چاندی کے برتن اس قدر بھاری تھے کہ دو دو چار چار کوس تک بھی سواریوں کو لیجانا شاق گذرتا تھا اے راجہ جنمیجی جی اس طرح راجہ مرت کی دولت پانڈوں کے ہاتھ آئی اور اس شاہی خزلنے میں داخل ہوئی +

ادھیائے ۱۰

راجہ پریچھت کی پیدائش

بیشمپائن جی بولے جنمیجی ... جس ... بیتیں ... کرشن جی ... بگ ... ان ... بات ...

راجہ جدھشٹر نے کہا تھا۔ کہ بیاس جی کی تحریک پر اشومیدھ جگ کرونگا۔ آپ سے ملتجی ہوں
کہ معہ پروار کے ہستناپور تشریف لائیں۔ کرشن چندر نے منظور کیا تھا۔ یہ خبر دوارکا میں مشتہر ہوگئی
کہ راجہ جدھشٹر کے ہاتھ راجہ مرت کا خزانہ آگیا۔ کرشن چندر ساتکی جی اور اپنے پروار سمیت ہستناپور
داخل ہوگئے۔ راجہ دھرتراشٹ اور جدھشٹر نے نہایت تپاک سے آپ کو لیا۔ اور اپنے محلوں میں
ٹھیرنے کو جگہ دی۔ پردمن۔ بیتوتس۔ یویو دھان۔ چارو۔ دیش سانب۔ گدکرت برما۔ سارن
برشمٹ۔ اولیک وغیرہ بلدیو جی کے پیچھے رانی دروپدی وکنتی کے درشنوں کو آئے۔ کرشن
چندر راجہ دھرتراشٹ کی بیوہ بہوؤں کو دھیرج دیتے رہے۔ دو چار دن گذرنے پر ہے راجن!
تمہارے تپا پریچھت نے جنم لیا۔ برہم است کے پربھاؤ سے تمہارے والد پریچھت جی
مردہ پیدا ہوئے۔ چندر بنسیوں کو ازحد رنج ہوا۔ کرشن جی پریچھت کے پیدا ہونے کی خبر سنکر
محل میں تشریف فرما ہوئے۔ کنتی جی کرشن چندر کو دیکھتے ہی چیخنے لگی۔ دروپدی علیحدہ
منہ لٹکائے رو رہی تھیں۔ ایک جانب سوبھدرا مردہ لڑکے کی صورت دیکھکر آہ وبکا کر
رہی تھیں۔ کنتی جی رو رو کر کہہ رہی تھیں۔ کہ ہے باسدیو آپ سرب ہتکاری ہیں۔ دیالو
ہیں۔ ہمارے بنس کے ہمیشہ مددگار رہے۔ ہے جدوپت آپ ہمیشہ پانڈوں کے آڑے
آتے رہے۔ اب ہمارے خاندان میں کوئی نام لیوا نہیں۔ پانڈوں کے مرنے پر خاندان بےچراغ
ہو جائیگا۔ دروپدی کے پتر اس طرح ضائع ہوئے۔ ابھمن نے سنگرام میں جان دیدی۔ اتر کے
لڑکے سے امید بندھ رہی تھی۔ وہ بھی مردہ پیدا ہوا ہے۔ اب کیا ہوگا۔ کوئی جتن تو ایسا
کیجئے۔ اس مردہ جسم میں روح پھونک دیجئے۔ آپ کے سوا کوئی اور ہمارا معاون نہیں۔ اگر یہ بالک
زندہ ہوگیا تو البتہ سب کام بن جائینگے۔ ہے پربھو آپ نے اسوتھاما سے عہد کر لیا تھا۔
کہ تو چاہے جتنی کوشش کر کہ پانڈوں کا بیج ناش ہو جائے۔ مگر میں تیرے برھم استر لگے ہوئے
تیر کو جیودان دونگا۔ ہے دینا ناتھ آپ اس بالک کو جیودان دیجئے۔ جدھشٹر بھیم سین ارجن
وغیرہ پانچوں کی حفاظت آپ کے ہی ذمہ رہی۔ آپ نے ہی کوروں پر پانڈوں کو فتحیاب کیا
نازک نازک موقعہ پر پانڈوں کی جان بچائی ہے۔ ہے مدھسودن پانڈوں کی زندگی اسی لڑکے
منحصر ہے۔ اگر یہ ضائع ہوگیا۔ تو پانڈوں کبھی اپنی جان نہیں رکھ سکتے۔ اور پانڈوں کے نہ ہونے سے
میں کب زندہ رہ سکتی ہوں۔ اسی بچے پر کل راج کا دارومدار ہے۔ یہی بچہ پانڈوں کا شرادھ
اور پنڈ کرنے والا ہے [illegible]

دیجئے - بالک زندہ ہو جائے - پیارے بھگت بتسل! آپ ہی کے بھروسے پر تو ابھمن نے اترا
سے کہا تھا کہ تیرا بالک بڑا پرتابی ہوگا - کوروں اور پانڈوں کے خاندان کا چشم وچراغ ہوکر دبدبہ
اور زینت شاستر سے واقف ہوگا - تینوں لوک میں اس کا نام آفتاب کی طرح روشن رہیگا - ہے
پرشوتم! کیا ابھمن کا بچن جھوٹا ہو جائے؟ ابھمن دنیا میں نیتی پر لوک سدھارا - اُس کے قول کی
پابندی آپ ہی کر سکتے ہیں +

یہ کہکر کنتی جی کو ابھمن کی یاد سے غش آگیا - سارا نواس غمکدہ ہو رہا تھا - رانیاں آنکھوں
سے آنسو بہا رہی تھیں - اور کرشن بھگوان سے خوشامد کر رہی تھیں - کہ آپ کنتی کے حال زار پر
رحم فرمائیے - کنتی کبھی زندہ نہیں رہ سکتیں - جب تک آپ سبھدرا جی کے پوتے کو جیو دان
نہ دیجئے گا - آپ ہی کرپا کرینگے - تو پانڈوں کا نام قائم رہیگا - کرشن چندر نے اپنی پھوپھی کنتی
جی کو اُٹھایا - سوبھدرا نے کرشن چندر جی کے قدم پکڑ لئے - اور کہنے لگی - میں آپ کو نہ جانے
دونگی - میرے پوتے پر رحم کیجئے - یہ بے قصور ہے - اس نے کوروں کا کیا بگاڑا تھا - جو بلا قصور
اسوتھاماں کے برہم استر کا نشانہ ہوگیا - اسوتھاماں نے ایک سینک سے پانڈوں کی آنیوالی
نسل کو مٹا دیا ہے جدو نندن! اُس سینک کا مجھ پر اور میری اترا پر بھی اثر پڑا - جو اب تک
کانٹے کی طرح کلیجے میں پیوست ہے - اور جس کی تکلیف سے ابھی تک نجات نہیں ہوئی -
ہے دیا سندھو اسوتھاماں نے پانڈوں کو برباد کر دیا - ہائے آنکھوں کا تارا ابھمن پیوند خاک ہو جائے
اور ہم زندہ رہیں - ایسی زندگی سے موت اچھی ہے - ابھمن پانچوں بھائیوں کا لاڈلا بیٹا تھا -
ہے جناردن آپ نے اسوتھاماں سے غصے ہوکر فرمایا تھا - کہ تو نے بڑی نالائق حرکت کی -
خیر میں ابھمن کے بچے کو زندہ کرونگا - تیرا برہم استر کچھ بنا بگاڑ نہیں سکتا - آپ ہماری خوشی
کیجئے - کہ یہ بچہ زندہ ہو جائے - کیا قول بھول گئے - ہے کیسو! آپ ترلوکی ناتھ ہیں دنیا کی پرداخت
آپ ہی کی ذات سراپا صفات پر محول ہے - آپ کی مرضی بغیر پتا ہل نہیں سکتا - آپ چاہیں
تو آن واحد میں سارا سنسار مار کر پھر جلا دیں - تو پھر آپ کے بھانجے نے کونسا ایسا قصور کیا
کہ اس کے بچے کو جیو دان نہیں دیتے - اُس کو کیوں نہیں جلاتے - آپ کی معجز نما حرکات
کی کچھ میں ہی نہیں تمام رشی منی دیوتا گندھرب بھی قائل ہیں آپ کی چھوٹی بہن ہوں آپ سے
جیو دان مانگتی ہوں - آپ ہمارے اوپر کرپا کیجئے +

ششی اُٹھا [illegible] کہتے ہیں کرشن چند [illegible]

نے اپنی بہن سوبھدرا اور پھوپھی کنتی کو مسکرا کر جواب دیا۔ خیر کیا مضائقہ۔ ایسا ہی ہوگا۔ سارا رنواس کرشن چندر کی امرت روپی بچن سے خوش ہوگیا۔ اور خود بدولت اُس مردہ بالک کے جسم میں پرویش کر گئے۔ اور پریچھت کے دیکھنے کی ہوس ظاہر کی۔ سوبھدرا خوشی خوشی اپنی بہو اترا کے پاس پہنچی اور کہا کہ تینوں لوک کے مالک دیوتاؤں کے دیوتا تیرے سسر بچے کے دیکھنے کے لئے آرہے ہیں۔ اترا پریچھت کے مرے ہوئے ہوئے جسم کو گود میں لیکر سامنے بیٹھ گئی۔ آنسو جاری ہیں۔ سسکی بھری آواز سے بولی۔ ہے دوارکا ناتھ! ہے چراچر کے سوامی ہے جگت کے پالن پوسن کرنیوالے بھگوان! میرا جنم سپھل کیجئے۔ ہے پربھو! اسوتھاماں کے برہم استر سے اس بچے کی جان گئی۔ آپ اسے تندرست کر دیں۔ ہے سوامی! میری جان اس کے عوض میں حاضر ہے۔ مگر اسے زندہ کر دیجئے۔ میری آرزو بر لائیے۔ میں یہی چاہتی ہوں۔ کہ اس بالک سے میری گود بھر جائے۔ مایوسی گھیرے ہوئے ہے۔ آپ اگر چاہیں تو کون بات ہے۔ میری تمنا نکل سکتی ہے۔ ہے کیشومورت! آپ جان سکتے ہیں۔ کہ اسوتھاماں کا اس میں کوئی نفع نہیں۔ اُس کا باپ کچھ زندہ نہ ہو جائیگا۔ البتہ میں نے اس بات کی پرتگیا کی تھی۔ کہ اپنے سوامی (ابھمن) کے مرنے پر کچھ دنوں بعد اُس کے پاس پہنچونگی یہ پرتگیا پوری نہ ہوسکی۔ بیشک خطادار ہوں۔ آپ نے تو بڑے بڑے اپرادھ معاف کئے میرا بھی قصور معاف ہو +

اترا رو رو کر بین کر رہی تھی۔ رنواس کی عورتوں اور پانڈوں کی حالت دیکھی نہیں جاتی تھی۔ سارے محل پر ماتم چھایا تھا۔ کوئی ایسا نہ تھا۔ جس کی آنکھوں سے آنسوؤں کا دریا نہ بہ رہا ہو۔ اترا مردہ لڑکے سے اس طرح کہہ رہی تھی کہ ہے پتر۔ تو جا کر اپنے پتا سے کہہ دینا۔ کہ آپ کی داسی عنقریب آپ کے پاس آیا چاہتی ہے۔ اگر یوں اُس کے پران نہیں چھوٹے تو زہر کھا کر جان گنوا دیگی۔ اور آپ کے چرنوں میں حاضر ہوگی کیونکہ جب اُس کے کوئی بالک نہیں تو جینا مرنا برابر ہے۔ ہے پتر اُٹھو! دیکھو تمہارے سامنے سرب دیاپک نارائن جی کھڑے ہیں۔ آنکھیں کھولو۔ اور بہ جتر بھج روپ کے درشن کرو۔ یہ کہکر اٹھی اور کرشن چندر کے پیروں پر گر پڑی۔ اترا کی باتوں سے حسرت برس رہی تھی [illegible] پھیرا

برہمہ استر کی تاثیر جاتی رہی اور بلند آواز سے فرمایا - کہ میری بات کسی حالت میں جھوٹ نہیں ہوسکتی - ہمیشہ سچ بولتا ہوں - تمہارے سامنے اس بچے کو زندہ کرتا ہوں (مردہ بچہ کو اٹھاکر) +

بیٹا - آنکھیں کھول دو! تمہاری ماں - تمہاری دادی اور سارا پروار دکھی ہو رہا ہے کرشن چندر ابناشی کی اتنی بات کہنے پر بچے نے آنکھیں کھول دیں - ہے راجن! جس وقت برہمہ استر راجہ پرچھت تمہارے پتا سے دور ہوا - راجہ پریچھت کا چہرہ ماہتاب کی طرح چمکنے لگا - رنواس میں جے جے کی صدائیں بلند ہوئیں - جے ہری! جے مادھو جے کرشن چندر کے نعروں سے تمام محل گونج اُٹھا - جدھشٹر - بھیم سین - ارجن وغیرہ پانچوں بھائیوں نے خیرات کی - بھوکوں کو بھوجن دیا - کرشن چندر پر پھولوں کی بارش ہونے لگی - عجیب چہل پہل مچی - ہر شخص کرشن بھگوان کا مدح سرا تھا - وہ برہمہ استر اسوتھاماں کا برہمہ جی کے پاس چلا گیا - اترا نے ہری بھگوان کی ڈنڈوت کی - کرشن چندر ...... نے زر و جواہر دیکر اترا کو خوش کر دیا - اسی طرح اور جدو بنسیوں نے رتن اور ریشمی کپڑے زر و جواہرات اترا کو دیئے - کرشن چندر نے اُس بالک کا نام پریچھت رکھا - در دولت پر خوشی کے شادیانے بجنے لگے - تمام شہر میں منگلاچار ہونے لگا - یہ خبر زبان زد ہر خاص و عام تھی - کہ ابھمن کے مردہ بچے کو کرشن چندر نے جلا دیا - راجہ جدھشٹر نے وید پاٹھیوں کو بہت کچھ دان دیا - جتنے ماسوت بھاٹ اور برہمن مبارکباد دینے آئے تھے - سب کو دان دیکر خوش کر دیا - ہے راجن! راجہ پریچھت تمہارے پتا چکرورتی راجہ ہوئے - اُن کا نام جب تک دنیا قائم ہے - روشن رہیگا - ایک مہینے تک راجہ پریچھت کا اُتساہ منایا گیا - ہستناپور کے محلوں پر دھجا اور پتاکا لہرا رہی تھیں دروازوں پر بندن وار لگائی گئیں - دیوتاؤں کے مندر سجے گئے - اس طرح تمہارے پتا کا جنم اُتسب ہوا +

ادھیائے ۳۱

اشومیدھ جگ کے لئے شیام کرن گھوڑے کی تلاش

بیشمپاین جی بیان کرتے ہیں - کہ جب تمہارے باپ ایک ماہ کے ہوئے جدھشٹر

بھیم سین - ارجن وغیرہ راجہ دھرتراشٹر کے پاس آئے - اور قدمبوس ہو کر مبارک بادپیش
کی - کہ کرشن چندر کی اعجاز نمائی سے ہمارے گھر میں چراغ روشن کرنے والا پیدا ہو گیا ہے
دھرتراشٹر راجہ پریکھشت کی ولادت سے بہت خوش ہوئے - اور کرشن بھگوان کی استتی
کرنے لگے - راجہ جدھشٹر نے وہ سونے چاندی کے برتن اور جواہرات راجہ دھرتراشٹر
کے سامنے پیش کر دئے - جو ہمالیہ پہاڑ سے حاصل ہوئے تھے - اور اجازت چاہی
کہ آپ کی آگیا چاہتا ہوں - اشمیدھ جگ کرنے کی خواہش ہے - اتنے میں بیاس جی
آئے - اُنہوں نے اشمیدھ جگ کی مہماں برنن کی اور فرمایا کہ اس کام میں دیر نہ
کرو - سری رامچندر مہاراج نے بھی لنکا فتح کر کے اشمیدھ جگ کیا تھا - راجہ جدھشٹر
نے کرشن چندر بھگوان کا دھیان کیا - خود بدولت دوارکا سے آگئے - راجہ جدھشٹر
نے قدم چھوئے - اور عرض کی - کہ آپ کی کرپا سے راج حاصل ہوا - آپ ہی کی بدولت
ہمارے سب کام سپھل ہوتے ہیں - آپ ہی جگ ہیں - اور آپ ہی جگ کرنے
والے ہیں - ابناشی ہیں - سرب دیاپک سرب ہتکاری نام سے دنیا کے کام سپھل
ہوتے ہیں - سارے سنسار میں آپ ہی کا جلوہ نظر آتا ہے - بغیر حکم کوئی پتا نہیں
ہلتا - ہر جیو میں آپ کا پرتو ہے - کرشن بھگوان نے جواب دیا - ہے دھرم پترا میں تو
بھگتوں کے بس ہوں - تمہارا غلام ہوں - آنند سے جگ کرو - جو خدمت ہمارے سپرد
ہوگی ہم بخوشی انجام دینگے - راجہ جدھشٹر بیاس جی سے عرض کرنے لگے - آپ
کی اجازت درکار ہے - یہ تو فرمائیے کہ یہ جگ کس طرح کیا جائے - آپ کے بغیر
اتنا بڑا کام ہو نہیں سکتا - بیاس جی بولے - ہے راجہ! تم اوداس نہ ہو - میں اور پیل
رشی اور جاگ ولک رشی ملکر تمہارا جگ کرا دینگے - اشومیدھ جگ سے رنج و افکار
جاتے رہینگے - جو ہتیا لڑائی سے نادانستگی میں ہوگئی ہوگی - وہ دور ہو جائیگی - اگرچہ
تم اس لڑائی کے بانی نہیں ہوئے - مغرور دریودھن اپنی ہٹ کا پکا تھا - جس نے
لاکھ کا گھر لیپک کر دیا - خویش و بیگانہ کوئی نہ بچا - کرن اور شل تمہارے ہاتھ سے
ہلاک ہوئے - تم اپنے تئیں خطا دار سمجھتے ہو - حالانکہ بے خطا ہو - تاہم اس جگ
سے دل میں شانتی پیدا ہو جائے گی - پہلی بات تو اس جگ کے لئے یہ ہے -

اُس گھوڑے کی دائیں بائیں جانب دس ہزار وید پاٹھی برہمن ویدوں کے منتر پڑھتے ساتھ رہینگے - گھوڑا مطلق العنان ہوگا - کوئی سوار یا پیادہ ساتھ نہ ہوگا - برہمن وید اچارن کرنے والے بھی دور رہیں گے - ہر ایک برہمن کو ایک بلند قامت ہاتھی معہ طلائی ہودج اور زریں جھول اور ایک ہزار گئو دودھ دینے والی کہ جن کے سینگ سونے سے اور کھر چاندی سے منڈھے ہوں دینا چاہیئے - اور ایک رتھ جس میں چار باد رفتار گھوڑے جُتے ہوں عطا کرنا لازمی ہے - نقد دکشنا بھی اسی حیثیت کے موافق دینا ہوگی - گھوڑے کے ساتھ بہت سی فوج اور تمہارے بھائی ہونگے - گھوڑے کی گردن میں ایک سونے کا پتر ڈال دینا - جس پر تمہارا نام کندہ ہوگا - جو راجا اس گھوڑے کو اپنے اصطبل میں باندھ لے - اُس سے جنگ کی نوبت آئیگی - جو گھوڑے کا استقبال کر کے تمہاری خدمت میں حاضر ہو - اُس سے بھی محبت سے پیش آنا - اس گھوڑے کی اس قدر فضیلت ہے کہ جہاں یہ پیشاب یا لید کرے - وہاں ہون کرنا لکھا ہے - اور ہاتھی گھوڑے دکشنا میں دیئے جاتے ہیں - ہون اور پوجا روزمرہ ہوتی جاتی ہے - جو راجہ جگ کرنے کا خواہش مند ہے اُسے چاہیئے کہ جس دن سے گھوڑا چھوڑا جاوے - اپنی رانی سے کوئی دم جدا نہ ہو - زمین پر آرام کرے - تپ اور برت کرے - کھانا کم کھائے - پرمیشر کا دھیان رکھے - جب گھوڑا ہفت اقلیم میں پھر کر اپنے دیش میں آجاوے - اُس وقت جگ کرنا چاہیئے

بیاس جی کی باتیں سنکر راجہ جدھشٹر کے چہرے پر افسردگی ظاہر ہوئی - خیال کیا کہ اصطبل میں شام کرن گھوڑا تو ہے نہیں - یہ جگ کیونکر ہوگا - بھیم سین قیافے سے تاڑ گئے - ہاتھ جوڑ کر بیاس جی سے بولے - مہاراج شام گھوڑا ہمارے یہاں نہیں ہے - کہاں ملیگا - میں جا کر لاؤنگا - بیاس جی نے جواب دیا - کہ چھتریوں کے سرتاج بھیم سین! تمہاری دلیری اور شجاعت کا تمام جہان پر سکہ بیٹھا ہوا ہے - شام کرن گھوڑا ملک عراق کے فرمانروا کے اصطبل میں موجود ہے - جونیاس اُس کا نام ہے - جس کے یہاں دس اکشونی فوج جرار ہے - جونیاس خود بھی بہادر ہے - عراق دیش کے چاروں طرف پہاڑیاں ہیں - تم فوج لیکر جاؤ اور جس طرح ممکن ہو گھوڑا لے آؤ +

بھیم سین فوج لیکر ملک عراق میں پہنچا [illegible]

تھا۔ وہ جانتا تھا۔ کہ کرن پانڈوں کے سگے بھائی تھے۔ اس لئے مہابھارت میں اس نے بالکل پانڈوں سے مخالفت نہیں کی تھی۔ بھیم سین اور برکھ کیت جب عراق کی سرحد پر پہنچے۔ باغ۔ دھرم شالے۔ کنوئیں۔ باولیاں متعدد نظر آئیں۔ کہیں پر چاندی کی نہریں جاری ہیں۔ جو بلند عمارتوں کے نیچے بہتی ہوئی کوسوں نکل گئی ہیں۔ وہاں کی ہر ایک شے قابل تعریف دکھائی پڑی۔ شام کرن کو دیکھا کہ آگے اُس کے اسپ سوار اور دائیں بائیں فیل سوار اور پیچھے پیادے بیچ میں شام کرن گھوڑا زیوروں سے آراستہ چلا جاتا ہے۔ شام کرن گھوڑا چاندی کی نہر پہ آیا۔ گلاب اور کیوڑے سے نہلایا گیا۔ خوشبویات جسم پر ملی گئیں۔ بھیم سین نے یہ کیفیت دیکھی۔ ہمراہی میں گھٹوٹ کچ کا بیٹا میگھ برن بھی تھا۔ اشارے میں باتیں ہوئیں۔ اُس نے اپنی راچھسی مایا سے ایسا شعبدہ دکھایا۔ کہ چاروں طرف سیاہی دوڑ گئی۔ اندھکار ہو گیا۔ بجلی چمکی بادل گرجا۔ گھوڑے کے ہمراہ جو فوج تھی۔ بھاگ کھڑی ہوئی۔ میگھ برن میدان خالی پاکر گھوڑے کو لے اُڑا۔ راجہ جونیاس کو اس خبر سے حیرت ہوئی۔ کہ کوئی بلا آسمان سے پتھر برسا کر فوج کو پامال کر رہی ہے۔ اور کوئی شخص پہاڑ سے تیر مار مار کر فوج کو تباہ کئے دیتا ہے۔ ادھر راجہ اندر میگھ برن کی چالاکی سے بہت خوش ہوا۔ کیونکہ راجہ جدھشٹر کے جگ کے لئے گھوڑا لے جانا ضروری تھا۔ راجہ جونیاس نے افسران فوج کو حکم دیا۔ کہ وہ ہوا پر قائم ہو کر حریف سے مقابلہ کر کے گھوڑے کو چھڑالیں۔ لیکن کسے جرأت تھی۔ کہ وہ میگھ برن کا سامنا کر سکے۔ میگھ برن اور اُس کے ساتھیوں نے بہت سی فوج راجہ جونیاس کی ہلاک کر ڈالی۔ کچھ فوج منتشر ہو کر بھاگ گئی۔ میگھ برن فتح و نصرت کا ڈنکا بجاتا ہوا بھیم سین کے پاس آیا۔ اور شام کرن گھوڑا خدمت میں پیش کیا۔ ادھر راجہ جونیاس خود میگھ برن کی گرفتاری کے درپے چل کھڑا ہوا۔ فوج جرار ہمراہ تھی۔ برکھ کیت پہاڑی پر تماشا دیکھ رہا تھا۔ راجہ جونیاس پر اس قدر تیر مارے کہ تمام فوج اور وہ بے ہوش ہو کر گر پڑا۔ اور فوج کے بھی قدم نہ ٹک سکے۔ برکھ کیت کو راجہ جونیاس کی حالت پر رحم آگیا۔ خود آکر پنکھا جھلنے لگا۔ جب راجہ ہوش میں آیا۔ سرہانے برکھ کیت کرن کے بیٹے کو دیکھا ۔۔۔ خوش ۔۔۔ چھاتی سے لگا

لیا اور کہا کہ گھوڑا کیا چیز ہے - اس کی جان مانگو تو دینے میں عذر نہ ہوگا - تمہارے لئے
سب طرح حاضر ہوں ٭

ادھیائے - ۳۲

سپھک راج کمار فرزند جونیاس اور بھیم سین کی لڑائی

بیشم پائن جی گرم سخن ہیں - کہ ادھر راجہ جونیاس اور برکھ کیت سے محبت کی
باتیں ہو رہی تھیں - ادھر سپھک راجکمار نے یہ خبر پائی کہ پتا جی گرفتار ہو گئے کل
فوج کٹ گئی - فوج کی فراہمی میں مشغول ہوا - اور بھیم سین اور برکھ کیت پر چڑھائی
کر دی - بھیم سین بھی آمادہ جنگ ہوئے - کچھ دیر دونو طرف کی فوجیں لڑتی رہیں
پھر بھیم سین نے سپھک سے کشتی مانگی - وہ آمادہ کشتی ہوا - بھیم سین نے پہلے ہی زور
میں زمین پر دے مارا - وہ بھی چالاک تھا - زمین پر گرتے ہی اُٹھ کھڑا ہوا - اور بھیم سین
سے پھر کشتی لڑنے لگا - ادھر جونیاس نے خبر پائی - کہ سپھک کی بھیم سین سے
لڑائی ہو رہی ہے - آپ بھی میدان رزم میں آیا - اور سپھک سے کہنے لگا - کیا تم
بھیم سین کو نہیں جانتے - یہ راجہ جدھشٹر کے بھائی ہیں - ان کی دلیری و بہادری
مشہور ہے - ان کی طاقت سے کون شخص واقف نہیں - تمہارا ان کا مقابلہ کیا - میں
فرمانبردار ہو چکا - یہ کہکر بھیم سین سے راجہ جونیاس بغلگیر ہوا - اور عزت کے ساتھ
بھیم سین کو اپنی راجدھانی میں لے گیا - خوب مہمانداری کی - پھر شام کرن گھوڑے
کو زیوروں سے آراستہ کرکے بھیم سین کے حوالہ کیا - اور خود بھی کرشن بھگوان اور
راجہ جدھشٹر سے ملنے کے واسطے ہستناپور چلنے پر تیار ہو گیا - کچھ فوج بھی ساتھ
لی - عربی اور عراقی گھوڑے اور بڑے بڑے طویل القامت ہاتھی جن کی مستکیں رنگی
ہوئی - زریں جھولیں پڑی ہوئی جلو میں تھے - رتھ بھی جن میں چار چار گھوڑے
جتے ہوئے تھے - ساتھ لئے - غرض اس سجاوٹ سے راجہ جونیاس بھیم سین کے
ساتھ مہاراجہ جدھشٹر اور کرشن بھگوان کی خدمت میں حاضر ہوا - راجہ جدھشٹر بھی التفات
سے پیش آئے - راجہ جونیاس دست بستہ ہو کر کرشن چندر سے بولا - کہ شام کرن گھوڑے
کی طفیل سے آپ کے درشن [illegible] جدھشٹر

دھوم اوتار کی زیارت ہوئی۔ کرشن چندر اور راجہ جدھشٹر نے راجہ جونیاسس کے خلق کی تعریف کی۔ اور اپنے شیش محل میں راجہ جونیاس کو معہ رانی اور راحکمار سپھک کے فروکش کیا۔ ناچ رنگ ہونے لگا۔ راجہ جونیاسس نے وہ شام کرن گھوڑا اور متعدد ہاتھی اور عربی گھوڑے مہاراجہ جدھشٹر کی نذر کئے۔ راجہ جدھشٹر بھیم سین کی مستعدی اور راجہ جونیاس کی محبت آمیز باتوں سے بہت خوش ہوئے۔ دھوم رشی پروہت سے کرشن چندر نے اشارہ کیا۔ کہ آپ شام کرن کو رنواس میں لے جائیں۔ اور گھوڑا رانیوں کو اچھی طرح سے دکھلائیں۔ دھوم رشی شام کرن گھوڑا لے چلے۔ اتفاق سے ایسال راجہ شال کا بھائی جو اشومیدھ جگ دیکھنے کے لئے بطور مہمان آیا تھا۔ اور دل میں اپنے بھائی کا بدلہ لینے کی آرزو رکھتا تھا۔ دھوم رشی سے دوچار ہوا۔ اور گھوڑا چھین لیا۔ کرشن بھگوان کو خبر ہوئی۔ آپ نے سوچا کہ دھوم رشی میرے کہنے کے بموجب گھوڑا لے گئے تھے۔ مجھ پر لازم ہوا۔ کہ ایسال کو سزا دوں۔ اور شام کرن گھوڑے کو اس کی حراست سے چھڑا لاؤں۔ آپ نے بیڑا اٹھا کر فرمایا۔ کہ کسی میں اس بیڑے لینے کی جرأت ہے۔ بیڑا وہی کھا سکتا ہے جو شام کرن گھوڑے کو ایسال سے چھڑا لائے۔ پردمن جی نے وہ بیڑا لے لیا اور وہاں سے چلے۔ برکھ کیت کرن کا بیٹا بھی ہمراہ ہو لیا۔ بردمن نے جاتے ہی ایسال کو گھیر لیا۔ اور لڑائی ہونے لگی۔ ایسال کے پہلے ہی تیر سے پردمن جی زخمی ہو کر گر پڑے۔ بیہوش ہو گئے۔ جب ہوش آیا تو میدان جنگ سے بھاگ کر کرشن چندر کے پاس آئے۔ خود بدولت نے بھویں ٹیڑھی کیں اور ترچھی نظر سے دیکھکر فرمایا۔ کہ لڑائی لڑکوں کا گھر دندہ نہیں۔ اگر جرأت نہ تھی تو بیڑا کیوں اٹھایا۔ یہ کہکر پردمن کی گوشمالی کے لئے ہاتھ بڑھایا۔ مگر بھیم سین نے روک لیا۔ اور خوشامد درآمد کر کے آپ کا غصہ فرو کیا۔ بھیم سین ایسال کے مقابلے کے لئے آمادہ ہوا۔ کرشن بھگوان بھی بھیم سین کی مدد کے لئے ساتھ ہو لئے بھیم سین اور ایسال سے لڑائی ہونے لگی۔ ایسال نے مارے تیروں کے بولا دیا۔ اس قدر تیر مارے کہ کرشن چندر اور بھیم سین دونو مرچھت ہو گئے۔ جب ہوش آئے تو ایسال کی طاقت اور شجاعت کی تعریف کرنے لگے۔ ان دونو بہادروں

کے بیہوش ہونے پر کرن کا پتر ایسال کے ساتھ جنگ آزمائی کرنے لگا - آفرین ہے کرن کے پتر پر کہ اُس نے ایسال ایسے بہادر کو اپنے بانوں سے بیہوش کر دیا اور دلیرانہ پاس جاکر اُسے پکڑ لایا - راجہ جدھشٹر کرن کے پتر کی دلیری سے خوش ہوئے - ایسال نے کرشن بھگوان کے قدموں پر سر رکھدیا - اور اپنی گستاخی کی معافی چاہی پھر کرن کے بیٹے کے قدم چھو کر ایسال نے کہا کہ میں تمہارا بندۂ بے دام ہوں - تمہاری ہی وجہ سے کرشن بھگوان کے درشن ہوئے - پھر شام کرن گھوڑا راجہ جدھشٹر کی خدمت میں پیش کیا - آپس میں صلح ہو گئی - راجہ جدھشٹر اس صلح سے خوش ہوئے +

ادھیائے - ۳۳

نیلدھج اور ارجن کا مقابلہ

جنمجے سے بیشمپائن جی نے فرمایا - کہ شام کرن گھوڑا ملنے پر اُس کی پوجا کی گئی - اور جگ کی چیزیں فراہم ہونے لگیں - راجہ جدھشٹر حسب ہدایت بیاس جی دیکشت ہوئے (یعنی نیم دھرم سے روزانہ برت رکھکر زمین پر سوتے ہیں - ایک وقت کھانا کھاتے ہیں) سونے کی مالا اور رتنوں کے ہار گلے میں پہنے - ڈنڈ کمنڈل اور مرگ چھالا ہاتھ میں لیا - منیوں کی صورت بنائی - اسی سروپ سے پانچوں بھائی رہنے لگے - شام کرن کی پوجا کر کے گھوڑا چھوڑ دیا گیا - اور ارجن فوج کے ساتھ اُس کے ہمراہ ہوا - برکھیکیت بھی ارجن کے ساتھ تھا - جاگ ولک جی کے چیلے اور بہت سے برہمن بھی ہمراہی میں ملے - جب ہستناپور سے گھوڑا روانہ ہوا - تو پہلے راجہ نیلدھج کی راجدھانی میں پہنچا - نیلدھج اپنی محبوبۂ دلنواز منجری کے ساتھ نظر باغ میں گلگشت کر رہا تھا - مدن منجری اس گھوڑے کی خوبصورتی دیکھکر سمجھی کہ یہ شیام کرم میرے باپ کا گھوڑا ہے - اس خیال سے وہ اپنے گھر لے آئی - جواب دیکھتی ہے تو اُس کے گلے میں سونے کا پتر پڑا ہوا ہے - اس پر راجہ جدھشٹر کا نام کندہ ہے - اس نے کچھ پرواہ نہ کی - اس کا خاوند بہادر آدمی تھا - ارجن سے مقابلے کا خواہشمند تھا - ادھر ارجن کی فوج نے ریاست کو گھیر لیا - نیلدھج کا باپ ببر بیر اپنی فوج لیکر ارجن سے لڑنے لگا - ہزاروں دلی شور ہر طرف سے کام آئے - نیلدھج بھی

واسطے میدان جنگ میں آیا - ببر بیر کی بہن اگن دیوتا کی استری تھی - اگن نے ارجن کے تمام لشکر کو اپنی گرمی سے بے چین کر دیا - ارجن نے بھی بانوں سے پانی برسایا مگر اگن اُسی طرح ارجن کی فوج کو جلاتی رہی - تب ارجن نے اگن دیوتا کی پرارتھنا کی - اگن دیوتا نے ارجن کی دوستی کا لحاظ کیا اور کہا کہ ارجن تمہاری فوج کو ضرر نہیں ہوگا - راجہ نیلدھج اگن کی مصلحت سے گھبراگیا - اور صلح کرنی چاہی - لیکن ببر بیر ارجن سے لڑتا رہا - نیلدھج کی رانی نے جس کا نام جوالا تھا - اپنے بھائی اہلاک سے جاکر کہا - کہ اس وقت میرے شوہر کی مدد کرو - ارجن نے ہماری سب فوج پامال کر دی - اہلاک نے جواب دیا - کہ مجھ میں اتنی طاقت نہیں - جو ارجن سے مقابلہ کر سکوں - تو نے ناحق اپنے اوپر آفت بلائی - رانی وہاں سے واپس ہوئی - صحرانوردی اختیار کی - ادھر ارجن نیلدھج سے گھوڑا لیکر آگے روانہ ہوا - ایک مقام پر پہنچا - جہاں بہت سی پہاڑیاں تھیں - گھوڑے نے پتھر کی سل سے بدن کھجلایا - شیام کرن سل سے چپک گیا - لاکھ زور کیا مگر سل سے علیحدہ نہ ہو سکا - ارجن نے تدبیریں کیں - ایک بھی کارگر نہ ہوئی - لوگ حیران تھے کہ کیا بات ہے - پتھر نے گھوڑے کو پکڑ لیا کچھ سمجھ میں نہیں آتا - کہ کیا اسرار ہے - ارجن نے لوگوں سے پوچھا کہ یہاں کوئی رشی منی بھی ہیں - ارجن وہاں گیا - اور ساری کیفیت سنائی - تپیشری نے کہا یہ پتھر کی سل نہیں ہے کسی تپسوی کی استری ہے - جو اپنے شوہر کے سراپ سے سل ہو گئی - کیونکہ وہ اپنے خاوند کے کہے پر نہ چلتی تھی - تم جاؤ اور سل کو ہاتھ لگاؤ - وہ سل استری کا سروپ ہو جائیگی - ارجن ہنسی خوشی وہاں سے واپس آیا - اور سل میں ہاتھ لگایا - ایک استری اس سل سے برآمد ہوئی - اور ارجن سے بولی - کہ تمہاری وجہ سے میں اس سراپ سے چھوٹ گئی - اپنے شوہر کے سراپ سے بہت تکلیفیں اُٹھائیں - میں نے تمہارا گھوڑا پکڑ لیا - کہ شاید تم آجاؤ - اور میرا سراپ چھوٹ جائے - تم نے بڑی مہربانی کی - اب آپ ہنسی خوشی راج کاج کریں - میں جاتی ہوں یہ کہکر آسمان کو اڑ گئی ارجن اور اُس کی فوج اس دلچسپ واقعہ سے بہت خوش ہوئی +

ادھیائے ۳۴

سدھنواں پر ارجن کی فتحیابی

ارجن فتح و نصرت کے ساتھ وہاں سے روانہ ہوکر ہنسدھج کے راج میں پہنچا۔ گھوڑا چھوڑ دیا گیا۔ ہنسدھج ارجن کا آناسن کر مقابلہ پر آمادہ ہوا۔ گھوڑا گرفتار کرلیا۔ فوج کثیر لیکر ارجن کے سامنے آیا۔ اور حکم سنا دیا۔ کہ جو شخص میدان سے منہ موڑیگا۔ بال بچے سمیت مارا جائیگا۔ ہنسدھج کے دس بھائی تھے۔ ایک سے ایک بڑھکر جری ایک سے ایک بہادر جوانمرد تھے۔ ان کی فوج بھی طرار و چست چالاک تھی۔ دونو طرف سے معرکہ جدال وقتال گرم ہوا۔ سدھنواں راجہ ہنسدھج کا بیٹا بڑا شجاع و دلیر تھا۔ زریں لباس فاخرہ سے آراستہ تیرو کمان جگر دوز سے پیراستہ ہوکر بجائے زرہ و بکتر کے ریشمی دوپٹہ لگائے بڑی شان و شوکت سے میدان جنگ میں آیا۔ سدھنواں اپنی عورت کے عشق میں سرشار تھا۔ اتفاق سے اُس لڑائی کے وقت اس کی عورت ایاموں (حیض) سے تھی۔ نہا دھوکر صاف ہو چکی تھی۔ اس وجہ سے سدھنواں کو اپنے رنواس میں دیر لگ گئی۔ جب آلات حرب سے مسلح ہوکر باپ سے رخصت ہونے کو آیا۔ تو ہنسدھج نے نگاہ غیظ سدھنواں پر ڈالی۔ اور کہا شاباش چھتری ہوکر رزم سے جان چراتا ہے۔ عورت کیوں نہ ہوا۔ تیری سزا یہی ہے کہ تیل گرم کرکے کڑاہی میں چھوڑ دوں۔ سدھنواں سر بجیب ہوکر بولا۔ پتاجی قصوروار تو ضرور ہوں۔ مگر ایسا معاملہ تھا۔ جس کی وجہ سے دیر ہوگئی۔ (سدھنواں نے کل کیفیت اپنی استری کی بیان کی) ہنسدھج غیظ و غضب کا بندہ تھا۔ لڑکے کی بات پر اعتماد نہ آیا۔ جلتی ہوئی کڑاہی میں چھوڑ دیا۔ ایشور کی کچھ ایسی قدرت تھی۔ کہ سدھنواں کو ذرا بھی تکلیف نہ ہوئی۔ حالانکہ سنکھ اور لکھت راجہ ہنسدھج کے وزیر باتدبیر تھے۔ لیکن سدھنواں سے ان دونو کو کاوش تھی۔ بولے۔ شاید تیل ابھی گرم نہیں ہوا۔ لوگوں نے راجہ کے دکھلانے کو ایک ناریل کڑاہی میں ڈال دیا۔ ناریل کے دو ٹکڑے ہو گئے۔ ایک ٹکڑا سنکھ وزیر اور دوسرا لکھت وزیر کے سر میں اچھل کر لگا۔ دونو جہنم واصل ہوگئے ۔۔۔ [illegible]

باپ کے چرنوں میں گر پڑا۔ ہنسدھج نے چھاتی سے لگا لیا۔ اور پیار کر کے میدان جنگ میں روانہ کیا۔ سدھنواں صف لشکر سے نکلکر میدان میں آیا اور آواز دی کہ ارجن کہاں ہے سامنے آئے۔ میرے ساتھ ہم نبرد ہو۔ ارجن رتھ بڑھا کر سدھنواں سے مقابلہ کرنے لگا۔ تیروں کی بارش ہونے لگی۔ دو گھنٹے کامل دونو میں لڑائی ہوئی۔ آخر کار سدھنواں کے تیروں سے ارجن کو تاب نہ رہی۔ بیہوش ہو کر گر پڑا۔ سدھنوان نے اپنے تیروں سے صفیں الٹ دیں۔ فوج بے حال ہو گئی۔ برکھ کیت کرن کا بیٹا سدھنواں کی شجاعت دیکھکر ارجن کی مدد کو پہنچا۔ لیکن سدھنواں کے سامنے بیش نہ گئی غش کھا کر گر پڑا۔ برکھ کی حالت دیکھکر پردمن جی سدھنواں کے سامنے آئے دو دو ہاتھ ہوئے تھے۔ کہ ایک تیر سے پردمن بھی مدہوش ہو گئے۔ اسی طرح کرت برما۔ ساتکی۔ ایسا ل بڑے بڑے دلاور سدھنواں کے مقابلے پر آئے۔ مگر سبھوں نے نیچا دیکھا۔ سدھنواں کے تیروں نے چھکے چھڑا دیئے۔ جب ارجن کو ہوش آیا۔ فوج کی حالت دیکھکر بے چین ہو گیا۔ تڑپ کر سدھنواں پر ٹوٹ پڑا۔ سدھنواں بولا۔ ارجن تیری کیا مجال کہ مجھ سے مقابلہ کر سکے۔ تیرا حال سب معلوم ہے کرشن چندر پرماتما تیرے معاون نہ ہوتے تو کبھی بھیشم پتامہ اور درونا چارج ایسے بہادروں پر فتح نہ پاتا۔ یہاں کرشن چندر تیرے ساتھ نہیں ہیں۔ تیرے گانڈیو دھنش کے جوہر کہاں گئے تیر کند ہو گئے۔ یہ کہکر طرفین سے تیر اندازی ہونے لگی۔ ارجن نے کوئی دقیقہ اُٹھا نہیں رکھا۔ مگر حریف سدھنواں پر قابو نہ ہو سکا۔ سب تیر اکارت جاتے۔ دلیری اور جیوٹ خاک میں مل گئی۔ ہاتھ تھک گئے۔ ایک تیر بھی سدھنواں پر کارگر نہ ہوا۔ البتہ ارجن کا بدن سدھنواں کے تیروں سے چھلنی ہو گیا۔ خون کے فوارے چھوٹنے لگے۔ مجروح ہو کر گانڈیو دھنش رکھدیا۔ اور کرشن چندر پرماتما کا دھیان کیا۔ ہے پربھو میری عزت جاتی ہے۔ مرغ روح کچھ دیر کا مہمان ہے۔ قفس جسم سے پرواز کیا چاہتا ہے۔ ارجن کا نام بدنامی کے ساتھ صفحۂ ہستی سے مٹا چاہتا ہے۔ خود بدولت بھگت کے بس ہیں۔ فوراً ہی ارجن کے پاس پہنچ گئے۔ ارجن نے قدم پکڑ لئے۔ سدھنواں بھی آپ کا جلال دیکھکر تاب نہ لا سکا۔ ہاتھ جوڑ کر سامنے آیا۔ اور استتی کرنے لگا۔ کہ ہے پربھو دین دیال آپ اپنے بھگتوں کی اعانت کرتے ہیں۔ جس طرح ماں اپنے بچوں کی

محافظ ہے - اُسی طرح آپ بھی بھگتوں کی حفاظت رکھتے ہیں - آپ کو بار مبار نمسکار ہے - ہے انتر جامی بھگوان میرے اپرادھ چھما کیجئے - لب گور کھڑا ہوں - ایشر جانے کسے فتح نصیب ہو - خیر چھتری ہوں - جہاں تک دست وبازو میں طاقت ہے ارجن سے لڑونگا یہ کہکر ارجن سے مخاطب ہوا - خبردار ہو جا تجھے ناکوں چنے چبوا دونگا - ارجن بولا - تیری کیا طاقت - دیکھ یہی تیر تیرا سر کاٹینگے - اگر یہ تیر نشپھل ہو جائیں - تو میرے بڑوں کو نرک نصیب ہو - سدھنواں نے جواب دیا - غیر ممکن! تیرے تیر میرے پاس تک نہ آسکینگے کرشن چندر جی ارجن سے کہنے لگے - ایسی بات کوئی زبان سے نکالتا ہے - سدھنواں کو کم نہ سمجھنا - وہ بڑا اجنبی اور پرشار کھی سوربیر ہے - ایک ہی استری پر قناعت کرتا ہے - دوسری عورت پر نظر نہیں اُٹھاتا - اس کی استری بھی پتی برت دھرم پر قائم ہے - خیر تیر مارو - میں نے اپنا گوبردھن پہاڑ اٹھانے کا پھل تم کو دیا - ارجن نے تیر مارا - مگر بے سود - سدھنواں نے بیچ میں سے کاٹ کر دو ٹکڑے کر دیئے - آکاش میں دیوتا ارجن اور سدھنواں کی لڑائی دیکھ رہے تھے - اس تیر کے کٹنے سے سبھوں کو بڑا اشچرج ہوا - ارجن نے دوسرا تیر ترکش سے نکالا - اور کرشن چندر نے پرتھی دان کرنے کا پھل دیا - وہ تیر بھی خالی گیا - ارجن نے جھلاکر تیسرا تیر لیا - کرشن بھگوان بولے اے ارجن! میں سری رام چندر اوتار کے بن باس میں تپ کرنے کا پھل دیتا ہوں - ارجن نے تیر گانڈیو دھنش میں لگایا - کرشن چندر کے اشارے سے برہما جی تیر میں پیوست ہو گئے اور خود بدولت جوگ مایا کے بل سے تیر کی نوک پر براجے - سدھنواں ان باتوں سے خبردار ہو گیا - آواز دی - اے ارجن میں اس تیر کو بھی بیکار کر دوں گا - اگر نہ کروں تو وہ پاتک ہو جو کاشی پری جاکر گنگا اشنان نہ کرنے سے ہوتا ہے - ارجن نے منتر پڑھ کر تیر مارا - سدھنواں نے اس تیر کے بھی ٹکڑے کر دیئے - ایک ٹکڑا اڑتا ہوا آکاش پہنچا - اور دوسرا زمین پہ گر پڑا - سدھنواں بھی بھگت تھا - کرشن بھگوان دونو کی ضد رکھنے والے ہیں - دونو بھگت ٹھیرے - سدھنواں نے تیر کاٹ ڈالا - جو ٹکڑا زمین پر گرا تھا - اُس نے سدھنواں کا سر کاٹ لیا - سر اچھلتا ہوا کرشن بھگوان کے قدموں پہ گر پڑا - کرشن چندر نے سر اُٹھا لیا - سر سے ایک شعلہ نکلا - جو مہاراج کے دہن میں سما گیا - کرشن چندر نے وہ سر ... کو ... پھینک دیا ... دیکھ کر

رونے لگا۔ فوج بھی سدھنواں کی حالت دیکھکر بیتاب ہوگئی۔ مگر سدھنواں کے بھائی سُرت نے سب کو تسکین دی۔ اور کہا۔ تم جانتے نہیں سدھنواں سورتھا۔ اپنے قول کا پکا ہٹ کا پورا تھا۔ جو کہا۔ کر دکھایا۔ وہ سرگ میں پہنچا۔ میں بھی اُسی کا بھائی ہوں۔ ارجن سے مقابلہ کرونگا۔ ہنسدھج بولا۔ بیٹا! میں اس لئے روتا ہوں۔ کہ کرشن چندر نے سدھنواں کا سر میرے پاس کیوں پھینکا۔ وہ تو کرشن بھگوان کا بھگت تھا۔ اُس نے کون گناہ کیا۔ جو اُس کے سر کی بے عزتی کی گئی۔ یہ کہکر ہنس دھج راجہ اپنے بیٹے سدھنواں کا سر لئے ہوئے کرشن چندر کے پاس حاضر ہؤا۔ اور وہ سر مہاراج کے زانو پر رکھدیا۔ کرشن چندر نے وہ سر اچھال کر اکاش میں بھیج دیا۔ دیکھتے دیکھتے نظروں سے غائب ہو گیا۔ ہنس دھج وہاں سے اپنے لشکر میں آیا۔ سدھنواں کا بھائی سرت سپہ سالاروں سے بولا۔ جنگ کی طیاری ہو۔ خبرداری سے کام کرو۔ میں اپنے بھائی کا ارجن سے قصاص لیا چاہتا ہوں۔ ارجن کے مقابلے کا کوئی دلاور ہمارے یہاں نظر نہیں آتا۔ خبردار جنگ سے قدم نہ ہٹنے پائے۔ میرے پیچھے رہنا۔ اور حریف کو ناکوں چنے چبوا دینا۔ فوجی باجے بجنے لگے۔ رتھ پر سوار ہو کر شیر کی طرح گرجتا ہؤا میدان رزم میں جس وقت سرت آیا۔ ارجن کی فوج میں کھلبلی مچ گئی۔ کہ یہ دلاور سدھنواں سے کچھ کم نہیں۔ دیکھئے پرماتما کیا کرتا ہے۔ پردمن جی مقابلے پر آئے۔ دیر تک خونخوار لڑائی ہوتی رہی۔ دونو دلیر اور شجاع تھے۔ نہ یہ کم نہ وہ زیادہ برابر کی جوڑ تھی۔ انہوں نے صفیں الٹ دیں۔ تو اُنہوں نے پرے صاف کئے۔ دونو توانا۔ دونو چست۔ طرفین کی فوج بہت کام آئی۔ دلاور سُرت فیل مست کی طرح گرجتا ہؤا جس طرف نکل گیا۔ کھیت کی طرح صفایا کر دیا۔ خون کا دریا بہ نکلا۔ بہادر سرت جگر باندھ کر لڑتا ہؤا ارجن سے مقابل ہؤا۔ دونو میں مردانگی کے جوہر آشکار ہوتے تھے۔ نہ آں رافتح نہ ایں را ظفر۔ ارجن نے سُرت کا رتھ گھوڑوں سمیت چور چور کر دیا۔ مگر وہ بھی دلیر تھا۔ رتھ سے کود کر فوراً ہی دوسرے رتھ میں سوار ہو گیا۔ ارجن کے رتھ پر ہنومان جی بیٹھے ہوئے ہیں۔ سرت کسی طرح قابو میں نہیں آتا ہے۔ ہنومان جی نے اپنے دم میں سرت کو لپیٹ کر کرشن چندر کے پاس حاضر کر دیا۔ کرشن بھگوان

دیا تو ہیں [illegible] جگو بن گے

سامنے آیا۔ اور تیر بازی کرنے لگا۔ ارجن نے تیروں سے سرت کے ہاتھ کاٹ ڈالے
اس پر بھی سینکڑوں کو پاؤں سے روند ڈالا۔ پھر ارجن نے ایک تیر سے جسم کے دو
ٹکڑے کر دیئے۔ سُرت نے مرتے مرتے بہتوں کو خاک میں ملا دیا۔ سرت کی جسارت
اور دلیری دیکھکر ارجن اور کرشن چندر کے منہ سے واہ واہ کے کلمے نکل گئے۔ جس وقت
ارجن نے دایاں ہاتھ کاٹا تھا۔ تو اُس نے دوسرے ہاتھ سے ارجن کی فوج پر حملہ کیا اور ہزاروں
کو نیست و نابود کر دیا۔ ہاتھ کٹنے پر بھی سینکڑوں کو چھاتی اور پاؤں سے روند ڈالا۔ یہاں تک کہ
مرتے دم بھی ارجن کا رتھ چور چور کر دیا۔ ارجن نے سُرت کا سر کاٹ لیا۔ کرشن چندر بھگوان نے
گرڑ کو حکم دیا۔ کہ وہ پراگ راج میں سُرت کا سر ڈالدے۔ گرڑ جی نے حکم کی تعمیل کی۔ شیو
جی کی اجازت سے نندی بیل سُرت کا سر گنگا جی سے نکالکر مہادیو جی کے پاس لیگئے۔ مہادیو
جی نے وہ سر سرہانے رکھ لیا۔ سدھنواں اور سرت کے سر مہادیو جی کے رُنڈ مال میں
اب تک موجود ہیں۔ ہنسدھج دست بستہ ہو کر کرشن بھگوان کے قدموں پر گر پڑا۔
لڑائی موقوف ہوئی +

ادھیائے - ۳۵

بر میلا دیش میں ارجن اور دیوؤں کا محاربہ

بیشم پائن جی گویا ہیں۔ کہ جب راجہ ہنسدھج اور ارجن میں مصالحت ہو گئی۔ ہنسدھج
نے وعدہ کیا۔ کہ میں مہاراجہ جدھشٹر کے جگ میں شرکت کرونگا۔ ارجن ہنسدھج سے
وداع ہو کر شام کرن گھوڑا لئے ہوئے آگے چلا۔ ایک لق و دق جنگل نظر آیا۔ گھوڑا چرتا ہوا
ایک حوض کے کنارے پہنچا۔ پانی پینے سے گھوڑے کی صورت بدل گئی۔ نر سے مادہ
ہو گیا۔ اس حوض سے ملا ہوا دوسرا حوض تھا۔ گھوڑا حوض میں اُتر گیا۔ نہانے سے
شیر کی صورت ہو گئی۔ ارجن یہ کیفیت دیکھکر متفکر ہوا۔ کرشن چندر سے پرارتھنا کی۔
انہوں نے اپنی مایا سے بدستور شام کرن کر دیا۔ اب گھوڑا ایک ایسے شہر میں پہنچا جہاں
عورت کے سوائے مرد کا نشان بھی نہ تھا۔ ایک عورت جس کا نام بر میلا تھا۔ وہاں کی حاکم
تھی۔ بر میلا نے گھوڑا پکڑ لیا۔ اور ارجن کو پیغام بھیجا۔ کہ تمہیں اپنے گانڈیو دھنش پر بہت
[illegible] دھنش کی [illegible] آج تک مردوں سے

لڑائی ہوتی رہی مگر عورتوں سے کبھی سابقہ نہ پڑا ہوگا - اگر مرد ہو تو آؤ - اور مجھ سے جنگ کرو - اگر لڑائی مدنظر نہ ہو تو مجھے اپنی داسیوں میں قبول کرو - میں خدمت کرنے کو حاضر ہوں ارجن نے سفیر کے ہاتھ کہلا بھیجا - کہ واقعی تم ایسی خوبصورت ہو - تمہاری صورت دیکھنے سے دل قابو میں نہیں رہتا - تمہارے گیسوؤں کے پھندے میں الجھ جاتا ہے - میں نے سنا ہے کہ جو تم پر شیدا ہوا - زندگی سے ہاتھ دھو بیٹھا - یعنی تمہارے ساتھ شادی کرنے والے ۲۵ دن سے زائد نہیں جیتے - برمیلا نے اس پیغام کا جواب بھیجا ارجن! تمہارا خیال غلط ہے - کہیں ایسا ہوتا ہے - اگر نہیں منظور ہے - تو میدان میں آجاؤ - جسے ایشر فتح دے راج کرے - ارجن اس پیغام سے سربسجود ہوا - سوچتا تھا - کہ عورتوں سے جنگ کرنا شاستراً ممنوع ہے - ان پر ہتھیار کیونکر چلایا جائے - اور پھر یہ بھی خیال ہے - کہ اشمیدھ جگ کا گھوڑا ان عورتوں نے پکڑ لیا - بغیر لڑائی کے چارہ نہیں - کیا کیا جائے - کیونکر گھوڑا ہاتھ آئے - ارجن نے کہلا بھیجا - تمہاری یہی تمنا ہے تو ہم بھی مستعد ہیں - میدان کارزار گرم ہو - غرض دونو طرف سے فوجیں جمع ہوئیں - ادھر مرد ادھر عورتیں مسلح گھوڑوں پر نظر آتی تھیں - ہتھیار چلنے لگے - اُدھر سے عورتیں تیر برساتی تھیں - ادھر سے مرد - عورتوں کی بہادری سے سب لوگ متحیر تھے - فنون رزم میں وہ مردوں کے کان کاٹتی تھیں - دلیری ان کا حصہ تھی - بہادر برمیلا اور ارجن سے باہم لڑائی ہونے لگی - نیزہ بازی - گرز بازی - تیراندازی غرضکہ کوئی دقیقہ اُٹھا نہ رکھا گیا - تیروں سے ایک نے دوسرے کو ڈھک دیا - نہ یہ غالب نہ وہ مغلوب برابر کی جنگ تھی - ارجن ساقوی بازو لڑتے لڑتے تھک گیا - کوئی داؤں کوئی پیچ کارگر نہ ہوا - دیوتا آسمان پر سیر دیکھ رہے تھے - ارجن سے پوشیدہ طور پر کہلا بھیجا - کہ ان عورتوں پر فتح پانا محال ہے - چھل کر کے قابو میں لاؤ - اپنا مطلب نکالو - شادی کا پیغام بھیجدو - پھر دیکھا جائیگا - جگ تو ہو جائے - ارجن کو یہ بات پسند ہوئی - قاصد کی زبانی برمیلا کے پاس پیام بھیج دیا - کہ میں تمہاری بہادری دیکھکر بہت خوش ہوا - آزمانا تھا - واقعی تم دھنروِدیا میں کمال رکھتی ہو - تمہارے حسن جہاں سوز پر پہلے ہی عاشق ہو چکا تھا - اب تو دل بھی دے چکا - جب تک شادی نہ ہوگی - قرار نہیں ہوسکتا [illegible] ہم کبھی محبت نہیں کر سکتے تاوقتیکہ

جگ نہ ہو لے - اشومیدھ جگ کے بعد ہم ہیں اور تم چین سے زندگی بسر ہوگی - میں اور
راجہ جدھشٹر ویکشت ہو چکے ہیں - دوسری عورت کی صورت دیکھنا ایسی حالت میں اصولاً
جائز نہیں رکھا گیا - برمیلا اس پیام سے خوش ہوگئی - کہلا بھیجا بہت اچھا - جگ ہو جانا چاہئے
پھر شادی کر لینا - ایسا نہ ہو کہ کنائی کاٹ جاؤ - میں کسی طرف کی نہ رہوں - شام کرن
موجود ہے - ارجن برمیلا کی باتوں سے خوش ہو گیا - گھوڑا منگوا لیا اور برمیلا سے وعدہ
ہو گیا - کہ بعد اختتام جگ کے شادی ہو جاویگی - ارجن وہاں سے آگے بڑھا - ایک
شہر میں گذر ہوا - جہاں دیووں کی بود و باش تھی - سارا کارخانہ طلسم کا تھا - سحر و جادو
دیووں کا خاصہ ہے - درخت میں بجائے پھل پھول کے آدمی - گھوڑے - ہاتھی
پیدا ہوتے ہیں - وہاں کا راجہ ارجن سے اس وجہ سے مخاصمت رکھتا تھا - کہ بھیم سین نے
مہابھارت کی لڑائی میں اُس کے بھائی کو قتل کیا تھا - شام کرن گھوڑا اس کی حکومت
میں پہنچتے ہی گرفتار ہو گیا - ارجن نے قاصد بھیجکر کہلا بھیجا کہ اگر لڑنا ہے تو میدان میں
آجاؤ - نہیں تو ہمارا گھوڑا بھیج دو - راجہ سنتے ہی آگ بگولا ہو گیا تین کروڑ خونخوار دیووں
کی فوج سے ارجن کا محاصرہ کیا - ارجن کے رتھ پر ہنومان جی براجمان تھے - ان کی گرج سے
دیوؤں کے پتے پانی ہو گئے - مارے خوف کے بھاگ کھڑے ہوئے - راجہ اکیلا رہ گیا
ارجن نے گرفتار کر لیا - راجہ ہاتھ جوڑ کر منت کرنے لگا - کہ ہم آپ سے ہار گئے - جان کی
امان چاہتے ہیں گھوڑا حاضر ہے - یہ کہکر گھوڑا اصطبل سے طلب کر کے ارجن کے حوالے
کر دیا +

ادھیائے - ۳۶

منی پور کے راجہ سرباہن اور ارجن سے جنگ و جدل

بیشم پائن جی راجہ جنمیجے سے اس طرح مخاطب ہیں - کہ جب گھوڑا آگے چلا - دیووں
کی لڑائی میں جو لوگ ملوث گئے تھے - ان کے عزیز رشتہ دار راجاؤں کا عوض لینے کو
ارجن سے آمادہ فساد ہوئے - بہت سے ملیچھ راجے جو پچھلی کسی لڑائی میں فتح ہو چکے
تھے - اور بہت سے آریہ ورت کے راجوں کا جم غفیر ارجن سے مقابلہ کے لئے آمادہ
ہوا - ارجن نے سمجھایا - انھوں نے نہ مانا - اور ٹھانا ہو کر لڑنے کا ارادہ کیا - ارجن ان

سب پر اکیلا بھاد۔ بھا۔ کچھ تہ تیغ ہو لئے۔ کچھ دائرہ حکومت میں دست بستہ حاضر ہو گئے۔ پھر ترگرت دیش کے راجاؤں سے ارجن کا مقابلہ ہوا۔ اُن کے دادا پر دادا مہابھارت کی لڑائی میں کام آچکے تھے۔ ارجن نے راجہ جدھشٹر کا پیام کہا کہ ہم کو حاشا تم سے عناد نہیں۔ تم عبث آمادۂ فساد ہو۔ جاؤ چین سے راج کرو۔ گھوڑا چھوڑ دو۔ راجہ جدھشٹر کی اجازت نہیں۔ اُن کا حکم ہے کہ جو راجے مہابھارت کی لڑائی میں کام آچکے ہیں۔ اُن کے عزیز اور رشتہ داروں سے ہرگز لڑائی نہ کی جاوے۔ ہم مجبور ہیں اس لئے آپ سے التماس ہے کہ دھرم کو ہاتھ سے نہ چھوڑو۔ ہم سے لڑائی نہ کرو۔ راجوں کے سر پر موت سوار تھی کب سنتے ہیں۔ ارجن پر تیر برسانے لگے۔ ناچار ارجن نے بھی گانڈیو دھنش سنبھالا۔ ترگرت دیش کا سورج برما بے مقابلہ بر آیا۔ ارجن نے ایک ہی تیر سے اس ملعون کو گرد برد کر دیا۔ فوج بھی پسپا ہو گئی۔ پھر سورج برما کا بھائی کیت برما اور دھرت برما نے جی توڑ کر لڑائی کی۔ مگر ارجن کے ہاتھوں وہ بھی پیوند زمین ہو گئے۔ ارجن مظفر و منصور پراگ جوت دیش میں پہنچا وہاں کے راجہ بھگ کے بیٹے بجروت سے معرکہ آرائی ہوئی۔ ارجن نے کہا کہ اے راجہ تمہارا باپ کوروں کی طرف سے پیکار کر کے مارا گیا ہے۔ تم ناحق درپے جنگ ہو۔ دھرم راج جدھشٹر کا یہ مقصود نہیں کہ تم لوگوں کے ساتھ ہنگامۂ کارزار گرم ہو۔ تمہارا نقصان ہوگا۔ گھوڑا چھوڑ دو۔ اور ہمارے اشومیدھ جگ میں آکر ہماری توقیر بڑھاؤ۔ بجروت نے ارجن کی باتیں سنکر اس کان سے اس کان اڑا دیں۔ اور ترکش سے تیر نکال کر ارجن پر چھوڑنے لگا۔ ارجن مجبور ہوا۔ اور دو چار تیروں سے اُسے بھی زیر کر لیا۔ بجروت پشیمان ہو کر ارجن کی خدمت میں حاضر ہوا۔ اور عرض کی میں آپ کے اشومیدھ جگ میں آؤنگا۔ میری خطائیں معاف کی جائیں۔ ارجن وہاں سے سندھ دیش کی طرف چلا۔ وہاں کے راجہ سے بھی لڑائی ہوئی۔ ارجن فتحیاب ہوا۔ گھوڑا گھومتا ہوا منی پور کی ریاست میں پہنچا وہاں کا راجہ ببرباہن نامی ارجن کا بیٹا بڑا شجاع و دلیر تھا۔ اپنے باپ کا آنا سنکر پتا کی قدمبوسی کو حاضر ہوا۔ ارجن نے نگاہ طیش سے دیکھا اور غصے سے بولا معلوم ہوتا ہے۔ تو نے چھتری دھرم پر لات ماردی۔ اے نادان چھتری ہو کر پہلے ہی سے ہار مان لی۔ ذرا بھی خون نے جوش نہ کھایا۔ ایک آدھ دن تو چھتری دھرم کی مرجاد رکھتا۔ جان بہت پیاری ہے۔ کبھی

تو لڑائی سے منہ موڑ لیا - تجھے لازم تھا - کہ جب میں تیری سرحد میں آیا تھا - فوراً ہتھیار
دھارن کر کے مجھ سے جنگ آزما ہوتا - بالفرض اگر ہار بھی جاتا تو میں تیری جان نہ لیتا -
تو نے میرا نام بھی بدنام کیا - اس اثنا میں زمین شگاف ہوئی - اور ببیر باہن کی ماں
زمین کے اندر سے نکلی - ارجن کے قدم چھو کر اپنے لاڈلے بیٹے سے بولی - بیٹا - تو
اپنے جوانمرد باپ مہارتھی ارجن سے مقابلہ کر تیرے پتا کی خوشی اسی میں ہے ببیر
باہن مادر مہربان کے کلمے سنکر مستعد پیکار ہوا - اپنے ملازمین کو حکم دیا کہ گھوڑا
پکڑ لو - اسے راجہ جنمیجے! ببیر باہن اور ارجن کی لڑائی بڑے غضب کی ہوئی - صرف اتنا
کہکر تم کو سمجھائے دیتے ہیں - کہ یہ لڑائی کسی طرح دیوتاؤں اسروں سے کم نہ تھی بڑا
معرکہ ہوا - ببیر باہن نے ارجن سے ناکوں چنے چبوا دئے - دانت کھٹے کر دئے - کچھ بنائے
نہ بنی - کشتی ہونے لگی - ببیر باہن نے اٹھا کر دے مارا - ارجن غش کھا کر گرا - ببیر باہن
کی ماتا الوپی دوڑی ہوئی ارجن کے پاس آئی - اور رو کر بولی - ہے سوامی! تم کیوں
اچیت پڑے ہو - اٹھو میرے پران پیارے ہو راجہ جدھشٹر کی زندگی تم ہی
سے ہے - وہ کیا کہینگے - اور میں کیا منہ دکھاؤں گی - ببیر باہن ارجن کے جسم میں حرکت
نہ پاکر گھبرا گیا - سمجھا کہ جان نکل گئی - رونے لگا - میں بڑا پاپی اور ادھرمی ہوں - ہائے
باپ کی موت میری ہاتھ سے بدلی ہوئی تھی - سلف سے کسی نے آج تک ایسا
نہ کیا - جو کام مجھ سے سرزد ہوا - مجھ پر نفرف ہے - دنیا میں باپ کا قاتل میرا نام مشہور
ہوگا - الوپی ببیر باہن کی ماں نے سمجھایا - ہے پتر تمہارا کچھ دوش نہیں - کرموں کا
لکھا آگے آیا - تم نے پتا کی آگیا پالن کی - ناحق سوچ کرتے ہو - بیکار کو اس سے
کچھ فائدہ نہیں - اب پچھتائے سے کیا ہوتا ہے - یہ کہکر ناگوں کی لڑکی الوپی ایک
من لائی - اور ببیر باہن کو دیکر کہنے لگی - بیٹا تم اسے اپنے باپ کی چھاتی پر رکھو نارائن
کی مرضی ہوگی تو تیرے باپ زندہ ہو جائینگے - ببیر باہن نے مادر مہربان کے کہنے پر
عمل کیا - فی الفور ارجن اٹھ کھڑا ہوا - یہ معلوم ہوتا ہے - کہ ارجن میٹھی نیند سے جاگا
ہے - ببیر باہن اپنے باپ کے قدموں پر گر پڑا - راجہ اندر ارجن کے زندہ ہونے سے
بہت خوش ہوا - آسمان سے پھول برسائے - خوشی کے شادیانے بجنے لگے - ارجن
[illegible]

زمین پر بیہوش ہوکر گر پڑے - کسی میں اتنی طاقت نہ تھی - کہ میری پیٹھ زمین سے لگا دے +

ببر باہن - پتاجی میں اس حال سے نابلد ہوں - میری ماں سے پوچھ لیجیئے - وہ سب جانتی ہیں +

الوپی - ہے سوامی! جب آپ نے بھیشم پتامہ پر سکھنڈی کو آگے کرکے بان چلائے تھے - تو بسوؤں نے سراپ دیا تھا - کہ ارجن نے دھرماتما ہوکر ناانصافی سے کام لیا - بھیشم پتامہ پر آفرین ہے کہ سکھنڈی کو دیکھتے ہی دھنش ہاتھوں سے رکھ دیا - اور ارجن کے تیروں سے گھائل ہوکر سرسجیا پر آرام کیا ہے - سوامی بسوؤں کے سراپ سے آج آپ کی یہ نوبت ہوئی - اُنہوں نے دعا کی تھی - کہ ارجن بھی مارا جاوے - گنگا جی وہاں موجود تھیں - اُنہوں نے بھی سراپ دیا تھا - کہ ایسا ہی ہو - جب میرے پتا شیش ناگ جی کو اس سراپ کی خبر ہوئی - تو اُنہوں نے بسو دیوتاؤں کی بڑی بھاری خوشامد کی - کہ ارجن بے خطا ہے بھیشم جی نے خود کہہ دیا تھا - کہ سکھنڈی کو میرے سامنے کرکے ارجن بان چلاوے - تب میں جیتا جاؤنگا - چنانچہ ایسا ہی ہوا - اُس وقت بسو دیوتا نے فرمایا تھا - کہ ارجن اپنے لڑکے ببر باہن سے زخمی ہوکر مارا جائیگا - مگر پھر زندہ ہو جائیگا اس سراپ کا پھل اتنا ہی ہوگا - ہے سوامی! میرے پتا نے یہ حال مجھ سے کہدیا - اور یہ من مجھے دیا - کہ اس سے ارجن کی جان بری ہوگی - میں ہی نے آپ کو اس من کے ذریعے سے زندہ کیا ہے - اب آپ بھیشم جی کے مارنے کے پاپ سے بھی چھوٹ گئے - ورنہ آپ کو نرک بھوگنا پڑتا +

ارجن - تو یہ کہو کہ میری زندگی کا باعث تم ہوئیں - مجھے جیودان دیا تم سے بہت خوش ہوا (ببر باہن سے) تم چیت کی پورنماشی کو راجہ جدھشٹر کے یہاں آجانا - اشومیدھ جگ ہوگا - اپنی ماں کو بھی ساتھ لانا - میں جاتا ہوں رخصت کرو +

ببر باہن - پتاجی! نگر میں تو چلئے +

ارجن - نگر میں نہیں جاسکتا - ودیکشت ہو چکا ہوں - جب تک جگ نہ ہو لیگا - کسی عورت سے مخاطب نہیں ہوسکتا +

[illegible] +

ادھیائے ۳۷

موردھج کے دھرم کی آزمائش

بیشم پائن جی گوہرافشانی کرتے ہیں۔ کہ جب شام کرن منی پور سے رتن پور پہنچا۔ رتن پور کا راجہ موردھج بھی اشومیدھ جگ کرنے والا تھا۔ تامردھج موردھج کا بیٹا گھوڑے کے ہمراہ تھا فوج بھی ساتھ تھی۔ اتفاق سے دونو شام کرن کی مڈبھیڑ ہوگئی۔ دونو میں پیتاہیج ہوئی ادھر ارجن اور تامردھج میں گھمسان لڑائی ہونے لگی۔ سات روز تک برابر معرکہ جدال وقتال گرم رہا۔ دونو شوربیر دونو بہادر تھے۔ جب کوئی مغلوب نہ ہوا۔ ناچار کرشن چندر نے ارجن سے مشورہ لیکر برہمن روپ دھارن کیا۔ بدن نہایت دبلا تھا۔ ہڈیاں دکھائی پڑتی تھیں۔ گوشت نام کو نہ تھا۔ سن شریف اسّی برس کا معلوم ہوتا تھا۔ ایک ایک پسلی نظر آتی تھی۔ ارجن کو اپنا بیٹا نہایت وجیہ اور خوبصورت بنایا۔ دونو باپ بیٹے موردھج کی سبھا میں گئے۔ جو آپ سے سوال کرتا جواب نہ پاتا۔ کسی سے نہ بولتے جب راج دربار میں پہنچے۔ درباریوں نے خبر گذرانی۔ کہ ایک برہمن مع اپنے بیٹے کے در دولت پر حاضر ہوا ہے۔ برہمن تو آج مرا کل دوسرا دن مگر بیٹا صحیح و توانا ہے۔ موردھج راجہ نے تپشری برہمن سمجھکر اپنے پاس بلالیا اور بہت خاطر کی۔ اچھے سنگھاسن پر بٹھایا۔ اور پوچھا کہ آپ نے کیوں تکلیف گوارا کی +

برہمن یعنی کرشن چندر نے جواب دیا۔ کیا کہوں عجب مشکل درپیش ہے۔ کچھ کہا نہیں جاتا اپنے پتر سمیت جنگل سے آرہا تھا۔ راستے میں شیر نے میرے بچے پر حملہ کیا۔ اور لقمۂ دہن بنانا چاہا۔ میں نے بہت خوشامد کی اور کہا۔ اے جنگل کے بادشاہ میں حاضر ہوں۔ مجھے کیوں نہیں کھاتے۔ مگر اُس نے آدمیوں کی بولی میں یہی جواب دیا۔ کہ تیرا گوشت مزے کا نہیں۔ تیرا بیٹا جوان ہے اس کا گوشت ذائقہ دار ہے۔ اسی کو کھاؤنگا۔ اگر تجھے اپنا بچہ پیارا ہے تو بڑا راجہ کا گوشت لے آ۔ اُسے کھاکر قناعت کرونگا۔ تیرا بیٹا بچ جائیگا۔ میں نے اس وقت تو اقرار کرلیا۔ مگر مہاراج آپ سے کیونکر کہوں کہ آپ میرے بچے کے عوض اپنا گوشت دیدیں +

موردھج۔ میرے بڑے بھاگ ہیں۔ جو برہمن کے واسطے میرا جسم کام آوے +

برہمن - خیر اگر آپ ہمارا اُپکار کیا چاہتے ہیں - تو اس طریقے سے اپنا گوشت دیجئے - کہ ایک جانب رانی اور دوسری جانب آپ کا بیٹا تامردھج آرہ لیکر کھڑا ہو - جب آرہ سے کاٹکر جسم کے دو پلے ہو جائینگے - داہنی طرف کا آدھا جسم میں لیلونگا - اور موذی شیر کے آگے ڈالدونگا - کہ وہ بھکش کرلے - مگر اس بات کا لحاظ رہے - کہ ذرا بھی دل میلا نہ ہو - رنج و غم چھو نہ جائے - جب طبیعت مکدر ہوئی تو گوشت کس کام کا +

موردھج - اچھا مہاراج کیا مجال جو ذرا بھی طبیعت میلی ہو - یہ کہکر رانی اور اپنے بیٹے تامردھج کو طلب کیا - اور ساری کیفیت بیان کی - رانی کہتی ہے کہ میرے ہوتے آپ ہرگز جان نہیں دے سکتے میرا جسم کس لئے ہے - برہمن دیوتا کے نمت یہ شریر اگر کام آجائے - تو بڑی خوش قسمتی ہے +

برہمن - رانی جی! آپ کیا فرماتی ہیں - آپ کا جسم میرے کام کا نہیں - شیر تو راجہ کا گوشت مانگتا ہے +

الغرض موردھج بدن آرہ سے کٹوانے کے لئے مستعد ہو گیا - ایک طرف رانی دوسری طرف بیٹا آرہ لیکر کھڑے ہوئے - اور موردھج آرہ کے نیچے بیٹھ گیا - آرہ چلنے لگا - جب آرہ ناک تک پہنچا - موردھج کی بائیں آنکھ سے آنسو گر پڑے - برہمن بولا مہاراج آپ کو درد معلوم ہوا - بڑی تکلیف ہے - مرنے کا افسوس بھی ہوتا ہوگا - میں جاتا ہوں - یہ جسم میرے کام کا نہیں +

موردھج - برہمن دیوتا ذرا بھی تکلیف نہیں ہے - اس وجہ سے آنسو گر پڑے - کہ آدھا جسم تو سوارتھ ہوا - اور آدھا جسم کسی کام کا نہیں اکارت گیا +

راجہ کا استقلال دیکھکر کرشن بھگوان خوش ہو گئے - اور چتربھج دھارن کرکے موردھج کو درشن دئیے - فرمایا کہ تیری آزمائش مدنظر تھی - جیسا سنا ویسا ہی پایا - واقعی دھرم تیرے نام سے قائم ہے جو آرزو ہو مانگ لے +

موردھج - آپ کے بھگت چاہتا ہوں دوسرا بردان یہ مانگتا ہوں کہ اس طرح اپنے بھگتوں کی آزمائش نہ کیا کیجئے - اگر ذرا بھی ست سے قدم ڈگا - تو نرک ہی دھرا ہے - کلجگ آنیوالا ہے - ذرا ذرا سی بات میں آپ کے بھگت نرک بھوگینگے +

کرشن بھگوان - بہت اچھا - اب ایسا نہ ہوگا - تمہاری بھکتی کی کتھا سنکر لوگ بھوساگر

سے پار ہوجائینگے +

کرشن چندر کی قدرت کاملہ سے موردھج پھر ویسا ہی ہوگیا - اور ارجن کو پیش کر کے راجہ جدھشٹر کے اشمیدھ جگ کرنے کا تذکرہ کیا - موردھج نے وعدہ کیا - کہ میں حاضر ہونگا - پھر ارجن اور کرشن چندر وہاں سے شام کرن کو ساتھ لئے ہوئے آگے بڑھے +

ادھیائے ۳۸

ارجن اور راجہ قندھار کی لڑائی

بیشم پائن جی بولے ہے راجن! اسی طرح ارجن کاشی انگ - گوشل - کرات - تنگن - سندھ وغیرہ بہت سے دیشوں میں گھومکر مگدھ دیش میں آیا - سہدیو کا بیٹا وہاں حکومت کرتا تھا - ارجن کے سامنے آیا اور بچپن سے کہنے لگا - مجھ سے جنگ کرو - میں تمہارا گھوڑا لئے جاتا ہوں - یہ کہکر ارجن پر تیر برسانے لگا - ارجن نے ہنس کر گانڈیو دھنش سے اُس کے تیر کاٹ ڈالے - اور سارتھی مار کر رتھ چور چور کر دیا - اور سہدیو کے بیٹے کو پکڑ لیا - اور کہا تم ابھی بچے ہو - جاؤ راج کرو - راجہ جدھشٹر کے جگ میں چیت سدی پورن ماشی کو حاضر ہونا - اُس نے ارجن کی بہادری دیکھکر قدم چومے اور عرض کی کہ میں ضرور حاضر ہونگا - مگدھ دیش سے فراغت پاکر کوش دیش کی طرف عازم ہوئے - وہاں کے راجہ کو جیت کر چندیری کے راجہ سشپال کے ملک میں پہنچا سشپال کا بیٹا وہاں کا راجہ تھا - اس کو زیر کر کے وسارن دیش میں پہنچکر وہاں کے راجہ چترانگد سے لڑائی ہوئی - اُس پر فتح پاکر ارجن پربھاس چھیتر اور دوارکا پوری آیا - جدوبنسیوں کے راج کماروں نے گھوڑا پکڑ لیا - راجہ اگرسین اور بسدیو جی نے ارجن کا آنا سنکر گھوڑا بالکوں سے چھین لیا - اور ارجن کے پاس خود لے گئے - ارجن بہت خوش ہوا - پھر اگرسین اور بسدیو جی سے رخصت ہوکر قندھار کی طرف نہضت فرمائی شکنی کا بیٹا قندھار کا راجہ تھا - ارجن سے بڑی مخاصمت رکھتا تھا - فوج لے کر جنگ کے لیئے آمادہ ہوا - ارجن نے قاصد کی زبانی کہلا بھیجا - کہ دھرم راج کا قول ہے - کہ جو راجے مہابھارت کی لڑائی میں کام آچکے ہیں - اُن کے بیٹوں سے

ہمیں کچھ تعرض نہیں۔ لہذا ہم بھی حکم کے پابند ہیں۔ تم آنند سے راج کرو۔ لڑائی کرنے
سے سوائے نقصان کے کچھ ہاتھ نہ آئیگا۔ شکنی کا لڑکا اپنے باپ کا قصاص لیا
چاہتا تھا۔ ارجن کی باتوں پر دھیان نہ دیا۔ شمشیر آبدار نیام سے نکال کر ارجن
پر حملہ آور ہوا۔ ارجن نے ایک ہی تیر سے اُس کی تلوار کاٹ گرائی۔ اور کچھ تیروں
سے تمام فوج منتشر کردی۔ فوج بھاگ کھڑی ہوئی۔ شکنی پتر کے قدم نہ ٹک سکے
فرار پر قرار کیا۔ جب اُس کی ماں کو خبر ہوئی۔ ارجن سے ملنے آئی۔ اور لڑکے کو ارجن کے
قدموں پر گرایا۔ ارجن نے کہا میں پہلے کہہ چکا تھا کہ مجھے اُن سے مخاصمت نہیں
انہوں نے کہنے پر کان نہ دیئے۔ آخر کار برباد ہوئے۔ خیر۔ جاؤ۔ راج کرو۔ اشمیدھ
جگ میں ضرور آنا۔ ماں بیٹوں نے وعدہ کیا۔ کہ ہم پرِوار سمیت آپ کے جگ
میں آئینگے +

ادھیائے۔ ۳۹

ارجن اور راجہ جدھشٹر کی ملاقات

بیشم پائن جی راجہ جنمجے کو اس طرح کتھا سناتے ہیں۔ کہ قندھار دیش کو فتح کر کے
ارجن نے ہستناپور کا قصد کیا۔ راجہ جدھشٹر کے پاس اپنے آنیکی اطلاع کرائی۔ دھرم
راج ارجن کے آنے سے خوش ہوئے۔ صرف ایک ماہ چیت کا باقی رہ گیا۔ بھیم سین اب
تم بھی تکلیف گوارا کرو۔ ارجن کے پاس جاؤ۔ اور جگ کے لئے کوئی اچھا مقام تجویز
کر کے ہم سے خبر کرو۔ بھیم سین اُٹھے بید پاٹھی برہمنوں کے ساتھ ارجن کے ہمراہ جمنا جی
کے کنارے پہنچے۔ ایک لق ودق میدان نظر آیا۔ صاف کرا کے اچھے اچھے مندر
تعمیر کرائے۔ اور ایک چبوترہ اور ویدی بنوائی۔ مندروں کے ستونوں پر دیوتاؤں
کی جواہرات کی مورتیں نصب کرائیں۔ جگ شالا کے چاروں طرف راجاؤں کے رہنے
کے لئے جو مہمان آئینگے۔ اچھے اچھے استھان اور مکانات تعمیر ہوئے۔ منیشروں
اور رنیوں کے لئے علیحدہ علیحدہ استھان بنائے گئے۔ جو راجہ آتے ہیں اُن کو
اُن محلوں میں اتارتے ہیں۔ راجہ جدھشٹر ہر ایک مہمان کی عزت کے ساتھ مہمان
نوازی کرتے ہیں۔ [illegible] دیکھیں چاندی

کا نام نہ تھا - ہر ایک چیز سونے کی دکھائی دیتی تھی - جگ کا سامان رکھنے اور لانے والے اور راجاؤں کے کھانے پینے کی خبر رکھنے والے ایک لاکھ وید پاٹھی برہمن مقرر تھے کھانے کی ہر ایک چیز نہایت صفائی اور پاکیزگی سے بہتات کے ساتھ بنائی گئی دودھ دہی کے لاتعداد کنڈ تھے - حوضوں میں گھی بھرا ہوا ہے - برہمن نفیس ریشمی پوشاکیں پہنکر راجاؤں کے ڈیروں پر کھانا پہنچاتے تھے - اور رشیوں کی پنگت بٹھلا کر بھوجن کراتے تھے - چھپن پرکار کا بھوجن جو نہایت لذیذ اور لطیف راجاؤں کے کھانے کے لائق تھا برہمنوں اور رشیوں کے آگے پروسا جاتا تھا +

ادھیائے ۸۰

بیر باہن اور بہت سے راجاؤں کا ہستناپور میں جمگھٹھا

بھیشم پائن جی نے کہا راجہ جدھشٹر نے وید پاٹھی برہمنوں اور راجاؤں کی جو مہمان آئے تھے - نہایت خوش اسلوبی سے دعوت کی - کرشن چندر مہاراج اپنے بھائی بلدیو جی کو لئے ہوئے ساتکی سامب اور پر منتا وغیرہ جدو بنسیوں کے ساتھ ہستناپور آئے راجہ جدھشٹر اور بھیم بڑے تپاک سے ملے - کرشن چندر نے ارجن کی تعریف کی - واقعی ارجن نے بڑا کار نمایاں کیا - یہ ارجن ہی کا دم داعیہ تھا - کہ ملکوں ملکوں گھوم کر گھوڑے کی رکشا کی اور راجاؤں کو زیر کر کے اشومیدھ جگ پورا کرایا - ہے راجن ! ارجن نے آپ کے پاس قاصد بھیجکر اپنے آنے کی خبر کی ہے - آپ مفصل بیان کیجئے کہ ارجن خیر و عافیت سے ہیں +

راجہ جدھشٹر - لکشمی ناتھ ! ارجن نے کہلا بھیجا ہے کہ راجہ لوگ آتے ہیں - آپ اور کرشن چندر جی اُن کی خوب آؤ بھگت کریں کسی کی دلشکنی نہ ہونے پائے - جیسی کہ راجسو جگ میں ہوئی تھی - یہ بھی کہلا بھیجا ہے کہ میرا لڑکا بیر باہن منی پور کا راجہ آنے والا ہے - اُس کی خاطر تواضع میں کوئی دقیقہ اُٹھا نہ رکھا جائے - ہے بھگوان ! ارجن کی باتوں سے تردد ہوتا ہے - کہ اُس کو کچھ ملال ضرور ہوگا - یوں ہی اُس کا چہرہ دکھی اور ملین نظر آتا ہے - اس کے گرد کچھ ایسے پڑے ہوئے ہیں جس کے اثر سے تمام عمر گشت کرتے گذری +

کرشن چندر۔ ارجن کی دونو پنڈلیاں ہاتھ پاؤں سے بڑی ہیں۔ اسی وجہ سے وہ
شہروں شہروں پھرا کرتا ہے۔ یہ بات سنکر دروپدی بول اُٹھیں۔ یہ گن ہے اوگن نہیں
کرشن جی چپکے ہو رہے اتنے میں ہرکاروں نے خبر دی کہ مہاتما ارجن آ گئے راجہ جدھشٹر
نے پیام رسان قاصد کو بہت کچھ انعام دیا۔ اور راجہ دھرتراشٹ اور کرشن چندر کو لئے
ہوئے راجہ جدھشٹر ارجن کی پیشوائی کے لئے چلے۔ ارجن نے پہلے دھرتراشٹ کے
قدم چھوئے۔ پھر کرشن چندر اور راجہ جدھشٹر سے ملا۔ اس کے بعد کنتی اپنی ماتا کی
قدم بوسی کی اور رنواس میں جا کر رانی دروپدی وغیرہ رانیوں سے ملا۔ اس اثنا میں ببرباہن
کے آنے کی خبر گرم ہوئی۔ راجہ دھرتراشٹ۔ جدھشٹر اور کرشن چندر ببرباہن سے ملنے
کو چلے۔ ببرباہن ہر ایک کا قدم بوس ہوا۔ کرشن چندر کے قدموں پر گر کر ڈنڈوت کی
پھر اپنے پتا اور چچا سے بغلگیر ہوا۔ اپنی دادی کنتی اور ماتا دروپدی کے قدم چھوئے سبھوں
نے چھاتی سے لگایا۔ اور الوپی ببرباہن کی ماں سب رانیوں سے ملیں۔ ہیرے اور جواہرات
کی نچھاور ہونے لگی۔ دروپدی وغیرہ رانیوں نے الوپی کو اپنے شیش محل میں اتار کر
جواہر نگار مسہری پر بٹھایا۔ اور ہر طرح کی خاطر مدارات کرتی رہیں۔ ببرباہن پردمن جی وغیرہ
جدوبنسیوں سے بغلگیر ہوا۔ کرشن چندر نے مہاباہو ببرباہن کو بہت عمدہ رتھ دیا۔ پھر بہت
سے راجہ دیگر ممالک سے جو راجہ جدھشٹر کے مدعو ہوئے تھے۔ آئے بید پاٹھی برہمنوں
کے ساتھ راجہ جدھشٹر ہر ایک سے مل رہے ہیں۔ ہر ایک کے ساتھ حسب حیثیت
تعظیم و تکریم سے پیش آئے۔ اور اپنے بھائیوں کو حکم دیا کہ ہر ایک کی خاطر تواضع کرو۔
کسی طرح کی کوتاہی نہ ہونے پائے۔ سب راجہ مہاراجہ جدھشٹر کا جاہ و حشم دیکھکر ان
کی تعریف کرنے لگے۔ پانڈوں نے ہر ایک کی عزت کی۔ اور رہنے کے لئے اچھے اچھے
مکانوں میں فروکش کیا +

ادھیائے ۱۸

اشومیدھ جگ

بیاس جی راجہ جدھشٹر سے فرماتے ہیں۔ کہ دھرم راج جی تم اس اشومیدھ جگ میں
تگنی دکشنا دو ... کھانے کی تکلیف کسی کو نہ ہونے پائے۔ جو جس کی

آرزو ہو پوری کرو - راجہ جدھشٹر نے کہا - جیسا فرمائیگا عمل کروں گا - ارجن نے جگ کا سامان اکٹھا کیا - بھیم سین نے سوم بلی کو صاف کر کے رس نکالا - تمام چیزیں جگ کے استھان پر جمع کی گئیں - وید پاٹھی برہمن کے سوا اور کوئی برہمن ایسا نہ تھا - جو شاستر کا جاننے والا نہ ہو - یا غریب کنگال یا بھکاری اُس جگ میں پیٹ پالنے کی غرض سے آیا ہو - وید پاٹھیوں کے ذریعے سے سب مہمانوں کی دعوت ہوتی تھی - کھانا یہی پروستے تھے - جگ کے واسطے ستون استادہ کئے گئے - چھ ستون بیل پتر کے اور چھ کھدر اور چھ ستون پلاس اور دیودار لکڑی کے قائم کئے گئے - سونے کے ستون متعدد تھے - جن پر ریشمی کپڑے جھالریں اور پردے پڑے ہوئے تھے رنگ برنگ کی چار دیواریاں برہمنوں نے وید منتر پڑھ پڑھکر بنائیں - سونے کا ایک گرڑ (پکھشی) ۸ اگز لمبا ترکون بنایا گیا - راجہ جدھشٹر مع اپنی رانی دروپدی کے جگ شالا میں کُش آسن پر براجمان ہوئے - بھیم سین - ارجن - نکل - سہدیو بھی اپنے اپنے آسن پر بیٹھے - راجہ دھرتراشٹ اور جدھشٹر نے کرشن بھگوان کی پوجن کی - اور رتن جٹت سنگھاسن پر بٹھالا - کرشن بھگوان کے چاروں طرف بیاس وغیرہ رشی پھولوں کا مالا پہنے اچھے اچھے آسنوں پر براجمان ہیں - ویدوں کے منتر اچارن ہو رہے ہیں دیوتا بھی اپنی اپنی استریوں کے ساتھ اس جگ میں آئے تھے - وید پاٹھی برہمنوں نے وید منتر پڑھ پڑھ کر دیوتوں کا آواہن کیا تھا - دیوتے منتر کے پربھاؤ سے جگ شالا میں آئے - تین سو پشو پکھشی اور دریائی پرندے ہون میں چڑھائے گئے - دیو رشی نارد گندھربوں اور اپسراؤں نے گیت گائے - بیاس جی کے ودیامان چیلوں نے جگ میں اداہن کرنا شروع کیا - بسوا بسو چترسین اور بہت سے گندھربوں نے کیرتن کیا - برہمنوں نے پشوؤں کا مانس پکایا - شام کرن گھوڑے کا بلب پروان کر کے ہون میں ڈال دیا - اور کچھ بھاگ نکال کر علیحدہ پکایا - رانی دروپدی اور مہاراج جدھشٹر نے اُس دھوئیں کی خوشبو کو جو پاپوں کی ناش کرنے والی تھی - سونگھا - گھوڑے کا باقیماندہ گوشت ہون میں ڈالا گیا - جب ہون سے فراغت ہوئی - برہمنوں کا بھوجن ہوا - بیاس جی نے اپنے چیلوں سمیت راجہ جدھشٹر کو آشیرباد

رشیوں کو دی گئیں - پھر اپنے کل ممالک مفتوحہ کا دان کر کے بیاس جی کو دینا چاہا -
مگر بیاس جی نے پرتھی لینے سے انکار کیا - اور کہا میں نے پرتھی تیاگ دی - بجائے پرتھی
کے کچھ روپیہ بطور دکشنا کے دیدو - وہ خوشی سے لیلونگا - برہمنوں کو روپیہ بہت پیارا ہوتا
ہے - راجہ جدھشٹر بولے مہاراج اشومیدھ جگ کی دکشنا شاستر میں پرتھی لکھی ہے -
اسی وجہ سے پرتھی کا دان دینا چاہتا ہوں - پرتھی بھی میرے بھائی ارجن کی مفتوحہ ہے -
پرتھی دان کر چکا - میرے راج کے چار حصے کر کے برہمنوں میں بانٹ دیجئے - میرے کس
کام کا - میں تو اب بن میں رہونگا - اب یہ برہمنوں کا دھن ہے - برہمنوں کا مال نہ
مجھے اور نہ میرے بھائیوں کو ہضم ہو سکتا ہے - مہاراج جدھشٹر کے کلام کی تائید
رانی دروپدی اور چاروں بھائیوں نے کی - مرحبا اور آفرین کا شور مچ گیا - دھن راجہ
جدھشٹر واہ کیا کہنا - دھرم راج جی تمہاری تعریف نہیں ہو سکتی - بیاس جی بولے
اے راجہ! ایک کام کرو - پرتھی خرید لو - اور اُس کی قیمت دے کر برہمنوں کو تقسیم
کر دو - کرشن چندر نے فرمایا - اچھا جس طرح بیاس جی فرماتے ہیں - ویسا ہی کرو -
راجہ جدھشٹر نے تگنی قیمت لگا کر دکشنا دیدی - جس کی انتہا نہ تھی - کہ کس قدر
دولت صرف ہوئی ہوگی - کسی راجہ میں یہ مجال نہیں کہ پرتھی کی قیمت تگنی دے سکے -
بیاس جی نے اُس دکشنا کے چار حصے کئے - ایک حصہ آپ لیا - اور باقی چیلوں
میں تقسیم کر دیا - راجہ جدھشٹر اس دان سے بہت خوش ہوئے - اور دولت کثیر برہمنوں
کے ہاتھ آئی - وہ ہیرے جواہرات کے ڈھیر پانے سے بہت محظوظ ہوئے - برہمنوں
ہی پر کچھ موقوف نہیں - چھتری - دیش - شودروں کے بھی اس دان میں حصے لگائے
گئے تھے - بیاس کا حصہ سب سے بڑا تھا - اور جس میں سونا اور جواہرات کے سوا
اور کوئی دوسری چیز نہ تھی - بیاس جی نے اپنا حصہ کنتی کو دیدیا - کنتی نے اپنے سسر
سے اس قدر دولت پاکر اچھے اچھے کاموں میں صرف کر ڈالی - بعد اختتام جگ راجا لوگ
رخصت ہوئے - راجہ ببر باہن بھی رخصت ہوا - مہاراجہ جدھشٹر نے بہت سا خزانہ
دیا - پھر کرشن چندر جدو بنسیوں کے ساتھ رخصت ہوئے - پانچوں بھائی کچھ دور
پہنچانے گئے - اور بہت کچھ رخصتانہ نذر کیا - بیشم پائن جی راجہ جنمیجے سے کہتے ہیں
[illegible] کی افراط تھی کہ جگ کے بعد بھی بہتایت کے ساتھ ہر ایک

بٹ رہی۔ مٹھائی پکوان۔ رس۔ گھی۔ دہی کے حوض بھرے پڑے تھے۔ وہ سب فقرا میں تقسیم کر دیئے گئے۔ ہے راجن! ایسا جگ سلف سے آج تک کسی راجہ نے نہیں کیا۔ جیسا مہاراج جدھشٹر نے کرشن جی کی مدد سے اشومیدھ جگ میں کیا۔ جب سب مہمان رخصت ہو چکے۔ پانڈو راجہ دھرتراشٹ کو آگے کر کے ہستناپور میں آئے۔ نگر باسیوں نے شادیانے بجائے ❖

ادھیائے۔ ۴۷

اشومیدھ جگ میں ایک نیولے کا ظہور

راجہ جنمیجے جی بیشم پائن جی سے مستفسر ہیں۔ کہ راجہ جدھشٹر کے اشومیدھ جگ میں کوئی انوکھی بات بھی ظاہر ہوئی ❖

بیشم پائن جی۔ جب آپ کے پتامہ راجہ جدھشٹر نے اشومیدھ جگ کیا۔ آسمان سے پھولوں کی بارش ہوئی۔ اس وقت ایک بڑا سا نیولا سونے کی طرح جس کا رنگ جھلکتا تھا۔ آنکھیں نیلم کی تھیں نظر آیا۔ اس کی کرخت آواز سے پشو پکشی ڈر گئے۔ آدمیوں تک کے کلیجے دھک سے اڑ گئے۔ نیولے نے آدمیوں کی بولی میں راجہ جدھشٹر سے کہا تھا۔ تمہارا جگ اس برہمن کے جگ کی برابری نہیں کر سکتا۔ جس نے کرکشیتر کے میدان میں بہت کچھ خرچ کر کے جگ پورا کیا تھا۔ نیولے کی باتیں سنکر سب دنگ ہو گئے۔ برہمنوں نے پوچھا کہ تیرا آنا یہاں کیونکر ہوا۔ کون شاستر تو نے پڑھا ہے۔ تیرا اشٹ دیو کون ہے۔ ہمارے جگ کی نندا کیوں کرتے ہو۔ اس جگ میں کیا برائی دیکھی۔ گھوڑا چھوڑا گیا۔ تسخیر ممالک ہوئی۔ راجاؤں کو زیر کیا۔ دیوتا رشی۔ راجے۔ مہاراجے مہمان آئے۔ خطیر دولت صرف ہوئی۔ تمام پرتھی دان میں دیدی۔ تم نے کون عیب دیکھا جو جگ کی نندا کی۔ نیولے نے ہنسکر جواب دیا۔ زمانۂ سلف میں ایک مہادانی برہمن گذرا ہے۔ جیتندری ہو کر ہنسا سے متنفر رہنے والا بڑا دھرماتما ہوا۔ اس کی استری بھی پتت برتا تھی۔ بیٹے پوتے بھی اپنے باپ کے قدم بقدم چلتے تھے۔ گرہست آشرم تپ کر کے نارائن کا پیارا ہوا۔ اس کا تپ اس قدر بڑھا ہوا تھا۔ کہ پانچ روز برت کر کے چھٹے روز بھوجن کرتا۔ کبھی ایسا بھی ہوتا کہ چھٹا دن بھی نہار گذر جاتا۔ تب [illegible]

روز بھوجن کرنے کی نوبت آتی - اتفاق سے ایک وقت بہت بڑا قحط پڑا - وہ برہمن
کچھ تونگر نہ تھا - جو کچھ مایا بساط تھی - بیچ کر پردار کا پالن کر چکا - برہمن خالی ہاتھ ہو گیا - پندرہ
روز فاقے سے گزر گئے - بھوک کے عالم میں وہ برہمن گھر سے نکل کھڑا ہوا - جہاں کہیں اناج
کا دانہ دیکھتا اٹھا لیتا - اس طرح کچھ دانہ اکٹھا کر کے مٹھی بھر ستو بنا لئے - اور نت نیم کے
موافق ہون کیا - اور آدھے ستو ہون میں ڈال دیئے - اور باقی ستو پروار کے لئے بھاگ لگائے
اتنے میں ایک بھوکا سادھو آیا اور بھوجن مانگا - برہمن نے بلا وسواس ایک بھاگ سادھو کو دیدیا
بھوکے فقیر کی نیت سیر نہ ہوئی - برہمن کی استری نے اپنا بھاگ سادھو کو دینا چاہا - لیکن سادھو
نے اُس کا بھاگ لینے سے انکار کر دیا - وہ قیافے سے تاڑ گیا - کہ یہ پتی برتا استری بھوکی مر
جائیگی - برہمن اپنی استری سے کہنے لگا - کیڑے مکوڑے بھی اپنا پیٹ پالن کرتے ہیں ہم کو
ایشر نے عقل دی ہے کیا ہم بھوک نہیں روک سکتے - اس لئے پیاری اس بھوکے سادھو پر ترس
کھاؤ اور اپنا بھوجن انہیں کھلا دو - برہمن کی عورت سادھو سے ہاتھ جوڑ کر بولی - مہاراج کیا میں اس قابل
نہیں کہ آپ میرا بھوجن قبول کریں - ہائے میں بڑی ابھاگی ہوں - آپ مجھ پر دیا کریں - میرا بھاگ لیں
میں خوشی سے دیتی ہوں - میرے پت کا بھی آ گیا ہے - آپ کیوں نہیں قبول کرتے - برہمن بھی سادھو
سے کہنے لگا - کہ آپ اس استری کے کہنے کو ٹالئے نہیں - وہ بہت دکھی ہوگی - سادھو نے دونو کی
بھگت دیکھکر وہ حصہ بھی کھا لیا مگر اس کی بھوک نہ گئی - اُس برہمن کے لڑکے نے بھی اپنا حصہ پتا
کے نذر کیا - برہمن بولا تم ابھی بچے ہو - بچوں کو بھوک بہت لگتی ہے - تم اپنا حصہ خود کھاؤ میں تو برت
رکھتا ہوں - عادی ہوں - مجھے ایسی بھوک نہیں لگتی - لڑکا بولا - میرا دھرم یہی ہے - کہ باپ کی
رکشیا کروں - آپ میری عرض قبول کریں - میرا بھاگ کھائیں - برہمن لاچار ہوا لڑکے کا بھاگ
لیکر سادھو کو دیدیا - سادھو وہ حصہ بھی کھا گیا مگر بھوک نہ بجھی - برہمن بہت شرمندہ ہوا - اب
کیا کھلاؤں - تب لڑکے کی عورت نے اپنے ستو سسر کو دیئے - اُس نے لیکر سادھو کے
ارپن کر دیئے - سادھو برہمن کا ست دیکھکر بہت خوش ہوا - اے راجہ! اے رشیو یہ سادھو دھرم
راج تھے - دھرم راج نے برہمن کی آزمائش لیئے ایسا کیا تھا - دھرم راج بولے تو بڑا دھرماتما ہے
سرگ باشی تیرے درشنوں کی آرزو رکھتے ہیں - ہم اتم برہمن بوان حاضر ہے - آپ سوار ہو کر سرگ کو
جائیں - دھرم راج کے اشارے سے چار برہمن آئے - چاروں آدمی بوان پر چڑھکر سرگ میں پہنچ
[illegible]

پرشاد سے میرا نصف جسم سونے کا ہوگیا۔ اس جگ میں اس لیئے آیا۔ کہ باقی آدھا حصہ جسم کا سونا ہو جائے۔ مگر سونا نہیں ہوا۔ اس لیئے میں کہہ سکتا ہوں کہ یہ جگ اُس جگ کے برابر نہیں ہے۔ میں اکثر جگہوں میں جایا کیا ہوں۔ مگر کہیں بدن سونے کی طرح نہ ہو سکا۔ یہ کہکر نیولا نظروں سے اوجھل ہوگیا۔ سب دیکھکر دنگ رہ گیئے۔

ادھیائے ۱۴۳

اشومیدھ جگیہ کے نیولے کی کیفیت

بیشم پائن جی سے راجہ جنمیجے جی پوچھتے ہیں۔ ہے پربھو وہ نیولا کون تھا۔ اور وہاں کس لیئے آیا۔

بیشم پائن۔ جب بارہ برس میں ختم ہونیوالا جگ اگست جی نے کیا تھا۔ راجہ اندر نے پانی نہیں برسایا۔ رشی برہمن امساک باراں سے تنگ آکر اگست جی کے پاس پہنچے۔ اور ملتمس ہوئے کہ آپ کے جگ کے بربھاؤ سے راجہ اندر نے قحط ڈالدیا۔ پانی برستا نہیں غلہ کیونکر پیدا ہو۔ اگست جی نے جوابدیا گھبراؤ نہیں۔ اگر اب بھی اندر نے برکھا نہ کی تو میں ہمارا اندر اسن الٹ دونگا۔ راج ناش کر دونگا۔ یہ کہکر اپنے تپ کے زور سے اندر اسن کی تمام چیزیں اور اپسرا۔ گندھرپ۔ گنہر سب اپنے جگ میں منگا لیئے۔ اور جگ کرنے لگے۔ اندر دیوتا اگست جی کے تپ سے ڈر کر برھسپت جی اپنے گرو کے ساتھ اگست جی سے ملنے آئے۔ اور منت و خوشامد سے اگست جی کو مسرور کر دیا غصہ جاتا رہا۔ ہے راجن جگ میں بڑی طاقت ہے۔ اسی طرح جمدگن رشی نے پتروں کا شرادھ کیا تھا۔ آپ ہی گئو کا دودھ دہکر لاتے اور پتروں کو چڑھاتے۔ ایک دن دھرم راج جمدگن جی کی آزمائش کے لیئے آئے اور نیولے کا روپ دھر کر دودھ پینے لگے۔ آدھا دودھ پی لینے پر بھی جمدگن رشی کچھ نہ بولے وہ سمجھ گئے۔ کہ یہ نیولا نہیں ہے۔ دھرم راج ہیں۔ ہماری آزمائش مدنظر ہے۔ جمدگن کی خاموشی اور صبر دیکھکر نیولے سے رہا نہ گیا رشی سے کہا۔ تمہارا غصہ تینوں لوک میں بکھانا ہے تمہاری ذات بھی برہمن ہے۔ برہمن یونہیں آپے سے گذر جاتے ہیں۔ غصہ اُن کے خمیر میں داخل ہے۔ آج خلاف معمول مجھ سے کچھ نہ بولے۔ حالانکہ میں نے بہت بڑا نقصان کیا۔ میں تمہارے اس ضبط سے بہت خوش ہوا۔ لیکن ڈرتا بھی ہوں۔ گستاخی معاف ہو۔

جمدگن رشی۔ آپ دھرم راج ہیں۔ میں پہلے ہی تاڑ گیا تھا۔ آزمائش منظور تھی۔ خیر آپ جائیے۔ مجھے آپ سے کچھ تو عرض نہیں [illegible]

کرودھ روپ دھرم انتردھیان ہو گئے - اور پتروں کے سراپ سے دھرم راج نے نیولے کا روپ پایا - نیولے نے سراپ سے چھوٹنے کی التجا کی - پتروں کی تعریف کر کے اُنہیں بہت خوش کیا - پتروں نے نیولے کی معروض پر مہربان ہو کر فرمایا - کہ جہاں کہیں دھرم ہو تم نندا کرو - سراپ سے نجات پاؤ گے - چنانچہ پتروں کی فہمائش سے دھرم راج نیولے کے روپ میں راجہ جدھشٹر کے جگ میں آیا اور نندا کرنے لگے - دھرم راج نیولے کے چولے سے چھوٹ کر دھرم لوک چلے گئے ؂

ادھیائے - ۹۱

جگ اور دھرم کی تشریح

راجہ جنمیجے نے بیشم پائن جی سے پوچھا - دنیا میں جگ کے برابر کوئی دھرم نہیں - راجہ اندر بھی جگ کر کے اس مرتبہ کو پہنچا ہے مہاراج! دھرم کارج میں بل کیوں دیا جاتا ہے؟

بیشم پائن - کسی زمانے میں جب راجہ اندر نے جگ کیا تھا - تو جگ میں بل دینے کے واسطے بہت پشو جمع کئے گئے تھے - رشیوں نے اندر کو سمجھایا - کہ بلدان کرنا اگیانیوں کا کام ہے - جگ میں پشوؤں کا بل جائز نہیں - دھرم شاستر میں قطعی ممانعت ہے - کہ جگ میں کوئی پشو نہ چڑھایا جائے - راجہ اندر نے کہنا نہ مانا - بلکہ اس بات کی بحث ہوتی رہی کہ سلف سے پشوؤں کا بدھ کرنا جگ کے لئے روا رکھا گیا ہے - رشی لوگ مخالفت کرتے تھے - کہ پشوؤں کی قربانی دھرم کے خلاف ہے - گیہوں - جو - تل وغیرہ اناجوں سے جگ کرنا اتم کہا گیا ہے - اسی طرح کئی روز باہم مباحثہ ہوتا رہا - کوئی بات طے نہ ہوئی - رشی منی بلکر راجہ بسو کے پاس پہنچے - اور اُن سے اپنا قضیہ چکانا چاہا - راجہ بسو نے بلا سوچے سمجھے کہدیا کہ وقت پر جو کچھ میسر آجاوے جگ کر لینا چاہئیے - اس غیر منصفانہ بات سے رشیوں کو غصہ آگیا - سراپ دیدیا کہ پتال لوک میں نواس کرو - ہے راجن! بلا سوچے سمجھے کوئی بات نہ کرنا چاہئیے - ہر بات کا جواب سوچ سمجھ کر دینا چاہئیے - سوائے برہماجی کے اور کسی کو بغیر سمجھے جواب دینا نہیں چاہئیے - کیسا ہی دانی اور دھرم وان کیوں نہو - اگر اُس نے انصاف سے کام نہیں لیا - تو قابل سزا ہے - اس کا دھرم بھی جاتا رہتا ہے - جو لوگ چوری یا اور کسی بُرے کاموں سے روپیہ جمع کرتے ہیں - اور دھرم کے کاموں میں جمع کرتے ہیں - اُس کا پھل نہیں ملتا - جو نیچ قوم ہو کر اپنے گاڑھے پسینے کی کمائی سو دھرم میں صرف کرتے ہیں - یا وید پاٹھی ہو کر دولت جمع کرتے پایا گیا ہو جو کچھ دولت ... نوں کے

لئے سُرگ بنایا گیا ہے - جنمیجے جی! دولت جمع کرنے والا آدمی - لوبھ اور موہ کے بس ہوتا ہے - لوگوں کی بُرائی اور غیبت یا خوشامد سے روپیہ فراہم کرنے والے آدمی اگر جگ یا دان کرتے ہیں - اُن کو ثواب نہیں ملتا - ہاں اپنی حیثیت یا آمدنی کے موافق اگر روپیہ جمع کیا جائے اور وہ نیک کاموں سے دان یا جگ میں لگایا جاوے - یا بھوکوں کو کھلایا جاوے - تو اُن کو دس گنا ثواب حاصل ہوتا ہے - دھرم دان یعنی خیرات کو نہیں کہتے - بلکہ دھرم کی بہت سی شاخیں ہیں - جیووں پر دیا - راست گوئی - صبر و استقلال - برہمہ چرج وغیرہ دھرم کی جڑ ہیں - گزشتہ زمانے میں بسوامتر - است - جنک - لکش سین - ارسٹ سین وغیرہ بہت سے راجہ ہو گئے ہیں - یہ لوگ دھرم ہی کی وجہ سے سدھ ہو گئے - اس لئے دھرم سب کرموں میں اعلےٰ تصور کیا جاتا ہے - ہے راجن! اُس برہمن کرشیترو نے ستو کا دان کیا تھا ستو کی کیا حقیقت ہے - مگر اس چھوٹے سے دان کی وجہ سے وہ برہمن سیدھا سرگ کو گیا راجہ جنمیجے - اشمیدھ جگ جیسا راجہ جدھشٹر نے کیا - اور کسی راجہ سے آج تک ایسا نہ ہو سکا اور نہ آئندہ امید ہے - کہ ایسا جگ ہو سکے - پشوؤں کا بل دینا جگ میں بڑی بھول ہے شاستر میں ہنسا کرنے کی بڑی مخالفت کی گئی ہے - جو لوگ اشمیدھ جگ کی کتھا سنیں یا سناویں گے - انہیں اس جگ کا پھل ملیگا +

مہابھارت

حصہ پانزدہم

آشرم باس پرب

ادھیاے ۱

راجہ جدھشٹر کی حکومت اور راجہ دھرتراشٹ کی خدمت گزاری

بیشم پائن جی راجہ جنمیجے جی سے استفسار فرماتے ہیں کہ ہے راجہ مہابھارت جیسی لطیف اور پاک پوتھی کی کتھائیں سنا چکا - اب جن حالات کے سننے کی آرزو ہو کہو +

جنمیجے جی - یہ تو فرمائیے کہ ہمارے پتامہ راجہ جدھشٹر نے کن اصولوں سے راج کیا - کن قوانین کی پابندی کی اور اپنے چچا راجہ دھرتراشٹ اور چچی گاندھاری جی سے کیسے برتاؤ رکھے کیونکہ اُن کے بیٹے پوتے پرپوتے اس لڑائی میں کام آچکے تھے - راجہ دھرتراشٹ کا دل کبھی صاف نہ ہوگا +

بیشم پائن جی - بعد فتح جنگ مہابھارت راجہ جدھشٹر نے بڑی منصف مزاجی اور عدل پرستی سے راج کیا - اُن کا شہرہ آج تک زبان زد خلائق ہے - اُن کے برتاؤ رعایا اور عزیزوں کے ساتھ یکساں تھے - عدل کی ترازو کے پلے برابر تھے - شیر - بکری ایک گھاٹ پانی پیتا تھا - اپنے بڈھے چچا کی عزت اور حرمت کا خیال بہت وسیع تھا - کوئی کام بغیر اجازت عم نامدار ہرگز نہ ہوتا - علی الصباح بستر خواب سے اُٹھ کر چچا چچی اور مادر مہربان رانی کنتی کی قدم بوسی کرتے - پھر اشنان دھیان نت نیم سے فارغ ہو کر راج کاج دیکھتے - کنتی رانی بھی اپنے جیٹھ راجہ دھرتراشٹ اور جٹھانی رانی گاندھاری کی خدمت میں ہمہ تن مصروف تھیں - علی ہذا سنجے - یوتس اور بدر جی راجہ دھرتراشٹ کی خدمت برآری میں کسی طرح کی کوتاہی نہ کرتے - دروپدی - سوبھدرا وغیرہ جتنی رانیاں رنواس میں تھیں - راجہ دھرتراشٹ کی سیوا کیا کرتی تھیں - مہاراج جدھشٹر اپنے باپ راجہ پانڈو سے بڑھکر راجہ دھرتراشٹ کو سمجھے - اسی طرح ارجن - نکل - سہدیو وغیرہ بھی ان کی تعظیم [illegible] کا خیال [illegible] جدھشٹر نے

اپنے بڈھے چچا کے عیش و آرام کی بابت کوئی بات اُٹھا نہ رکھی - کچھ ملازمین علیحدہ خدمتگزاری کے لئے مقرر ہوئے - راجہ دھرتراشٹ کی پوشاک اور خورد و نوش کا بھی امتیاز رکھا - ان کی پوشاک کسی طرح مہاراجوں سے کم نہ تھی - ہر وقت اس کا خیال پانڈوں کو رہتا - کہ ایسا نہ ہو - کہ ہمارے چچا کا دل میلا ہو - کرپا چارج - بدر - یوتش - شب و روز اُن کے پاس رہتے اور خدمتگزاری کیا کرتے تھے - کتھا - پوران اور اتہاسوں سے راجہ دھرتراشٹ کا دل بہلاتے یہ روز کا دستور تھا - راجہ جدھشٹر کی محبت اور سعادت نے آخرکار بڈھے چچا کے دل سے مرے ہوئے بیٹوں کا غم بھلا دیا - راج کلج میں راجہ دھرتراشٹ دخیل تھا - اس نے اپنے ایمان سے قیدیوں کو رہائی دلوائی - راجہ جدھشٹر کی عزت اس قابل نہ تھی کہ اپنے چچا کی حکم عدولی کرتے - بلکہ تخت حکومت پر بٹھلا کر خادموں کی طرح خدمت کیا کرتے تھے - راجہ جدھشٹر نے خدام بارگاہ پر تاکید کردی تھی - کہ ہمارے عم والاجاہ کو کسی طرح کی تکلیف نہ ہونے پائے - نہ اُن کی طبیعت پر رنج کا اظہار چھائے - غرضیکہ راجہ جدھشٹر کی سعادتمندی کا کہاں تک ذکر ہو - اُنہوں نے اپنی سیوا سے راجہ درجودھن - شکنی - دوساسن وغیرہ بیٹوں کی یاد دل سے بھلادی - حالانکہ درجودھن کبھی اپنے باپ راجہ دھرتراشٹ کا حکم نہیں مانتا تھا - جو جی میں آتا کر گذرتا تھا - مگر راجہ جدھشٹر دھرم اوتار ہیں - اُنہوں نے ایسی خدمت اپنے چچا کی کی - کہ جب تک دنیا قائم ہے - اُن کی سعادت کا دائرہ وسیع ہوتا جائیگا - حالانکہ بھیم سین ضرور دھرتراشٹ سے دل صاف نہ رکھتا تھا پرانے قصے جب یاد آتے کلیجے پر سانپ لوٹ جاتا تھا - اس کے نزدیک کوروں اور پانڈوں کے فساد کا بانی راجہ دھرتراشٹ ہی تھا - کیونکہ اسی کے ایما سے قماربازی ہوئی تھی - اس نے درجودھن کو مطلق اس فعل سے نہ روکا اور نہ راجہ جدھشٹر کے بن باس کا خیال کیا - بھیم سین اپنے چچا سے عداوت رکھتا تھا - کیونکہ اس کو وہ زمانہ کالنقش فی الحجر ہے - جب بڈھے چچا نے اس کی لوہے کی مورت کو بھیں کر سرمہ کر دیا تھا - مگر مجبور اس بات سے تھا - کہ راجہ جدھشٹر اپنے چچا کے سچے فرمانبردار اور غمگسار ہو رہے تھے - ورنہ وہ کبھی راجہ دھرتراشٹ کو کھلی بندوں نہ چھوڑتا - راجہ جدھشٹر کے آگے بھیم سین کی کچھ نہ چلتی +

ادھیائے ۲

بدر جی کی زبانی راجہ دھرتراشٹ کو صحرانوردی کی ترغیب

بدر جی بھیم سین کی نظروں سے تاڑ گئے - کہ یہ اپنے چچا سے عداوت رکھتا ہے اس کا دل صاف نہیں - [illegible]

کہ بھائی صاحب! دنیا پر لات ماریئے۔ عقبےٰ کی بھی کچھ خبر ہے۔ سنساری سکھ بہت بھوگ گئے عیش و آرام
بھی اُٹھائے۔ دکھ بھی جھیلا۔ ایک دن وہ تھا۔ کہ پانڈو لوگ تمہارے دست نگر تھے اور آج وہ نوبت
ہے کہ تم خود اُن کے آگے ہاتھ پھیلائے ہو۔ پانڈوں کو وہ دن کیا بھول گئے۔ جب تم نے درجودھن
کی محبت کے بس ہو کر پانچ گاؤں بھی انہیں نہیں دیئے۔ وہ بچارے تیرہ برس تک جنگل کی ٹھیکریاں
پھوڑتے رہے۔ صحرا نوردی کے مصائب جھیل کر جب پھر آئے اور کرشن چندر بھگوان نے خود پانڈوؤں
کی طرف سے ہاتھ پھیلائے۔ اور آپ نے پانڈوؤں کو حصہ دینے سے انکار کر دیا۔ سب سے بڑھکر
رانی دروپدی کا خیال ہے کیا وہ نظارہ بھول گئے۔ جب مغرور درجودھن نے دروپدی کی عزت
خاک میں ملانی چاہی تھی۔ راجہ جدھشٹر کو آفرین ہے۔ جو اپنے چچا کی بے التفاتیوں کی پرواہ نہ کر کے
کیسی سعادتمندی سے خدمت کر رہا ہے۔ ہے راجہ کب تک پانڈوؤں کے ادھین ہو گے جدھشٹر تو
دھرم اوتار ہے وہ کبھی کچھ نہ کہیگا۔ البتہ بھیم سین آپ سے صاف نہیں۔ آپ کی شان میں ناشائستہ
الفاظ منہ سے نکال بیٹھتا ہے۔ ارجن۔ نکل۔ سہدیو بڑے چالاک ہیں۔ وہ مطلق نہیں بولتے مگر دل
میں پچھلی باتوں سے کدورت رکھتے ہیں۔ اب دنیا کو چھوڑو جنگل میں چلکر گوشہ نشینی اختیار کرو ساری
عمر تو مزخرفات میں گذر گئی۔ ہوا و ہوس سے دامن پاک نہ ہو سکا۔ شاستر کا حکم ہے کہ چوتھے پن میں
راجہ بن باس اختیار کرے اور عزلت نشینی کر کے یاد خدائی میں مشغول ہو۔ ضعیفی کا عالم بھی ہے۔ اگر یہ
وقت بھی بیہودہ باتوں میں گذر گیا۔ تو عقبےٰ میں ایشور کو کیا منہ دکھاؤ گے۔ مہابھارت کی لڑائی سے
آپ کا نام دنیا میں بدنامی سے لیا جاتا ہے۔ ہے راجہ پانڈوؤں کی روٹیاں توڑنا مناسب نہیں۔
لوگ انگشت نمائی کرتے ہیں کہ وہی راجہ دھرتراشٹر ہے جو پانڈوؤں کے ساتھ بدعنوانیوں سے
پیش آتا تھا۔ مگر مبارک پانڈو ہیں جنہوں نے اپنے بڈھے چچا کی خدمت کو اپنا فخر سمجھا ہے بلبن
بغیر بھگوت بھجن کے جیو کا اُدھار نہیں ہوتا۔ گرہست آشرم میں نارائن کا سمرن بن نہیں پڑتا
مایا موہ کا جال کچھ اس طرح چھایا رہتا ہے۔ کہ خواہ مخواہ جیو اس میں پھنسا ہی رہتا ہے بیاس
جی۔ نارد و دیول رشیوں کا مقولہ ہے کہ تم بھی پراچین رشیوں سے ہو اور مرنے پر کوبیر پوری
تمہارا استھان ہوگا۔ ہے راجہ! دنیا جھوٹی ہے۔ دنیا کو منہ لگانا گیانی لوگوں کا دھرم نہیں۔ جب
دل پھٹ جاتا ہے تو جڑ نہیں سکتا۔ اسی طرح جس سے دل میں نہیں لگتا۔ اس کے ادھین رہنا
شان کے خلاف ہے۔ گو راجہ جدھشٹر دھرم روپ ہے۔ اس کی کوئی بات چھل کپٹ
کی نہیں ہوتی وہ تم کو اپنے برابر سمجھتا ہے پھر بھی دنیا کے منہ میں سما نہیں سکتے سنساری

لوگ نہ جانے کیا کیا باتیں بگھارا کرتے ہیں۔

راجہ دھرتراشٹ۔ بھائی جو کچھ تم نے کہا درست و بجا ہے۔ درحقیقت میری طبیعت اچاٹ رہتی ہے۔ کیا کروں، پرلشٹے بس میں ہوں۔ افسوس اگر تمہارے کہنے پر عملدرآمد کرتا تو آج یہ دن دیکھنے میں نہ آتا۔ مجھے یاد ہے تم نے دریودھن کی ولادت کے وقت کہا تھا کہ یہ لڑکا خاندان کے نام کو مٹا دیگا۔ شروع ہی سے اس سے خوارق کچھ اس طرح کے تھے۔ جس سے ترشح ہوتا تھا۔ کہ درحقیقت اب ہمارے خاندان کا زوال آگیا۔ حیف اپنی سمجھ پر لعنت کرتا ہوں اس وقت موہ کے بس کچھ نہ سوجھتا تھا۔ دریودھن سے قطع تعلق کر دیتا تو آج یہ سیاہ روز اپنی جھلک نہ دکھاتا۔ دریودھن نے اپنی ہٹ سے تمام کل کا ناش کر دیا۔ لاکھوں آدمیوں کا خون زمین کو پلا دیا۔ کرشن بھگوان اور نارد وغیرہ رشیوں کے سامنے میری گردن اونچی نہیں ہوتی، آنکھ سامنا نہیں کرتی اس وقت تو اُن کا سمجھانا کلیجے پر کاٹ کرتا تھا۔ مگر اب پچھتانا پڑتا ہے۔ اکثر راتوں کو نیند نہیں پڑتی۔ سوچتا رہتا ہوں کہ بس اب آخر دور ہے۔ یہاں سے چلو جنگل میں بسیرا لیں۔ آنکھوں کی بینائی مجبور کر دیتی ہے۔ رک جاتا ہوں۔ رانی گاندھاری کا بھی یہی خیال ہے کہ جنگل میں چلکر عبادت معبود میں بقیہ عمر گذاریں۔ نارائن کا سمرن کریں رانی کنتی بھی ہمارے ساتھ چلنے کو تیار ہیں لاکھ سمجھاتا ہوں کہ اپنے بیٹوں کا سکھ بھوگو۔ مگر ان کو بھی یہاں ٹھیرنا شاق ہو رہا ہے۔ ہے بھائی تمہاری رائے بہت اچھی ہے مدت ہوئی کہ چارپائی پر سونا بیٹھنا۔ آرام کرنا چھوڑ دیا کچھ تھوڑا سا ایک وقت کھا کر ہر نارائن کا جپ کیا کرتا ہوں۔ گو یہاں بھی ایک قسم کا تپ ہو جاتا ہے۔ مگر جنگل کی بات ہی اور ہے وہاں جس آنند سے نارائن کا دھیان ہوگا۔ یہاں وہ بات کہاں۔ تمہارا کہنا بخوبی ذہن نشین ہو گیا۔ گو یدھشٹر زبان سے کچھ نہیں کہتا۔ پھر بھی پانڈوؤں کے ادھین رہنا کسی طرح اچھا نہیں۔ بھیم سین کا دل میری طرف سے صاف نہیں اور نہ ہوگا۔ جب سے بھیم سین کی مورت کو رنج کی حالت میں توڑ ڈالا ہے۔ تب سے وہ اور بھی بدظن رہتا ہے خیر ان سب باتوں پر خاک جھونکو۔ اپنا پرلوک سنبھالنا چاہئے۔ دل میں جنگل کی ٹھن گئی اب ضرور صحرا نوردی کرونگا۔ بدر جی سمجھا بجھا کر اپنے گھر چلے گئے۔

ادھیائے ۳

راجہ دھرتراشٹ کا بدر جی۔ کرپاچارج۔ سنجے وغیرہ سے صحرا نوردی کے لئے مشورہ

بشنپائن۔ سدراجنمیجے جی سے بھیم سین راجہ دھرتراشٹ سے بغض رکھتا تھا۔ ایک دن راجہ دھرتراشٹ بیٹھے ہوئے تھے۔ اور بھیم سین بدن پر تیل کی مالش کر رہا تھا۔ اس لئے راجہ دھرتراشٹ کو

ے
سنانے کے لیے خم ٹھونک کر کہا کہ یہ وہ بازو ہیں - جنہوں نے درجودھن اور دوساسن وغیرہ کے سر توڑ
ہیں کوروؤں کا ناش انہیں بازوؤں نے کیا ہے - درجودھن ہمارے ساتھ کیسی بدسلوکی سے
پیش آتا تھا - مگر اُس کے اندھے باپ کے منہ سے کبھی نہ نکلا کہ پانڈو بہت دکھی ہیں ان کے ساتھ بھی
کچھ سلوک کرنا چاہیئے - اپنے بیٹوں کی محبت میں عزیز بھتیجوں پر مصیبت رکھنا گوارا کیا مگر زمانہ
کچھ اور ہی کہہ رہا تھا - آج وہی اندھے باپ ہمارے دست نگر ہیں - ہماری روٹیاں توڑتے
ہیں - اب وہ باتیں کل ہے کو یاد ہونگی - کہ کرشن چندر اور بدرجی نے لاکھ سمجھایا - مگر درجودہن کی محبت میں
کچھ نہ سجھائی دیا - پانچ گاؤں دینا بھی شاق معلوم ہوئے - (اے راجہ) بھیم کی باتیں نشتر سے کم نہ تھیں
اس نے ملازموں اور اہلکاروں کو بھی راجہ دھرتراشٹ کی طرف سے بدظن کردیا - وہ راجہ دھرتراشٹ کے
کاموں سے کنائی کاٹ جاتے بلکہ مرضی کے خلاف کام ہوتے - گو اُن لوگوں کی خبر راجہ جدھشٹر کو بھی
اگر اُن کے کان تک یہ خبر پہنچتی تو ضرور انسداد کرتے - راجہ دھرتراشٹ نے بدرجی - کرپاچارج سنجے اور
بھائیوں رشتہ داروں کو جمع کر کے صلاح پوچھی کہ آپ کی رائے کیا ہے میرا دل یہاں سے اچاٹ ہے
جنگل میں عزلت نشینی اختیار کرونگا - نارائن کا بھجن یہاں نہیں ہو سکتا - میں عقل پر خود ہی نفرین
کر رہا ہوں - کہ درجودہن کی محبت میں میں نے لاکھ کا گھر لیک کردیا - اگر آدھا راج پانڈوؤں کو دے دیتا
تو آج یہ نوبت دیکھنے میں نہ آتی - اس نے پانڈوؤں کو بہت دکھ دیا - اور اپنے ہی ہٹ اور ادھرم
سے سارے خاندان کو برباد کر کے خود بھی ناش ہو گیا - راجہ جدھشٹر کی تعریف ہو نہیں سکتی - جس طرح اس
نے میری خدمت کی - درجودھن وغیرہ کو لخت جگر تھے - مگر انہوں نے کبھی میری آگیا پالن نہیں کی -
جس بات کو کہتا اُس کے خلاف ہی کرتا - راجہ جدھشٹر اور اُس کے بھائی سوائے بھیم سین کے جس طرح
میری سیوا کرتے ہیں - تم بھی جانتے ہو - میرے تخت دل پر بھی اپنی سعادت اور خدمت سے قابو
کر لیا - دل سے دعا نکلتی ہے کہ راجہ جدھشٹر ہمیشہ آنند کرے - اقبال و اجلال کی ترقی ہوتی رہے
میں اپنے بیٹوں کو بھول گیا - پندرہ برس ہو گئے کہ پرتھی پر مرگ چھالا بچھا کر سوتا ہوں - اس قدر
خوراک مقرر کر لی ہے - کہ جان بچ سکے عالم ضعیفی ہے آج مرا کل دوسرا دن - لہذا مناسب معلوم ہوتا ہے
کہ جنگل میں جا کر رانی گاندھاری سمیت تپ کروں - یہی دستور میرے بزرگوں کا بھی رہا ہے - پھر راجہ
جدھشٹر سے مخاطب ہو کر فرمایا - کہ بیٹا تمہاری مفارقت کسی طرح گوارا کرنے کو جی نہیں چاہتا - میرے دھرم
کے پتر تم ہی ہو - جنگل میں جانے کی اجازت دو - تمہاری نیکبختی اور سعادتمندی کی تعریف ہو نہیں سکتی
ایشور تمہاری آنند [illegible] پوری کرے - راج پاٹ میں افزونی ہو - عدل و انصاف سے رعایا کا دل ہاتھوں

میں لئے رہو درجودھن اپنے کئے کا پھل پا گیا۔ چھتری دھرم سے لڑائی مگر گئے وہ بھی سرگ کو گیا ہوگا مجھے بیٹوں کے مرنے کا غم نہیں۔ البتہ اس بات کا خیال ہے۔ کہ کرشن بھگوان اور مہاتما بدر جی بیاس جی۔ سنجے کے کہنے کو میں نے نہ مانا۔ کہ آدھا راج پانڈوؤں کو دیدو۔ اگر درجودھن حکم نہ مانے تو نظر بند کردو۔ افسوس مجھ سے یہ بات مجبت کے مارے نہوسکی۔ یہ باتیں کچھ ایسی ہیں کہ کلیجہ چھلنی ہوا جاتا ہے۔ اب تم مجھے صحرا نوردی اختیار کرنے دو۔ جب تپ کرنے کی ہوس ہے نارائن پوری کریں +

راجہ جدھشٹر۔ میرے پیارے چچا! آپ مجھے چھوڑ کر جنگل میں جانا چاہتے ہیں۔ مجھ سے بھی راج پاٹ بغیر آپ کے نہیں ہو سکتا۔ یہ راج تو آپ ہی کا ہے۔ میں تو فرمانبردار ہوں۔ آپ کو کس بات کی کمی ہے۔ ایشور کا دھیان اور سمرن یہاں بھی ہو سکتا ہے۔ مجھ سے قطع تعلق نہ کیجئے۔ اگر آپ صحرا نوردی کرینگے۔ تو میں بھی آپ کے ہمراہ رہونگا۔ وہاں بھی آپ کی خدمت سے اپنا پرلوک سدھارونگا۔ میرا یہاں کچھ کام نہیں +

ادھیائے ۲

راجہ دھرتراشٹ کی صحرانوردی کے قصد پر راجہ جدھشٹر کا اظہار افسوس

راجہ جدھشٹر۔ (راجہ دھرتراشٹ سے ہاتھ جوڑ کر) پتا جی شاید آپ ہم لوگوں سے ناراض ہیں۔ آپ کیوں ہمارے سر سے سایہ اُٹھا لیتے ہیں۔ اگر آپ تپ کرنا چاہتے ہیں۔ تو یہیں سامان بہم ہو سکتا ہے کٹی بنوا دیجائے۔ اُس میں بیٹھ کر نارائن کا جپ کریں۔ مجھ سے تو ہو نہیں سکتا کہ اپنے جیتے جی آپ کو آنکھوں سے دور کروں۔ تابعدار حاضر ہے جو ارشاد ہو بجا لائے۔ میں کیونکر کہوں کہ گھر چھوڑ کر جنگل جنگل مارے مارے پھریں +

دھرتراشٹ۔ بیٹا تم سلامت رہو۔ میں تم سے ناراض نہیں۔ میرا جی تپ کرنے کو چاہتا ہے۔ اور یہ بات سلف سے ہوتی آئی ہے۔ بلکہ ہمارے بزرگوں نے تو دیکھا ہے۔ کہ عالم پیری میں قدم رکھا۔ گھر بار چھوڑ کر جنگل کو سدھارے۔ اور کسی جگہ کٹی بنا کر جپ تپ کرنے لگے۔ تم خود گیانی ہو جانتے ہو کہ شاستر کے احکام کیا ہیں۔ اس آخری وقت میں ایشور سے پرارتھنا ہے کہ تم چین سے راج کرو۔ تمام عمر تکلیف سہتے سہتے کٹی ہے کچھ دن تو زندگی کا لطف اُٹھاؤ۔ دھرم پتر! تم مجھے رو کو نہیں جنگل کو جانے دو +

جدھشٹر۔ (آنکھوں سے اشکوں کی تری پونچھ کر) اس لڑکا کا خوش نصیب وہی ہے۔ جس کے سر پر باپ کا سایۂ عاطفت قائم ہے۔ میں تو سمجھتا تھا کہ باپ کی جگہ آپ ہی ہیں۔ آپ بھی داغ مفارقت دینا چاہتے ہیں۔ اور اس داغ کا میرا کلیجہ متحمل نہیں۔ کیونکر کہوں کہ آپ مجھے چھوڑ کر چلے جائیں۔ اگر جانے کا

قصد بھی ہے تو مجھے بھی ہمراہ ہی ہیں لے چلیئے +

دھرتراشٹ۔(سنیئے اور کرپا چارج سے) آپ اس لڑکے کو سمجھائیں۔اس کے ساتھ چلنے میں دنیا مجھے کیا کہیگی اور راج کی دیکھ بھال کون کریگا۔میرا دل یہاں مطلق نہیں لگتا۔ایشور جانتا ہے کہ مجھے ان سے کسی قسم کا صدمہ نہیں پہنچا یہ لڑکے بڑے سعادتمند ہیں۔مجھے ان سے عداوت نہیں عمر اخیر ہو چکی ہے۔کچھ تو آخرت میں توشہ لیجاؤں۔اگر تپ نہ کیا۔تو ایک جنم اس طرح گذرا اب کے نہ جانے کس جون میں جنم ہے۔اس لیئے مہاربھی کرپا چارج جی آپ مسن ہیں۔زمانہ دیدہ ہیں نیک و بد سمجھتے ہیں۔میرے روکنے سے ان لڑکوں کا کوئی نفع نہیں۔یہ کہکر راجہ دھرتراشٹ اچیت ہو گئے رانی گاندھاری نے سر اپنے زانوؤں پر رکھ لیا۔راجہ جدھشٹر چچا کی حالت زار دیکھکر رونے لگے اور کہنے لگے +

جدھشٹر۔اے فلک ناہنجار تیرے ستم غضب کے ہوتے ہیں۔ابھی ایک مصیبت سے نجات نہیں ہوئی۔ تھی۔دوسری آفت سامنے کھڑی کر دی۔ہائے یہ وہی چچا ہیں جن میں ساٹھ ہزار ہاتھیوں کا بل تھا آج وہ اس طرح رانی گاندھاری کا سہارا لئے ہوئے اچیت پڑے ہیں۔جس کے زور بازو نے بھیم سین کی آٹھ دھاتوں سے بنی مورت کو سرمے کی طرح پیس ڈالا۔وہ رانی گاندھاری کے تکئے کا محتاج ہوا+

راجہ جدھشٹر اس طرح کے بین کرتے جاتے ہیں اور رومال سے دھرتراشٹ کے چہرہ پر ہوا دے رہے ہیں کبھی چھاتی پر پھیرتے کبھی رومال سے چہرے کی گرد جھاڑتے۔رنواس کی رانیاں راجہ دھرتراشٹ کی مضطر حالت سے گھبرا گئیں۔کوئی پانی لئے آرہی ہے کوئی منہ دھلا رہی ہے۔کوئی پنکھا جھلتی ہے۔جب دھرتراشٹ کو ہوش آیا۔راجہ جدھشٹر سے فرمایا+

دھرتراشٹ۔بیٹا تمہارے ہاتھوں کی خوشبو نے میرے ہوش ٹھکانے کیئے ذرا ہاتھوں سے میرے منہ اور سینے پر ہاتھ پھیر میری تکلیف دور ہوتی ہے بڑا آنند ملتا ہے+

راجہ جدھشٹر نے اپنے چچا کے منہ اور چھاتی پر ہاتھ پھیرا۔راجہ دھرتراشٹ اٹھ بیٹھے اور کہنے لگے۔ کہ آٹھ دن سے میں نے اور رانی گاندھاری نے کچھ کھایا نہیں یہی وجہ میرے بیہوش ہونے کی ہوئی تمہاری خدمت سے میرا دل بہت خوش ہے +

راجہ جدھشٹر۔پتاجی افسوس مجھ کو اس کی مطلق خبر نہیں۔کہ آٹھ روز سے آپنے بھوجن نہیں کیا آپ کا جسم کیسا نحیف ہو گیا ہے۔اپنی غفلت پر سخت نادم ہوں۔زوف ہے میری زندگی پر۔میں تو بھوجن کرواں اور آپ فاقہ کریں معلوم ہوا کہ پندرہ برس سے آپ بہت کم کھانا کھاتے ہیں۔آپ کے بدن میں ہڈی اور چمڑا باقی ہے [illegible]

ہو۔ بدر جی اور کرپاچارج نے جدھشٹر کے کلام کی تائید کی اور کہا کچھ تھوڑا سا کھائیے ہوش و حواس درست ہوں۔ فاقہ کرنے سے مطلب نہیں حاصل ہوتا۔

راجہ دھرتراشٹ بھوجن دوجن تو ہوا ہی کرینگے۔ میری تمنا یہ ہے کہ آپ ہمیں روکیں نہیں بن کو جانے دیں۔

ادھیائے ۵

بیاس جی سے بن جانے کے لئے راجہ دھرتراشٹ کا مشورہ

بیشم پائن جی گوہرفشاں ہیں۔ کہ راجہ دھرتراشٹ اور جدھشٹر میں یہ باتیں ہو رہی تھیں کہ اتنے میں جید ویاس جی تشریف فرما ہوئے۔ سبھوں نے نہایت تپاک سے ویاس جی کو لیا۔ راجہ جدھشٹر نے پوجا کی۔ بیاس جی نے فرمایا۔ کہ ہے پتر! راجہ دھرتراشٹ کو بن جانے سے کیوں روکتے ہو۔ ان کی تمنا ہے کہ گوشہ نشینی اختیار کر کے جنگل میں تپ کریں۔ یہی دھرم ہے چوتھے بن میں انسان کو تپ کرنا لکھا ہے اگر تم نے روک لیا اور راجہ جدھشٹر فوت ہو گئے۔ تو ان کی زندگی اکارتھ ہو جائیگی۔ انہیں سرگ نہیں نصیب ہو سکیگا۔ اگر جنگل میں نارائن کا سمرن کیا اور مرے تو یہ راجہ پراچین رشیوں کی گت پاویگا۔

راجہ جدھشٹر۔ وید گیانی مہاتما! آپ ہمارے بزرگ ہیں۔ ہمارے راج کی آپ ہی کی وجہ سے رکشا ہوتی رہی۔ آپ کا حکم بجالانا ہمارا فرض ہے اگر آپ کی یہی مرضی ہے۔ کہ راجہ دھرتراشٹ صحرانورد ہوں تو میں نہیں روک سکتا۔ حالانکہ بڈھے چچا کو اس عالم پیری میں علیحدہ کرنا ہمارا دھرم نہیں لیکن آپ کے حکم سے انحراف نہیں کر سکتے۔

بیاس جی نے راجہ جدھشٹر سے دھرتراشٹ کے جانے کے لئے منظور کرا لیا۔ اور آپ وہاں سے رخصت ہو کر چل دیئے۔ راجہ دھرتراشٹ اور رانی گاندھاری کو لئے ہوئے راجہ جدھشٹر محل میں گئے۔ اور دونو کو بھوجن کرایا۔ راجہ دھرتراشٹ نے راجہ جدھشٹر کو راج نیت کی بہت سی باتیں سکھلائیں۔ رانی گاندھاری نے پوچھا کہ آپ کب تک بن جانے کا ارادہ رکھتے ہیں۔ دھرتراشٹ نے جواب دیا کہ اپنے پتروں کا شرادھ کروں۔ تب ہم اور تم دونو چلینگے۔ راجہ جدھشٹر نے کل شرادھ کی چیزیں مہیا کرا دیں۔ راجہ دھرتراشٹ اپنے بھائی بند ذات برادری والوں کو ساتھ لیکر شہر کے باہر آئے اور سبھوں سے مخاطب ہو کر فرمایا۔ جیسا میں نے راجہ جدھشٹر کے راج میں سکھ بھوگا ہے۔ اپنے بیٹے درجودھن کی حکومت میں یہ آنند میسر نہیں آیا۔ میرے بھتیجے میرے بیٹوں پر سبقت لیگئے۔ درجودھن۔ دوشاسن وغیرہ میرے بیٹوں نے ایسی فرمانبرداری نہیں کی جیسی پانڈوؤں نے [illegible]

تم لوگ ہنسی خوشی سے اجازت دیدو کہ رانی گاندھاری کے ساتھ جنگل میں جاکر ریاضت کروں ہمارے
شاستر ہم کو ہدایت کرتے ہیں۔ کہ بڑھاپے میں انسان کو چاہیئے کہ جنگل میں عزلت گزیں ہو اور ناراین کا
جپ تپ کرے جیسی محبت مجھے اپنی رعیت کی ہے آج تک ایسا اُنس کسی راجہ کو نہ ہوا ہوگا۔ راجہ
دھرتراشٹ کی باتیں سنکر حاضرین رونے لگے +

ادھیائے ۶

بھیشم پتامہ آدک کا شرادھ راجہ دھرتراشٹ کے ہاتھ سے بھیم سین کی مخالفت پر ارجن کی رکاوٹ

راجہ دھرتراشٹ جس طرح ہمارے دادا راجہ شانتن نے رعیت کا پالن کیا پھر بھیشم پتا
جی نے بعد اُس کے چترانگد اور اُس کے بعد میرے چھوٹے بھائی راجہ پانڈو نے آپ لوگوں کی رکشا کی
بغیر آپ کی صلاح کے کچھ کام نہیں ہوتا۔ راجہ پانڈ کے بعد میرے ہاتھوں آپ لوگوں کی خدمت پر دھوئی آپ سے
معافی چاہتا ہوں جو کوئی بات مجھ سے آپ کے خلاف ہوئی ہو معاف کریں نادان درجودھن نے آپ کا بہت
نقصان کیا وہ ظالم اپنے مظالم کا مزہ چکھ چکا۔ خلاف دھرم باتیں کرنیکا عادی تھا۔ اس کے مشیر اور صلاح کار بھی
ویسے ہی تھے۔ جن کی وجہ سے خونخوار لڑائی ہوئی۔ اور سارا خاندان خاک میں ملگیا۔ اور میرے گھر کا چراغ گل ہو گیا
درجودھن نے اپنے بھائیوں سے عداوت کی مگر رعیت پر جابرانہ حکومت نہیں کی۔ اگر آپ کو اُس کی ذات سے
گزند پہنچا ہو تو میرے کہنے سے آپ معاف کریں۔ راجہ جدھشٹر نے ہمیں بہت سکھ دیا۔ ایشور اس کو
چرنجیو رکھے۔ اس کے دشمن پامال ہوں۔ آپ لوگ ہمیں اجازت دیں ہم دونو آپ کے شرناگت ہیں ہم
جنگل میں بسیرا لینگے۔ ہمارے پیچھے راجہ جدھشٹر آفتاب خاندان آپ لوگوں کی خدمت اچھی طرح کریگا وہ بخوبی
احکام وید شاستر سے واقف ہے آپ کی خدمت میں کسی طرح کی کوتاہی نہ ہوگی۔ راجہ جدھشٹر آپ کے سپرد ہے
آپ اُس کی حفاظت کریں سب سے کسی طرح کا دکھ نہ ہونے پائے +

حاضرین دھرتراشٹ کے غم انگیز خیالات سنکر بادل حزیں اس طرح گویا ہوئے اے غم کش راجہ آپ
شوق سے بن کی جاترا کریں۔ بیاس جی آپ کے اور آپ کے خاندان کے ہمیشہ غمگسار رہے ہیں وہ جو کہینگے
آپ کی بھلائی ہی کی کہینگے۔ اگر ان کی اجازت ہے تو آپ کو کوئی نہیں روکتا۔ ہم لوگ نمک پروردہ بارگاہ
سلطانی ہیں راجہ درجودھن بھی [illegible] راجہ جدھشٹر [illegible] انکار

کررہے ہیں۔ اُن کے عہد حکومت میں جس قدر آسائش و امن سے رعایا رہتی ہے ویسی کسی زمانہ میں نہیں
رہی۔ یہ بڑے دھرماتما اور شیل وان ہیں۔ فہم و فراست کی کھان ہیں +

راجہ دھرتراشٹ نے بدرجی اور کرپاچارج جی سے شرادھ کرنے کا عندیہ ظاہر کیا اور کہا کارتک
کی پورنماشی کی تاریخ بہت اچھی ہے۔ اس دن اگر بھیشم جی درونا چارج اور درجودھن وغیرہ کی شرادھ
ہوجائے تو اچھا۔ اپنی زندگی میں یہ کام کرنا باقی رہگیا ہے۔ تمہاری مرضی ہو تو اس کام سے نجات
پا جاتا اس کے بعد صحرا نوردی ہوگی +

راجہ جدھشٹر اپنے چچا کی باتیں سنکر یوں اُٹھے۔ پتا جی! آپ کی باتوں سے مایوسی برستی ہے آپ راجہ
اور ہمارے سرتاج ہوکر ایسی باتیں زبان سے کیوں نکالتے ہیں آپ مالک ہیں جس طرح چاہیں شرادھ کریں +

بھیم سین راجہ دھرتراشٹ سے عداوت رکھتا تھا راجہ جدھشٹر کی باتیں اُسے بہت بُری معلوم
ہوئیں۔ اُس وقت تو کچھ نہ بولا۔ وقت کا منتظر رہا۔ جب راجہ جدھشٹر وہاں سے راج استھان میں آئے موقع دیکھ کر
عرض کیا ہے راجن! آپ کو اندھے چچا کی باتیں بھول گئیں وہ کس طرح آپ کے ساتھ پیش آئے جنگل کے مصائب
تیرہ برس کی تکلیفیں یاد سے جاتی رہیں وہی دھرتراشٹ ہیں جن کے ایما سے ہم لوگ جنگل جنگل پھرے اب
آپ سے پتر بھاؤ رکھتے ہیں۔ باپ بنتے ہیں۔ اس وقت تو ہم دشمن تھے۔ ہماری جان کے گاہک ہو رہے تھے
اگر شرادھ ہی کرنا منظور ہے تو کیا ہم نہیں کر سکتے بھیشم پتامہ گرو درونا چارج۔ بالیک وغیرہ اپنے بزرگوں کا
شرادھ ہمارے ہاتھوں ہوگا۔ درجودھن کا شرادھ ہم نہیں کرینگے۔ اس کا نرک بھوگنا ہی اچھا ہے ارجن
بھیم سین کی باتیں سنکر تاب نہ لا سکا۔ بولا بھائی آپ کیسی باتیں کہتے ہیں میں آپ کا خورد ہوں گستاخی نہیں
کر سکتا پھر بھی بغیر سمجھائے دل نہیں مانتا۔ آپ خود سمجھ سکتے ہیں کہ نہیں چچا کے سامنے ہم لوگ ہاتھ باندھے کھڑے رہتے
تھے۔ ایشور کا کرنا ایسا ہوا کہ اب وہ ہمارے آدھین ہیں۔ آخر بزرگ ہیں بزرگ بار بار نہیں ملتے چند روزہ
زندگی ہے اسواسطے ناحق بیر بڑھاویں۔ درجودھن کا حال ہمارے کینے کی داد دیتا ہے کہ وہ کس طرح مطعون
خلائق ہوا۔ اگر ہم ایسا کرینگے تو دنیا کیا کہیگی اور پھر یہ شرادھ کرم ہے اس کا منع کرنا کسی طرح جائز نہیں
اچھے کاموں میں حارج ہونا بھی عذاب سمجھا جاتا ہے +

راجہ جدھشٹر۔ چچا بدرجی! آپ راجہ دھرتراشٹ سے کہدیں کہ جس قدر روپیہ صرف ہوگا میں اپنے نج
کے خزانے سے دونگا۔ وہ خوشی سے شرادھ کریں +

بدرجی نے سارا ماجرا راجہ دھرتراشٹ سے جا کر کہا اور بھیم سین کی گفتگو بھی سنائی۔ راجہ دھرتراشٹ

نے جدھشٹر کو دعا دی اور شرادھ کی تیاری کے [illegible] +

ادھیائے ۷

راجہ دھرتراشٹ کے ہاتھوں بھیشم پتامہ ۔گرو

درناچارج اور درجودھن وغیرہ کا شرادھ

بیشم پاین جی کہتے ہیں کہ راجہ دھرتراشٹ نے کاتک پورنماشی کو بھیشم پتامہ اور بالیک گرو درونا چارج اور اپنے سو بیٹوں درجودھن دوساسن وغیرہ اور جیدرتھ اپنے داماد کا شرادھ بڑے سامان سے کیا۔ اور ہر ایک کے نام پر سنہری عماری دار زرنقشی جھولوں سمیت ہاتھی اور ساز دیراق سے درست گھوڑے سونے چاندی کے سینگوں سے مڑھی ہوئیں گائیں ریشمی پوشاکیں چھتری جوتے او نگھراؤں وغیرہ برہمنوں کو دیں۔ سو روپیہ کی بجائے ہزار روپیہ۔ ہزار روپیہ کی بجائے دس ہزار روپیہ دکشنا دیں دیئے گئے۔ ہر ایک کے نام باغ تالاب۔ کنوئیں۔ گنوگھاٹ۔ مندر شوالے وغیرہ تعمیر کرائے گئے شرادھ میں جس قدر روپیہ صرف ہؤا۔ راجہ جدہشٹر نے اپنے نج کے خزانے سے دیا۔ اس جگ میں رشی منی۔ مہاگیانی تپیشری۔ وید پاٹھی برہمن دور ویش سے مدعو ہوئے تھے۔ اور شاستر کی ہدایت کے بموجب شرادھ کیا گیا بھیشم جی اور بالیک کے نام پر بڑی خیرات ہوئی دھرم شالے کنوئیں۔ باولیاں وغیرہ بنوائی گئیں۔ درونا چارج کے نام پر گنوگھاٹ اور ایک چھتری دھرم شالا تعمیر ہؤا۔ لاکھوں گائیوں اور سینکڑوں ہاتھی ہزاروں گھوڑوں کا سنکلپ ہؤا۔ خیرات اس قدر ہوئی۔ کہ کوئی بھوکا ننگا فقیر ہستنا پور اور اُس کے نواح میں نظر نہیں آتا تھا جس طرح راجہ جدہشٹر نے اشمیدھ جگ اور راجسو جگ کر کے دنیا میں نام حاصل کیا تھا اسی طرح راجہ دھرتراشٹ کے اس شرادھ سے نام ہؤا۔ مگر بڑائی راجہ جدہشٹر کی ہی ہوتی رہی*

ادھیائے ۸

راجہ دھرتراشٹ اور رانی گاندھاری کے ساتھ رانی کنتی کی بھی بن کی طرف تیاری اور پانڈوؤں کی فہمائش

گرو شرادھ جگ ہو چکا راجہ دھرتراشٹ نے گاندھاری رانی سے صلاح پوچھی کہ شرادھ

سے بھی فرصت ہوگئی۔ اب بن کو چلنا چاہیئے۔ گاندھاری نے کہا کہ ہاں اب ٹھہرنا مناسب نہیں رانی کنتی بھی بضد ہیں۔ وہ بھی ساتھ چلنے کو کہتی ہیں۔ میں نے بہت سمجھایا کہ تم اپنے بیٹوں کا سکھ بھوگو لیکن وہ نہیں مانتیں۔ دھرتراشٹ نے رانی کنتی کو اپنے پاس بلایا۔ کنتی نے اپنا قصد ظاہر کیا کہ آپ کے ساتھ میری عمر کٹ گئی۔ بیٹوں کا سکھ تو کاتب قدرت نے میری قسمت میں لکھا نہیں باقی عمر آپ ہی کی سیوا میں گزارونگی۔ لڑکوں کے ساتھ دکھ بھی اُٹھائے۔ کچھ دنوں سکھ بھی اٹھایا۔ میرا دل یہاں سے اچاٹ ہے یہاں رہکر کیا کرونگی۔ کچھ دنوں بعد راجہ جدھشٹر بھی اپنے بھائیوں کے ساتھ تپ کرنے چلے جائینگے۔ کیونکہ راجہ جدھشٹر کو راج کاج میں دلچسپی نہیں۔ چہرہ اُداس رہتا ہے۔ پہلے ہی سے اُسے راج کرنا منظور نہ تھا۔ جب کرشن چندر اور بیاس جی وغیرہ نے سمجھایا تب اُس نے تخت پر قدم رکھا اس کا کوئی بھروسہ نہیں۔ جس دن دل اُچاٹ ہوا راج پاٹ چھوڑ کر جنگل کو راہی ہوگا۔ اسلیئے اے راجہ مجھے بھی اپنے ساتھ لیتے چلیئے۔ راجہ دھرتراشٹ نے سوچ لیا کہ رانی گاندھاری اور کنتی دونوں ہمارے ساتھ جاوینگی۔ ہفتہ بھر اس لیت و لعل میں گذر گیا۔ ایک روز بسبیل تذکرہ راجہ جدہشٹر سے دھرتراشٹ نے فرمایا کہ کل کاموں سے فرصت ہوگئی۔ کوئی مقصد ایسا باقی نہیں جو حاصل نہ ہوگیا ہو۔ اب مجھے جانے کی اجازت دیدو۔ تپ کرنے کو جی چاہتا ہے تم آنند سے راج کرو +

راجہ جدھشٹر دھرتراشٹ کی باتیں سنکر آنسو بھر لائے۔ سوائے بھیم سین کے ارجن نکل سہدیو بھی غمگین ہوئے۔ راجہ دھرتراشٹ نے چلنے کی تیاریاں کیں۔ رانی کنتی اور گاندھاری بھی لیس ہوگئیں۔ سنجے۔ بدر۔ کرپاچارج ساتھ ہوئے۔ رانی کنتی کو لوگوں نے سمجھایا۔ کہ تم کہاں جاتی ہو اپنے بیٹوں کے ساتھ رہکر آنند کرو۔ ابھی تک تو مصیبت کا سامنا تھا۔ جب چین و آرام کرنیکے دن آئے تب جنگل کی سوجھی۔ راجہ جدھشٹر اور رانی دروپدی ارجن اور اُس کے بھائیوں نے بھی بہت سمجھایا لیکن رانی نے یہی کہا کہ میرا جی اچاٹ ہوگیا اپنے جیٹھ جٹھانی کی سیوا کرونگی۔ اسی میں میرا پرلوک بنیگا۔ ساری عمر تو انہیں کے ساتھ کٹی۔ اب آخری وقت ان سے جدا ہونا میری حیثیت تقاضا نہیں کرتی۔ مجھے مت روکو نارائن کا سمرن کرونگی اور مرنے پر پت (شوہر) سے جا ملونگی +

راجہ جدھشٹر۔ (چرن پکڑکر) ہے ماتا! آپ مجھے انا تھ کیئے جاتی ہیں۔ آپ ہی کے اشارے سے مہابھارت ہوئی۔ جب راج کرنے کے دن آئے۔ آپ صحرا نوردی کرنے پر آمادہ ہوگئیں۔ گیا ہماری محبت دل سے دھو گئی۔ ماتا کو اپنے بالک بہت پیارے ہوتے ہیں ہے ماتا! مجھے مت چھوڑئے۔ کچھ دنوں تو آپ بیٹوں کی سیوا کرلیجئے +

بھیم - ارجن - نکل - سہدیو بھی رو رو کر سمجھا رہے ہیں - مگر رانی کنتی نے کسی کا کہنا مانا اور راجہ دھرتراشٹ کے ساتھ چل کھڑی ہوئیں - آگے آگے رانی گاندھاری اور اس کے کاندھے پر راجہ دھرتراشٹ ہاتھ رکھے ہوئے چلے جا رہے ہیں - اور ان کے پیچھے رانی کنتی پیادہ پا چلی جاتی ہیں سنجے بدر - کرپاچارج بھی ہمراہ ہیں - چلتے وقت راجہ دھرتراشٹ نے دھرم پتر راجہ جدھشٹر کو سینے سے لگا لیا - اور دھاڑ مار کر رونے لگے +

ادھیائے ۹

راجہ دھرتراشٹ کے چلتے وقت راجہ جدھشٹر کی سینہ کوبی

جب راجہ دھرتراشٹ نے شاہی پوشاک اتار کر بن کی پوشاک پہنی رنواس میں کہرام مچ گیا اہل شہر بھی باول نالاں روتے ہوئے در دولت پر حاضر ہوئے - زن و مرد کا جم غفیر راجہ دھرتراشٹ کی آخری ملاقات کے لئے کھڑا ہوا تھا - راجہ جدھشٹر اہل شہر کو مضطرب حال سے دیکھکر بلند آواز سے بولے اے ارکین سلطنت و مشیران مملکت ہمارے آپ کے سروں سے عاطفت کا سایہ اٹھا جاتا ہے جس قدر غم کریں بجا ہے - میرے پتا ساتھ چھوڑے دیتے ہیں - کوئی نہیں سمجھاتا کہ اپنے لڑکوں کا منہ دیکھیں - آہ میری زندگی اکارت ہوئی جاتی ہے - آپ لوگ کس سے داد چاہینگے - آپ کا مددگار آپ کا معاون آپ کا سرپرست دامن چھوڑکر علیحدہ ہوتا ہے اب آپ کو ان کے درشن درلبھ ہو جائینگے - میں تو کسی طرف کا نہ رہا - جیتے جی باپ بیٹے سے علیحدہ ہوتا ہے - اے موت تو کہاں ہے کیوں سامنے نہیں آتی - مجھے اپنی آغوش میں لے لے - مادر مہربان تجھ سے کنارہ کش ہوتی ہیں کیا تو بھی سخت دل ہے تو بھی مجھے نہ پوچھیگی +

راجہ جدھشٹر آہ و بکا کر رہے ہیں - دل ویلے غم میں ڈوبا جاتا ہے - باتیں کرتے کرتے چکر سا آگیا دھم سے زمین پر گر پڑے - ارجن اور بھیم نے جھپٹ کر راجہ جدھشٹر کو اٹھا لیا اور اپنے سہارے سے بٹھالا - کیوڑہ - گلاب چھڑکا - لخلخہ سنگھایا - جب ذرا سکون ہوا آنکھیں کھول دیں - سب لوگ سمجھانے لگے - آپ کو اتنا غم کرنا نہیں چاہیئے - راجہ دھرتراشٹ اور گاندھاری جدھشٹر کی حالت دیکھکر پاس آئے اور سر و رخسار پر بوسہ دیکر چھاتی سے لگا لیا - اے بیٹا تم کاہے کو اداس ہوتے ہو کیا وید بیاس اور بھیشم پتامہ جی کی نصیحت بھول گئے - وہ فرماتے تھے کہ راجاؤں کا دھرم اسی میں ہے کہ بن میں جاکر تپ کریں - ہمارے بزرگوں نے بھی ایسا ہی کیا ہے - اگر ہمیں ٹھہرنا ہے تو

میں نہ جاؤنگا۔ مگر دانا لوگ کبھی اچھے کاموں میں حارج نہیں ہوتے۔ تم تو وید شاستر میں عبور رکھتے ہو
دھرم دان ہو۔ راج نیت جانتے ہو۔ اپنے دل کو ڈھارس دو۔ کچھ دور نہیں ہوں۔ جب چاہنا چلے آنا
قریب ہی تو جنگل ہے یہیں بیٹھکر تپ کرونگا۔ رانی کنتی نے بھی اسی طرح کی باتیں کہیں۔ راجہ دھرتراشٹ
اور رانی گاندھاری نے کنتی کو سمجھایا۔ تم ناحق ہمارے ساتھ پریشان ہوگی۔ اپنے بیٹوں کے پاس رہکر
زندگی سپھل کرو۔ کیا دان اور پن گھر میں نہیں ہو سکتا۔ تمہارے لڑکے لائق ہیں۔ انہیں کسی طرح کا اندر نہ
ہوگا۔ سب کام تمہارے بن جائینگے۔ رانی کنتی کا جواب نفی تھا۔ گھر میں رہ کر کیا کرونگی۔ تمہاری خدمت
سے تو میرا پرلوک سنبھلیگا۔ نگر باسی استریوں نے بھی سمجھایا مگر کنتی نے کسی کا کہا نہ مانا۔ راجہ
دھرتراشٹ نے جوگیوں اور منیشروں کی طرح روپ بنا کر مرگ چھالا کاندھے پر رکھا۔ کنتی اور رانی گاندھاری
کو ساتھ لئے پانچوں بھائیوں اور اپنے بیٹے یویتس اور برکھیت وغیرہ پوتوں کو آشیرواد دیکر بن کی
طرف رحلت فرمائی۔ چلتے وقت بھی بہت سی خیرات ہوئی۔ گائیں اور نقد زر و جواہرات دکشنا
میں دیئے گئے۔ پھر راجہ جدھشٹر کو بلاکر چھاتی سے لگا لیا اور کہا جیسا سکھ میں نے اپنے پیارے بیٹے
جدھشٹر کی خدمت سے اٹھایا۔ دریودھن وغیرہ سو بیٹوں کے زمانے میں یہ آنند نصیب نہیں ہوا
میرا دل اُن کی مفارقت کی برداشت نہیں کر سکتا۔ لیکن خیال اس بات کا ہے کہ ایک دن مرنا
ضرور ہے۔ بڑھاپے کا عالم ہے۔ کچھ نارائن کا بھجن ہو جائے بن میں تپ کرونگا۔ اور اپنے پیارے
بیٹے جدھشٹر کو دعائے خیر سے یاد کرونگا۔ پھر رانی کنتی نے برکھیت اور سہدیو کو پیار کرکے راجہ جدھشٹر کے
سپرد کیا۔ اور ہدایت کی کہ رانی دروپدی کی رضا جوئی کا خیال ضرور رکھنا۔ اس کا دل کسی طرح
دکھنے نہ پاوے۔ یہ کہکر رانی کنتی راجہ دھرتراشٹ اور گاندھاری کے ساتھ چل کھڑی ہوئیں
تمام شہر ماتم کدہ ہو رہا تھا۔ اہل شہر بھی ساتھ تھے۔ سینہ کوبی کرتے ہائے وائے کے دلخراش نالوں
سے ہر ایک کی چھاتی پھٹتی تھی۔ زبردستی سب کو لوٹایا۔ بدرجی اور سنجے راجہ رانی کے ساتھ گئے
پہلے روز گنگاجی کے کنارے قیام ہوا۔ سنجے نے راجہ دھرتراشٹ اور گاندھاری اور کنتی
کے لئے کشا کی سیج بنائی۔ اور سندھیا کرکے راجہ دھرتراشٹ نے رانیوں کے ساتھ کشا سیجا
پر شب کو آرام فرمایا۔

ادھیائے ۱۰

راجہ دھرتراشٹ کی صحرانوردی کے بعد جدھشٹر [illegible]

کی گفتگو

بھیشم پاین جی فرماتے ہیں کہ جب راج رشی راجہ دھرتراشٹ تپ کرنے کے لئے ہستناپور سے چلے
اس وقت تمام شہر میں ماتم برپا تھا۔ راجہ جدھشٹر کو اپنے چچا کی مفارقت کا بڑا صدمہ تھا لیکن بھیم سین
دھرتراشٹر کے جانے سے بڑا خوش تھا۔ راجہ دھرتراشٹ بھی اُس دن بہت مغموم تھے۔ جدھشٹر
کی جدائی کسی طرح گوارا نہ تھی۔ رات بھر نیند نہ آئی صبح ہوتے ہی اشنان کرکے گنگا جی کے کنارے
بیٹھ گئے۔ برہمن وغیرہ جمع ہوئے۔ پوتھی پران پڑھی جانے لگیں۔ ویدی رچی گئی۔ دھرتراشٹ
نے ہون کیا۔ پھر وہاں سے چلکر کرکشیتر پہنچے وہاں کے راجہ شت یوپ سے ملاقات ہوئی۔ بیاس جی
بھی درشن ہوئے راجہ دھرتراشٹ نے شت یوپ راجہ سے دکشا لیکر وہاں نواس کیا اسی طرح کنتی اور
گاندھاری بھی بن میں رہکر تپ کرنے لگیں۔ درختوں کی چھال اور پتوں سے بنے ہوئے کپڑے رشیوں
کی طرح پہنے ہوئے راجہ دھرتراشٹ رانی گاندھاری اور کنتی نے بن میں بڑا تپ کیا۔ بدن لاغر ہوگیا تھا۔
ہڈیاں دکھائی ہوتی تھیں۔ سنجے اور بدر راجہ کی خدمت میں مصروف تھے۔ ایک دن دیورشی نارد اور پربت رشی
اور دیورشی بہت سے رشیوں کے ساتھ شت یوپ راجہ کے آشرم میں راجہ دھرتراشٹ سے ملنے کو آئے۔ کنتی
گاندھاری اور راجہ دھرتراشٹ نے سبھوں کی پوجا کی۔ دیورشی نارد نے دھرم اور گیان کی کتھا اور راجہ
شت یوپ کے راج اور تپ کی تعریف کی۔ ایک روز اتفاق سے میرا گذر اندرلوک میں ہوا راجہ پانڈ اور اندر
سے باتیں ہو رہی تھیں۔ راجہ پانڈ تمہاری اور رانی گاندھاری کی یاد کرکے بہت اداس ہوئے تمہارا
جپ اور تپ دیکھکر راجہ اندر سے کہنے لگے کہ میرا بڑا بھائی راجہ دھرتراشٹ تمہاری یاد میں مصروف ہے
میں اس وقت وہاں موجود ہی تھا۔ جب درشٹ سے تمہارے حالات مجھ پر بخوبی روشن ہو گئے اے راجہ
تمہاری روح اس قالب کو چھوڑ کر رانی گاندھاری کے ساتھ پرلوک میں پرواز کریگی۔ تم نے بہت کچھ
ریاضت کیا ہے۔ تمہاری محنت ٹھکانے لگیگی۔ کوبیر جی کے لوک میں آنند کروگے۔ رانی کنتی اپنے شوہر
راجہ پانڈ سے ملیگی۔ راجہ دھرتراشٹ نارد جی کی باتوں سے خوش ہو گئے۔ چہرے پر انبساط برسنے
لگی۔ دیورشی اور نارد جی کے قدم بوس ہو کر عرض کیا۔ راجہ پانڈو کا کیا حال ہے +

نارد جی۔ راجہ پانڈو تمہاری یاد کیا کرتے ہیں۔ راجہ اندر سے اکثر تمہارا ذکر خیر ہوا کرتا ہے۔ جب
کبھی تمہارا ذکر آیا راجہ نے یہی کہا کہ حقیقت میں راج رشی دھرتراشٹ منی رشی پر سبقت لیگئے تھے
[illegible] آخرت بھی سنبھالی۔ گوٹیوں کی محبت میں

عزیز بھتیجوں پر دست جفا دراز رہا۔ اور یہی وجہ تمام خاندان کے تباہ ہونے کی ہوئی۔ مگر پھر بھی بڑھاپے میں تارک الدنیا ہو کر اچھا تپ کیا۔ گناہوں کا کفارہ ہو گیا۔ اب وہ بھی تمہاری طرح کوبیر لوک میں عنقریب آنیوالے ہیں۔ راجہ پانڈوو! تمہاری بھاوج بھی راجہ دھرتراشٹ یعنی شوہر کی سیوا میں مصروف ہے وہ بھی تپ کر رہی ہے۔ راجہ دھرتراشٹ کے ساتھ کوبیر لوک جاویگی۔ اور تمہاری استری رانی کنتی تمہارے پاس آویگی +

ناردجی اور دھرتراشٹ میں کچھ دیر باتیں ہوتی رہیں۔ ناردجی اُٹھ کھڑے ہوئے۔ ہستناپور میں راجہ جدھشٹر سے ملے۔ اور راجہ دھرتراشٹ کا حال بیان کیا۔ کہ ابھی ابھی تمہارے چچا سے ملتا ہؤا تمہارے پاس آتا ہوں۔ اندر لوک میں تمہارے والد راجہ پانڈو کی بھی زیارت ہوئی تھی۔ اندر اور پانڈو کی گفتگو جو تمہارے چچا کے بارے میں ہوئی تھی۔ راجہ دھرتراشٹ کے گوش زد کردی۔ دھرم پتر راجہ جدھشٹر! راجہ دھرتراشٹ کی رحلت کے دن قریب آ گئے صرف تین برس کی زندگی اور ہے جب تپ کرنے میں خوب دل لگایا۔ اگر دیکھنا ہو تو جا کر دیکھ آؤ۔ تمہاری ماتا بھی راجہ دھرتراشٹ کے ساتھ قالب خاکی سے نجات پاکر اپنے شوہر راجہ پانڈو کے پاس پہنچیگی۔ راجہ اندر نے راجہ پانڈو سے خود کہا تھا۔ کہ دھرتراشٹ تین برس اور زندہ رہیگا۔ اتنا کہکر دیورشی نارد وہاں سے چلتے ہوئے +

ادھیائے ۱۱

راجہ دھرتراشٹ کی زیارت کو راجہ جدھشٹر کی روانگی

بیشم پائن جی بولے کہ جب راجہ دھرتراشٹ نے جنگل کی طرف رخصت کی اور راجہ جدھشٹر بادل ترپں چچا کو رخصت کرکے داخل ہستناپور ہوئے۔ کل رنواس میں ماتم چھا گیا۔ رانی دروپدی اپنی ساس کے قطع تعلق سے ازحد رنجیدہ تھیں۔ ایک تو اُس کے پانچوں بیٹے لقمۂ اجل ہو چکے تھے یونہی سینہ فگار تھا۔ اس تازہ غم نے اور بھی زخم جگر پر نمک پاشی کردی۔ راجہ جدھشٹر اپنی ماتا کی یاد میں ہر وقت مغموم رہتے راج کاج میں جی نہ لگتا تھا۔ دل چاہتا تھا کہ اپنے پیارے چچا کی طرح تارک الدنیا ہو کر جنگل میں بسیرا لیں۔ افسوس تین برس بعد چچا اور پیاری ماتا دنیا سے رحلت کر جائینگے۔ بہت دنوں سے دیکھا بھی نہیں چل کر زیارت کریں۔ یہ سوچ کر شہر میں منادی کرادی۔ کہ دھرموان راجہ! اپنے چچا اور ماتا کے درشنوں کے لئے جانا چاہتا ہے۔ ہر ایک شخص کو اختیار ہے کہ راجہ کے ساتھ دھرتراشٹ اور رانی کنتی کی زیارت سے برکت حاصل کرے۔ صلائے عام سے اکثر اہل شہر بھی چلنے

پر عازم ہوئے۔ اور در دولت پر حاضر ہو کر عندیہ ظاہر کیا۔ راجہ جدھشٹر رانی دروپدی اور تمام رنواس کی رانیاں مع اعزا و اقربا کے عازم کرکشیتر ہوئیں۔ بھیم سین اور ارجن سامان سے درست ہو کر فوج کے ساتھ شہر کے باہر قیام پذیر ہوئے۔ راجہ جدھشٹر بھی اہل شہر کی ہمراہی میں پانچ روز تک ہستناپور کی سرحد پر اس لیئے ٹھیر گئے۔ کہ جس کسی کا دل چاہے ہمراہی میں روانہ ہو۔ پانچ روز کے قیام سے اکثر دیہات سے بھی زن و مرد اکٹھا ہو گئے۔ عجب چہل پہل تھی میلہ لگا تھا۔ شاہی سامان اس پر عایا کی آمد سے رونق دوبالا ہو گئی۔ ہاتھی۔ گھوڑے۔ نالکی۔ پالکی۔ فوجی ٹھاٹھ باٹ سے بھیڑ لگی ہوئی تھی۔ رشی منی بھی یہ خبر سنکر راجہ کے جلو میں تشریف فرما ہوئے۔ غرضیکہ پانچ روز تک خوب جگمگھا ہوا۔ چھٹے روز دھوم دھام سے راجہ کرکشیتر کی طرف روانہ ہوا۔ راجہ جدھشٹر مع اپنے بھائیوں کے فیل پر سوار تھے۔ رانیاں پالکیوں میں جلوہ گستر تھیں۔ عزیز و اقارب گھوڑوں پر سوار جلو میں تھے۔ نقارۂ کوچ بجتے ہی ہر شخص سازو سامان سے لیس ہو کر چل کھڑا ہوا۔ غرضیکہ بھیڑ کے ساتھ جب راجہ جدھشٹر کرکشیتر پہنچے۔ پتہ لگانے سے معلوم ہوا کہ راجہ دھرتراشٹ شت یوب راجہ کے آشرم میں مقیم ہیں۔ بیچ میں دریائے جمنا حائل تھا۔ دریا کو عبور کر کے جب اس پار پہنچے۔ نقیبوں نے راجہ شت یوب کے آشرم کا سراغ لگایا۔ راجہ جدھشٹر سواری سے اُترے اور پیادہ پا چلکر دو کوس مسافت طے کرنے کے بعد راجہ شت یوب کی کٹی میں پہنچے۔ تو وہاں کوئی بھی نہ تھا۔ راجہ جدھشٹر کے آنسو نکل پڑے کلیجہ تھام کر بیٹھ گئے۔ وہاں کے باشندے رشی منی راجہ سے ملنے آئے۔ راجہ جدھشٹر نے سبھوں کے قدم چھوئے۔ اور چچا کا حال دریافت کیا۔ معلوم ہوا کہ راجہ دھرتراشٹ رانیوں کے ساتھ جمنا اشنان کرنے گئے ہیں۔ آتے ہونگے۔ راجہ جدھشٹر چچا سے ملنے کے لئے جمنا گھاٹ پر پہنچے اور راجہ دھرتراشٹ اور چچی گاندھاری اور ماتا کنتی کے دیدار سے مشرف ہوئے۔ سنجے اور رانی کنتی نے جس وقت راجہ جدھشٹر کو دور سے آتے دیکھا۔ دوڑ کر چھاتی سے لگا لیا پانچوں بھائیوں نے ماتا کنتی کی قدمبوسی کی۔ رانی کنتی نے اپنے بیٹوں اور بہوؤں پر ہاتھ پھیرا اور سینے سے چمٹا لیا۔ راجہ دھرتراشٹ اور رانی گاندھاری بھی ہر ایک سے محبت کے ساتھ گلے مل رہے ہیں۔ مزاج پرسی ہو رہی ہے۔ راجہ جدھشٹر اپنے چچا دھرتراشٹ اور چچی گاندھاری کی ڈنڈوت کر کے سامنے بیٹھ گئے۔ دونو ہاتھوں سے چرن داب رہے ہیں۔ راجہ دھرتراشٹ بار بار چھاتی سے لگا لیتے ہیں پریم اور محبت کا جوش بڑھتا جاتا ہے۔ راجہ دھرتراشٹ ایک سے بغلگیر ہوتے جو اہل شہر اور رعایا سے ملنے آتا ہر ایک سے نام پوچھ کر بغلگیر ہوتے۔ اور رعافیتے تھے۔ اسی طرح رانی کنتی اور گاندھاری بھی ہر ایک سے ملیں اور خیر و عافیت پوچھتی رہیں ؛

ادھیائے ۱۲

بدرجی کی وفات - راجہ جدھشٹر کا اظہار افسوس اور روحانی تعلقات

بھیشم پاتن جی فرماتے ہیں جو لوگ راجہ دھرتراشٹ سے ملنے آئے ہیں سنجے ہر ایک کا نام بتا رہا ہے - راجہ دھرتراشٹ سب کو دعائیں دیکر ہر ایک کی مزاج پرسی کر رہے ہیں - راجہ جدھشٹر بولے آپ کے قدموں کی زیارت ہو جانا بڑی کشل ہے - آپ اپنے مزاج کی کیفیت فرمایئے آپ کو کسی طرح کی تکلیف تو نہیں ہوئی - جوگ ابھیاس بخوبی ہو گیا +

دھرتراشٹ - ہاں ! نارائن کی کرپا سے سب کام نبھتا چلا جاتا ہے - میرے تمام غم و افکار اس تپ سے دور ہو گئے - سو بیٹوں کے مارے جانے سے کلیجہ فگار تھا - اب کسی کا مطلق خیال نہیں یکسوئی طبیعت ہو گئی - استقلال زور پکڑ گیا +

بدھشٹر - پیارے چچا ! میری ماتا آپ کی خدمت تو اچھی طرح کرتی ہیں - انہوں نے بھی خوب تپ کیا ہو گا میری چچی کا ریاضت تو ظاہر ہے بدن میں ہڈیاں ہی ہڈیاں نظر آتی ہیں - اپنے بیٹوں کے غم سے دکھی ہو رہی ہیں اب تو انہیں دکھ نہیں - دھرماتما بدرجی کے درشن نہیں ہوئے وہ کہاں ہیں اور سنجے کہاں تپ کرتے ہیں +

دھرتراشٹ - تمہاری ماتا نے میری خدمت بہت کی - دیوی گاندھاری جی نے بھی بڑا تپ کیا ہے - سنجے بھی تپ کر رہے ہیں - بدرجی کے تپ کرنے کی حقیقت بیان نہیں کی جا سکتی اس لق و دق جنگل میں جب سے آئے ہیں بے آب و دانہ بسر کرتے رہے یعنی کچھ روز ہوا پھانک پھانک کر نارائن نام میں مگن رہے ہے - اب ان کا بدن پھول کی طرح ہلکا ہو گیا ہے ہر وقت جوگ کا سادھن کرتے رہتے ہیں - بہت دنوں سے مجھے ملاقات بھی نہیں ہوئی ہمیشہ گپت رہتے ہیں +

راجہ جدھشٹر وہاں سے بدرجی کے پاس پہنچے - دور سے ایک جٹادھاری صورت نظر آئی - تمام بدن خاک سے آلودہ ہو رہا تھا - جسم اس قدر لاغر و نحیف ہو گیا تھا - کہ ہڈیاں شمار میں آ سکتی تھی - ساتھی راجہ جدھشٹر سے بولے کہ یہی بدرجی ہیں - راجہ جدھشٹر نے آگے قدم بڑھایا - بدرجی کبھی ظاہر ہوتے تھے - اور کبھی نظروں سے غائب ہو جاتے تھے - جب جدھشٹر بالکل قریب ہو گئے - تب ایک درخت کے نیچے بدرجی کو کھڑے پایا - راجہ جدھشٹر نے بمشکل پہچانا اور کہا تمہارا داس جدھشٹر حاضر ہے یہ کہہ کر ڈنڈوت کی - بدرجی نے غور سے بدھشٹر کو دیکھا - ہر ایک عضو پر نگاہ ڈالی - اور راجہ جدھشٹر کے پران پران میں [illegible] تمہاری معلوم ہوتے

لگا - راجہ جدھشٹر کو دیاس جی کا کہنا یاد آیا جب انہوں نے فرمایا تھا کہ بدر جی تمہارے جسم میں پرویش کرینگے - راجہ جدھشٹر چاہتے تھے کہ بدر جی کا مرتک کرم کیا جاوے - مگر رشیوں اور منیوں کی ممانعت سے مجبور ہوئے - کیونکہ سنیا اس دھرم دھارن کرنے والے کا مرتک کرم نہیں کیا جاتا یعنی اُن کا واہ نہیں ہوتا - راجہ جدھشٹر بدر جی کی وفات سے مغموم ہو کر ڈیرے پر آ گئے - راجہ دھرتراشٹ سے بدر جی کا حال بیان کیا - لوگ سنکر سخت حیران ہوئے - کہ بدر جی راجہ جدھشٹر کے بدن میں کیونکر پرویش کر گئے - راجہ دھرتراشٹ کی آگیا سے سبھوں نے کند مول پھل نوش فرمائے - شام ہو چکی تھی سندھیا کر کے سبھوں نے آرام کیا - راجہ جدھشٹر نے اپنی ماتا کنتی کے پاس مرگ چھالا پر استراحت فرمائی صبح ہوتے ہی اشنان دھیان سے فراغت کر کے ویدیوں کو دیکھا کہیں ہون ہو رہا تھا - کہیں وید پڑھے جاتے تھے پھر ساری سماج کو لیکر اس بن کی گشت لگائی - کہیں ہرن ذقند بھر رہے ہیں کہیں درختوں پر پرندے چہچہا رہے ہیں - کہیں طوطے مینا اپنی میٹھی بولی سے لوگوں کے دل کھینچ رہے ہیں ٹھنڈی ہوا کے جھونکوں سے روح کو تازگی حاصل ہوتی ہے کہیں آبشار جاری ہیں پرندے اپنی اپنی ٹولیوں میں چشموں پر کلیلیں کر رہے ہیں عجب پُر فضا بن تھا - راجہ جدھشٹر کو اس تفریح سے خاص دلچسپی ہوئی پھر وہاں سے پلٹ کر راجہ دھرتراشٹ کے پاس آئے یہ معلوم ہوتا تھا - کہ راجہ دھرتراشٹ اپنے عزیزوں میں اندر آسن کا سکھ بھوگ رہا ہے جس طرح راجہ اندر اپسراؤں اور دیوتاؤں میں جلوہ فگن ہے اسی طرح راج رشی دھرتراشٹ اپنے پروار میں شوبھا دے رہے ہیں +

ادھیاے ۱۳

گنگا جی پر بیاس جی کی ہمراہی میں راجہ دھرتراشٹ اور جدھشٹر کی روانگی

راجہ جدھشٹر راجہ دھرتراشٹ کے پاس بیٹھے ہوئے ہیں - اور ہر ایک کا نام لے لیکر بتا رہے ہیں - کہ میری داہنی جانب مہاباہو گانڈیو دھنش دھاری ارجن اس کے پاس مہابلی بھیم سین دوسری جانب نکل اور سہدیو بیٹھے ہوئے آپ کی زیارت سے شرف حاصل کر رہے ہیں - عورتیں اور رانیاں اور آپکے مرے ہوئے لڑکوں کی دلہنیں یہاں موجود ہیں - راجہ دھرتراشٹ نے سب کو دعا دی اتنے میں اپنے چیلوں کے ساتھ مہارشی دیاس جی رونق افروز ہوئے - راجہ جدھشٹر نے بڑے تپاک سے بٹھالا - بیاس جی نے راجہ دھرتراشٹ سے فرمایا - رانی کنتی تمہاری خدمت کرتی ہے اور گاندھاری جی تپ کر رہی ہیں - راجہ جدھشٹر سے مہاتما کی ملاقات بھی ہو گئی بدر جی نے جدھشٹر ... بدعا

سے شودر جون میں میری نظر سے جنم لیا۔ اور اب اپنے تپ کے زور سے راجہ جدھشٹر میں پرویش کر گئے
کیونکہ دھرم روپ راجہ جدھشٹر ہیں۔ اور دھرم ہی کا اوتار بدر جی تھے۔ اس لئے اے راجہ بدر جی کے مرنے کا
غم نہ کرنا۔ جس طرح آگ اور پانی سب جگہ موجود ہے۔ اسی طرح جہاں دھرم ہے وہاں بدر جی ہیں۔ ہے راجن!
تم اپنے مرے ہوئے بیٹوں کا غم مت کرو۔ تمہارا وقت قریب آگیا۔ جو کچھ ہم سے دیکھنا یا پوچھنا یا
سننا چاہتے ہو۔ پوچھ لو+

راجہ جنمے جی۔ ویشم پاین سے دریافت کرتے ہیں۔ کہ مہاراج راجہ جدھشٹر قریب ایکماہ کے راجہ دھرتراشٹ
کے پاس مقیم رہے۔ کچھ اکیلے تھے نہیں لاؤ لشکر ساتھ تھا۔ ان سب کا گذارا اس بیابان جنگل میں کیونکر ہوا
اگر یہ خیال کر لیا جائے کہ راجہ جدھشٹر بھی راجہ دھرتراشٹ کی طرح کند مول پھل کھا کر گذران کرتے تھے
یہ ہو سکتا ہے۔ مگر تعجب اس بات کا ہے کہ اور لوگ کیا کھاتے تھے۔ کند مول اس قدر کہاں تھے کہ
سب کا پیٹ بھرتا+

ویشم پائن جی۔ راجہ جدھشٹر بہت بڑا مدبر اور فہیم شخص تھا۔ اس نے پہلے ہی سے دیہات اور قرب و جوار کے
گاؤں سے رسد کا سامان مہیا کرا لیا تھا کسی کو تکلیف نہیں ہونے پائی۔ جتنے رشی منی۔ نارد۔ دیول وغیرہ آئے
سبھوں کی پوجن کی۔ اور بھوجن کرایا۔ یہ کوئی بات نہ تھی جو تم نے پوچھی۔ ایک روز مردوں میں مرد اور
عورتوں میں تو اس کی رانیاں۔ الوپی۔ چترانگد۔ کنتی۔ دروپدی۔ نکل۔ سہدیو اور کرن کی استریاں کل تمام آئی ہوئیں
راجہ دھرتراشٹ کے پاس بیٹھی ہوئی تھیں۔ بیاس جی نے تحریک کی کہ ہے راج رشی میں تمہارے دلی
جذبات اور خودداری کو ہمیشہ سراہتا رہا۔ درد و غم میں شریک ہوا۔ رانی گاندھاری، دروپدی اور سوبھدرا کے
دلی حال بھی جانتا ہوں۔ آج میں ایک کرشمہ دکھلایا چاہتا ہوں۔ جس بات کی خواہش ہو بیان کریں تمہاری
آرزو پوری کرونگا۔ یہاں جتنے مہاتما رشی لوگ ہیں۔ سب میرے تپ کے قائل ہیں+

دھرتراشٹ۔ مہاراج! آپ کے درشنوں سے رنج و افکار دور بھاگتے ہیں۔ کسی بات کا تردد نہیں رہا۔ البتہ
کبھی کبھی یہ خیال ضرور آجاتا ہے۔ کہ درجودھن سا احمق اور جاہل دنیا میں اب پیدا نہ ہوگا۔ اس نے اپنی جہالت
سے پانڈؤں کو دکھ پہنچایا۔ بھیشم پتامہ اور درونا چارج ایسے مہاتما بزرگ مارے گئے۔ نہیں معلوم ان کا
کیا حشر ہوا۔ آیا نرک میں ہیں۔ یا سرگ بھوگ رہے ہیں۔ اگر ہو سکے تو اپنا کمال دکھائیے۔ ان لوگوں
کی زیارت اس آخری وقت میں ہو جاتی تو اچھا تھا+

رانی گاندھاری۔ مہارشی! میرے سو بیٹوں کے مرنے سے عورتیں بیوہ ہو گئی ہیں۔ یہ بہوئیں
آپ کے سامنے بیٹھی ہوئی اپنے پتی کے سوگ میں دن رات گذارا کرتی ہیں [illegible] سکتے کہ آپ ایک

دفعہ ان کے شوہروں سے اُن کو ملادیں +

رانی کنتی - کرن جو سورج نارائن کی درشٹ سے پیدا ہُوا تھا میرے کلیجے کے ٹکڑے کرکے دنیا سے کوچ کرگیا - اگر آپ کی مرضی ہو تو اُس کی صورت دکھا دیجئے - اسی طرح درپدی نے اپنے پانچوں لڑکوں کی صورت دیکھنا چاہی اور سوبھدرا جی ابھمن کے لیئے بیقرار ہوئیں +

بیاس جی - ایسا ہی ہوگا جس طرح رات وقت کوئی خواب نظر آتے - اور صبح اُس کا نام و نشان نہیں ہوتا اسی طرح یہ سب مردے تمہیں دکھلائی دینگے - یہ لوگ دیوتا گندھرب - راچھس اور رشی کے اوتار تھے جو کرکشیتر کے میدان میں مارے گئے - راجہ دھرتراشٹ گندھربوں کے راجہ کا اوتار ہیں - راجہ پانڈو مرد گنوں کا روپ تھے - بدرجی اور جدھشٹر دھرم راج ہیں بھیم میں ہوا کا انش ہے - دریودھن کلجگ کا اور شکنی دواپر کا روپ تھا دوساسن وغیرہ جتنے لڑکے تھے - راچھسوں کے انش سے پیدا ہوئے تھے - ارجن نر کا اوتار ہے اور کرشن چندر برہم روپ نارائن کا اوتار ہیں - نکل سہدیو - اسونی کمار روپ سے تمہارے یہاں پیدا ہوئے - کرن سورج کی اولاد ہے - ابھمن میں چندر بھان کا انش تھا - دھرشٹدمن اگنی کا روپ ہُوا - برہسپت جی درونا چارج نام سے پرتھی پر آئے - اسوتھاماں رودر کے انش سے پیدا ہوئے بھیشم پتامہ گنگا جی کے لڑکے بسو دیوتا کے روپ تھے مہابھارت کے لئے سبھوں کا اوتار ہُوا تھا - اب وہ سب سورگ لوک میں نواس کرتے ہیں - آپ سب لوگ گنگا جی کے کنارے چلیں ہم آپ کو سب کے درشن کرادینگے +

راجہ جدھشٹر نے سواریوں کا انتظام کیا اور کل پریوار کو ساتھ لئے ہوئے گنگا جی کے کنارے پہنچے وہ دن بہت بڑا معلوم ہوتا تھا - شام ہونے پر سبھوں نے سندھیا سے فراغت کی - راجہ دھرتراشٹ گاندھاری جی کے کاندھے پر ہاتھ رکھے ہوئے گنگا جی کے کنارے دیاس جی کی خدمت میں حاضر ہوئے سبھوں نے دیاس جی کی ڈنڈوت کی اور اپنے اپنے آسنوں پر بیٹھ گئے - مردوں میں مرد اور عورتوں میں عورتیں بیٹھ کر اس نظارے کے منتظر ہوئے جو دیاس جی آج دکھلانے والے ہیں سبھوں کو دلچسپی کے ساتھ اس بات کی حیرت تھی - کہ کیونکر دیاس جی مردہ لوگوں کے رتنوں کی زیارت کرائینگے +

ادھیائے ۱۴

بیاس جی کے تپ کے زور سے مقتولان جنگ کی روحوں کا اجتماع

بیشم پائن جی بولے کہ بیاس جی نے تپ کے زور سے سب کی آرزوئیں پوری کردیں جن جن کی جیسی چاہ

تھی اس کی امیدیں برآئیں۔ بیاس جی نے گنگا جی میں غوطہ لگایا۔ اور وید منتروں کا آواہن کر کے راجاؤں اور شورویروں کی روحیں نمایاں شروع کیں۔ شور غوغا مچا تلاطم برپا ہوا۔ سب سے پہلے بھیشم پتامہ جی اور درونا چاریہ نکلے۔ جن کے پیچھے کوروؤں کی فوج برآمد ہوئی پھر راجہ براٹ اور راجہ دروپد اپنی اپنی فوجوں کے ساتھ برآمد ہوئے۔ دروپدی کے پانچوں بیٹے اور ابھمنیو ارجن کا بیٹا گھٹوت کچ۔ کرن۔ درجودھن۔ مہارتھی شکنی۔ دوساسن وغیرہ کی صورتیں دکھائی دیں۔ بعد ازاں بھگدت جراسندھ کا بیٹا۔ بھور شروا۔ شل ششیل اپنے چھوٹے بھائیوں کے ساتھ راجہ دھرتراشٹ کے سامنے آ گئے۔ برشن سین۔ درجودھن کا لڑکا لکشمن۔ دھرشٹ دمن۔ سکنڈھی۔ برشن کیت سوہدت راچھس۔ بالھیک۔ راجہ چکیتان اور بہت سے راجے مہاراجے غوطہ لگا لگا کر دریا سے نکل نکل اپنی اپنی فوج میں کھڑے ہو گئے۔ جس حیثیت سے یہ لوگ میدان کارزار میں ہتھیاروں سے مسلح تھے۔ اسی صورت سے آج لڑائی میں سرگرمی دکھلاتے نظر آئے۔ گو راجہ دھرتراشٹ اندھے تھے۔ مگر بیاس جی کی کرپا ایسی ہوئی کہ ان کے دیدۂ باطنی کھل گئے۔ آنکھوں میں خود بخود روشنی عود کر آئی۔ سب بیٹوں کو دیکھ کر طبیعت خوش ہو گئی۔ اسی طرح گاندھاری نے اپنے بیٹوں کو چھاتی سے لگایا۔ ماتا کنتی نے اپنے بیٹے کرن کو دیکھکر خوب سا پیار کیا۔ سوبھدرا نے ابھمنیو کو اور رانی دروپدی نے اپنے پانچوں بیٹوں کو دیکھکر کلیجے کی آگ ٹھنڈی کی۔ غرضیکہ جو جس کا عزیز تھا۔ بیاس جی نے سب کو ملا دیا۔ حاضرین ایک دوسرے کو حیرت کی نگاہ سے تک رہے تھے۔ مہابھارت کا جلوہ روبرو تھا بھیشم پتامہ۔ درونا چاریہ جی راجہ دھرتراشٹ کے گلے مل کر خوب روئے۔ رانی گاندھاری نے اپنے سو بیٹوں کے دیدار سے آنکھیں سینکیں۔ ہر ایک کو گلے لگا لگا کر پیار کیا۔ درجودھن اور کرن نے اپنے بھائی پانڈوؤں کو گلے لگایا بغض اور حسد کا نام نہ تھا۔ خلوص محبت سے ہر ایک مل رہا ہے۔ اسی طرح سب بیوائیں اپنے شوہروں سے ہنسی خوشی ملیں۔ وہ رات بہت آنند سے گزری۔ صبح ہوتے ہی سبھوں نے گنگا میں غوطہ لگایا اور نظروں سے غائب ہو گئے۔ کوئی دیولوک۔ کوئی برن لوک کوئی برہم لوک۔ جم لوک۔ کوبیر لوک جہاں سے جو آیا تھا۔ اپنے اپنے مقام پر پہنچ گئے بیاس جی نے بیواؤں سے کہا کہ تم اپنے شوہروں کے لوک میں جانا چاہتی ہو تو گنگا جی میں غوطہ لگاؤ اپنے اپنے پت کے پاس پہنچ جاؤگی۔ چنانچہ انہوں نے ایسا ہی کیا۔ جو جس کی استری تھی۔ اپنے شوہر کے ساتھ بوان پر بیٹھ کر چلی گئی۔ بیاس جی نے سب کی آرزوئیں پوری کر دیں۔ جو لوگ اس کتھا کو بھگتی سے پڑھینگے [illegible]

ادھیائے ۱۵

بیاس جی کے ایک ہمراہ جنمیجے جی اور راجہ پریکھت اور سمیک رشی و سرنگی رشی کی روحوں کا درشن

راجہ جنمیجے جی اس اتہاس کو سنکر بہت متعجب ہوئے۔ کہ جو لوگ دنیا سے گذر گئے وہ اپنے جسم میں کیونکر آسکتے ہیں۔ جسم تو آگ میں پھونک دیا جاتا ہے اور روحیں برہم لوک۔ جم لوک۔ مرت لوک وغیرہ میں پہنچ جاتی ہیں۔ بیشم پائن جی! مجھے بڑا تردد ہے کہ بھیشم پتامہ اور درونا چارج۔ دریودھن۔ کرن وغیرہ تو لڑائی میں مارے گئے۔ انہیں بیاس جی نے کیونکر بلایا۔ اور راجہ دھرتراشٹ و جدھشٹر کو زیارت کرائی +

بیشم پائن جی نے لاکھ سمجھایا۔ جیو اور آتما کا بھید دکھا کر آتما اور پرماتما کو ایک ثابت کیا۔ تاہم راجہ جنمیجے جی کو یقین نہ آیا۔ یہی جواب دیا۔ کہ اگر مجھے بھی راجہ پریکھت اپنے پتا کے درشن ہوجائیں تو البتہ معتقد ہوسکتا ہوں۔ بیشم پائن جی نے بیاس جی کا دھیان کیا بیاس جی آگئے۔ راجہ جنمیجے جی کی شکایت کی کہ انہیں کسی طرح اس بات کا یقین نہیں آتا۔ جو آپ نے راجہ دھرتراشٹ کی خاطر مرے ہوؤں کو سامنے بلا دیا تھا۔ بیاس جی نے منتر پڑھکر آداہن کیا۔ راجہ پریکھت جنمیجے جی کے پاس کھڑے دکھائی دیئے۔ راجہ پریکھت کی پشت پر سمیک رشی اور سرنگی رشی بھی نظر آئے۔ راجہ کے مصاحب خاص بھی ہمراہ تھے۔ راجہ جنمیجے جی اپنے پتا کی زیارت سے بہت مسرور ہوئے۔ بیاس جی کی پوجن کی اور ڈنڈوت کرکے پشیمانی کے ساتھ اپنی گستاخی کی تلافی چاہی۔ بیاس جی آشیرواد دیکر چلے گئے۔ راجہ جنمیجے جی نے بیشم پائن جی سے بن باس کے حالات استفسار کیئے +

بیشم پائن جی - جب راجہ دھرتراشٹ بھیشم پتامہ۔ درونا چارج۔ راجہ درویدہ۔ براٹ اور دریودھن وغیرہ کو دیکھ چکے بیاس جی دھرتراشٹ سے بولے کہ اب آج سے مرے ہوؤں کا غم نہ کرنا تپ کرنے سے کوبیر لوک جاؤ گے۔ راجہ جدھشٹر کو تمہارے پاس آئے ہوئے ایک ماہ سے زائد ہوا۔ اب تم ان کو رخصت کرو۔ راج کاج میں ابتری ہوگی۔ ایسا نہ ہو کہ کوئی غنیم چڑھ آئے غفلت اچھی نہیں ہوتی۔ ہستناپور کا راج لوگوں کی آنکھوں میں کھٹکتا ہے +

راجہ دھرتراشٹ - (جدھشٹر سے) بیٹا جتنی تم نے میری سیوا کی ہے۔ دریودھن اور دوساسن وغیرہ سے ہرگز ایسی خدمت نہیں ہوسکتی تھی۔ میری روح بہت خوش ہے۔ اب تم جاؤ راج کاج دیکھو میرا ابھی وقت آگیا۔ کچھ دن تپ کرکے دیولوک جاؤنگا۔ تمہاری محبت اور پریم سے میرا دل تپ کرنے میں نہیں لگتا تھا

ستاتی ہے - دھرم پتر! آج خواہ کل صبح یہاں سے کوچ کرو +

جدھشٹر - پتاجی! میرا جی آپ کے قدموں سے علیحدہ ہونا پسند نہیں کرتا - اس آخری وقت پر مجھے جدا نہ کیجئے سلطنت کا کام میرے بھائی دیکھ لینگے - انہیں راج مبارک ہو میں بھی آپ کی طرح یہاں رہ کر تپ کرونگا +

کنتی - بیٹا! میری آنکھوں کا نور - میرا دلارا - تمہاری ابھی سن اس قابل نہیں کہ جنگل کی صعوبتیں اٹھاؤ - تپ کرنے میں بہت تکلیف ہوتی ہے - گو تیرہ برس بن باس کر چکے - کچھ دنوں آرام کرو - پتروں کا شرادھ کرو - اپنے باپ کا پنڈ دو اگر تم ہمارے ساتھ رہوگے - ہمارا جی تپ کرنے میں نہیں لگیگا - تمہاری محبت میں دل پھنسا رہیگا - اس لئے ایسا کرو جس میں ہماری بھی آخرت سنبھل جائے +

اسی طرح گاندھاری نے بھی سمجھایا - سہدیو نے کہا کہ آپ کے نہ ہونے سے رعیت کو دکھ ہوتا ہوگا آپ جائیں راج کاج دیکھیں - میں ماتا پتا کی خدمت کیلئے یہاں ٹھیرونگا - کنتی سہدیو کو سمجھا رہی ہیں - سہدیو اصرار کر رہا ہے پھر راجہ دھرتراشٹ نے راجہ جدھشٹر اور سہدیو پانچوں کو بلاکر بہت سا پیار کیا اور فرمایا - آخری وقت کی میری نصیحت یہی ہے کہ جب تک ہم زندہ ہیں - راج کا سکھ بھوگو - اگر درجودھن ہوتا تو اس سے امید تھی کہ وہ ہمارے کہنے کو ٹال دیگا - وہ ہماری باتیں کبھی نہ مانتا تھا - مگر تم دھرم روپ ہو - ہماری خوشی کرو - اور امید بھی ہے کہ تم ہمارے کہنے کے خلاف نہ کروگے - اس لئے بیٹا ابھی جاکر ہستناپور میں راج کرو - جب ہمارے مرنے کی خبر سننا پنڈا و ترپن کر کے ہماری روحوں کو خوش کرنا - اس کے بعد تمہیں اختیار ہے تپ کرو یا راج +

راجہ دھرتراشٹر کی نصیحت آمیز گفتگو سے راجہ جدھشٹر نے گردن جھکالی - آنکھوں میں ٹپ ٹپ آنسو گر رہے ہیں - مگر جواب نہیں دیتے - دل پر جبر کر کے کوچ کی تیاری کا حکم دیا - اور جس طرح بچھڑے اپنی گؤں سے جدا ہوتے ہیں - یہی حال راجہ جدھشٹر اور پانڈوں کا ہوا - راجہ جدھشٹر اور جتنے ساتھی اقربا ہمراہی میں تھے - سبھوں نے دھرتراشٹ - گاندھاری اور رانی کنتی کا طواف کیا - اور ہستناپور کی طرف ڈنڈوت کر کے روانہ ہوئے - رشی منی جو راجہ جدھشٹر کے ساتھ آئے تھے - وہیں ٹھیر گئے اور تپ کرنے کو کسی بن میں چلے گئے +

ادھیائے ۱۶

راجہ دھرتراشٹ اور گاندھاری و کنتی کی وفات سنکر راجہ جدھشٹر کا اظہار افسوس

بیشم پاین جی کہتے ہیں کہ اے راجہ اکسان ہے کہ راجہ جدھشٹر کے ہستناپور پہنچنے پر دو برس بعد

دیورشی ناردجی آئے - جدھشٹر نے آؤ بھگت کر کے ناردجی کی پوجا کی - اور ہاتھ جوڑ کر عرض کیا کہ بہت دنوں بعد آپ کے درشن ہوئے - یہ تو فرمائیے - ہمارے چچا دھرتراشٹ تو اچھے ہیں - بہت دنوں سے خبر نہیں معلوم ہوئی - چچی گاندھاری اور مادر کنتی کے مزاج کا کیا حال ہے +

ناردجی - ہے راجن! راجہ دھرتراشٹ - کنتی - گاندھاری نے بہت بڑا تپ کیا - تم خود اپنی آنکھوں سے دیکھ چکے ہو - جب تم اُن سے رخصت ہو کر ہستناپور آئے - راجہ دھرتراشٹ ہردوار کی طرف چلے گئے - ایک مہینہ صرف ہوا پھانک کر تپ کیا - کنتی اور گاندھاری بھی نرا ہار رہ کر تپ کرنے لگیں ایک مہینہ بعد ایک دن بھوجن ہوتا رہا ایک روز راجہ دھرتراشٹ کنتی اور گاندھاری گنگا اشنان کر کے آ رہے تھے یکایک جنگل میں آگ لگی - آگ کے شعلوں نے زمین سے آسمان تک چھا لیا - جتنے جانور اس جنگل میں رہتے تھے - جل کر کباب ہو گئے - راجہ دھرتراشٹ نے سنجے سے کہا کہ اب ہمارا وقت قریب آ گیا ہے اسی اگن میں جل کر دیولوک کو جاؤنگا - تم اگر بچ سکو تو یہاں سے بھاگ جاؤ - سنجے نے جواب دیا - اس آگ میں جلنے سے آپ دیولوک نہیں پہنچ سکتے - دھرتراشٹ بولے نہیں یہی آگ مجھے نجات دلائیگی دیولوک کا راستہ لگا ہوا ہے - سیدھا چلا جاؤنگا - تم میرے پاس سے چلے جاؤ +

یہ کہکر راجہ دھرتراشٹ کنتی اور گاندھاری کے ساتھ پورب رخ کر کے سمادھی لگا کر بیٹھ گئے سنجے نے طواف کیا اور کہا آتما کو پرماتما میں لگائیے - وہی آپ کا بیڑا پار کرینگے - راجہ نے پرماتما کا دھیان کیا اور اگن نے راجہ دھرتراشٹ اور کنتی و گاندھاری کو بھسم کر دیا - اور تینوں کی روحیں قفس عنصری سے پرواز کر کے کوبیر لوک میں پہنچ گئیں - سنجے وہاں سے ہٹ کر دور کھڑے ہو گئے تھے - جب دھرتراشٹ جل کر خاک ہو گئے - کچھ دنوں وہاں کے رشیوں منیوں کے ساتھ سنجے نے تپ کیا - پھر وہاں سے ہمالیہ پہاڑ پر چلے گئے - ہے راجن! ایشور کی مرضی ایسی ہی تھی - راجہ دھرتراشٹ کی قسمت میں یہی لکھا ہوا تھا شدنی ٹلتی نہیں - آپ ان کا سوچ نہ کریں +

راجہ جدھشٹر سنتے ہی آپ سے گزر گئے - گریبان چاک کر ڈالا - دل قابو سے جاتا رہا - ہاتھ مل ملکر کہ رہے تھے - کہ ہے بدھاتا! مجھ سے بڑھکر بدقسمت کوئی نہ ہوگا - افسوس میری قسمت نے مجھے اُن کے قدموں سے جدا رکھا - میری زندگی پر تف ہے جو اپنے ہوتے چچا کی خدمتوں سے محروم رہے ہائے کیا کروں میری پیاری ماتا ہمیشہ کے لئے جدا ہو گئیں - رنواس میں بھی اس خبر سے ماتم برپا ہوا - جدھشٹر کی زبان سے یہی نکلتا تھا کہ ارجن بھیم سین ایسے دلاوروں کی ماتا اس طرح بے بسی کے ساتھ اگن میں جل جائے - اور ہمارے بنائے کچھ نہ بنے - حیف یہ وہی ارجن ہے جس نے کھانڈو

بن کو اپنے تیروں کی آگ سے جلا دیا تھا - اندر نے لاکھ چاہا کہ کھانڈو بن جلنے سے بچ جائے مگر ارجن کے تیروں کے آگے کچھ نہ چلی - ہائے یہ وہی اگن ہے جس نے ہماری ماتا کو بھسم کر دیا - اس وقت ان کا مددگار کوئی نہ تھا جو انہیں بچاتا - ماں نے ضرور پکارا ہوگا ہے جدھشٹر ہے ارجن ہے بھیم سین مجھے آگ سے بچاؤ - راجہ جدھشٹر اس طرح کے بین کرتے کرتے زمین پر گر پڑے - چاروں بھائیوں نے بھی سر دے مارا - ناروجی نے دوڑ کر جدھشٹر کو اٹھا لیا - اور چھاتی سے لگا کر نصیحت کرنے لگے دھرموان راجہ! عبث سینہ کوبی کرتے ہو - آہ و بکا سے کیا فائدہ ان کی موت یونہی لکھی ہوئی تھی میں نے سنا ہے کہ راجہ دھرتراشٹ کی مرضی ایسی ہی تھی - کہ اگن میں جلکر اپنے تئیں بھسم کر دیں - وہ دیولوک پہنچ گئے اب اٹھو ان کو تلانجلی دو - مرتک کرم کر کے ان کی روحوں کو خوش کرو - ناروجی کے سمجھانے سے راجہ جدھشٹر یوتس و جودھن کے لڑکے کو ساتھ لیکر گنگا جی کے کنارے پہنچے - ارجن بھیم - نکل - سہدیو بھی رانیوں کو ہمراہ لیکر گنگا جی پر گئے سبھوں نے اشنان کیا - اور تلانجلی دیکر تینوں کا مرتک کرم کیا - راجہ جدھشٹر نے کچھ برہمنوں کو ہردوار بھیجکر راجہ دھرتراشٹ کنتی اور گاندھاری کے پھول منگوائے اور گنگا جی میں پرواہ کر دیئے - بارھویں دن مرتک کرم سے نجات پاکر ہستناپور آ گئے +

بیشم پائن جی - (راجہ جنمیجی جی سے) ہے راجن! راجہ دھرتراشٹ مہابھارت کی لڑائی کے بعد پندرہ برس تک ہستناپور میں رہے اور تین برس جنگل میں تپ کیا - بعدہٗ جلکر کو بیر لوک سدھارے راجہ جدھشٹر نے دھرتراشٹ - گاندھاری اور کنتی کے نام سے علیحدہ علیحدہ کنوئیں - تالاب - باغ - شوالے مندر بنوائے - برہمنوں میں بہت کچھ ان کے نام پر خیرات کی - راجہ دھرتراشٹ کے نام سے سدابرت جاری ہوا - برہم بھوج کیا ہے راجن! جو لوگ اس کتھا کو سنینگے سری نارائن جی کی کرپا سے بھوساگر سے پار ہو کر دیولوک پہنچ جائینگے - انسان کو چاہیئے کہ آشرم باس پرب سنکر برہم بھوج کرے اور غلے کی خیرات کرے - برہمنوں کو دکشنا دیکر اپنے پتروں کی روحوں کو خوش کرے +

مہابھارت

حصہ شانزدہم

موسل پرب

ادھیائے ۱

جدوبنسیوں کو دریا سارشی کا سراپ

بیشم پائن جی نارائن جی کا دھیان کر کے جنمیجے جی سے فرماتے ہیں کہ مہابھارت کی لڑائی کے بعد راجہ جدہشٹر کو راج کرتے پنتیس سال گزر چکے تھے چھتیسویں سال کے آغاز پر شگون بد ہونے لگے۔ آندھیاں چلنے لگیں۔ خاک پتھر آسمان سے برسنے لگے۔ راجہ جدھشٹر کو دوارکا باسیوں کے ناش ہونے کی خبر معلوم ہوئی۔ کرشن چندر بھگوان اور بلرام جی دنیا سے رحلت کر کے بیکنٹھ میں پہنچ گئے۔ اس خبر نحوست اثر سے راجہ جدھشٹر کے ہوش اڑ گئے۔ آپس میں صلاح و مشورہ ہوئے۔ ۵۶ کوٹ جدوبنسی ایک سے ایک دلاور ایک سے ایک شجاع آپس میں لڑ کر فنا ہو گئے۔ یہ بات بعید از قیاس تھی۔ کہ اتنا بڑا خاندان جس کے خورشید اقبال کی شعاعیں ہفت اقلیم میں درخشاں تھیں۔ دم بھر میں خاک ہو جائے۔ دنیا واقعی ہیچ ہے۔ اس پر بھروسا کرنا احمقوں کا کام ہے۔ راجہ جدھشٹر نے مصمم ارادہ کر لیا کہ دنیا جائے ثبات نہیں۔ جب کرشن چندر پرماتما ہمارے معاون و مددگار نہیں ہے۔ تو ہم لوگ کس کے بھروسا پر راج کریں۔ سری مہاراج پرم دھام کو سدھارے۔ ہم لوگوں کی زندگی بغیر اُن کے اکارتھ ہے ✤

راجہ جنمیجے۔ (بیشم پائن سے) جدوبنسیوں کا اتنا بڑا خاندان کیونکر تباہ ہوا عقل کچھ کام نہیں کرتی یہ بات بعید از وہم و گمان معلوم ہوتی ہے۔ کہ کرشن چندر بھگوان جو ترلوکی ناتھ ہیں۔ اپنے خاندان کا اس طرح ناش کر دیں ✤

بیشم پائن جی [illegible] ملنے کو آئے۔

کرشن چندر کے لڑکوں نے مضحکہ کیا یعنی سب کو عورت کا بھیس بنا کر مہاتما رشیوں کے سامنے پیش کیا اور پوچھا کہ اب ہمیں کرپا کر کے بتلا دیں۔ کہ اس عورت کے لڑکا ہوگا۔ یا لڑکی۔ رشیوں کو یہ مضحکہ پسند نہ آیا۔ اس بے ادبی پر غصہ چڑھ آیا بے ساختہ منہ سے نکل گیا کہ اس لڑکے کے شکم سے موسل نکلیگا وہی موسل تمہارا سب کا ناش کر دیگا۔ کرشن چندر اور بلرام جی البتہ اس کی زد سے بچ جاوینگے۔ کیونکہ انہوں نے کبھی ہمارے ساتھ بے ادبی نہیں کی۔ مگر ہمارا سراپ خالی نہیں جاتا۔ وہ بھی بھیلیا کے تیر سے زخمی ہو کر بیکنٹھ کو چلے جاوینگے۔ بلدیو جی اپنے خوشی سے چولا چھوڑ دینگے۔ رشیوں نے سراپ تو دے دیا۔ مگر پشیمان بھی ہوئے۔ کرشن چندر بھگوان کا خوف بھی غالب ہوا۔ جب وہ سینگے تو کیا کہینگے ہم اُن کو اپنا منہ کیونکر دکھا ئینگے۔ یہ سوچ کر گہ بیابان میں منہ ڈالے کرشن چندر کے پاس پہنچے۔ اور ہاتھ جوڑ کر سامنے کھڑے ہو گئے۔ زبان سے کچھ نہیں کہا۔ کرشن چندر بھگوان انتر جامی میں فرمایا ہے رشیو! تم ناحق نادم ہو۔ جو کچھ ہوتا ہے میری مرضی سے ہوتا ہے۔ تمہارا کچھ قصور نہیں۔ جاؤ ہنسی خوشی تپ کرو۔ اور ہمارا دھیان لگاؤ۔ بیکنٹھ چھوڑے ہوئے مجھے بہت دن ہو گئے۔ میں یہی چاہتا تھا ہمدر بنسیوں کو اپنے زور بازو کا گھمنڈ بھی تھا۔ ان کا ناش اسی طرح لکھا تھا۔ در باسا بشوامتر نارد رشی دھن ہو مہاراج کہکر چلے گئے۔ دوسرے روز سانب کے شکم سے لوہے کا موسل برآمد ہوا راج کماروں نے وہ موصل اگرسین کے روبرو پیش کیا۔ راجہ نے جو سراپ کا حال سن چکے تھے۔ موسل کو سوہن سے رتوا کر بہت احتیاط سے اس کا برادہ سمندر میں بہا دیا۔ ذرا سا ٹکڑا جو رتنے سے باقی رہ گیا تھا۔ وہ بھی سمندر میں پھینک دیا گیا۔ ایک مچھلی اُسے نگل گئی۔ برادہ تو سمندر میں پھیل کر ایک کنارہ پر پٹیلا نام گھاس سے مشہور ہوا۔ اور وہ مچھلی جس کا نام جرا تھا۔ ایک شکاری کے جال میں پھنس گئی۔ جب اس کا شکم چاک ہوا تو وہی موسل کا ٹکڑا چمکتا ہوا بر آمد ہوا۔ شکاری نے اپنے تیر کی گھانسی بنا کر ترکش میں رکھ لیا۔ دوارکا دیش میں راجہ اگرسین نے ڈھنڈورا پٹوا دیا کہ جو شخص آج سے شراب پی کر متوالا دکھائی دے گا۔ بال بچوں سے مارا جائیگا۔ اس ڈھنڈورے سے اہل شہر پر دہشت طاری ہوئی۔ لوگوں نے شراب پینا بند کر دیا۔

ادھیاے ٢

کرشن چندر کے حکم سے اودھو جی کی بدرکاشرم میں روانگی

بیشم پائن جی راجہ جنمیجے سے دوارکا پوری کے حالات اس طرح بیان فرماتے ہیں۔ کہ جم راج کا دوت

جس کا نام کنکر تھا۔ دوارکا دیش میں آیا۔ اور گھر گھر گھومنے لگا۔ اس کی صورت عجیب مہیب اور خوفناک
تھی۔ دیکھنے سے بدن کے رونگٹے کھڑے ہو جاتے تھے۔ کبھی ظاہر ہوتا تھا۔ کبھی غائب۔ اکثر نوجوانوں
نے اس پر تیر چلائے۔ مگر کسی کا تیر نشانے پر نہ بیٹھا۔ نہ کوئی ہتھیار اُس پر کارگر ہوتا۔ اکثر ڈرپوک مارے
خوف کے گھر سے نہیں نکلتے تھے۔ جب سے کنکر آیا ہے۔ روزانہ شگون بد ہوا کرتے تھے۔ دوارکاپوری
پر نحوست چھائی ہے۔ راجہ اگرسین نے رعایا کو پر اضمحلال دیکھ کر منادی کرا دی شاہی حکم اہل شہر پر نافذ
ہوتا ہے کہ آج کل نحوست کا زمانہ ہے دوارکاپوری کا ستارہ برج نحس میں آگیا۔ روزمرہ شگون نحس
ہوا کرتے ہیں۔ اس لئے مناسب ہے کہ تم لوگ پربھاس تیرتھ کا اشنان کرو۔ جودوسخا کے دروازے
کھول دو۔ غریبوں کو کھانا کھلاؤ۔ برہمنوں کو دان دو۔ ایک روز کرشن بھگوان نے عین دربار میں فرمایا کہ
پورنماشی کو گرہن پڑنے والا ہے۔ کٹی نچھتر بکری ہو گئے ہیں۔ چوہے اس قدر بڑھ گئے ہیں۔ کہ سوتے
سوتے لوگوں کے بال کترتے ہیں۔ راتوں کو محلوں کے اونچے کنگروں پر بوم آواز لگاتا ہے۔ بلا لحاظوں
پر گدھ بیٹھتے ہیں۔ عورتیں اس قدر مختار ہو گئی ہیں۔ کہ اپنے خاوندوں کا حکم نہیں مانتیں۔ من
مانا کام کرتی ہیں۔ آگ میں وہ حدت باقی نہیں رہی۔ کھانوں کا ذائقہ اڑ گیا۔ لوگ غیبت کرنے
کے عادی ہو گئے۔ جو باتیں دھرم شاستر کے خلاف ہیں۔ اب ہوتے دکھائی دیتی ہیں۔ باپ
بیٹے میں جھگڑا رہتا ہے۔ چھتیس برس مہابھارت کو ہو چکے رانی گاندھاری نے جو سراپ
دیا تھا۔ آج کل ظاہر ہوتے دکھائی پڑتا ہے۔ ان سب باتوں کا تدارک ہونا ضروری ہے سراپ
سے بچنا گو دشوار ہے۔ مگر نارائن کی گت اپرم پار ہے خیرات کرو۔ دان دو۔ بھوکوں کو بھوجن
کھلاؤ۔ برہم بھوج کرو نارائن کا دھیان کر کے جپ تپ کرو۔ ہون ہونے سے بڑے دنوں کی
نحوست جاتی ہے۔ پربھاس تیرتھ پر چندر گرہن کے وقت اشنان کرنے سے پاپ دور ہو جاتے
ہیں۔ کرشن چند جی کی ہدایت کے بموجب دوارکا باسی پربھاس تیرتھ پر گئے۔ کرشن چند رمہ بلدیو جی کے
پریوار کے ساتھ ہاتھی گھوڑوں اور رتھوں پر سوار ہو کر سمندر کے کنارے پہنچ گئے۔ بہت کچھ دان کیا برہم
بھوج ہوا۔ ہون وغیرہ سے فرصت پا کر جدونبسی لوگ سمندر کے کنارے بیٹھ گئے۔ اور آپس میں گفتگو ہونے
لگی۔ بہت دنوں سے شراب پی نہ تھی۔ دل میں شراب پینے کی خواہش ہوئی۔ کرشن چند اور بلرام
جی پرم دھام کو جانے والے ہیں۔ اس لئے وہاں سے اُٹھ کر اودھو جی کے پاس تشریف لائے اودھو
جی بشن بھگت بڑے گیانی مہاتما تھے۔ مہاراج کے آتے ہی سروقد ہو کر تعظیم کی اور پریم کے ساتھ
قدم چھو کر کرشن بھگوان کی مدح سرائی کرنے لگے۔ کرشن بھگوان نے فرمایا ہم بیکنٹھ کو جاتے ہیں

تم بدرکاشرم میں تپ کرو ۔ اودھوجی آگیا پاکر بدرکاشرم کی طرف راہی ہوئے جادوؤں میں شراب کا دور چلنے لگا نشے میں چور ہو رہے تھے ۔ برہمہ بھوج میں جو برہمن مدعو ہوئے تھے ۔ ان کے لئے کرشن چندر کے اشارے سے کھانا پرسا جانے لگا ۔ جدوبنسیوں نے کھانے پر شراب چھڑک دی ۔ برہمنوں نے کھانے سے ہاتھ کھینچ لیا ۔ اور اُٹھ کر چلے آئے ۔ کرشن چندر نے جب سنا تو بہت ناگوار خاطر ہوا ۔ اور اس کا بھوجن بندروں کے آگے رکھوا دیا گیا ۔

اودھیائے ۳

سنمنتک لعل کی چوری سے کرشن بھگوان پر کلنک اور کرشن چندر کو سنمنتک لعل کی تلاش

بیشم پائن جی سے ۔ راجن شدنی ٹلتی نہیں ۔ جو بات ہونے والی ہے ۔ اس کے سامان ویسے ہی ہو جاتے ہیں ۔ تمام جدونبسی ۔ راجہ اگرسین ۔ بلدیوجی ۔ ساتکی ۔ کرت برما اور کرشن چندر سمندر کے کنارے جمع ہو گئے ۔ دان پن ہونے کے بعد بلدیوجی نے شراب منگوائی ۔ حکم کی دیر تھی ۔ شراب کا دور چلنے لگا ۔ شراب میں اس قدر سرشار ہوئے ۔ کہ متوالے ہو کر باہمی مباحثہ ہونے لگا ۔ پہلے مہابھارت کی لڑائی کا تذکرہ چھڑا ۔ ساتکی جی نے کرت برما سے کہا تم سے بڑھکر کوئی پاپی نہ ہوگا جس نے اسوتھاما کے ساتھ ویکر سوتے ہوئے شورہ بیروں کو مار کر ہلاک کیا ۔ دلاوروں کا یہ دھرم نہ تھا ۔ یہ تو بزدل کمینوں کے کام ہیں ۔ شورہ بیر ایسا نہیں کرتے ۔ پردمن جی نے ہنسکر ساتکی جی کے کلام کی تائید کی ۔ کرت برما کو ساتکی کے کلام سے طیش آگیا ۔ تیور بدل کر جواب دیا ہم میں دلیری کہاں ۔ تم البتہ دلاور ہو جو بھورے شردا کا جس کا ایک ہاتھ کٹ گیا تھا ۔ اور مجبور ہو گیا ۔ بے بس جانکر گلا کاٹ ڈالا ۔ شجاعت اور بہادری اسی کا نام ہے جیسا تم نے کیا چھتری لوگ بے بس پر ہاتھ نہیں اُٹھاتے یہ تمہاری دلیری کا خاصہ تھا ۔

کرشن بھگوان بولے ساتکی جی ! کرت برما نے ستراجت کو مار کر خود من لے لیا اور چوری مجھے لگی ۔

راجہ جنمیجے جی ۔ (بیشم پائن سے) کرشن بھگوان کو کیوں چوری لگی ۔ سنمنتک من ستراجت کے ہاتھ کیونکر آیا ۔

بیشم پائن جی ۔ ستراجت نے سورج نارائن کا بڑا تپ کیا ۔ سورج نارائن اس کے تپ سے خوش ہو گئے [illegible]

درخشاں تھا کہ آفتاب کی روشنی اُس کے آگے گرد تھی۔ رات کو جہاں رکھ دیا دن ہوگیا یستراجت یعل بے بہا گلے میں ڈالکر کرشن چندر کی ملاقات کو آیا۔ اُس کے آنے سے تمام راج محل منور ہوگیا معلوم ہوتا تھا کہ آسمان سے آفتاب اُتر آیا ہے یستراجت نے کرشن بھگوان کے قدم چھوئے اور ڈنڈوت کرکے کرشن چندر کے پاس بیٹھ گیا۔ لوگوں نے پوچھا کہ یہ لعل درخشاں آپ کو کہاں سے ملا یستراجت نے جواب دیا کہ یہ عطیہ کرشن بھگوان ہے۔ اس کی خاصیت عجیب و غریب ہے کہ جس کے پاس یہ من ہو۔ اس پر سانپ بچھو کا زہر اثر نہیں کرسکتا۔ علاوہ اس کے جس جگہ یہ من رکھا ہو آٹھ من سونا زمین سے برآمد ہوجاتا ہے جس کے پاس یہ من ہو کوئی بیماری اُس کو نہیں ہوسکتی۔ لوگ اُس کی خاصیتیں سنکر متحیر ہوئے یستراجت کے جانے پر کرشن چندر نے کہلا بھیجا۔ کہ سمنتک من راجہ اگرسین کے قابل ہے راجہ اگرسین کو سمنتک من دیدو وہ اپنے پاس رکھینگے۔ اس کے عوض میں جس قدر خزانہ چاہئے لے لو۔ ستراجت نے جواب میں کہلا بھیجا کہ میں ہرگز یہ من نہ دونگا۔ مجھے سورج نارائن نے دیا ہے۔ جب تک زندہ ہوں کسی کی تاب نہیں جو مجھ سے یہ لعل بے بہا چھین سکے ؞

کرشن چندر چپ ہو رہے لوگ خیال کرتے تھے کہ کرشن چندر بھگوان کو یہ من بہت پسند آیا ہے اگرسین کا بہانہ کرتے ہیں خود اپنے پاس رکھینگے۔ اتفاق سے ستراجت کا چھوٹا بھائی بیرسین لعل بے بہا گلے میں ڈالے ہوئے کرشن بھگوان کے محل کی جانب سے شکار کھیلنے کے لئے نکلا ہوا۔ گھوڑے پر سوار تھا جنگل میں ایک شیر کا شکار کرنا چاہا۔ شیر نے ایسا پنجہ مارا۔ کہ بیرسین خود شکار ہوگیا گھوڑے سے گر کر مر گیا۔ گھوڑا بھاگ کھڑا ہوا لعل بے بہا منہ میں ڈالکر شیر آگے بڑھا۔ سامنے سے جاموِنت نامی ایک ریچھ آیا تھا۔ شیر اور ریچھ میں زور آزمائی ہونے لگی۔ جاموِنت نے شیر کو مار ڈالا۔ اور من لیکر پہاڑ کی کندر میں چلا گیا۔ گھوڑا بھاگتا ہوا اصطبل میں آیا۔ بیرسین کا پتہ نہیں۔ لوگ سمجھے کہ کرشن چندر کے ہاتھوں بیرسین ملک عدم سدھارا۔ ہو نہو سیمنتک کرشن چندر کے پاس ہے۔ کرشن چندر اس کلنک سے بہت پریشان ہوئے۔ اس بات کی جستجو رہی کہ بیرسین کا قاتل کون ہے۔ اس جستجو میں مہاراج دوارکا پوری سے نکل کھڑے ہوئے۔ شہر سے باہر ہو کر ادھر ادھر گشت شروع کی۔ شیر کے پیروں کا نشان پایا معلوم ہوا۔ کہ بیرسین کا قاتل شیر ہے جب آگے بڑھے ریچھ کے پاؤں کے نشان سے جاموِنت کے مسکن پر پہنچے۔ پہاڑ کی کندرا میں جانے لگے۔ لوگوں نے منع کیا مگر آپ نے نہ مانا۔ اپنے ساتھیوں کو فہمائش کی کہ بارہ روز تک میرا انتظار کرنا یہ کہکر پہاڑ کی کندرا میں چلے گئے۔

ادھیائے ۴

جاموتنی اور کرشن چندر کا بیاہ

بھیشم پائن جی۔ کرشن بھگوان جاموتت ریچھ کے استھان پر پہنچے۔ عالی شان عمارت نظر آئی سونے کے پالنے میں جاموتنی بیٹھی ہوئی جھول رہی ہے۔ اور سمنتک سامنے رکھا ہوا ہے جاموتنی کرشن بھگوان کو دیکھتے ہی غل مچانے لگی۔ اتنے میں جاموتت کی آنکھ کھلی۔ کرشن بھگوان سے زور ہونے لگا۔ اٹھائیس دن تک شبانہ روز کشتی ہوئی۔ جاموتت کے ہوش اڑ گئے۔ دم پھول گیا۔ آج تک دنیا میں کوئی شخص جاموتت سے مقابلہ نہیں کر سکتا تھا۔ جب کرشن چندر کے آگے کچھ بس نہ چلا۔ ہاتھ جوڑ کر کھڑا ہو گیا کہ سوائے رامچندر کے اور کوئی مجھ سے زور آزمائی نہیں کر سکتا کیا آپ سری رامچندر ہیں۔ کرشن چندر مسکرا دیئے جاموتت نے وہی رنگ وہی روپ مشاہدہ کیا۔ کرشن بھگوان نے اپنا روپ سری رام اوتار کا دھارن کر کے جاموتت کو درشن دیئے۔ جاموتت نے ڈنڈوت کی اور عرض کیا۔ مہاراج میں نے آپ کو پہچانا نہیں۔ بڑی گستاخی ہوئی معافی چاہتا ہوں۔ میں بڑا خوش قسمت ہوں جو مجھ پر دیا کر کے آپ نے درشن دیئے۔ مہاراج آپ میرے یہاں کس واسطے آئے جو حکم ہو بجا لاؤں۔ جاموتنی میری دختر حاضر ہے اُسے اپنی کنیز بنائیے۔ کرشن چندر نے سمنتک من کی سرگذشت سنائی۔ جاموتت نے جاموتنی کی شادی سری مہاراج سے کر کے وہ لعل جہیز میں دیدیا ادھر کرشن چندر کے ہمراہی بارہ روز تک انتظار کر کے دوارکا میں واپس آئے۔ آپ کے نہ آنے سے تمام شہر میں کہرام مچ گیا۔ اہل شہر ستراجت کو گالیاں دیتے تھے۔ جب کرشن چندر سمنتک لئے ہوئے جاموتنی کے ساتھ دوارکا جی میں آئے خوب جشن ہوئے۔ بلدیو اور اگرسین نے خوشی کے شادیانے بجوا کر خوب خیرات کی۔ گھر گھر منگلاچار ہوا۔ ایک روز عین دربار میں کرشن چندر نے ستراجت کو طلب کر کے سمنتک من اس کے حوالے کر دیا۔ ستراجت بہت شرمندہ ہوا۔ ستراجت نے اپنی لڑکی ست بھاما کی شادی کرشن بھگوان سے کر دی۔ اور من جہیز میں دیا۔ خود بدولت نے لینے سے انکار کیا۔ بلکہ واپس کر دیا۔ کرشن چندر پانڈوؤں کی حمایت کے لئے ہستناپور گئے۔ ادھر کرت برما نے اپنے بھائی ست دھنواں سے کہا کہ ستراجت کو ہلاک کر ڈالو۔ اور وہ من چھین لو۔ ست دھنواں نے ایسا ہی کیا۔ ستراجت کو رات کے وقت سوتے میں مار ڈالا۔ اور من لے لیا۔ ست بھاما کو اپنے باپ کے مرنے کا بہت غم ہوا۔ روتی ہوئی ہستناپور پہنچی اور سارا ماجرا کرشن بھگوان سے اظہار کیا۔ کرشن چندر

ست بھاماں کے ساتھ گرڑ پر سوار ہو کر دوارکا پہنچے آپ کے آنے سے ست دھنوان روپوش ہو گیا راتوں
رات چار کوس بھاگ گیا۔ کرشن چندر اور بلرام جی اُس کے تعاقب میں روانہ ہوئے۔ ست دھنواں کا
گھوڑا تھکاوٹ سے مجبور ہو کر بیٹھ گیا۔ اور دم توڑ دیا۔ ناچار ست دھنوان پیادہ پا کرشن بھگوان
کے سامنے سے بھاگا۔ کرشن بھگوان نے بھی پیادہ پا ہو کر تعاقب کیا۔ اور سدرشن چکر سے
ست دھنواں کا سر کاٹ لیا۔ ست دھنوان کے مرنے پر سینمنتک من کی تلاش ہوئی مگر من برآمد
نہ ہوا۔ کرشن بھگوان نے بلدیوجی سے کہا کہ سینمنتک کا پتہ نہیں لگا معلوم نہیں کس کے پاس ہے
بلدیوجی سن کر چپ ہو رہے۔ سمجھے کہ کرشن چندر نے من اڑا دیا ہم سے بہانہ کرتے ہیں۔ بلدیو
جی تیرتھ وہیش میں راجہ جنک کے پاس چل دئے۔ کرشن چندر بلدیوجی کے دل کی بات تاڑ گئے
اور مایا کو بلوان جانکر دل ہی دل میں خوب ہنسے۔ کرشن بھگوان کی مایا میں سارا سنسار پھنسا ہے۔
بلدیوجی اس کی مایا سے کب چھوٹ سکتے ہیں۔ بلدیوجی کے آنے سے راجہ جنک بہت خوش ہوئے
اپنے محل میں اُتارا۔ اور بہت خاطر تواضع کی۔ راجہ درجودھن کو جب معلوم ہوا کہ بلدیوجی راجہ جنک کے
یہاں فروکش ہیں خود پہنچا اور اُن سے گداجدھ سیکھنے کی خواہش کی۔ بلدیوجی نے گداجدھ سکھلایا۔
درجودھن سمجھتا تھا کہ ایک دن پانڈوؤں سے گھمسان لڑائی ہونیوالی ہے۔ بھیم سین بڑا بلوان ہے
مجھ سے اور اُس سے ضرور مقابلہ پڑیگا۔ اس وجہ سے اُس نے بلرام جی سے گداجدھ سیکھا۔ ادھر
مہاراج کرشن چندر دوارکا پہنچے۔ ست دھنواں کے بھائی اکرور نے جب سنا کہ کرشن چندر کے ہاتھوں
ست دھنواں مارا گیا۔ سینمنتک لے کر دوارکا سے چل دیا۔ اکرور کے جانے سے امساک باراں ہو
گیا۔ پانی مطلق نہ برسا قحط پڑ گیا۔ رعایا تنگ ہوئی مشیران سلطنت وزیران حکومت نے کرشن چندر
بھگوان سے خلقت کی تباہی کا حال سنایا۔ کرشن چندر نے فرمایا جب تک اکرور نہ آئیگا۔ پانی برسنا
محال ہے۔ اکرور کو اس کی ماں نے بردان دیا ہے کہ جہاں اکرور ہوگا۔ برسات ہوگی۔ اس لئے
کسی کو بھیجکر اُسے بلانا ضروری ہے۔ مشیروں نے مصالحہ کر کے کرشن چندر مہاراج کی طرف
سے اکرور کی طلبی کے لئے پیام بھیجا۔ اکرور کرشن چندر کے بلانے سے حاضر دربار ہوئے۔ اور
سینمنتک من پیش کر دیا اور عرض کیا کہ "یہ بدات حاضر ہے۔ جو گستاخیاں ہوئیں معاف کی جائیں
مجھ سے چوک ہو گئی کہ سینمنتک من لیکر بھاگ گیا۔ کرشن چندر بولے مجھے اس کی حاجت نہیں البتہ
بھائی بلرام جی کو مجھ پہ شک تھا۔ من میں سندیہ کرتا ہے۔ اب انہیں یقین ہو جائیگا کہ سینمنتک
میرے پاس نہ تھا [illegible] کو جنک [illegible] بلدیوجی کو بلایا جب وہ آئے سینمنتک من

من کی ساری داستان اکرور نے کہہ سنائی۔ بلدیو جی نادم ہوئے کہ ہیں نے ناحق کرشن چندر کو سینمنتک
من کی چوری لگائی۔ وہ ترلوکی ناتھ ہیں۔ انہیں سینمنتک من درکار نہ تھا۔ ان کی مایا سے میری
عقل پر پتھر پڑ گئے۔ طبیعت میں نئے قسم کا وسواس پیدا ہوا۔ بلرام جی نے اپنی سمجھ پر نفرین بھیجکر
کرشن چندر پرماتما سے معافی مانگی۔ دونو بھائی بڑی محبت سے دوارکا میں رہنے لگے +

ادھیائے ٥

شراب خوری سے چھپن کوٹ جدو بنسیوں کا ناش

ویشم پائن جی راجہ جنمیجے سے فرماتے ہیں ہے راجن! اشدنی ٹلتی نہیں جب پربھاش چھیتر پر
جدو بنسی دان پن کر کے فراغت پا چکے شراب خوری شروع ہوئی۔ ساتکی اور کرت برما میں مباحثہ ہوا
کرشن چندر پر سینمنتک من کی چوری لگی۔ ساتکی نے کرت برما کو گالیاں دیں۔ کرت برما کو بُرا معلوم
ہوا۔ ستراجت کے مارے جانے کا حال سن کر ست بھاما جی رونے لگیں۔ ساتکی جی سے رہا نہ گیا۔ کہنے
لگے۔ بدبخت کرت برما کے سبب سے ستراجت مارا گیا۔ یہ وہی کرت برما ہے جس نے دروپدی کے
پانچوں بیٹوں کو سوتے میں اسوتھاماں کے ساتھ مار ڈالا۔ یہ ملعون گردن زدنی ہے۔ کرت برما
میان سے تلوار کھینچکر ساتکی جی پر حملہ آور ہوا۔ ساتکی جی نے وار خالی دیکر شمشیر آبدار سے اُس کا سر
کاٹ لیا۔ کرت برما کے ہمراہیوں نے ساتکی جی کو گھیر لیا۔ پردمن جی اُن کی مدد کے واسطے
اُٹھے۔ بڑی گھمسان لڑائی ہوئی۔ ساتکی جی مارے گئے۔ پردمن جی مجروح ہو کر زمین پر گر پڑے۔
لوگوں نے اُن کا سر بھی کاٹ ڈالا۔ کرشن چندر کو پردمن جی کے مرنے سے غصہ چڑھ آیا۔ ٹیلا گھاس جو
سمندر کے کنارے لگی ہوئی تھی۔ اکھاڑ لی۔ اور جدو بنسیوں کو مارنا شروع کیا۔ جدو بنسی شراب میں
ایسے سرشار تھے۔ کہ اپنے بیگانے کی خبر نہ تھی۔ ایک دوسرے کو مارنے لگے۔ کرشن چندر نے
ہزاروں جدو بنسیوں کا ستھراؤ کر دیا۔ لاکھوں جدو بنسی آپس میں کٹ مرے۔ ٹیلا گھاس دو دھاری
تلوار کا کام کرتی تھی۔ کرشن چندر بھگوان نے پردمن۔ سامب۔ انردھ وغیرہ کی لاشیں دیکھ کر بہت
افسوس کیا۔ دارک رتھبان سے بلدیو جی کا حال پوچھا۔ وہ بولے مجھے کیا خبر آپ نے رتھ منگا لیا
اور سوار ہو کر سمندر کے کنارے پہنچے کیا دیکھتے ہیں کہ بیری کے درخت کے نیچے بلرام جی بیٹھے ہوئے
ہیں۔ آنکھیں بند ہیں۔ ایشور کے دھیان میں مگن ہو رہے ہیں۔ کرشن چندر اُن کے پاس کھڑے
ہو کر تماشا دیکھ رہے ... [illegible]

فرمایا کہ تم جاکر رانیوں کی دیکھ بھال رکھو ایسا نہ ہو کہ ڈاکو لوگ موقع پاکر دوارکا پوری لوٹ لیں زر و زیور اُٹھا لیجائیں - بھبھرو نے حکم کی تعمیل کی دوارکا پوری کی طرف چلا - مگر راستے میں جدوبنسیوں کا شکار ہوا کرشن چندر انترجامی بھبھرو کے مرنے سے واقف ہو گئے - آپ نے بلدیو جی سے کہا بھائی میں جاتا ہوں - دوارکا پوری کی حفاظت لازمی ہے - ایسا نہ ہو چور ڈاکو استریوں پر ہاتھ صاف کریں زیور کے لالچ سے عورتوں کو گزند پہنچائیں - بلدیو جی نے کچھ جواب نہ دیا - آپ وہاں سے دوارکا پوری آئے بسدیو اور دیوکی سے سارا ماجرا سنایا - اور یہ بھی کہا جب تک ارجن ہستنا پور سے نہ آویں - آپ دوارکا باسیوں کی حفاظت رکھیں - افسوس سارا خاندان تباہ ہو گیا - کوئی زندہ نہیں سب آپس میں لڑ کر کٹ مرے میرا یہاں رہنا ٹھیک نہیں اپنے بھائی بلرام جی کے پاس جاتا ہوں - وہ تپ کر رہے ہیں - میں بھی اُن کے ساتھ تپ کرونگا - وہ میرے منتظر ہونگے - کرشن چندر کی زبانی جب یہ حال سنا - تو رنواس میں ٹہیس پڑ گئی - کہرام مچ گیا - راج کمار دل کی جوان جوان رانیاں اپنے اپنے شوہر - پتا - چچا بھائی کے مرنے سے چھاتی پیٹ پیٹ کر رونے لگیں - کرشن چندر ہر ایک کو تسلی دلاسا دیکر سمجھا رہے ہیں - کہ گھبراؤ نہیں ارجن آئینگے - اور تمہیں ساتھ لے جائینگے - یہ کہکر آپ وہاں سے چلے آئے ✦

ادھیائے ۶

دنیا سے بلدیو جی کی رحلت اور کرشن چندر جی کا تپ

کرشن چندر سمجھا بجھا کر دوارکا پوری سے بلدیو جی کے پاس سمندر کے کنارے پہنچے راستے میں جدوبنسیوں کی لاشیں پڑی ہوئی تھیں - جنگل اور میدان لاشوں سے پٹا ہوا تھا - کرشن چندر بلدیو جی کے پاس کھڑے ہیں - بلدیو جی کے منہ سے ایک سفید سانپ بہت لمبا چوڑا برآمد ہوا رفتہ رفتہ اُس سانپ کے ہزار سر ہو گئے - ہے راجن! وہ سانپ نہ تھا - بلکہ سیس ناگ جی تھے - سیس جی سمندر میں اُترے - سمندر برہمن کے روپ سے استقبال کے واسطے حاضر ہوا - اور سر و قد تعظیم دیکر سیس جی کی پوجا کی - ادھر بلدیو جی کے منہ سے سانپ نکلتے ہی سارا جسم بے حس ہو گیا - بلدیو جی پرم دھام کو گئے - آسمان پر باجے بج رہے ہیں - دیوتا خوشیاں منا رہے ہیں - شیش جی کے درشنوں کے لئے تچھک - باسک - پوہرن - کنجر - دیدم - سنکھ وغیرہ بہت سے سرپ راج آئے تھے - سیس جی کی سمندر میں ... چل بی آ پ[illegible]

میں غوطہ لگا کر غائب ہو گئے۔ دریائی جانوروں نے شیش ناگ جی کا پوجن کیا۔ کرشن چندر یہ کیفیت دیکھکر سوچنے لگے کہ جس کام کے لیئے ہمارا اوتار ہوا تھا۔ وہ سب ہو گیا۔ بلدیو جی بھی پرم دھام کو پہنچ گئے۔ اب ہم کو بھی چلنا چاہیئے۔ آپ نے دارک رتھبان کو رخصت کر کے حکم دیا کہ تم پتا جی کے پاس جاؤ میں یہاں تپ کرونگا۔ دارک کے جاتے ہی جوگیشر کرشن بھگوان سمندر کے کنارے تپ کرنے لگے +

ادھیائے ۷

کرشن بھگوان کی برہم لوک میں روانگی

بیشم پائن جی فرماتے ہیں کہ کرشن بھگوان پیتامبر اوڑھے درخت کے نیچے پاؤں پر پاؤں رکھ کر لیٹ رہے ہیں۔ ایک بھیلیا جس کا نام لبدیک تھا۔ تیر کمان ہاتھ میں لئے شکار کی تلاش میں سمندر کے کنارے پہنچا۔ کرشن چندر پیتامبر اوڑھے لیٹے ہوئے تھے۔ لبدیک سمجھا کہ ہرن ہے بھیلیا نے آپ کے پاؤں کا نشانہ بنایا۔ اور وہ تیر جس کے پیکان میں موسل کی دھار لگی ہوئی تھی کرشن چندر پر مار دیا۔ اور خود شکار لینے کرشن بھگوان کے پاس آیا۔ آپ اس وقت چتر بھج روپ سے پیتامبر اوڑھے شنکھ۔ چکر۔ گدا۔ پدم دھارن کیئے بیٹھے تھے۔ لبدیک آپ کے پیروں پر گر پڑا۔ اور اپنی گستاخی پر سخت پشیمان ہوا۔ منت سماجت کرنے لگا۔ پربھو! مجھ سے بڑی چوک ہوئی۔ میں نہیں جانتا تھا۔ کہ حضور انور یہاں جلوہ گستر ہیں۔ نادانستگی میں گناہ ہوا ہے قابل معافی ہے۔ آپ نے فرمایا تیری کچھ خطا نہیں جو کچھ ہوتا ہے میری مرضی سے ہوتا ہے۔ تم کو سرگ ملیگا +

بیشم پائن راجہ جنمیجے سے کہتے ہیں کہ وہ شکاری دیب روپ ہو کر سرگ لوگ سدھارا۔ راجا اندر۔ گندھرب۔ اپسراؤں نے استقبال کیا۔ اور عزت کے ساتھ سرگ میں لے گئے شیو۔ برہما۔ اندر۔ برن۔ کوبیر آپ کے سامنے آئے اور رویدوں کی رچاؤں سے مہاپربھو۔ پرشوتم دین دیال کی استت کر کے ساشٹانگ ڈنڈوت کی۔ ہے بھگت تبسل بھگوان آپ ترلوکی ناتھ ہیں۔ شیش جی ہزار زبان سے آپ کی مہما برنن نہیں کر سکتے۔ آپ اندریوں کے سوامی۔ اٹھارہ برہمانڈ کے پیدا کرنے والے جیووں کے پالن پوشن کرنے والے۔ سرب شکتی [illegible]

آپ کے بغیر بیکنٹھ سنسان ہے۔ ہے ایشور! آپ کی گت اپرم پار ہے۔ آپ کرپا کیجئے۔
دیوتاؤں نے اپنی استتی سے کرشن بھگوان کو خوش کیا۔ راجہ اندر اور دیوتاؤں کے
تربھون پت اندر لوک تک پہنچے۔ دیوتے ہاتھ جوڑ کر ملتمس ہوئے۔ ہے دینا ناتھ!
اب ہم میں آگے جانے کی طاقت نہیں۔ مجبور ہیں۔ کرشن چندر نے سب کو رخصت
کیا اور آپ برہم لوک چلے گئے۔ ترتیا کے جگ میں سگریو کا بڑا بھائی بالی تھا۔
سگریو کی حمایت سری رامچندر نے کی تھی۔ اور بالی کو چھپ کر تیر مارا تھا۔ اس وقت
بالی نے کہا تھا کہ آپ نے مجھے بھیلیوں کی طرح چھپ کر کیوں ہلاک کیا۔ رامچندر
نے فرمایا تھا۔ کہ تو بڑا پاپی ہے۔ وہی بالی دواپر جگ میں لبدیک جرا نام سے پیدا
ہوا۔ اور سری رام چندر کرشن روپ سے دنیا میں آئے۔ بالی نے پچھلے جنم کا
قصاص لیا۔

ادھیائے ۸

ارجن دوارکا میں۔ بسدیو جی کی وفات

بیشم پائن جی راجہ جنمے جی سے کہتے ہیں۔ کہ دارک رتھبان نے ہستنا پور پہنچ کر
دوارکا کے ناش ہونے کا حال راجہ جدھشٹر سے بیان کیا۔ پانڈو سن کر رونے لگے۔
ارجن راجہ جدھشٹر سے رخصت ہو کر دوارکا میں آیا۔ سیدھا رنواس پہنچا۔ رانیاں
ارجن کو دیکھتے ہی اشک بار ہوئیں۔ رکمنی جی۔ ست بھاماں ارجن سے ملیں۔ اور چھاتی
پیٹ پیٹ کر رونے لگیں۔ ارجن بھی چیخ مار کر رونے لگا۔ پھر سب کو تشفی دلاسا
دے کر بسدیو جی اپنے ماموں سے ملنے آیا۔ بسدیو جی زمین پر لوٹ رہے تھے۔ ارجن
قدم بوس ہوا۔ بسدیو جی اس قدر تپ غم سے مضمحل تھے۔ کہ ارجن سے ملنے کے لئے لاکھ
چاہا مگر اُٹھ نہ سکے۔ ہاتھ پھیلا دیئے۔ اور ارجن کو گود میں بٹھلانا چاہا۔ ارجن پاس بیٹھ گیا۔
اور بسدیو جی کو تکیئے کے سہارے بٹھا دیا۔ دونو ہاتھوں سے پاؤں دابنے لگے۔ بسدیو
جی بولے ہم سے کرشن چندر چلتے وقت کہہ گئے تھے۔ جب تک ارجن نہ آوے رانیوں
کی حفاظت رکھنا۔ ہے ارجن۔ وہ تربھون پت ترلوکی ناتھ جس کے روم روم میں ہزاروں
برہمانڈ ہیں۔ [illegible] رہبر ول

کے بار سے ہلکا کر کے بیکنٹھ کو چلا گیا - بلرام جی بھی مجھے چھوڑ کر برہم لوک پہنچے -
اب دنیا میں رہنا فضول ہے - بدھاتا ہمیں پوچھ لیتا تو اچھا تھا - ہائے بڑے
غضب کی بات ہے - کہ پتا کو جیتے جی پتر کا شوک ہو - کرشن چندر پرماتما نے
گاندھاری اور دربا سا رشی کا سراپ اپنے اوپر لے لیا - دوسروں کے مددگار رہے
اپنے خاندان کی ذرا بھی حفاظت نہ کی - سب آپس میں کٹ مرے - ان کی مرضی
ایسی ہی تھی - جو چاہیں کریں کوئی اُن کا مشیر نہیں کوئی ساتھی نہیں - افسوس
گاندھاری نے سراپ دیکر ہمارے خاندان کو خاک میں ملا دیا - میں اسی دن
سمجھ گیا تھا - کہ یہ ترلوکی ناتھ ہیں - پرتھی کا بھار اتارنے کی خاطر اتار لیا ہے - سب
کام کر کے پرم دھام چلے جائینگے - ہے مہا باہو ارجن! جیسا مناسب ہو کرو - دوارکا
بھی ڈوب جائیگی - عورتیں یہاں رہ نہیں سکتیں - ارجن نے اپنے ماموں بسدیو جی کی
درد بھری گفتگو سنکر کہا میں عورتوں اور بچوں کو اندر پرستھ لے جاؤں گا اب
راجہ جدھشٹر - بھیم - نکل - سہدیو کی زندگی کرشن چندر کے پرم دھام جانے سے نہیں ہوسکتی
میں کیوں کر زندہ رہ سکتا ہوں - تمام عمر ساتھ رہا - آخری وقت چھوڑ کر چل دئیے - راجہ
جدھشٹر راج چھوڑ دینگے - ہمالیہ پربت پر جا کر برفستان میں گل جائینگے - ارجن نے
دارک رتھبان سے کہا سواریاں درست کرو - عورتوں کو اندر پرستھ پہنچا دیں - آج
کے ساتویں روز یہاں سے سب کو لے کر چلا جاؤں گا - سب لوگ اسباب زر زیور
کپڑے لتے - ہیرے جواہر وغیرہ سب سامان فراہم کر کے میرے ساتھ چلو - ارجن نے
وہ رات کرشن چندر کے محل میں رو رو کر کاٹی - صبح ہوتے ہی بسدیو جی نے آتما کو
پرماتما میں پرویش کر کے جسم خاکی کو چھوڑ دیا - رنواس میں ماتم ہوا - رونا پیٹنا مچا - ارجن
نے بیش قیمت بوان تیار کر کے بسدیو جی کی لاش اُٹھائی - بسدیو جی کی چاروں
رانیاں دیوکی - سبھدرا - روہنی - مدرا ستی ہونے کو ارتھی کے ساتھ چلیں - شہر کی
ہزاروں عورتیں رنواس کی رانیاں آہ و بکا کرتی پیادہ پا چلی جاتی تھیں - بسدیو جی
اکثر کہا کرتے تھے - جہاں کرشن چندر نے اشومیدھ جگ کیا ہے - مرنے پر میری
لاش وہیں پھونکی جائے - یہ استھان بسدیو جی کو بہت پسند تھا - داہ کرنے
کے لئے اگر چندن وغیرہ ... لکڑیاں جمع ہوئیں - لاش چتا پر رکھی گئی

اور ارجن نے آگ لگائی - چاروں رانیاں بسدیوجی کے ساتھ ستی ہوگئیں +

ادھیاے ۹

کرشن چندر و بلدیو وغیرہ جدونبسیوں کا داہ کرم ارجن کے ہاتھ سے

جب بسدیوجی کا داہ کرم ہوچکا - ارجن اس مقام پر آیا - جہاں جدوبنسی لڑکر کٹ مرے تھے - ہزارہا لاشیں پڑی ہوئی تھیں - ارجن نے کرشن چندر اور بلدیوجی کی لاشیں تلاش کر کے چندن اور اگر کی چتائیں بنائیں اور دونو لاشیں رکھ کر اگن دی - اس طرح داہ کرم کر کے سب عورتوں بچوں - نوکر چاکروں کو اکٹھا کر کے ہاتھی - گھوڑوں رتھوں میں سوار کر کے بہت سا زیور اور جواہر اور سونے چاندی کے زیور - ریشمی بنارسی بیش قیمت کپڑے اونٹوں خچروں پر لدوا کر چلنے کا ارادہ کیا - سولہ ہزار رانیاں اور ان کی بہوئیں - رکمنی - ست بھاماں وغیرہ پٹ رانیاں جن کی تعداد ایک ارب تک پہنچ گئی چاروں طرف سے محافظت کے ساتھ روانہ ہوئیں - سواریوں کے بیچ میں ارجن کا رتھ تھا - حیرت اس بات سے ہوتی ہے - کہ جس قدر حصہ دوارکا پوری کا خالی ہوتا تھا سمندر میں ڈوب جاتا تھا - جب ارجن پروار کے ساتھ شہر سے باہر ہوا - تو سب کے دیکھتے دیکھتے دوارکا کو سمندر نے غرق کر دیا - ارجن اس کرشمے سے سخت متحیر ہوا - کرشن مہاراج کے چرتروں کی یاد کر کے بہت رویا - راستے میں منزل بمنزل قیام کرتے پنجاب دیش جس میں پانچ دریا بہتے ہیں پہنچا - بہت سے گائے - گھوڑے - خچر اس دیش میں فالتو سمجھ کر چھوڑ دیئے +

ادھیاے ۱۰

چور لٹیروں سے مڈبھیڑ اور ارجن کی شکست

ملک پنجاب میں جب ارجن ساز و سامان سے پہنچا ڈاکوؤں اور قزاقوں نے چاروں طرف سے ارجن کے رتھ کو گھیر لیا - اور چوروں کے جم غفیر نے عورتوں کے رتھوں پر حملہ کیا - بہت سا مال غنیمت ہاتھ لگا - سب نوکروں چاکروں کو جو حفاظت میں تعینات [illegible]

بھاگنے لگیں ۔ مال وزیور کی بھی پرواہ نہ کی ۔ جان پیاری تھی ۔ بہت سی عورتیں ٹھگوں کے ہاتھ آئیں ۔ بہت سی چوروں کے ہاتھوں قتل ہوئیں ۔ ارجن نے گانڈیو دھنش سنبھالا ۔ لاکھ کوشش کی ایک تیر بھی کام نہیں دیتا ۔ منتر یاد نہیں آتے ۔ ترکش خالی ہو گیا ۔ ارجن گھبرا گیا ۔ کچھ نہ ہو سکا ۔ خیال کیا کہ وہ شام سندر کنول دل لوچن کی قدرت کاملہ تھی ۔ جو میرے رتھ کے آگے دشمنوں کو ہلاک کرتے جاتے تھے ۔ اب کوئی نظر نہیں آتا ۔ ہائے یہ وہی گانڈیو دھنش ہے ۔ جس نے کروڑوں آدمیوں کا خون پیا ہے ۔ بڑے بڑے سورما بہادر اسی گانڈیو دھنش نے خاک پر سلا دیئے ۔ ہے شیام سندر اب تم کہاں ہو ۔ ہماری مدد نہیں کرو گے ۔ ارجن کرشن چندر مہاراج کا دھیان کر کے بہت مغموم ہوا ۔ اور سمجھا کہ میری مجال نہ تھی ۔ جو مہابھارت کی خونخوار لڑائی پر فتحیاب ہو سکتا یہ سب کیا دھرا اسی کرشن پرماتما کا ہے ۔ جو کچھ عورتیں چوروں کے ہاتھ سے بچی تھیں ۔ سواریوں میں بٹھا کر وہاں سے بھاگ کھڑا ہوا ۔ جن عورتوں کے شوہر لڑائی میں کام آئے تھے ۔ ان کا برا حال تھا ۔ ارجن مارتکاوت نگر میں جو کرکشیتر کے پاس ہے ۔ پہنچا ۔ وہاں کی حکومت کرت برما کے لڑکے کے سپرد کر کے کچھ عورتوں کو وہاں چھوڑا ۔ مابقی عورتوں اور بال بچوں ۔ بڈھے نوجوان لوگوں کو لے کر اندرپرست آیا ۔ ساتکی جی کے لڑکے نے سبھوں کو سرستی ندی کے کنارے ٹھیرایا ۔ کرشن بھگوان کی پٹ رانیاں رکمنی ۔ رشیبا ۔ ہیم دتی دیوی ۔ جامونتی وغیرہ اگن میں پرویش کر گئیں ۔ ارجن نے بجرناتھ کو اندرپرست یعنی دہلی کا راج دیا ۔ اکرور جی کے خاندان والی عورتیں بن بن تپ کرنے چلی گئیں ۔ جنگلی پھل پھول کھاتی ہوئیں ہمالیہ پہاڑ پر پہنچیں ۔ کچھ عورتیں بجرناتھ کے سپرد ہوئیں ۔ بجرناتھ ان کی پرداخت کرتا رہا +

ادھیائے ۱۱

ارجن اور بیاس جی کی ملاقات

بیشم پائن جی نے راجہ جنمیجے جی سے کہا ۔ کہ پرمیشور کے رموز وہم ادراک سے باہر ہیں ۔ یہ وہی ارجن ہے جس نے اکیلے نواٹ کوچ نگر کے راچھسوں کو مغلوب کیا تھا ۔ آج وہ بھیلوں کے ہاتھوں ایسا مجبور ہوا کہ اس کے بنائے کچھ نہ بنی

ہے راجن! ارجن کی کیا طاقت تھی۔جو مہابھارت کی لڑائی فتح کر سکتا۔یہ سب کیا دھرا کرشن چندر بھگوان کا تھا۔ ارجن بادل زار بیاس جی کے استھان پر پہنچا۔بیاس جی اس کے پژمردہ چہرے پر نظر ڈال کر گویا ہوئے۔آج خلاف شان تمہارے چہرے پر افسردگی برستی ہے۔ کیا کسی برہمن کو ہلاک کیا۔یا کسی جنگ میں شکست کھائی۔جو ایسے مکدر ہو رہے ہو۔ یہ بات تو خلاف قیاس ہے۔کہ لڑائی میں ہار گئے۔آخر سبب کیا ہے جو اتنے ملول ہو۔ ارجن نے کرشن چندر کے پرم دھام جانے اور جادوؤں کے آپس میں لڑ کر کٹ مرنے کی ساری کیفیت مشرح بیان کی۔پھر اپنی مغلوبی کا حال سنایا۔چوروں نے اس قدر پریشان کیا سارا مال غصب کر لے گئے۔اور میرے کئے کچھ نہ ہو سکا۔گانڈیو دھنش نے اپنا ساتھ چھوڑ دیا ارجن حال کہتا جاتا ہے۔اور آنکھوں سے آنسو بہ رہے ہیں۔ہائے کرشن مجھے چھوڑ کر چلے گئے۔میری زندگی اکارت ہو گئی۔بغیر کرشن چندر کے میرا دنیا میں کیا کام ہے۔میری عمر اتنی ہی تھی۔آپ کے پاس اس غرض سے آیا ہوں۔کہ کوئی اپدیش مجھے ایسا ہی سنائیے جس سے میرا کایان ہو+

ویدویاس جی۔کرشن چندر پرماتما ابناشی ہیں۔اوتار لیکر پرتھی کا بھار اتارنے آئے تھے۔کل کام کر کے برہم لوک چلے گئے۔ہے ارجن! تم سوچ کیوں کرتے ہو۔ان کا منشا یہی تھا کہ جدو بنسیوں کا ناش ہو۔اگر وہ چاہتے تو سراپ ان کا کچھ بنا بگاڑ نہ سکتا تھا۔ان کے نزدیک سراپ دور کرنا کونسی بات تھی۔وہ بھگت کے بس ہیں بھگتی ہی کی وجہ سے تمہارے رتھ کے سارتھی ہوئے۔دشمنوں کو مارے ہے پارتھ! تم نے بھیم سین۔نکل۔سہدیو کی مدد میں دیوتاؤں کے بہت سے کام کئے۔دنیا کو چھوڑ دو۔جو جو ہتھیار جس جس دیوتا سے تم نے حاصل کئے تھے۔وہ استر انہیں دیوتاؤں کے پاس پہنچ گئے۔تم سرگ میں جانے کے لئے تیار ہو جاؤ۔ارجن ویدویاس جی سے رخصت ہوا۔اور راجہ جدھشٹر کے پاس ہستناپور آیا+

ادھیائے ۱۲

کرشن بھگوان کی مہماں اور پرب کا ماتم

بیشم(؟) جی راجہ جنمیجے سے رطب اللسان ہیں۔کہ اس موسل پرب میں کرشن چندر

اور بلبھدر جی کے بیکنٹھ دھام پہنچنے کا حال بیان کیا گیا - جدو بنسیوں کا صفایا ہوُا - شراب خواری کی مذمت اور رشیوں کی دعاے بد کا اثر دکھایا گیا - اس لئے جو انسان عالم اور رموز حقیقت سے واقف ہیں - وہ بھگت کے چرتروں کو بڑے آنند سے سنتے ہیں - جو مایا موہ میں پھنسے ہیں - بات بات میں نی نکالتے ہیں - بھگوت کے کارخانوں میں دخل دیتے ہیں ایسے انسانوں کا اواگون سے چھٹکارا نہیں ہوتا - ان کی عقل بھرم میں پھنسی رہتی ہے - سری نارائن ابناشی - جنم مرن سے رہت اپنی مایا سے اوتار دھارن کر کے بھگتوں کو درشن دیکر ان کا جنم سپھل کرتے ہیں - جب دھرم نہیں رہتا - اور ادھرم چاروں طرف پھیل جاتا ہے پرتھی پر پاپ کے سوا ے دھرم ہوتا نہیں - تب ہری بھگوان بھگتوں کی مدد کے لئے طرح طرح کے روپ دھارن کرتے ہیں - اور راچھسوں - گناہگاروں کو مار کر زمین کو عذابوں سے پاک کرتے ہیں - کرشن چند ربھگوان نے دواپر جگ میں اوتار دھارن کر کے مہابھارت میں ۱۸ اکشوہنی دل خاک میں ملا دیا - کنس - سسپال - جراسندھ وغیرہ راچھسوں کو مار کر پرتھی کا بوجھ ہلکا کر دیا - پھر آپ انتر دھیان ہوئے - اور دوار کا سمندر میں غرق ہو گئی - اس لئے اے راجہ جنمیجے جی! جو اس مہابھارت کی کتھا نت نیم سے پاٹھ کرینگے - سنینگے یا سنائینگے - وہ دنیا میں سکھ حاصل کر کے سرگ میں باس کرینگے ✦

مہابھارت

حصہ ہفدہم

پراستھانک پرب

ادھیائے ۱

پریچھت اور بجرنابھ کی ہستناپور اور اندرپرست میں تخت نشینی

بیشم پائن جی سری سرستی دیوی کو نمسکار کر کے اس پرب کو اس طرح شروع کرتے ہیں۔
کہ سری کرشن کے سرگ لوک جانے پر ارجن جب ہستناپور آیا۔ راستے کی خرابیاں۔ قزاقوں سے
مڈبھیڑ۔ سمندر میں دوارکا کی غرقابی۔ گانڈیو دھنش کا کام نہ آنا۔ اپنے بھائی راجہ جدھشٹر کو موبمو
کیفیت بیان کی۔ جدھشٹر نے آب دیدہ ہو کر فرمایا۔ کہ اب یہ قالب ایک ایک گھڑی بھارد
ہے۔ جسم عنصری درحقیقت فنا ہونے والا ہے۔ ابھمن۔ گھٹوت۔ کچ اور پانچوں دروپدی کے
لڑکے کیسے بہادر اور شجاع تھے کیا کوئی یہ کہہ سکتا تھا۔ کہ اس خونخوار لڑائی میں مارے جائینگے۔
جن کی جسارت اور شجاعت کا بڑے بڑے سورما لوہا مانتے تھے۔ ایسے بیروں کو زمین نے
اپنے آغوش میں لے لیا۔ جب یہ لوگ نہ رہے تو ہم جی کر کیا کرینگے۔ اور سب سے بڑھکر تو کرشن
بھگوان کا غم ہے جن کے نہ ہونے سے ہماری دنیا تاریک ہو گئی جن کے بھروسے پر ہماری زندگی
کا دارومدار تھا وہ چل بسے ہماری زندگی خاک میں مل گئی۔ ارجن قالب انسانی مٹی کا تودہ ہے
اس کا موہ کرنا فضول ہے۔ اب اس پرماتما کرشن چندر کا دھیان کر کے بھرت کھنڈ کا طواف
کریں اور ہمالیہ پربت پر برفستان میں اپنے جسم کو گلا دیں ۞

اس طرح راجہ جدھشٹر نے ارجن۔ بھیم۔ نکل۔ سہدیو اور دروپدی سے صلاح کر کے پرماتما
کرشن چندر کا دھیان کیا۔ اور ہمالیہ پربت پر چلنے کی ٹھانی۔ ایک تو یونہی راجہ جدھشٹر کو
مہابھارت کے ... اعزا و اقرباء کے مرنے سے ازحد رنج تھا۔ حکومت سے دل

میں تنفر رہا کرتا تھا۔ مگر لوگوں کے سمجھانے سے عنان حکومت ہاتھ میں لی تھی۔ کرشن چند مہاراج کی مفارقت میں ایک ایک گھڑی سال کے برابر گذرتی تھی۔ راجہ جدھشٹر اپنے چاروں بھائیوں سمیت مع رانی دروپدی کے بھارت کھنڈ کے طواف کے لئے آمادہ ہو گئے۔ یوتس کو بلایا محبت سے گلے لگایا۔ پھر پریکھیت اور بجرنابھ کو گود میں بٹھالکر پیار کیا۔ مدبران سلطنت اور مشیران مملکت کو بلاکر کاروبار سلطنت ان کے سپرد کئے اہل شہر نے جب سنا کہ راجہ جدھشٹر تارک الدنیا ہوتے ہیں۔ بادل غمناک ودردولت پر حاضر ہوئے جن میں برہمن کشتری۔ ویش۔ شودر شامل تھے۔ جو سنتا گریان ونالاں راجہ جدھشٹر کی زیارت کو حاضر ہوتا۔ امرا اور رؤسائے شہر نے لاکھ سمجھایا کہ چندے اور قیام کیجئے سلطنت سے دست کش ہونا مناسب نہیں۔ آپ کا سایۂ عاطفت ہمارے سروں پر بابرکت ہے۔ جب ہاتھ اٹھالینگے عہد کا نگراں کون ہوگا۔ راجہ جدھشٹر نے جواب دیا کہ عالم ضعیفی آگیا ہے اس زمانے میں تپ کرنا راجاؤں پر فرض کردیا ہے۔ گو ہم پچھلے دنوں میں تپ کر چکے ہیں اور جیلشم تپا مہ۔ بیاس جی اور کرشن چندر آنند کند کے سمجھانے پر چھتیس برس راج بھی کر لیا۔ اب راج کرنے کا زمانہ نہیں جب کرشن بھگوان ہمارے حامی و مددگار ساتھ چھوڑکر پرلوک سدھارے تو ہم رہ کر کیا کریں۔ اس لئے اے نیک دل رؤسا و امرا میری معروض پر التفات کرو اور اجازت دیدو کہ ہنسی خوشی ہمالیہ پربت پر جاکر دنیا سے قطع تعلق کرکے ہماری روحیں قالب عنصری سے پرواز کرجائیں سب کو یقین ہوگیا کہ راجہ جدھشٹر چار کرمانہ مانیں گے۔ حاضرین کی آنکھوں سے آنسو جاری تھے۔ منہ سے بات نہیں نکلتی سکوت کا عالم طاری تھا۔ راجہ جدھشٹر نے یوتس کو راج کاج سپرد کردیا۔ اور بجرنابھ اور پریکھیت کو ولی عہد مقرر کیا۔ برہمنوں۔ رشیوں منیشروں کو بہت سی دکشنا دیکر راجہ جدھشٹر رنواس میں آئے اور سبھدرا کو پاس بلاکر سمجھایا کہ تمہارا پوتا پریکھیت چکرورتی راجہ ہوگا۔ کرشن بھگوان کا نبیرہ بجرنابھ اندرپرست یعنی دہلی کا راج کریگا۔

پھر اترا کو تسکین دیکر سمجھایا کہ تمہارا لڑکا راجہ پریکھیت ہفت اقلیم کی بادشاہت کرے گا۔ پریکھیت اور بجرنابھ کی بہت اچھی طرح پرداخت کرنا ہماری ایشر سے دعا ہے کہ جس طرح ہمارے اور کرشن بھگوان میں رابطہ قائم رہا۔ اسی طرح بجرنابھ اور پریکھیت میں محبت رہے پھر کرپا چارج کو بلاکر فہمائش کی کہ آپ دھنر ودیا بید اور علوم شاستر سے پریکھیت اور بجرنابھ کو آگاہ کریں۔ یہ دونو لڑکے آپ کے سپرد ہیں۔ آپ ان کی نگرانی کیجئے گا۔ کرپا چارج نے بخوشی منظور کیا۔ پھر راجہ جدھشٹر نے ان کاموں سے فراغت پاکر کرشن بھگوان۔ بلدیو جی۔ بسدیو جی اور ان کی اولاد کے نام سے [illegible]

تالاب بنوائے۔ اور سینکڑوں ہاتھی اور ہزاروں گھوڑے سونے چاندی کے زیوروں سے مغرق محتاجوں
اور غریبوں کو عطا فرمائے۔ بہت سی گائیں رتھ پالکی نالکی وغیرہ برہمنوں اور رشیوں میں نقدی کے ساتھ تقسیم
ہوئیں۔ اپنے بھائیوں سے بہت کچھ زر و جواہرات خیرات کرائے پھر منشیوں۔ وزیروں اور امیروں
کو بلا کر راجہ پریچھت کا ہاتھ اُن کے ہاتھ میں دیا۔ اور مزید تاکیدگی کہ میری جگہ راجہ پریچھت کو شمار کریں
پریچھت اب تمہارا راجہ ہے۔ اس کی زندگی تمہارے ہاتھوں ہے۔ اُس کی خدمت میں کوتاہی ہونے
پاوے تا اُس پر کسی قسم کی تکلیف عائد ہو سکے۔ راجہ جدھشٹر کی ان غم انگیز باتوں سے سب کی آنکھوں
میں آنسو ڈبڈبا آئے۔ دست بستہ ہو کر ادب کے ساتھ عرض کیا کہ حکم کی تعمیل میں کسی طرح کا عذر
نہیں جو ارشاد ہوگا بجا لائینگے۔ اس کے بعد راجہ جدھشٹر نے گلے سے موتیوں کے ہار اتارے شاہی
پوشاک جو زیب جسم تھی بجائے اس کے مرگ چھالا اور گیروا بستر پہنا۔ ڈنڈ کمنڈل ہاتھ میں لیا اسی طرح
چاروں بھائی اور رانی دروپدی رشیوں کے روپ میں راج محل سے باہر نکلے۔ نارد۔ بیاس بھاردواج
مارکنڈے۔ جاگ ولک۔ بشسٹ اور گوتم رشی راجہ جدھشٹر سے ملنے آئے۔ پانچوں بھائیوں نے
پوجا کی اور نارائن پر دھیان کرتے ہوئے سب کے آگے راجہ جدھشٹر ان کے پیچھے بھیم سین
ان کے پیچھے ارجن۔ پھر نکل اور نکل کے پیچھے سہدیو اور سب کے بعد رانی دروپدی ہستنا پور
سے باہر نکلے۔ چلتے وقت راجہ جدھشٹر نے پریچھت اور بجر نابھ کو رعایا کے سپرد کیا اور فرمایا۔ کہ
جس طرح میری عزت کرتے رہے اسی طرح یہ دونو لڑکے آپ کے آغوش محبت میں دیئے
جاتے ہیں۔ اب میری بجائے یہ پریچھت اور بجر نابھ آپ کی خدمت کریں گے۔ ایشور سے پرارتھنا
ہے کہ ان دونو صاحبزادوں سے رعایا کا دل کبیدہ نہ ہوگا۔ یہ کہکر آگے بڑھے۔ راجہ جدھشٹر کی
ہمراہی میں ایک کتا بھی تھا۔ الوپی ناگ کنیاں اور چترانگد بھی ارجن کی ہمراہی میں روانہ ہوئیں
کچھ خیل رعایا بھی ساتھ چلنے پر عازم ہوا۔ مگر راجہ جدھشٹر کے اصرار سے سبھوں کو مجبور ہونا پڑا۔
کچھ دور جا کر واپس ہوئے +

ادھیائے ۲

پانڈوؤں کا بھرت کھنڈ میں طواف اور دوارکا پوری کو دیکھکر اٹھانا افسوس

بیشم پائن جی راجہ جنمیجے جی سے اس کتھا کو یوں چھیڑتے ہیں کہ راجہ جدھشٹر اعزا و اقربا اور اہل شہر کو روتا
ہوا چھوڑ کر [illegible] پیاگ [illegible] گنگا [illegible] الوپی ناگ کنیا

دریائے گنگا میں غوطہ لگا کر غائب ہو گئی چترانگد منی پور چل دی۔ پریاگ راج میں رشیوں منیوں کے درشن کر کے جب پانڈو آگے بڑھے اُن کا گذر ایک تالاب (سر دور) پر ہوا۔ اگن دیوتا سے ملاقات ہوئی۔ ارجن سے گانڈیو دھنش مانگا کہ ہم کو برن دیوتا نے بھیجا ہے۔ اور گانڈیو دھنش طلب کیا ہے اب دھنش کی ضرورت نہیں۔ ارجن نے اگن دیوتا کی ہدایت سے فی الفور گانڈیو دھنس سر دور میں ڈال دیا۔ برن دیوتا کے دوت دھنش لے کر اپنے آقا کی خدمت میں آئے۔ راجہ جدھشٹر بھائیوں کے ساتھ ملک آسام میں پہنچے۔ سمندر میں اشنان کر کے جنوب رویہ رخ کیا۔ بحر و بر کی گشت کرتے ہوئے سیت بند رامیشر کی زیارت کی اور وہاں سے گھومتے ہوئے مغرب کی طرف سیدھیاں بھریں دوارکا کے قریب پہنچکر پانڈوؤں کے آنسو نکل پڑے۔ تمام دوارکا غرق آب ہو چکی تھی۔ عمارتوں کے نام و نشان بھی نہ تھے۔ کرشن چندر کی موہنی مورت اپنی جھلک دکھا گئی۔ جدوبنسیوں کے جلال اور اقبال کا نظارہ آنکھوں کے سامنے پھر گیا۔ قلب الٹنے لگا۔ دل امنڈ آیا۔ زمانے کا انقلاب اپنا رنگ دکھا رہا تھا۔ او فلک نا ہنجار تو نے کیا سے کیا کر دیا۔ تجھ کو کسی کا جاہ و جلال ایک آنکھ نہیں بھاتا۔ جس نے ذرا پر پرزے نکالے تو اُس کا دشمن ہو گیا۔ راجہ جدھشٹر کرشن بھگوان کی یاد کر کے بہت روئے۔ پھر اس بات سے تسکین بھی ہوئی کہ پرماتما کی مرضی یونہی تھی۔ کرشن اوتار اسی لئے ہوا۔ کہ راچھس اور مغرور خود پسند راجوں سے زمین کو پاک کر کے رشیوں منیوں غریب سادہ مزاج نیک چلن۔ خوش اطوار لوگوں کا اپکار کرے۔ بڑے بڑے مردم خوار راچھسوں کو خاک میں ملا دیا۔ بڑے سورماؤں کا گھمنڈ توڑ دیا وہ ابناشی۔ پورکھ کرشن روپ سے پیدا ہو کر پرتھی کا بھار اتار کر بیکنٹھ کو چلا گیا۔ جہاں فرشتوں کے بھی پر جلتے ہیں۔ ارجن کہتا تھا کہ جب میں دوارکا آیا اپنوں کو ہمراہ لے کر شہر سے باہر نکلا تو عجیب و غریب نظارہ دیکھنے میں آیا۔ یعنی جس قدر حصہ دوارکا سے خالی ہوتا تھا۔ سمندر میں ڈوب جاتا تھا۔ اب نہ وہ زمین ہے نہ فلک نما عمارتیں دکھائی دیتی ہیں یہ عمارتیں بسوکرماں جی نے کرشن بھگوان کے اشارے سے تعمیر کی تھیں۔ بجائے عمارتوں کے پانی ہی پانی نظر آتا ہے یہ سب ایک ادنےٰ اعجاز سری مہاراج کا تھا۔ جب تک آپ کی مرضی ہوئی سمندر چاروں طرف سے موجیں مارتا ہوا دوارکا پوری کی حفاظت کرتا رہا۔ اس نے بھی ایک حیثیت سے بہت بڑا تپ کیا۔ کہ سری مہاراج کے روزانہ درشنوں سے اپنا جنم سپھل کیا۔ ارجن کی باتوں سے راجہ جدھشٹر اور پانڈو ایسے مغموم ہوئے کہ گھڑی بھر ٹھیر نا شاق ہو گیا۔ رومال سے اشکوں کی تری پونچھتے ہوئے بادل چاک [illegible] وہاں سے [illegible] پہنچکر [illegible]

منی پانڈووں کا آنا سنکر ملنے آئے اور رکھی کیش بدر کا شرم تک برابر ساتھ رہے۔ راجہ جدھشٹر نے جوگیوں رشیوں کی ہمراہی میں بدری ناتھ۔ کدار ناتھ وغیرہ تیرتھوں میں نہا کر سبھوں کو رخصت کیا اور آپ بھائیوں اور رانی دروپدی کے ساتھ ہمالے پربت پہ چڑھ گئے۔ بھرت کھنڈ آریہ ورت کی طرف یاس آمیز نظر ڈالکر سمیر پربت کی چوٹی کے قریب پہنچے۔ برفستانی پہاڑ میں پاؤں گلے جاتے تھے۔ جسم ٹھنڈا ہوا جاتا تھا۔ وہ کتا رفیق بھی ہمراہ تھا جس نے چلتے وقت رفاقت کی تھی۔ پانڈو برف کی پرواہ نہ کر کے سب سے اونچی چوٹی پر چڑھ گئے +

ادھیائے ۳

برفستانی پہاڑ میں پانڈووں کا گلنا اور راجہ جدھشٹر کی اپنے جسم سے بیکنٹھ کو روانگی

بھیشم پائن جی راجہ جنمیجے جی سے فرماتے ہیں۔ کہ جب راجہ جدھشٹر سمیر پربت کی چوٹی پر چڑھے جہاں پر بڑے بڑے منیشروں اور جوگیشروں کا بھی گذر ہونا دشوار ہے۔ برف کا انبار تھا رانی دروپدی برف میں گر پڑیں۔ بھیم سین نے راجہ جدھشٹر سے اطلاع کی رانی دروپدی نے ساتھ چھوڑ دیا۔ جدھشٹر نے فرمایا کہ دروپدی عصمت و عفت کی دیوی تھی۔ پانچ شوہر ہونے پر ارجن سے زیادہ الفت تھا۔ باوجودیکہ سہاگن روپ سے سرگ کو گئی۔ راجہ جدھشٹر آگے بڑھے دروپدی کی طرف پھر کر بھی نہ دیکھا۔ کام۔ کرودھ۔ موہ پانچوں اندریوں کو مغلوب کر چکے اس پر بھی اندر پرست دہلی کا راج انسانی حیثیت سے عدل کے ساتھ کرتے رہے جب ہمالہ کا سودا سر میں سمایا۔ راج پاٹ چھوڑ دیا۔ جوگ سادھن کیا کچھ دور گئے ہونگے کہ سہدیو کے گرنے کی خبر بھیم سین نے راجہ جدھشٹر کے گوش گذار کی۔ اور پوچھا کہ کوئی وجہ معلوم نہیں ہوئی۔ سہدیو بھی ملک عدم کو سدھارے۔ ان کے شریر تیاگ کرنے کی کیا وجہ ہوئی۔ راجہ نے جواب دیا کہ سہدیو کو اپنی عقل اور علم کا گھمنڈ تھا۔ وہ اپنے کو پنڈت جانتا تھا۔ اس غرور کی وجہ سے اس کی عمر نے جواب دیدیا۔ نکل برف میں گر پڑے بھیم سین نے وجہ پوچھی راجہ نے کہا کہ یہ بھی اپنی خوبصورتی کے آگے کسی کو نہ گنتا تھا۔ یہی وجہ اس کے جسم چھوٹنے کی ہوئی۔ راجہ جدھشٹر آگے بڑھے۔ ادھر ارجن برف میں گر پڑے جدھشٹر نے بھیم سین سے کہا کہ ارجن کو شسترودیا پر بڑا ناز تھا وہ سمجھتا

تھا کہ گانڈیو دھنش سے دنیا کے لچوں کو ایک دن میں مغلوب کر سکتا ہوں اور واقعی وہ ایسا تھا بھی مگر بھیشم پتا
درونا چارج - کرن ایسے دلاوروں کو ایک دن میں ہلاک نہ کر سکا - ہلاک کرنا بہت دشوار تھا - اگر کرشن
بھگوان ارجن کی محافظت نہ کرتے تو جانبر ہونا محال تھا - جیدرتھ کا سر کاٹتے ہی ارجن کے بھی
سو ٹکڑے ہو جاتے - کبر و نخوت اس کے دماغ میں بھری ہوئی تھی - اسی وجہ سے وہ ہمارے ساتھ
آگے نہ چل سکا - راجہ جدھشٹر نے آگے قدم بڑھایا ہی تھا کہ بھیم سین کے گرنے کی آواز آئی جدھشٹر
نے پلٹ کر دیکھا اور کہا بھائی تم اس قدر کھاتے تھے کہ دنیا میں کسی انسان کی خوراک تمہاری خوراک
کے برابر نہ تھی - تم کو کھانے کا موہ تھا اور یہی وجہ تمہارے ساتھ چھوڑنے کی ہوئی - اب صرف
راجہ جدھشٹر اور وہی رفیق کتا ہمراہی میں ہے جو پہلے روز سے آج تک رفاقت کرتا رہا - راجہ
جدھشٹر نارائن کے دھیان میں سب سے بلند چوٹی پر چڑھ گئے - راجہ اندر اور دھرم راج
سامنے آئے اور کہا کہ جدھشٹر جی آپ اپنے اسی جسم میں سرگ کو پہنچ سکتے ہیں آپ کو لینے کے
واسطے آئے ہیں - جدھشٹر نے جواب دیا - کہ میں چلنے پر راضی ہوں مگر یہ کتا بھی ساتھ جائیگا - اندر بولے
کہ سرگ میں کتا کیونکر ساتھ جا سکتا ہے جدھشٹر نے کہا تو میرا بھی جانا محال ہے - اس کتے نے
میری رفاقت اسی لئے کی ہے کہ ہمارے ساتھ سرگ چلے اگر کتے کو چھوڑتا ہوں تو ادھرم ہوتا ہے
بس مناسب ہے کہ ہم اور کتا دونوں یہیں کی مٹی میں سوار تھ ہوں تم جاؤ ہم نہ جائینگے جدھشٹر کی
ان باتوں سے کتا اپنا روپ بدل کر دھرم راج کی شکل میں سامنے کھڑا ہو گیا - اور فرمایا کہ آفرین ہے تمہیں
کہ اس وقت میں بھی اپنا دھرم نباہا - ایک دفعہ تمہاری آزمائش دویت بن میں کر چکا ہوں تمہارے بھائی
پانی کے تالاب پر پہنچے تھے اور تمہارے چاروں بھائی ایک اجگر کے منہ کا نوالہ ہو گئے آپ نے نکل
کو چھڑانے کے لیئے میرے سوال کا جواب دیا - میں نے تمہارے جواب سے خوش ہو کر چاروں
بھائیوں کو چھوڑ دیا - وہ اجگر میں ہی تھا اور آج بھی کتے کی حیثیت میں تمہاری آزمائش مد نظر تھی
طبیعت تم سے خوش ہو گئی - اب آپ رتھ پر سوار ہوں اور سرگ چلیں حالانکہ راجہ ماندھاتا شبی
ہریشچندر اور کئی راج رشی بیکنٹھ دھام کو گئے مگر تمہاری طرح کوئی مہاتما اس حیثیت سے سرگ میں
نہیں پہنچ سکا - تمہارا درجہ سب سے بڑھکر ہے دنیا میں تمہاری طرح دھرم وان اور ست بادی راجہ
نہ ہوا ہے نہ ہوگا - تم نے جگ اور تپ بہت کیا - مہابھارت کی سی خونخوار لڑائی میں تم نے ایسی ثابت
قدمی دکھلائی کہ کرشن بھگوان تمہارے سکھا رہے تمہاری تعریف اور شہرت جب تک دنیا پانی پر قائم
ہے شہرۂ آفاق ہوگی - اپنے باپ راجہ پانڈو کے نام کو قائم کیا جیسے تم دھرماتما ہو ویسے تمہارا بھائی ارجن

مولف افق

گانڈیو دھنش کا دھارن کرنیوالا کرشن چندر پرماتما کا دوست تھا۔ بھیم سین سا دلاور نکل سہدیو سے عالم
تمہارے بھائی ہوئے اور ساکشات لکشمی روپ دروپدی مہارانی تمہاری رانی ہوئیں تمہاری طرح دھرم پر
قائم رہنے والا راست باز راجہ اب نہ ہوگا۔ راجہ اندر نے نہایت تپاک سے جدھشٹر کو بمان پر سوار کیا۔ دیورشی
نارد اور بہت سے رشی راجہ جدھشٹر سے ملنے آئے۔ سبھوں کی زبان پر مہاراجہ جدھشٹر کی صفت اور اوصاف
کے کلمے جاری تھے کہ تمہاری طرح کسی راجہ نے سرگ میں پدوی نہیں پائی ۔

ادھیائے ۴

راجہ جدھشٹر سرگ لوک میں

بیشم پاتن جی اس طرح راوی ہیں۔ کہ راجہ جدھشٹر اندر کے ساتھ رشیوں منیوں کے جھنڈ میں بمان
پر سوار چلے جاتے تھے۔ جدھشٹر نے دیوتاؤں سے ملتمسانہ ظاہر کیا کہ ہمیں جہاں ہمارے بھائی بھیم سین ارجن
نکل سہدیو ہیں پہنچا دو۔ راجہ اندر۔ راج رشی راجہ! تم اس بات کی فکر مت کرو وہ لوگ سرگ میں پہنچ
گئے تھے۔ تم بھی سنسار کے مایا موہ کے جال سے چھوٹ کر پرم دھام کو جاتے ہو انسانی طریقوں کو چھوڑ دو
حواس ظاہری و باطنی کو مغلوب کر چکے پھر کیوں بھائیوں کا خیال آیا۔ تمہاری طبیعت کی سادگی اب تک نہ گئی
حالانکہ گیان کے نور سے تمہارا دل منور ہو چکا ہے تو بھی تمہارے دل سے انسانی عادتیں اب تک نہیں چھوٹیں
اپنے راجہ بھائی۔ بیٹا استری کوئی کام نہیں آتا۔ ان کا تعلق جب تک روح جسم میں رہتا ہے۔ جہاں روح جسم سے
علیحدہ ہوئی اپنے کرم کا پھل بھوگنے لگی۔ تمہارے بھائیوں نے بھی دھرم کے ساتھ دنیاوی کام کئے وہ آدمی نہ تھے
بلکہ دیوتاؤں کا روپ تھے۔ اس لئے اپنے اپنے انش میں مل گئے۔ بسنت کمار کے انش سے نکل سہدیو پیدا ہوئے
تھے بھیم سین پون کا لڑکا تھا پون میں مل گیا۔ اور ارجن نر اوتار ہو کر کرشن بھگوان کے پاس پہنچ گیا تم
اپنا سروپ کچھ دیر بعد دیکھ لو گے تمہارا تعلق دھرم کی طرح سے ہے ۔
دیوتاؤں کی گفتگو سنکر راجہ جدھشٹر نے اسی بات کا اعادہ کیا کہ ایک دفعہ تو مجھے رانی دروپدی بھیم
وغیرہ چاروں بھائی اور راجہ براٹ اور دروپد سے ملاقات کرا دو۔ پھر جیسا ہوگا دیکھ لیا جائیگا ۔

ادھیائے ۵

استھانک پرب کا مہاتم

بیشم پاتن جی روایت کرتے ہیں کہ پرستھانک پرب میں پانڈوؤں کی سرگ میں روانگی راجہ جد

مولف اق

حمیدہ کا ذکر کیا گیا۔ جو لوگ اس پرب کو سنیں سناوینگے کرشن بھگوان کی کرپا سے بھو ساگر سے پار ہو کر سرگ دھام پہنچیں گے۔ پانچویں پانڈوں کی طرح دھرم پر ثابت قدم علوم شاستر سے واقف اور شستر ودیا سے ماہر عاقل اور ذی فہم اب کوئی آیندہ نہ پیدا ہوگا۔ راجہ جدھشٹر کی مثال دھرماتما نہ زمانہ سلف میں گزرا ہے نہ آیندہ ہونے کی امید ہے۔ راجہ جدھشٹر جن اوصاف سے متصف تھے کلجگ کے زمانے میں وہ باتیں قصہ کہانی سمجھی جائینگی۔ انہیں شستر ودیا میں عبور تھا ہفت اقلیم کے تاجداروں کو مغلوب کر کے تمام دنیا کا شہنشاہ گردانے گئے۔ جو دولت و ثروت میسر ہوئی اپنے زور بازو اور ثابت قدمی سے حاصل کی۔ بڑے بڑے جگ کئے جواہر و زر کی دکشنائیں دیں۔ جن کا شمار حیطۂ امکان سے باہر ہے باوصف اس ثروت وجاہ و حشمت کے اپنے بڈھے چچا دھرتراشٹر کی بدولت بہت تکلیفیں برداشت کیں۔ اس پر بھی اپنے چچا کا اعزاز اپنے باپ سے بڑھکر کیا۔ شب و روز ایسی خدمت کی اور اس افتخار سے رکھا کہ اس نے درجودھن وغیرہ اپنے بیٹوں کی یاد بھول کر بھی نہ کی اپنے کئے پر از حد پشیمان تھا۔ کیونکہ اُس کے ہوتے درجودھن۔ کرن اور شکنی وغیرہ اُس کے قریبی رشتہ دار اور اس کے ناخلف لڑکے ہمیشہ پانڈوؤں کے ساتھ بدی کرتے رہے اور پانڈوؤں کا برتاؤ نیکی کے ساتھ رہا شرادھا و جگ کرانے کے وقت بھیم سین نے راجہ جدھشٹر کو ممانعت کی کہ ہم اپنے مورث بھیشم پتامہ کا شرادھ اپنے ہاتھ سے کرینگے راجہ دھرتراشٹ کو ہمارے کاموں میں دخل نہیں لینے سے ہرگز مجاز نہیں کہ اپنے مورثوں کا شرادھ کرے۔ درجودھن کی روح کو پانی دینا ہماری دانست میں حرام ہے۔ مگر راجہ جدھشٹر نے بھیم سین کے کہنے کی پرواہ نہ کی اپنے چچا کے ارشاد کے بموجب عمل کیا اور دھرتراشٹر سے مقتولان جنگ کا شرادھ کرایا + جدھشٹر اپنے برتاؤ سے ہردلعزیز ہو گئے۔ کنر گندھرب بھی مہاراجہ جدھشٹر کے خلق و خوشخوئی کی تعریف کرتے ہیں۔ راجہ جدھشٹر سرگ میں پہنچ گئے ہے راجن! اس پرب کو جو لوگ خلوص دل سے اعادہ کرینگے اور راجہ جدھشٹر ثابت قدمی راستبازی شیریں گفتاری کی یاد کر کے اس پر آفرین بھیجینگے۔ اُن کے لئے بہشت کا دروازہ کھلا ہوا ہے اور دنیا میں بھی رنج و فکر کے شدائد نہ جھیلنے پڑینگے۔ جب تک آسمان ہے تو [illegible] ہے آفتاب و ماہتاب اپنی کرنوں سے خلق کو منور کرتے رہینگے۔ مہاراجہ جدھشٹر کا نام نیک سے زبان زد خلائق رہیگا۔ اور نر نارائن کا جشن جب تک زمین کو شیش ناگ جی اپنے [illegible] بھگتوں اور سجن پرشوں کو سکھ دیگا +

مہابھارت

حصہ ہژدہم

سرگارُوہن پرب

ادھیائے ۱

راجہ جدھشٹر کو سرگ و نرگ کی یاترا۔ دھرشٹ دمن اور پانڈوں سے ملنے کی خواہش

بیشم پائن جی اس طرح ناقل ہیں کہ جب راجہ جدھشٹر نے دھرم راج اور اندر سے اپنے بھائیوں کی ملاقات کا عندیہ ظاہر کیا۔ راجہ اندر اور دھرم راج دیورشی نارد کی ہمراہی میں راجہ جدھشٹر کو سرگ میں لے گئے۔ درجودھن کو تخت مرصع پر جلوہ افروز دیکھا۔ کہ چاروں طرف کنہر دیوتا مورچل ہاتھ میں لئے مگس رانی کر رہے ہیں۔ گندھرب و کنہر دست بستہ استادہ ہیں۔ اس حالت سے درجودھن کو دیکھ کر راجہ جدھشٹر کو سخت تعجب ہوا۔ حیرت تھی کہ گناہوں سے ملوث راجہ درجودھن نے ایسی پدوی کیونکر حاصل کی۔ درجودھن اور بہشت تعجب ہے۔ جس کی تمام عمر گناہ کرتے گزری۔ جس نے نیک دل اور راستباز لوگوں کو تکلیفیں پہنچائیں۔ سبب سمجھ میں نہیں آتا۔ کہ راجہ براٹ۔ درپد۔ بھیشم پتامہ یا دھرشٹ دمن جن کی تمام عمر عبادت میں صرف ہوئی ایک بھی نہیں دکھائی دیتے۔ راجہ جدھشٹر نے نارد جی سے پوچھا کہ عصیاں مآب درجودھن کے ایسے کرم نہیں سنے جو سرگ کے آنند بھوگ رہا ہے۔ مَیں اس کے پاس کھڑا ہونا نہیں چاہتا۔ ایسے سرگ کو دور ہی سے سلام ہے۔ جہاں بھیم سین ارجن۔ رانی دروپدی نکل سہدیو ہمارے بھائی مقیم ہوں۔ مجھے پہنچاؤ۔ نارد جی نے مسکرا کر جواب دیا دھرم راج! یہ سرگ ہے یہاں حسد اور ڈاہ کا گزر نہیں۔ راجہ درجودھن بھی چونکہ شجاعت اور بہادری کے میدان میں جان دے چکا ہے۔ اس نے پوری پوری جنت الفردوس زیر سایۂ شمشیر بہت کی پا بھوگی ہے [illegible] پانے کی ہوئی

جو تکلیف اور مصائب تم نے اس کی ذات سے اٹھائے۔ گو وہ صحیح ہیں مگر وہ امور دنیا ہی تک تھے اب ان باتوں کو یاد کرنا عبث ہے تم دھرم راج ہو دھرم تمہارا مذہب ہے درجودھن سے محبت کے ساتھ ملو۔ جدھشٹر ہائیں! آپ یہ کیا فرماتے ہیں اسی ملعون درجودھن کی مخاصمت سے کروڑوں شور بیر لاکھوں ہاتھی گھوڑے پیوند خاک ہوئے۔ آپ مجھے درجودھن سے ملنے کو کہتے ہیں یہاں دم بھر نہیں ٹھیر سکتا۔ وہاں جانا چاہتا ہوں جہاں راجہ براٹ اور دروپد ہمارے بھائی اور رانی درروپدی ہیں۔ آخر وہ لوگ یہاں کیوں نہیں آئے۔ ہمارے بڑے بھائی راجہ کرن کہاں ہیں ان سے درشن کی تمنا ہے +

جدھشٹر کی درد بھری گفتگو سے دھرم راج اور راجہ اندر بہت مسرور ہوئے اور کہا بہتر ہے ہم تم کو انہیں کے پاس بھیج دیتے ہیں۔ یہ کہہ کر ایک قاصد کی ہمراہی میں راجہ جدھشٹر کو نرک کی طرف روانہ کیا۔ راستہ ایسا میلا اور خراب تھا کہ ایک ایک قدم بار خاطر ہو رہا تھا۔ کہیں مکھیاں بھنبھنا رہی ہیں۔ بدبو سے دماغ اڑا جاتا ہے کہیں پیپ اور خون کی ندیاں بہہ رہی ہیں ہڈیوں کے ڈھیر گندے اور میلے پانی کی موریاں رواں ہیں۔ بڑے بڑے کیڑے کلبلا رہے ہیں۔ کہیں آگ جل رہی ہے۔ کہیں گرم تیل کی کڑھائی چڑھی ہیں۔ کہیں پتھریلی زمین آگ کی طرح تپتی ہوئی دیکھی۔ کہیں ندیوں میں گرم پانی آفتاب کی تپش سے اوٹ رہا ہے بڑی بڑی گھانس لگی ہوئی ہے جا بجا کانٹوں کا انبار نظر آیا۔ یکقدم چلنا دشوار تھا + تعفن سے ناک سڑی جاتی تھی۔ کہیں ایسے تناور درخت دکھلائی دئے جن کے پتے چھری کی دھار کی طرح تیز تھے۔ ایک مقام پر لوہے کی شل نظر آئی جس کی گرمی میں اس قدر حدت تھی کہ اس کے پاس سے گزرنا دشوار تھا۔ اس مقام پر راجہ جدھشٹر کو بہت شاق گزرا سب چیزیں دیکھتے ہوئے افسردگی کے ساتھ چلے جاتے تھے جدھشٹر نے ہمراہی سے پوچھا کہ ابھی ایسے مقاموں سے سابقہ رہیگا۔ کتنی دیر اور چلینگے۔ جو اس مصیبت خیز نظارے سے نجات ہوگی۔ اس مقام کا نام کیا ہے ہمارے بھائی کہاں ہیں۔ ہمراہی بولا کہ یہاں تک اجازت دی گئی تھی۔ آپ نے یہاں کا رنگ دیکھ لیا۔ آگے یہاں سے بھی بدتر حال ہے۔ اب واپس چلئے راجہ جدھشٹر نے پلٹنا غنیمت جانا۔ ایک دردآمیز آواز یہ کہتے ہوئے سنائی دی کہ دھرم راج جدھشٹر جی آپ کے قدوم میمنت لزوم سے اس سرزمین کی قسمت جاگ اٹھی ہم لوگ گو دوزخی ہیں مگر آپ کے آنے سے وہ راحت ہوئی کہ بیان سے باہر ہے راجہ جدھشٹر ہیں

درد آمیز آواز سے چونکتے ہوئے گئے۔ پوچھا آپ لوگ کون ہیں۔ اپنا نام بتلاؤ۔ آواز آئی کہ میں بھیم اور
میں ارجن ہوں۔ نکل اور سہدیو۔ دھرشٹ دمن۔ رانی دروپدی اور دروپدی کے پانچوں پتر
ہمارے ساتھ نرگ بھوگ رہے ہیں۔ راجہ جدھشٹر اپنے بھائیوں کی حالت زار سے رنجیدہ ہوئے
افسوس میرے بھائی جنہوں نے برسوں جگ۔ جوگ۔ تپ۔ تیرتھ جاترا کی ہے۔ اور عفت مآب
دروپدی جس نے پتی برت دھرم مرتے دم تک بنا ہا۔ اور اس کا بھائی دھرشٹ دمن جو اگن
کنڈ سے پیدا ہوا۔ یہ سب دوزخی ہو گئے انہوں نے ایسا کونسا پاپ کیا تھا۔ جو نرک میں ڈالے
گئے۔ سو دھرم راج تمہارے ڈھنگ نرالے ہیں کہ پاپی درجودھن تو سرگ کے آنند بلاس
بھوگے اور ارجن بھیم سین۔ نکل سہدیو میرے بھائیوں کو نرک دیا۔ جہاں ایک گھڑی بھی
کھڑا نہیں ہوا جاتا۔ پھر اپنے ہمراہی سے کہا کہ تم اندر سے میرا پیام دو۔ میں یہیں ٹھیرا
ہوں۔ راہبر راجہ اندر کے پاس گیا اور جدھشٹر کا پیام ہو بہو گوش گزار کیا۔

ادھیائے ۲

دیوتاؤں اور راجہ جدھشٹر کی گفتگو

بشیم پائن جی راجہ جنمیجے جی سے مخاطب ہیں کہ راہبر نے دیوسماج میں آکر راجہ اندر سے
جدھشٹر کا پیام سنایا۔ راجہ اندر دیوتاؤں کو ساتھ لے کر وہاں آئے۔ ان کے آتے ہی ان کے
آتے ہی وہ سڑاہند بساہند بدبو اور آفتاب کی حدت وغیرہ سب باتیں جاتی رہیں۔ اور بجائے
اس کے ٹھنڈی اور خوشگوار ہوا چلنے لگی اچھے خوشنما اور خوشبودار پھول کھل گئے لہو اور پیپ
کی ندیوں کا پتہ نہیں۔ بجائے ان کے کیوڑے اور گلاب کی نہریں جاری تھیں راجہ جدھشٹر
نے سر اٹھا کر دیکھا کہ راجہ اندر سبھوے دیو او داوش سورج۔ دو لوا سونی کمار اور بہت سے دیوتا
کھڑے ہوئے ہیں طبیعت کی وہ حرارت جاتی رہی۔ دل کسی قدر بشاش ہو گیا۔ دیوتاؤں نے
جدھشٹر سے کہا۔ کہ ہے راج رشی! ہم ابناشی لوک چلو۔ تمہیں غصہ زیب نہیں دیتا راجاؤں
کو نرگ بھوگنا لازمی ہے۔ کیونکہ ان سے اچھے اور برے کرم دونوں ہوتے ہیں۔ جو اچھے کرموں کو
پہلے بھوگتے ہیں وہ بعد کو نرک میں جاتے ہیں۔ جو برے کرم پہلے بھوگتا ہے اسے پیچھے سرگ
ملتا ہے۔ ہم تمہارے نیک خواہ ہیں۔ ہم ہمدرد ہیں۔ اس لئے تم کو پہلے نرک دکھا دیا۔ تم
نے اشوتھاما کی بات جھوٹھی بات دروناچارج سے کہی تھی۔ اسی سے آپ کو نرگ کا نظارہ دکھانا لازمی ہوا

اور یہی وجوہ ارجن۔ بھیم۔ نکل۔ سہدیو۔ دروپدی وغیرہ کو نرگ بھوگنے کے ہوئے۔ تمہاری طرف کے سب راجہ جنہوں نے مردانہ وار میدان جنگ میں جان دی تھی۔ سرگ میں پہنچ گئے۔ تمہارا بڑا بھائی کرن اپنے استھان سورج لوک کو گیا۔ اب تم اپنے دل سے کبیدگی دور کر دو۔ اور جو تم نے دنیا میں اچھے کرم کئے ہیں ان کا سکھ بھوگو۔ سرگ میں گندھرب اور اپسرا تمہاری زیر فرمان رہینگی جس طرح کہ راجہ ہرلیشچندر اپنی نیک خصلتوں کی بدولت اتم لوک میں جاگزیں ہوا۔ راجہ ماندھاتا۔ بھاگیرتھ راجہ وسرتھ کا پتر بھرت اپنی نیک خلقی کی بدولت اپنے اپنے لوکوں میں سکھ بھوگ رہے ہیں۔ اسی طرح تم بھی آنند بھوگو۔ اے راجن دیو ندی گنگا میں جو تینوں لوک کو پاک کرنے والی ہے اشنان کرو۔ جو انسانی جامے کی بدولت رنج و مصیبتیں سہنا پڑیں وہ سب کافور ہو جائینگی +

ادھیاے ۳

راجہ جدھشٹر کا دیوندی گنگا میں اشنان

بیشم پائن جی راجہ جنمیجے جی سے رطب اللسانی کرتے ہیں کہ دیوتاؤں نے راجہ جدھشٹر کے تمام شکوک اپنی پند و نصائح سے زائل کر دئے اور گنگا جی میں اشنان کرنے کی ہدایت فرمائی۔ دھرم راج جی اس طرح مخاطب ہوئے کہ میں تین مرتبہ تمہاری آزمائش کر چکا۔ واقعی تم دھرم روپ ہو میں تم سے بہت خوش ہوں مصیبت میں بھی دھرم میں ثابت قدمی دکھائی۔ دیوندر نے نرک کا نظارہ تمہیں اس لئے دکھایا کہ راجاؤں کو نرگ ضرور بھوگنا پڑتا ہے۔ دروپدی لکشمی روپ ہے تمہارے لئے اگن کنڈ سے اس کا اوتار ہوا۔ اب تم گنگا میں اشنان کر کے مایا موہ سے علیحدہ ہو جاؤ۔ راجہ جدھشٹر نے گنگا جی میں اشنان کیا۔ غوطہ لگاتے ہی دیو دیہہ پائی پھر وہاں سے دیوتاؤں کے ساتھ سرگ کو گئے۔ ارجن بھیم سین نکل۔ سہدیو۔ اپنے اپنے مقام پر جلوہ گستر ہیں۔ راجہ دھرتراشٹ بھی اونچے سنگاسن پر براجمان ہیں۔ راجہ جدھشٹر کے پہنچتے ہی دیوتاؤں۔ رشیوں اور گندھربوں نے مدح سرائی کی۔ بعدہٗ راجہ جدھشٹر جہاں کوروں اقامت گزیں تھے پہنچے۔ کرشن بھگوان کا جمال دیکھا شنکھ۔ چکر۔ گدا۔ پدم دھارن کئے نظر آیا ایک سنگاسن پر ارجن کو نر کا روپ دھارن کئے کرشن چندر جی کے پاس دیکھا اس نورانی جمال کے سامنے شیو۔ برہما تینتیس کروڑ دیوتاؤں کو وید منتر پڑھتے ہوئے پایا۔ رشی منی آپ کی پوجا اور اپاسنا کر رہے ہیں۔ راجہ جدھشٹر تر لوکی ناتھ کیشو مورت کے درشن کرنے سے بہت خوش ہوئے اور آنند میں مگن ہو کر ...

بڑے پریم سے پوجن کی - نر نارائن یعنی ارجن اور کرشن بھگوان راجہ جدھشٹر سے بغلگیر ہوئے وہاں سے دیوتاؤں کے گروہ میں بھیم سین کے پاس پہنچے - بھیم سین کو پون دیوتا کی گود میں دیہہ سروپ دھارن کئے ہوئے دیکھا - جدھشٹر نے گلے سے لگایا - پھر اسونی کماروں کے استھان پر گئے - نکل رسہدیو کو دیکھا اور اسی طرح درو پدی لکشمی سروپ میں نظر آئی راجہ اندر نے کہا کہ ہے راج رشی جدھشٹر رانی گاندھاری اور دروپدی جن کا جسم انسانوں کی طرح نہیں ہئوا یہ دونو سرگ کی لکشمی ہیں - تمہاری خاطر ان دونوں نے اوتار لیا اب اپنے اپنے استھان پر پہنچ گئیں - راجہ جدھشٹر نے گاندھاری جی کے قدم لیئے - اور رانی دروپدی کو آشیرواد دی اتنے میں دروپدی کے پانچوں لڑکے جو گندھرب تھے راجہ جدھشٹر کے قدموں پر گر پڑے جدھشٹر نے چھاتی سے لگالیا - پھر اپنے چچا دھرتراشٹ کے پاس پہنچے - جو راجہ پانڈو کا بڑا بھائی تھا - راجہ دھرتراشٹ کو ایک اونچے استھان پر براجمان پایا - گندھرب اور کنہر مورچھل ہانک رہے ہیں - اپسرائیں سیوا کر رہی ہیں - کچھ گندھرب گا نا سنارہے ہیں راجہ اندر نے انگلی کے اشارے سے کرن کو دکھایا کہ راجہ ادیکھو - جو رادھا کا لڑکا کرن نام سے موسوم ہئوا - آکاش میں سورج کی طرح اپنی نورانی کرنیں چمکاتا ہئوا چلا جاتا ہے - ہے راجن بسوے دیو سانگی جی بیٹھے ہوئے ہیں - سبھدرا کے پتر چندرماں کی طرح ابھمنول چندرماں کی گود میں کھیل رہا ہے اور یہ کنتی اور مادری تمہاری ماتا تمہارے پتا راجہ پانڈو کے ساتھ بیٹھی ہوئی تمہارے دیکھنے کے لیئے آئی ہیں اور درونا چارج جی برہسپت جی کے ساتھ وہ سامنے بیٹھے ہوئے ہیں ان کی زیارت کرو - انہوں نے میدان جنگ میں لڑائی لڑکر قالب چھوڑ دیا - اب یہ جکش کنہر گندھروں کے ساتھ رہا کرتے ہیں +

ادھیائے ۴

مقتولانِ جنگ کی روحوں سے راجہ جدھشٹر کی ملاقات

بیشم پائن جی جنمیجے سے اس طرح مخاطب ہیں کہ راجہ جدھشٹر نے ہر ایک مقتولانِ جنگ سے ملاقات کی جو جس کے انس سے پیدا ہئوا تھا ویسا اسی دیوتا میں پرویش کرتے پایا بھیشم پتامہ جی بسودیوتاؤں کے ساتھ - درونا چارج برہسپت جی کرت برما مرد گن پردمن جی کو سنت کما رکی ہمراہ دیکھا اور پھر یہ سب دیوتاؤں ... ... بیر پوری

کے راج کا مالک ہوا - راجہ پانڈو مہیندر لوک میں پہنچا - بھور شرو اور راجہ شل - کنس - اگرسین - بیدیو - ستکھ - اوتر راج کمار یہ سب لبو یدا میں مل گئے - بدرجی کا دھرم راج سے الحاق ہوا - بلدیوجی رساتل گئے - جو اپنی پشت پر سیس ناگ روپ سے پرتھی کا بھار اٹھاتے ہیں کرشن چندر آنند کند کا اتصال بشن بھگوان سے ہو گیا - باسدیوجی کی سولہ ہزار رانیاں سرستی ندی میں ڈوب کر سرگ لوک میں پہنچ گئیں - اور اپسرا روپ ہو کر سری بھگوان کی سیوا میں مصروف ہوئیں -

گھٹوت کچ کا اوتار جگش سے ہوا تھا اور درجودھن دوساسن وغیرہ راچھس تھے - یہ سب کوبیرپوری میں بودوباش کرنے لگے - کیونکہ جگش اور راچھسوں کا مسکن کوبیرپوری ہے - اے راجہ جنمیجے جی! جو دیوتا اور راچھس برہما جی کی ہدایت سے زمین پر پیدا ہوئے وہ سب اپنے اپنے مقام پر آ گئے اور اپنے اصلی روپ میں مل گئے - اسی طرح جب مہندر اوتار ہوا تھا سب دیوتا اور راچھس پرتھی پر جنم لے کر آخیر میں اپنے اپنے سروپ میں اتصال کر گئے نارائن جی کو پرتھی کا بھار اتارنا تھا - اس لئے اوتار دھارن کرتے ہیں - جو لوگ پریم اور خلوص عقیدت سے باسدیو بھگوان کا سمرن کرتے ہیں ان کو مکت پدوی میسر ہوتی ہے - مہاتما رشی منی اور ہری بھگوان نارائن جی کا چرتر پرالوں - رامائن - بھاگوت - مہابھارت وغیرہ کا پاٹھ کر کے بھوساگر سے پار اتر جاتے ہیں - جو لوگ ان پوتھیوں کا مطالعہ کرتے ہیں نارائن جی کے بھگت ہو جاتے ہیں +

ادھیائے ۵

راجہ جنمیجے جی کا جگ اور مہابھارت سننے کا پھل

اگر شرواجی نیمشارنیہ پر مہابھارت پوتھی رشیوں منیوں کو سنا رہے ہیں - راجہ جنمیجے جی مہابھارت سی پاک پوتھی بیشم پائن جی سے سن کر از حد مسرور ہوئے کتھا کے سماپت ہونے پر جگ کیا گیا - استیک رشی نے سرپوں رشی کی جان اس جگ سے بچائی جنمیجے جی نے بہت کچھ دان دکشنا برہمنوں کو دے کر خوش کیا - اور تچھک - تلا استھان سے راجہ جنمیجے جی جگ کر کے برہمنوں کے ساتھ ہستناپور آیا اور نیک نیتی کے ساتھ کاروبار سلطنت میں مشغول ہوا آٹھوں پہر اس نے پرمیشور کرشن بھگوان کی یاد دل میں جاگزیں رکھی - دھرم شالائیں اور چھتر یالی کنوئیں - باغ - باولیاں - باپ دادا اول کے نام سے تعمیر کرائیں - اوگر شروا رشیوں منیوں سے مہابھارت کتھا اس طرح سناتے ہیں کہ راجہ جنمیجے جی کی آرزو بیشم پائن جی نے پوری

کی یعنی بیاس جی کی تصنیف شدہ مہابھارت پوتھی سنائی - اے رشیو! یہ کتاب انسان کو موکش
اور گناہوں سے نجات دلانے والی ہے - بیاس جی نے جو کچھ اپنی آنکھ سے دیکھا - ہو بہو اس
کتاب میں تحریر کیا جو اس کتھا کو خلوص دل سے روزانہ پاٹ کرے یا سناوے - اس کے ہر ایک
پرب کو پڑھے یا پڑھاوے وہ بھوساگر سے پار ہو کر موکش پاوینگے دنیا میں بھی ان کا نام آفتاب
کی روشنی ہوگا - جاہ و حشمت - دولت و ثروت تابع فرمان رہینگے اور عقبے میں بھی آنند ملیگا - اس
بھارت کتھا میں پورن برہم پرماتما سری باسدیو جی کے چرتر بیان کئے گئے ہیں - جو نارائن
جی نے اوتار لے کر دیوتاؤں اور انسانوں کو اپنی اوبھت لیلا دکھلائی - اے رشی اور منی اس کتھا
کو شرادھ کرم کرنے کے وقت جو لوگ پریم سے سماعت کرینگے - ان کے پتروں کی موکش ہو جائیگی
شرادھ سے ان کی روحیں خوش ہو کر اچھے لوگوں میں باس کرینگی - بھارت کتھا میں ارتھ دھرم
کام موکش کوئی بات ایسی نہیں - جس کا ذکر نہ ہوا ہو - اس پستک سے اٹھارہ پران نکلتے ہیں -
اس کے سنتے ہی عذابوں سے رہائی ہو جاتی ہے یہی ایک کتھا ہے کہ جس کی سماعت سے
سورگ ملتا ہے اور پھر موکش ہو جاتی ہے حاملہ عورتیں جو اس کتھا کے سننے سے صاحب اقبال لڑکا
پیدا ہوگا - بیاس جی مہاراج نے وید بھاش کیا - ساٹھ لاکھ سنگھتا سے مہابھارت تصنیف ہوا
تیس لاکھ دیولوک - ۱۵ لاکھ پترلوک - ۱۴ لاکھ جگشش لوک اور ایک لاکھ اشلوک اس لوک یعنی
دنیا میں اب تک قائم ہیں - نارد جی نے دیوتاؤں کو اور است دیو نے پتروں کو سکھ دیو جی نے
راکھشس اور جگشوں کو اور بیشم پائن جی نے منشوں کو سنائے - جب مہابھارت تصنیف ہوا -
تو پہلے پہل اپنے بیٹے سکھ دیو جی اور بیشم پائن جی اپنے چیلے کو بیاس جی نے پڑھایا - رشیو! میں
ہاتھ اٹھا کر اس بات کی تائید کرتا ہوں کہ مہابھارت کے پڑھنے سے انسانوں کو موکش مل سکتی
ہے اگر آدھے اشلوک کا بھی روزانہ پاٹھ کیا جائے تو بھی دلی آرزوئیں بر آویں - یہ پستک انسان
کو اپنی پند و نصائح سے آگاہ کر کے ہدایت کرتی ہے کہ جان نکلنے کے وقت تک دھرم میں ثابت قدم
رہے - لوبھ اور لالچ سے کبھی اپنے دھرم کو نہ چھوڑے - اگر دھرم کے لئے جان کام آ جاوے تو
دھرم پر جان قربان کر دینا مناسب ہے - دنیا میں جتنی اشیا ہیں سب فانی ہیں صرف آتما ابناشی ہے ◆

ادھیائے ۲

بیشم پائن اور راجہ جنمیجے سے سوال و جواب

راجہ جنمیجے جی نے بیشم پائن سے سوال کیا کہ بھارت کتھا سن کر کون کون چیزیں دان کرنی چاہئیں اور کس دیوتا کا پوجن ہونا چاہیئے۔ بیشم پائن جی پہلے اس کتھا کے پھل تمہیں سناتا ہوں یہ تو ظاہر ہے کہ کرشن بھگوان سے لے کر سب دیوتاؤں نے کھیل تماشے دکھانے کو دنیا میں اوتار لیا تھا پرتھی کا بھار اتار کر سب اپنے اپنے لوک چلے گئے۔ اپنے اپنے انش میں داخل ہو گئے سری بھگوان کا جش اور پراکرم بیان کرنے سے انسان کی گناہوں سے مغفرت ہو جاتی ہے جو شردھا سے مہابھارت کا پاٹھ کرے وہ بلا شبہ موکش پا سکتا ہے۔ اس کے روزانہ پڑھنے سے پشکر وغیرہ تیرتھوں کے اشنان کرنے کا پھل ملتا ہے۔ اس کی ہدایت پر چلنے والے جو انسان شرادھ اور ترپن کرتے ہیں۔ حسب مقدور برہمن بھوجن کراتے ہیں ان کے واسطے موکش کا دروازہ کشادہ ہے۔ شردتا پر واجب ہے کہ دہنی سمیت گئو دان کرے۔ کھانے پینے کی چیزیں۔ زمین کپڑے اونی پارچہ پیتامبر۔ ریشمی پارچہ گھوڑے ہاتھی۔ پلنگ۔ پالکی۔ رتھ وغیرہ سواریاں دان کرے راجہ مہاراجہ اپنا شریر۔ استری۔ لڑکا لڑکی کا دان کریں۔ جو مقدور کے موافق ایسا کرتے ہیں ان کو ثواب عظیم حاصل ہوتا ہے۔ ان کے باپ دادا پردادا سرگ میں جاتے ہیں۔ شروتا لوگوں میں یہ اوصاف ہونا چاہئیں۔ چہرہ بشاش۔ فکر اور تردد سے دور یکسوئی خاطر۔ حواس ظاہری و باطنی پر قابو۔ عیب بینی اور عیب جوئی سے متنفر۔ شیریں کلام۔ علوم وید شاستر سے واقف جو لوگ ان اوصاف سے متصف ہیں۔ وہی شروتا ہو سکتے ہیں جن کو ان باتوں کی پابندی نہیں ان کو بھارت کتھا کا پھل نہیں مل سکتا علے ہذا پنڈت یعنی کتھا سنانے والا بھی ایسے ہی اوصاف رکھتا ہو۔ اشلوک پڑھنے میں لفظی غلطیاں نہ ہوں۔ پریم سے کتھا پڑھی جاوے۔ سری نارائن اور سرستی دیوی کو نمسکار کر کے کتھا کا آغاز ہو۔ کتھا کہنے والے اور سننے والے دونوں بوالوں پر بیٹھ کر سیدھے سرگ کو جاتے ہیں + اپسرا گندھرب خدمتوں پر متعین ہوتے ہیں۔ پہلی پارنا میں اگنی گوشتم جگ کا اور دوسرے پارنا میں راتری جگ کا اور تیسرے پارن میں دوادشا جگ کا پھل ملتا ہے یعنی کتھا سننے اور سنانے والے کو سرگ مل سکتا ہے۔ دیوتاؤں کے ساتھ بوالوں پر بیٹھ کر سرگ میں عیش اڑاتے ہیں۔ ہزاروں بیکنٹھ میں عیش جاودانی پاتے ہیں۔ چوتھے پارنا میں باجپی جگ اور پانچویں اور چھٹے پارنا میں دو گنت جگ ساتویں پارنا میں تر گنت جگ کا ثواب حاصل ہوتا ہے۔ آٹھویں پارنا میں راجسوی جگ کا پھل ملنے سے چندر لوک میں بود و باش ہوتی ہے۔ نویں پارنا میں اسومیدھ جگ کا پھل پا کر اچھے اچھے [illegible]

ہے۔ گن معرب اور اپسراان کی پوجن کرتے ہیں۔ بھیرشن لوک میں پہنچ کر دیوتاؤں کے گروہ میں شامل ہو جاتا ہے جنمیجے جی۔ کتھا پر کون کون چیزیں چڑھائی جاتی ہیں ویشمپاین۔ ہر پرب کے خاتمے پر برہمنوں کو بھوجن کرانا۔ صاف ستھرے کپڑے اور خوشبودار پھل پھول چڑھانا چاہیئے۔ سبھا پرب کے سماپت ہونے پر پالیوے۔ لڈو بھوجن کرانا چاہیئے۔ بن پرب کے آغاز پر خشک و تر میوہ و باس گدی پر بھینٹ دے اور خاتمے پر کینہ جاق (برتنوں میں پانی بھر کر برہمنوں کو دینا) براٹ پرب کی سماپتی پر بستروں کا دان لکھا ہے۔ ادیوگ پرب جب ختم ہو جس قسم کی شیرینی یا غذا کی رغبت ہو برہمنوں کو کھلاوے صندل اور خوشبودار پھولوں سے مہابیان کی پوجن ہو۔ بھیشم پرب کی سماپتی پر پالکی یا پالکی جنس وغیرہ کا دان واجب ہے درون پرب پر پلنگ۔ وعنش بان۔ تلوار برہمنوں کی نذر کرنا اور بھوجن کھلانا چاہیئے کرن پرب کے خاتمے پر پرمھ بھوج ہو۔ اور شل پرب پر لڈو۔ اور شیرینی چڑھانا چاہیئے۔ گدا پرب کے سماپت ہونے پر مونگ (ایک قسم کا غلہ جس کی دال ہوتی ہے) کی چیزیں بنوا کر کتھا پر چڑھاوے۔ استری پرب کے ختم ہونے پر رتن اور جواہرات کا دان ہوتا ہے اور شروع ہونے پر گھی۔ آٹا۔ چانول کا دان لکھا ہے۔ شانتی پرب پر گھی سے بنی ہوئی چیزوں کا دان لازمی ہے۔ اشومیدھ پرب اور نیز آشرم پرب کے سماپت ہونے پر برہمنوں کا بھوجن کرانا چاہیئے۔ موسل پرب میں خوشبویات میں بنی ہوئی چیزیں کتھا پر بھینٹ کرے چندن سے برہمن کا پوجن کرے پر استھانک اور سرگارہن پرب کے ختم ہونے پر جو بھوجن اپنے کو مرغوب ہو۔ برہمنوں کو کھلاوے۔ ہربنش پوران کے خاتمے پر ہزار برہمنوں کو مدعو کرے اور ایک گائے بھی برہمن کو دیدے۔ سن اور ریشمی پوشاکوں سے برہمنی کو ملبوس کرے کتھا سننے والا اگرچہ غریب ہو۔ تو بھی اپنی مقدور بھر جس طرح اوپر بیان ہؤا ہے دان کرے۔ ہر ایک شرو تا پر یہ باتیں لازمی ہیں جب بھارت کتھا سماپت ہو جاوے۔ تو ایک جلد مہابھارت کی مجلد جس پر سونے کا کام بنا ہو برہمن کی نذر کرے۔ انواع اقسام کے کھانے کھلاوے۔ بجائے روپے کے اشرفی دکشنا میں دینا چاہیئے۔

برہمن کے خوش ہونے سے دیوتا بھی خوش ہوتے ہیں۔ جس گھر یا استھان میں بھارت کتھا سنی یا سنائی جاتی ہے اس کے گھر میں لکشمی باس کرتی ہے اور اس کا خاندان ترپت ہو جاتا ہے۔ ویشمپاین راجہ جنمیجے جی فرماتے ہیں کہ راماین اور مہابھارت میں سری نارائن جی کے جش اور کیرتن گائے گئے ہیں۔ جو انسان ان کتھاؤں کو سنتے یا سناتے ہیں پرم پد پاتے ہیں۔ موکش پھل ملتا ہے اور دلی مقصد بر آتے ہیں۔ جو ثواب اٹھارہ پرانوں کی سماعت سے ملتا ہے وہ صرف ایک بھارت کتھا کے سننے سے [illegible]

جو لوگ اس کتھا کو دائمی سنتے یا سناتے ہیں وہ پاپوں سے چھوٹ کر سیدھے بیکنٹھ دھام چلے جاتے ہیں اور سری بشن بھگوان میں پرویش کر جاتے ہیں اور ماس کی گیارہ بیڑیاں پاپوں سے چھوٹ جاتی ہیں۔ جو دان اوپر لکھے گئے ان کے ساتھ وسانش ہون بھی ہونا لازمی ہے +

ہے راجن! مہابھارت کی کتھا سنا چکا اب راجہ دشینت اور شکنتلا کے دلچسپ حالات بیان ہوتے ہیں +

ادھیائے ۶
شکنتلا کی پیدائش

زمانۂ سلف میں بسوامتر رشی نے جب بہت بڑا تپ کیا۔ راجہ اندر نے مینکا اپسرا کو ان کے تپ کھنڈن کرنے کے واسطے بھیجا۔ مینکا کے حسن دلاویز پر فریفتہ ہو گئے۔ کچھ عرصے کے بعد مینکا کے بطن سے ایک دختر مہ لقا تولد ہوئی تو وہ مادری محبت سے منہ موڑ کر جلدی کچھ التفات نہ کیا۔ کیونکہ وہ انسان سے پیدا ہوئی تھی۔ لہٰذا یہ دختر اکیلی جنگل میں پڑی رہی تھی۔ بھوک سے منہ کھولے تھی اتفاقاً کن منی رشی کا گذر اس بیابان جنگل میں ہوا۔ دیکھتے ہی آنسو گر پڑے۔ گود میں اٹھا کر اس کی خوبصورتی کی تعریف کرتے ہوئے کٹی پر لے گئے۔ اور اپنی خواہر گوتمی کے سپرد کیا اور فرمایا کہ اس کی پرورش اچھی طرح کرنا۔ گوتمی اس کو بڑی محبت سے پالنے لگی۔ گائے کا دودھ پلاتی تھی سب تپسری اس کو محبت کرتے تھے۔ شکنتلا کن منی کی دختر کہلانے لگی۔ وہ اندھیرے گھر کا اجالا ہلال کی طرح بڑھتی تھی۔ رشی منی اس سے مانوس ہو گئے۔ دو لڑکیاں اور بھی اس کے ساتھ پرورش پاتی تھیں تینوں آپس میں خلوص دل سے محبت رکھتی تھیں ان میں سے ایک کا نام انسویا اور دوسری کا پریم ودا تھا۔ غرضیکہ تینوں لڑکیاں ایسی حسین تھیں۔ گویا پرمیشور نے نور کے سانچے میں ڈھالا تھا اگرچہ تینوں حسن و جمال کی دیویاں تھیں۔ مگر شکنتلا ان تینوں میں کہیں بڑھی چڑھی تھی۔ اپنی ایک ایک ادا سے فرشتوں کا بھی دل مسلتی تھی۔ اس کے حسن عالم سوز کے آگے آفتاب عالمتاب کی تجلی ماند تھی۔ ایک دن کن منی نے اس نازنین سے یہ بات کہی کہ میں تیرتھ جاترا کو جانا چاہتا ہوں۔ کچھ دنوں بعد آؤنگا۔ تیری خبر گیری گوتمی کریگی۔ اگر کوئی تپسوی آجاوے تو اس کی خدمت میں کوتاہی نہ کرنا۔ جو میسر آوے بھوجن کرانا۔ کن منی اس طرح سمجھا بجھا تسلی دلاسا دے کر روانہ ہوا اور وہ آتش کا پرکالا ... [illegible]

ہیں جتنے چرند پرند تھے سب اس کے دام محبت میں پھنسے ہوئے تھے اور وہ رشی منیوں کی خدمت میں مشغول تھی۔ ہرن کے بچوں کو دانہ۔ درختوں کو پانی سے سیراب رکھنا اس کا دائمی خاصہ تھا گوتمی ہر طرح سے اس کی خاطر کرتی۔ شکنتلا بھی اس کی جاں نثار و فرمانبردار تھی۔ شباب کا عالم شروع ہونے ہی نئی نئی شوخیاں اس حور شمائل میں عود کرنے لگیں۔ اس کا جوبن چودھویں رات کے چاند کی طرح ترقی پر تھا اس جنگل میں اس کے حسن کی اس قدر جھلک تھی کہ ہزاروں پردوں میں چھپائے نہ چھپتی +

ادھیائے ۷

راجہ دشینت کا شکار کھیلتے ہوئے کن رشی کے استھان پر آنا اور شکنتلا پر فریفتہ ہونا

راجہ دشینت جس کی اولاد میں راجہ بھرت گذرے ہیں اور جنہوں نے اپنے نام سے بھارت ورش آباد کیا۔ ایک روز شکار کھیلتے ہوئے کسی دشت میں پہنچے۔ جہاں کن منی مہاتما رشی تپ کر رہے تھے۔ راجہ دشینت رتھ سے اتر کر وزیر کے ہمراہ پیادہ پا بیابان پرخار کی سیر کرنے لگے وہاں کے رشیوں منیوں نے ان کو دھنش وغیرہ سے مسلح دیکھ کر آنے سے روکا انہوں نے خیال کیا کہ یہ لوگ شکار کھیلینگے تب راجہ دشینت نے ہتھیار رسارتھی کو دے دئے آگے بڑھ کر دیکھا کہ درختوں کے نیچے پتھر کی سلیں بچھی ہیں۔ دریا میں خوبصورت پھول پتے بہتے ہوئے آ رہے ہیں یا گنکار ہوتا تھا۔ کہ کسی نے جگ کیا ہے۔ دریا کا پانی بہت صاف و شفاف مثل آئینے کے جھلک رہا تھا ہرن اور ہرنیاں پیار کر رہی تھیں درختوں پر خوبصورت جانور بول رہے تھے۔ کسی جگہ رشی منی خاموشی کے ساتھ تپ کرتے تھے ایک مہاتما نے کہا کہ کن رشی کے بھی درشن کر لینا وہ سوم تیرتھ گئے ہیں آتے ہونگے۔ راجہ نے بہت خوش ہو کر جواب دیا کہ بیشک رشی منی مہاتماؤں کے درشن بہت مشکل سے ہوتے ہیں وہاں جا کر ضرور درشنوں سے مستفیض ہونگا۔ راجہ نے وزیر کے ساتھ کن رشی کے استھان پر قدم رنجہ فرمایا۔ چھتنار سے سایہ دار درخت آسمان سے باتیں کر رہے ہیں اور پھولوں سے سگندھ آ رہی ہے۔ تالاب میں کئی قسم کے کنول کھلے ہوئے ہیں۔ اور ایک خوبصورت لڑکی پھولوں کے گجرے اور زیورات پہنے کھڑی ہے چار یا پانچ عورتیں پانی سے درختوں کی جڑوں کو سینچ رہی ہیں۔ راجہ اس مہ جبیں کے دیکھتے ہی خیال کرنے لگا کہ یہ کوئی دیوتا کی دختر یا پری یا اپسرا کی بیٹی ہے کوئی عورت آج تک ایسی تیار نظر نہیں آئی آدمی زاد تو ایسی خوبصورت ہو نہیں سکتی۔ راجہ دشینت شکنتلا

پر عاشق ہو گیا۔ کن جی کی استری والنویا نے شکنتلا سے کہا کہ تم نے ساوھو للتا کو (بیلوں کے نام)
جو گرو جی کو بہت پیاری ہیں اب تک نہیں سینچا۔ شکنتلا نے جواب دیا کہ ہاں بہن بھول گئی پریم ودا
نے کہا تمہاری شوخیوں اور طراریوں سے ظاہر ہوتا ہے کہ جیسی تم حسین ہو۔ ویسا ہی نوجوان بھی تو
تمہارے عشق میں متوالا ہوگا۔ شکنتلا نے بھوئیں چڑھا کر جواب دیا کہ آج تم کیسی باتیں کرتی ہو۔ پریم ودا
نے جواب دیا کہ میں سچ کہتی ہوں پتا کن رشی بھی ایسا ہی خیال کرتے ہیں اسی لئے تم سے درختوں
کی جڑ سینچنے کو کہا۔ النویا بولی کہ تم پیاری پیاری پریم سے بھری ہوئی باتیں کرتی ہو۔ اس لئے
تمہارا نام پریم ودا رکھا گیا۔ یہاں یہ باتیں کی ہی جا رہی تھیں کہ راجہ دشینت آ پہنچے۔ وہ جنگل
میں چھپے ہوئے یہ باتیں سن رہے تھے۔ اتنے میں ایک بھونرا شکنتلا کے گلابی رخساروں پر آ کر
زلف عنبریں کی خوشبو سے مست ہو کر گونجنے لگا شکنتلا نے کہا کہ پرمیشور! یہ بے رحم دغا باز مجھ کو
کیوں دق کر رہا ہے۔ پریم ودا نے کہا کہ یہ بھونرا تجھ کو کوئی خوشخبری سنانے آیا ہے۔ ایسا نہ ہو
کہ راجہ دشینت جو اس جنگل کا محافظ ہے اڑا لے۔ راجہ دشینت یہ باتیں سن کر بہت خوش ہوا۔
اور بچار کرنے لگا کہ میرے رنواس میں سینکڑوں حور کی بچیاں ہیں۔ لیکن اس مہاتما کی لڑکی کے حسن
کے سامنے سب مات ہیں میں خیال کرتا ہوں کہ یہ لڑکی کسی کشتری کی دختر ہے۔ جس کے گلابی
رخساروں کا رس بھونرا لینے آیا تھا۔ راجہ دشینت ان لڑکیوں سے مخاطب ہوا اے حسن کی دیویو!
جب تک اس جنگل کا محافظ ہوں کوئی تم لوگوں کو نہیں ستا سکتا۔ شکنتلا سے مخاطب ہو کر کہا۔ کہ ہے
پیاری تمہاری آرزوئیں بر آئیں۔ شکنتلا راجہ کو دیکھ کر شرمندہ ہو گئی اور سر نیچا کر لیا ایک دوسرے
کی خوبصورتی پر فریفتہ ہو گئے۔ النویا بولی مہاراج! آئیے اور استھان میں تشریف رکھئے شکنتلا
سے کہا کہ تم ان کی مہمان نوازی کرو۔ شکنتلا نے آسن پر راجہ کو بٹھالا۔ راجہ نے کہا کہ تم بھی درختوں
کو سینچتے سینچتے تھک گئی ہو گی بیٹھ جاؤ۔ وہ بھی بیٹھ گئی۔ النویا نے پریم ودا سے کہا کہ یہ کوئی
شاہزادہ معلوم ہوتا ہے خوبصورت بھی ہے اور تیجسوری بھی ہے یہ خاصیتیں سوائے
اقبالمند راجوں کے اور کسی میں نہیں ہوتیں۔ پریم ودا نے کہا شاید راجہ دشینت یہی ہے شکنتلا
دل میں کہتی تھی کاش کہ میرے پتا کن جی موجود ہوتے تو میری آرزوئیں پوری ہو جائیں۔
دشینت نے کہا کہ پرو خاندان راجاؤں نے مجھے یہاں کا راج دیا۔ آپ لوگوں اور کن رشی جی کے
درشن کرنے کو آیا ہوں پریم ودا نے کہا کہ ہم لوگ آپ کو دیکھ کر بہت خوش ہوئے راجہ نے
شکنتلا [illegible]

کی دختر ہیں۔ راجہ دشینت نے کہا کہ تم بسوامتر کی دختر بتلاتی ہو اور کن منی کو اپنا پتا بتلاتی ہو۔ اس کا کیا سبب ہے
پرم ودا۔ شکنتلا کو ان کی ماں پیدا ہوتے ہی چھوڑ کر چلدی۔ جنگل میں زمین پر پڑی رو رہی تھی۔
کن منی ہمارے پتا جی اٹھا لائے اور پرورش کرنے لگے۔ دشینت۔ کیا کسی درخت کے نیچے پڑی
ہوئی تھی۔ تعجب ہوتا ہے کہ مادری محبت نے جوش نہ کھایا۔ مفصل کیفیت سنائیے۔ انسویا
مقراض سخن ہوکر بول اٹھی مجھ سے سنئے۔ بسوامتر نے تپ کیا تھا راجہ اندر وغیرہ ان کے تپ سے
ڈر گئے۔ ایسا نہ ہو کہ اندر آسن چھن جائے۔ مینکا پری کو بھیجا کہ ان کے تپ میں مخل ہو۔ دشینت
(ہنس کر) دیوتا ہو کر انسان سے ڈر ناکیا معنے۔ اچھا پھر کیا ہوا۔ انسویا۔ مینکا پری اپنی موہنی مورت
سے بسوامتر کے پاس پہنچی۔ بسوامتر کے تپ سے کچھ ایسی ڈری کہ ان کے جلال کے سامنے منہ سے
بات بھی نہ نکلی۔ بہت دنوں ان کی خدمت میں مشغول رہی۔ آخر کار حاملہ ہوئی اور شکنتلا اس کے
بطن سے پیدا ہوئی۔ راجہ دشینت۔ تو یہ کہو کہ شکنتلا راج کنیاں ہے +
دشینت شکنتلا کی ولادت کا حال سن کر بہت خوش ہوئے۔ وہ سمجھتے تھے کہ یہ کسی فقیر کی لڑکی
ہے۔ اب معلوم ہوا کہ راج رشی بسوامتر جی کے نطفے سے پیدا ہوئیں جو چھتریوں کے سرتاج
گنے جاتے ہیں۔ دشینت۔ داہنے انگ پھڑکنے سے بھروسا ہوتا ہے کہ میری خواہشیں آوینگی
کیا تمہاری سہیلی شکنتلا جی شادی ہونے پر بھی باپ پرست حیثیت میں اسی جگہ استقامت
کریگی۔ کیا جس کے ساتھ شادی ہوگی وہ بھی یہیں رہیگا + انسویا۔ ہمارے پتا کن رشی یہی چاہتے
ہیں کہ شکنتلا کا گاہک ایسا شخص ہو جو اپنے حسن میں عدیم النظیر ہو۔ شکنتلا (اپنے دل میں)
جب سے اس نوجوان کو دیکھا ہے نہ جانے دل میں کیا ہوگیا ہے کہ طبیعت خود بخود اس کی صورت
پر لوٹ ہے۔ دشینت (دل میں) اس پری رو کے آتش حسن نے میرا کلیجہ جلا دیا۔ عشق کا جن سر پر
سوار ہوگیا۔ دل مسل رہا ہے۔ ایک گھڑی آنکھ اوٹ ہونے کو جی نہیں چاہتا۔ انسویا سے کن رشی
کب تک آوینگے۔ انسویا۔ ٹھیک وقت نہیں بتلا سکتی۔ غالباً آج ہی آجائینگے۔ دشینت نے
چمبیلی کے پھول داہنے ہاتھ سے شکنتلا کے رخساروں پر مارے۔ شکنتلا۔ پرم ودا اور انسویا کی
نظریں انگوٹھی پر جا پڑیں جس پر راجہ دشینت کا نام کندہ تھا ایک دوسرے کی طرف دیکھنے لگیں
نگاہوں ہی نگاہوں میں باتیں ہوگئیں کہ یہ نوجوان راجہ دشینت ہے۔ انسویا اور پرم ودا
تاڑ گئیں کہ شکنتلا اور راجہ دشینت ایک دوسرے کے حسن پر مفتون ہیں انسویا نے
شکنتلا سے ... ایسا نہ ہو خفا ہوں شکنتلا ... بہن میری

پسلی میں درد بھی ہونے لگا +

یہ کہہ کر سب اٹھ کھڑی ہوئیں اور راجہ دشینت سے بولیں۔ آپ کی خدمت ہم سے کچھ نہ ہو سکی ہماری اتنی عرض اور ہے کہ کبھی ہماری جھونپڑی میں آیا کریں ہم کو درشن دیں دشینت۔ آپ لوگوں نے واقعی اپنی شیریں بیانی سے مجھے محو کر لیا تمہاری زیارت سے دل کی کلی کھل گئی۔ جس طرح ہو سکیگا آؤنگا (دل میں) شکنتلا کے بغیر دیکھے زندگی دشوار ہے گھر پر جاکر کیا کرونگا۔ چین تو آئیگا نہیں۔ شکنتلا سہیلیوں کے ساتھ کٹی کی طرف روانہ ہوئی۔ الٹھر پنے سے مڑ کر دیکھتی جاتی تھی راجہ دشینت بھی سوار ہو کر فوج کی ہمراہی میں گھر کی طرف راہی ہوئے۔ مگر شکنتلا کے حسن جہاں سوز کا ذکر اپنے ندیموں اور مصاحبوں سے ہوتا رہا۔ ایسی خوبصورت حسن کی دیوی تو آج تک دیکھنے میں نہیں آئی۔ اس چمک دمک اور اس بانکپن کی کوئی داستان نظر سے نہیں گزری ہاں بھی تو اس کی پری ہے۔ مخزنِ حسن کہیں تو زیبا ہے۔ دیکھیں کس خوش نصیب کے ہاتھ یہ ان بدھا موتی اور اچھوتا پھول آتا ہے۔ مانڈھب منتری نے جواب دیا کہ آپ کے سوا اور کس کی قسمت ہے کہ اس دولت حسن کا مالک ہو سکے۔ شکنتلا کے ذکر و اذکار میں وہ راستہ جوں توں کٹا۔ اور راجہ دشینت راجدھانی میں پہنچ کر رنواس میں داخل ہوئے +

ادھیائے ۸

شکنتلا اور دشینت کا گندھرب بیاہ

ایک روز دو تپشری دربار میں حاضر ہوئے دواریالوں نے عرض کی راجہ نے روبرو طلب کیا۔ تپشری سامنے آئے دونوں میں کچھ گفتگو ہوئی۔ ایک نے کہا کہ درحقیقت دشینت راج رشی ہے۔ راج کرنے پر بھی تپ کر رہا ہے۔ اقبال و اجلال کی شعاعوں سے چہرہ منور ہو رہا ہے دوسرا۔ یہ اقبالمند شہنشاہ راجہ دشینت ہے جو اندر کے برابر پرتاپی اور کبیر کے مثل دولتمند ہے یہ راجہ اندر کا دوست ہے۔ جب دونوں نزدیک آئے راجہ نے ڈنڈوت کی۔ رشیوں نے دعا دی۔ پہلا رشی مہاراج! کن جی جنگل سے نہ معلوم کہاں گئے۔ راچھسوں نے تنگ کر رکھا ہے۔ تپشریوں نے عرض کیا ہے کہ آپ ہمارے جگ کی حفاظت کیجئے + مانڈھب منتری (ہنس کر راجہ سے) اب آپ کی آرزوئیں پوری ہونگی + راجہ (ان دو تپشریوں سے) آپ چلئیں میں بھی آتا ہوں (دونوں سے) تم جنگل کو تیار کرو۔ کچھ فوج بھی ساتھ چلے۔ بیری اور ایسی تک خطام

سلطنت تمہارے سپرد ہے ÷

راجہ دشینت نے تھوڑی سی فوج ساتھ لے کر کوچ بول دیا اور کن رشی کی کٹی کے قریب خیمہ نصب ہوا اور تن تنہا کوے جاناں کی خاک چھانتا ہوا کٹی کے اندر داخل ہوا۔ دیکھا کہ شکنتلا ایک آسن پر لیٹی ہوئی ہے۔ پریم ودا اور انسویا باتیں کر رہی ہیں۔ راجہ کسی درخت کی آڑ میں چھپ کر باتیں سننے لگا۔ شکنتلا راجہ کو دیکھ سکی مگر راجہ درختوں کی آڑ سے دیکھ رہا تھا۔ شکنتلا کا چہرہ زرد پڑ گیا تھا۔ یہ تینوں آپس میں باتیں کرتی تھیں انسویا۔ (شکنتلا سے) پیاری اتم دن بدن دبلی ہوتی جاتی ہو مجھے سب کیفیت معلوم ہے۔ تپ ہجر سے بے چین ہو منہ زرد ہو گیا ہے کچھ اپنا حال تو کہو شکنتلا تم جانتی ہو پھر کس واسطے چھیڑتی ہو اس وقت نہ بولو پھر دیکھا جائیگا ÷ پریم ودا۔ خلاصہ کیوں نہیں کہتی۔ ڈر کس کا ہے۔ کیا یہاں کوئی ہے جو سن لیگا۔ شکنتلا۔ جس روز سے اس نوجوان کو دیکھا ہے دل قابو میں نہیں (شرم سے گردن جھکا لی)۔ پریم ودا۔ تو اُسی کے تیر مژگاں سے گھائل ہوئی ہو۔ انسویا۔ خیر دل بھی لگایا تو ایک مہاراجہ سے۔ پریم ودا۔ ہاں اب یہ پٹ رانی ہو گئیں۔ راجہ دشینت یہ سب باتیں درختوں کی آڑ سے سن رہا تھا۔ دل میں کہنے لگا مجھے بھی تو اسکا عشق ستا رہا ہے۔ شکر ہے کہ اس کے دل میں بھی میری محبت جگہ پکڑ چکی ہے۔ آخر اس نے کل حال اپنی سکھیوں پر ظاہر کر دیا۔ میری آہوں نے یہ اثر دکھایا وہ بے تاثیر نہ تھیں پریم ودا۔ تو اس سے ملنے میں کیا تکلیف ہے وہ بھی عشق میں متوالا ہوگا۔ دو تین سری بلانے تو گئے ہیں۔ ابھی تک آئے نہیں۔ انسویا۔ کوئی ایسی تدبیر کرنی چاہیے کہ شکنتلا اور راجہ دشینت تنہائی میں بیٹھ کر دل کی بھڑاس نکالیں۔ مگر ابھی نہیں کن رشی بھی آلیں آخر وہ بھی چاہتے ہیں کہ لڑکی کسی اقبالمند راجہ کے ساتھ بیاہی جائے۔ انسویا۔ راجہ دشینت سے بڑھ کر اور کون ہو سکتا ہے وہ تو ہمارے جگ کا محافظ اور راجہ اندر کا ہم جلیس ہے۔ پریم ودا۔ شکنتلا کی طرف مخاطب ہو کر۔ تم ایک چھند یا کبت بناؤ۔ اس کو ہم مثل تحفہ کے راجہ کی نذر کریں۔ شکنتلا۔ بہن ہم نے ایک چھند بنایا ہے۔ لیکن ابھی تم کو نہ دونگی رشی جی آجائیں تب سناؤنگی۔ اتنے میں گوتم چیلا آیا اور کہا کہ ہمارا راجہ دشینت بڑا اقبالمند ہے جس کے آنے پر ہمارے جگ میں کوئی خلل انداز نہ ہوا۔ لکڑی سے آگ ایسی تیز نکلی کہ سب خوش ہو گئے۔ گرو جی نے منتروں سے پڑھا ہوا پانی پریم ودا کو دے کر کہا کہ تھوڑا سا پانی ان کی آنکھوں اور سر میں لگا کر باقی ان کو پلا دو۔ ان کی بیماری جاتی رہیگی۔ اور تھوڑی سی بھبھوت دیکر کہا کہ ان کے بدن میں لگا دو۔ انسویا نے ایسا ہی کیا اور شکنتلا جل پی کر

بولی کہ اب میرا دل خوش ہے کوئی فکر نہیں رہی۔ راجہ دشینت درختوں کی آڑ سے باہر نکل آیا۔
النسویا اور پریم ودا خوش ہو گئیں کہا کہ آپ بہت مناسب وقت پر آپہنچے۔ شکنتلا بھی استقبال اور تعظیم کے واسطے اٹھنے لگی۔ راجہ نے فرمایا کہ آپ تکلیف مت گوارا کریں آپ آج کل بہت نازک اور کمزور ہو گئی ہیں۔ آپ کا گلابی چہرہ زرد پڑ گیا ہے۔ پریم ودا۔ آپ تکلیف کر کے شکنتلا کے پاس چبوترے پر متمکن ہوں۔ دشینت شکنتلا کے پاس بیٹھ گئے آپس میں باتیں ہونے لگیں پریم ودا نے کہہ دیا کہ آج کی باتیں بھلا نہ دیجئے گا۔ راجہ کو چاہئے کہ اپنی رعیت کی پرداخت کرے۔ رنج و غم کی دیکھ بھال رہے۔ مظلوموں کی داد و فریاد سننا راجہ کا فرض منصبی ہے۔ اے راجہ! تمہارے عشق میں شکنتلا کی بدتر حالت ہو گئی ہے دشینت واقعی تمہاری باتوں نے دل پر پورا پورا اثر کر لیا۔ میری پیاری شکنتلا دل میں گھر کر چکی مفارقت سہی نہیں جاتی۔ حسن دلاویز نے دیوانہ بنا دیا۔ محبت بڑھ گئی۔ آج معلوم ہوا کہ ان کو بھی میری گہری محبت ہے۔ شکنتلا۔ مہاراج! آپ کے محلسرا میں مجھ سے بڑھ کر حسین و نازنین ہونگی ان کے سامنے میری یاد کیوں آنے لگی۔ دشینت۔ رانیاں تو بہت سی ہیں لیکن تمہارے برابر خوبصورت حسن کی دیوی آج تک دیکھنے میں نہیں آئی۔ دل بے چین ہے آتش حسن سے کلیجہ پھنکا جاتا ہے۔ راجہ کی محبت بھری باتیں سن کر پریم ودا اور النسویا دونوں کھڑی ہو گئیں اور کہا دیکھو کیسی کالی کالی گھٹائیں مشرق کی طرف سے اُٹھ آئی ہیں۔ مور اور مورنیاں بے خود ہو کر ناچ رہے ہیں۔ جگ اور ہون کی چیزیں باہر پڑی ہونگی۔ ایسا نہ ہو کوئی دست اندازی کر بیٹھے ہم جاتی ہیں سامان اٹھا کر کٹی میں رکھ دیں دونوں بہانہ کر کے چلی گئیں۔ صرف شکنتلا اور دشینت رہ گئے۔ الغرض تنہائی کا موقعہ غنیمت جانا۔ باتیں ہونے لگیں۔ دشینت۔ جیسے اگلے زمانے میں رشیوں کی لڑکیاں اپنی خوشی سے راجاؤں کے ساتھ شاستر کے موافق گندھرب بیاہ کر لیتی تھیں۔ کیا تم میری آرزو پوری نہ کرو گی۔ شکنتلا۔ پتا کن جی بھی تشریف لاتے ہونگے۔ یقیناً وہ میری شادی تمہارے ساتھ کر دیں۔ تھوڑی دیر اور صبر کیجئے۔ دشینت۔ مہاتما کن جی وید شاستر سے بخوبی واقف ہیں ان سے ڈرنا چاہئے۔ ہرگز اس کام میں مخل نہ ہونگے۔ راجہ نے اتنا کہہ کر شکنتلا کے گلے میں ہاتھ ڈال دیا۔ شکنتلا۔ بہت بہتر۔ اگر آپ کا یہی منشا ہے تو مجھے پٹ رانی (یعنی وہ رانی جس کی اولاد راج پانے کی مستحق ہو) بنائیے گا۔ راجہ (بڑی محبت سے) دلا اس کی انہاں آپ

کی خدمت سر آنکھوں سے کرینگی ۔ آگے حیا دامنگیر ہے ۔ صرف اتنا کہے دیتے ہیں کہ انہوں نے گندھرب بواہ کر لیا ۔ دشینیت نے اپنی انگشتری جس پر ان کا نام کندہ تھا شکنتلا کو دے کر کہا میں اپنی راجدھانی ہستناپور میں پہنچتے ہی تمہیں بلالونگا ۔ شکنتلا نے انگوٹھی اپنی انگلی میں پہن لی اتنے میں کچھ آہٹ معلوم ہوئی ۔ شکنتلا نے کہا ہمارے پتا کن جی کی بہن گوتمی جی آرہی ہیں آپ درختوں کی آڑ میں ہو جائیے راجہ گھنے سایہ دار درختوں کی آڑ میں ہو گیا گوتمی اُسے نہ دیکھ سکی گوتمی جی ۔ (شکنتلا سے) میں تمہارے واسطے منتروں سے پڑھا ہوا پانی لائی ہوں اسے پی لو ۔ شکنتلا ۔ شکنتلا نے اپنا منہ کھول دیا گوتمی نے پانی پلا کر کہا ۔ اب کیا حال ہے بخار میں کچھ کمی ہوئی شکنتلا ہاں اب تو اچھی ہوں ۔ پانی پیتے ہی مرض کافور ہو گیا ۔ بیماری جاتی رہی ۔ گوتمی نے نبض دیکھ کر کہا اب تو بیماری نہیں معلوم ہوتی ہے ۔ پانی برسا چاہتا ہے ۔ اکیلی کیوں بیٹھی ہے ۔ رام رام کرکے تپ چھوٹی ہے پانی پڑنے سے بخار کا اندیشہ ہے کمزور بہت ہو گئی ہے کٹی میں بیٹھو ۔ شکنتلا ۔ ابھی تک پریم ودا اور انسویا میرے پاس بیٹھی تھیں ۔ چلی گئیں ۔ اب میں بھی مکان جاتی ہوں آپ چلئے ۔ جب گوتمی چلی گئیں دشینیت شکنتلا کے پاس آئے ۔ شکنتلا ۔ مہاراج میری خطا معاف کیجئے ۔ دشینیت تم نے کوئی خطا نہیں کی معاف کیا کروں ۔ تم نے اپنی محبت کے بس کر لیا ہے ۔ ایشور تمہاری آرزو پوری کرے ۔ شکنتلا ۔ گوتمی جی آئی تھیں ایسا نہ ہو خفا ہوں بلاتی ہیں ۔ جاتی ہوں ۔ راجہ نے کہا بہت خوب شکنتلا گوتمی کے پیچھے پیچھے یہ سوچتی ہوئی چلی ۔ اے دل تیرا مطلب تو پورا ہو گیا ۔ اب کیوں فکرمند ہو رہا ہے اور پرمیشور کا دھیان کرنے لگی ۔ دل میں کہتی تھی ہے ایشو تو انترجامی ہے ۔ میری آرزو پوری کر ۔ شکنتلا اور دشینیت اپنے اپنے قیامگاہ پر پہنچے ✦

راجہ دشینیت کے پاس ایک چیلا یہ کہتا ہوا آیا کہ جگ شروع ہو گیا ہے راچھس مخل ہو رہے ہیں ۔ سب لوگ ڈر رہے ہیں ۔ آپ چلیں اور ان موذیوں سے نجات دلائیں ۔ دشینیت نے وہیں سے ۔ ہے رشیو! تپشرپو! آپ لوگ خوف نہ کریں ۔ میں آگیا ۔ یہ کہکر اپنی فوج سے اشارہ کیا ۔ فوج لیس ہو گئی اور آپ دریا پر غسل کرنے لگا ✦

ادھیاے ۹۷

دریا سارشی کا سراپ

انسویا اور پریم ودا آپس میں باتیں کر رہی ہیں [illegible] شکنتلا کا بیاہ ہو گیا کچھ دنوں

ہمارا اور اس کا اور ساتھ ہے۔ اب وہ سسرال چلی جائینگی۔ اس کی تو ایشور نے سن لی۔ ہم تم رہ
گئیں دیکھیں کیا انجام ہوتا ہے پریم ودا۔ ہاں بہن۔ پتاجی جو کہتے تھے وہی ہوا۔ راجہ دشینت
داماد ہوئے۔ شکنتلا مہارانی کہلائیگی +

یہ باتیں ہو رہی تھیں۔ اتنے میں ایک مسافر نے دستک دی انسویا پریم ودا سے مخاطب
ہوئی بہن! شکنتلا دروازے پر بیٹھی ہوئی ہے مگر اسے اپنے تن کا ہوش نہیں وہ مسافر کی خاطر و
مدارات کیا کریگی۔ ایسا نہ ہو کہ اس بے لطفی سے مسافر کا دل ہماری طرف سے مکدر ہو جائے۔
چلو چلیں۔ دیکھیں تو سہی کون آیا ہے پوجا کے لئے پھول بھی تو باغیچے سے لانا ہیں۔ ادھر شکنتلا
اپنے خیال میں مست مسافر نوازی کیا جانے۔ مسافر نے شکنتلا کی بے التفاتی سے مکدر ہو کر سراپ
دے دیا کہ جس کے خیال میں مستغرق ہے وہی تیرا انادر کریگا۔ تیری یاد اس کے دل سے جاتی رہے
یہ مسافر کون تھے ہم نہیں جانتے۔ انسویا نے آکر دیکھا تو مسافر کا پتہ نہیں۔ شکنتلا سے بولی افسوس
تو نے مسافر کا کچھ بھی خیال نہ کیا۔ انہوں نے سراپ دیا۔ تجھے کچھ خبر ہے وہ کون تھے۔ ہائے غضب
کیا۔ دُرباسا رشی تھے۔ کیا تو انہیں پہچانتی تھی۔ میں تو ان کی باتوں سے تاڑ گئی۔ بہت بُرا کیا۔
انسویا نے روتے ہوئے دُرباسا رشی کا پیچھا کیا۔ مہاراج ذرا ٹھیرئیے۔ داسی آپکے پیچھے دوڑی چلی آتی
ہے دیا کی مستحق ہے۔ دُرباسا رشی نے پلٹ کر دیکھا تو انسویا سامنے نظر آئی +

دُرباسا کیوں۔ کیا حاجت ہے؟ انسویا۔ مہاراج! شکنتلا سے بڑی چوک ہوئی آپ کو پہچانا
نہیں۔ آپ سے مہاتما کا نرادر کر بیٹھی۔ ابھی کمسن ہے۔ بھولے پن سے ایسی گستاخی ہو گئی معاف
کیجئے۔ آپنے بڑی کرپا کی جو درشن دئے۔ ہم لوگ آپ کی پوجا کرنا چاہتے ہیں۔ آپ کی مہربانی سے
امید ہے کہ ہماری تمنائیں بر آوینگی۔ شکنتلا نے مجھے بھیجا ہے اور درشنوں کی منتظر ہے۔ یہ کہہ کر
دُرباسا کے قدموں پر گر پڑی۔ دُرباسا۔ میں تو سراپ دے چکا۔ خیر جو کچھ ہونا تھا ہوا۔ اب میری
دعا ہے راجہ دشینت جس وقت اپنی انگوٹھی دیکھیگا شکنتلا کی یاد آجائیگی۔ مگر میں اب جا نہیں
سکتا۔ تو جا کر میری دعا کہہ دینا۔ انسویا نے لاکھ کوشش کی دُرباسا رشی شکنتلا کے پاس چلیں
تاہم بے سود۔ دُرباسا رشی دعا دے کر آگے چلتے ہوئے۔ انسویا پلٹ کر پریم ودا کے پاس آئی
اور سارا ماجرا کہہ سنایا۔ پریم ودا۔ خیر اتنا تو ہوا کہ مہاتما جی نے سراپ کا ادھار کر دیا۔ دُرباسا
رشی اپنے غصے میں کچھ نہیں خیال کرتے۔ ان کا اتنا ہی کہنا غنیمت ہے کہ راجہ اپنی انگوٹھی
دیکھ پہچان لیگا۔ اب شکنتلا اتنا کرے کہ اس انگوٹھی کو جس پر راجہ دشینت کا نام کندہ ہے

جان سے زیادہ عزیز رکھے۔ سراپ کا حال شکنتلا کے کانوں میں نہ پڑنے پاوے ورنہ وہ اور بھی بے حال ہوگی +

السویا اور پریم ودا دونو نے اپنے استھان میں جا کر آرام کیا۔ راجہ دشینت جگ پورا کر کے ہستنا پور چلا گیا۔ اور شکنتلا نے بھی کن منی کے آشرم میں وہ رات جیوں تیوں بسر کی +

ادھیاے ۱۰

کن رشی کی آمد اور شکنتلا کے حالات سے آگاہی

ہنوز آفتاب طلوع نہیں ہؤا تھا کہ کن رشی اپنے مسکن میں آ گئے۔ اشنان پوجا سے فارغ ہو کر ہون کیا۔ اتنے میں آکاش بانی ہوئی۔ کن رشی سمجھ گئے۔ مگر اور لوگوں کے ذہن میں آکاش بانی کا مطلب نہیں آیا۔ السویا اور پریم ودا میں باتیں ہونے لگیں +

السویا دپریم ودا سے۔ کن رشی آ گئے اور راجہ دشینت نے اب تک خبر نہ لی۔ شکنتلا معاملہ ہے اگر یہاں بچہ پیدا ہؤا تو موجب بدنامی ہے کن جی ضرور شکنتلا کو ہستنا پور پہنچا وینگے +

شکنتلا سر جھکا کر بیٹھی ہوئی ہے کن رشی وہاں آئے اور کہنے لگے۔ اس کا رہنا یہاں اچھا نہیں۔ اب یہ اپنے خاوند کے گھر جائے تو اچھا ہے + السویا دپریم ودا سے) بہن کن رشی جی یہاں تھے بھی نہیں انہیں کیونکر شکنتلا کا حال معلوم ہؤا + پریم ودا۔ بہن تم نہیں جانتی ارے آکاش بانی ہوئی تھی وہ سب جان گئے۔ السویا۔ یہ آکاش بانی کیسی میں نے اب تک نہیں سنا۔ پریم ودا۔ جب رشی جی ہون کر رہے تھے تو آکاش بانی ہوئی شکنتلا کے حالات ان پر بخوبی ظاہر ہو گئے کہ شکنتلا راجہ دشینت کی پٹ رانی ہو چکی +

السویا شکنتلا اور پریم ودا کا روزانہ ورد تھا کہ علے الصباح ناگ کیسر۔ رولی۔ چندن۔ دوب لونگ وغیرہ سامان تھالی میں رکھ کر گرو پوجا کے لئے جایا کرتی تھیں۔ شکنتلا پہلے ہی سے اشنان کر کے گرو پوجا کے لئے پہنچ چکی تھی۔ کچھ سہیلیوں تپشویوں کی عورتیں رولی چاول لئے آشیرباد دینے کو دور کھڑی ہیں۔ اتنے میں السویا اور پریم ودا بھی وہاں پہنچ گئیں۔

ایک عورت۔ مہارانی شکنتلا! تو اپنے خاوند کی پیاری ہو۔ دوسری عورت تیرے بطن سے ایسا پتر پیدا ہوگا۔ جس کے نام پر آریہ ورت بھارت کھنڈ بولا جائیگا۔ شکنتلا نے ان عورتوں کی بڑی خاطر داری کی اور السویا اور پریم ودا سے گلے مل مل کر رونے لگی دیکھا چاہئے

اب تم سے کب ملنا ہے پریم ودا۔ ہائیں بہن روتی کیوں ہو۔ یہ وقت رونے کا نہیں۔ اپنے گھر جا کر پت کی سیوا کرو۔ یہ کہہ کر اس کے بھی آنسو نکل آئے اور رونے لگی۔ توراج بدھو ہے تیرے سنگار کے لئے سونے اور ہیروں کے زیور چاہیئے۔ ہم بن کی رہنے والی۔ جنگلی آدمی کہاں سے زیور لائیں۔ نہ یہاں پوشاک ہے نہ لباس۔ آؤ بہن تیرا سنگار کریں یہ کہہ کر جنگلی پھول چننے لگی۔ اتنے میں ایک چیلا زیور اور ریشمی پوشاک لئے حاضر ہوا اور کہنے لگا۔ کن رشی مہاراج نے یہ ملبوس رانی شکنتلا کے لئے بھیجا ہے تم انہیں پہنا کر تیار کرو اب یہ اپنے سسرال جائیگی ۔

جتنی عورتیں وہاں تھیں سب دیکھ کر حیران ہوگئیں۔ گوتمی۔ یہ شاہی پوشاک اور زیورات کن رشی کے ہاتھ کیونکر آئے ۔ چیلا۔ مہاتما رشی جی کی عبادت کا زور کیا کچھ کم ہے گوتمی۔ کیا مہاتما رشی کے دھیان کرتے لبوکرمان نے بھیج دئے۔ چیلا نہیں کشب جی کے اشارے سے کسی بن دیوی نے ہاتھ اٹھا کر چندرمان سے زیور اور پوشاک طلب کی۔ چندرماں جی نے یہ خیال کر کے کہ رانی شکنتلا راجہ دشینت کی پٹ رانی ہے اور اپنے خاوند کے پاس جانے والی ہے جواہرات سے مرصع زیور عطا فرمائے گوتمی (شکنتلا سے) آخاہ تو یہ کہیئے۔ یہ اچھا شگون ہاتھ آیا تجھے راج اور لکشمی ملیگی۔ النسویا۔ ایسے زیور اور ملبوس تو خواب میں بھی ہم لوگوں نے نہیں دیکھے۔ میں ان کا پہننا بھی نہیں جانتی۔ پھر علم مصوری کے زور سے تیرا سنگار کرونگی اتنے میں سامنے سے کن رشی آتے دکھائی دئے۔ گوتمی۔ شکنتلا پتاجی تم سے ملنے آئے ہیں۔ شکنتلا نے قدم چھو کر ہاتھ جوڑ کر سامنے کھڑی ہوئی۔ کنورشی۔ بیٹی! راجہ دشینت تجھے جان سے بڑھ کر رکھیگا ایشور تیری کامنا پوری کرے تیرا لڑکا ہفت اقلیم کا مالک ہوگا۔ بیٹی! ساعت اچھی ہے لگن ٹھیک ہے اگن ہوتر کی پرکرما (طواف) کر لو اور اپنی سسرال جاؤ۔ شکنتلا نے اپنی سہیلیوں کے ساتھ اگن کنڈ کا طواف کیا۔ کنورشی۔ اگن دیوتا کے سپرد کرتا ہوں وہی تیری حفاظت کرینگے ۔

پھر اپنے دو چیلوں سارنگ برادر سارووت سے سمجھا کر کہا کہ شکنتلا اپنی بہن کو اس کی سسرال پہنچا دو۔ (شکنتلا سے) بن دیوی کو ڈنڈوت کر دو اتنے میں انبہ کی ڈالی سے کوئل کوک اٹھی۔ باد صبا کے ٹھنڈے جھونکوں سے دل میں ایک قسم کی تازگی پیدا ہوئی درختوں سے سرخ زرد پھول زمین پر بکھر گئے۔ کوئل تو شکنتلا کی مفارقت سے بیتاب ہو کر چیخ اٹھی اور درختوں نے گل امید سے شکنتلا کا دامن بھر دیا۔ بن کنیاں اپنی شکنتلا نے بن دیوی کی پرکرما کر کے ہاتھ جوڑ کر ڈنڈوت کی رشی بولے بیٹی! بن دیوی تجھ سے خوش ہے اور اشیرواد دیتی ہے کہ تجھے سفر مبارک ہو النسویا

پیاری بہن! ایک بات میری گرہ میں باندھ رکھو۔ راجہ دشینت کی انگوٹھی تو ہاتھ میں پہنے ہو شاید راجہ تمہاری صورت بھول گیا ہو۔ تم بھی انگوٹھی دکھلا کر اپنی یاد دلانا۔ شکنتلا (گھبرا کر) ہائیں۔ یہ بات تمہاری سمجھ میں نہیں آتی۔ کیا وہ مجھے بھول جائینگے؟ پریم ودا۔ گھبراتی کیوں ہو۔ نہیں بہن۔ تم ان کے دل سے اتر سکتیں۔ شاید راجہ ہیں۔ دھیان نہ رہا ہو اس وقت یہی انگوٹھی تمہارے کام آویگی۔ کنورشی۔ بیٹی۔ اب چلو۔ دیر کیوں کرتی ہو۔ پھر سب سے گلے مل لو+

تالاب پر رشی منی کی عورتیں جمع ہیں۔ شکنتلا ہر ایک سے باربار گلے مل رہی ہے۔ عورتیں دعا دے رہی ہیں کہ اپنے پتی کی پیاری ہو۔ پتی برت دھرم قائم رہے۔ سدا سہاگن ہو۔ اور تیرا لڑکا دھرموان ہو کر چکرورتی راجہ ہو۔ شکنتلا۔ اری بہن یہ میری ساری کا کونا کون کھینچ رہا ہے۔ پریم ودا ہا۔ہا۔ تیری جدائی جنگلی جانوروں کو بھی شاق ہو رہی ہے دیکھو وہی ہرن کا بچہ جس کو تم نے بچپن سے پالا تھا۔ آج صورت دیکھ دیکھ کر تیرا منہ تک رہا ہے۔ محبت کی آگ بھڑک رہی ہے پشو پکشی تیرے فراق میں کھوئے جاتے ہیں۔ شکنتلا کے بے اختیار آنسو نکل پڑے۔ کنورشی۔ بیٹی دل کو ڈھارس دے۔ اس قدر بیقراری اور آہ وزاری صدمۂ فراق سہا نہیں جاتا تیری یاد کسی دم بھولنے کی نہیں۔ دل پر پتھر رکھ لیا۔ اب جا۔ اپنے خاوند کی خدمتگذاری میں مصروف ہو۔ اپنے گھر کا کام کاج دیکھ راج کاج میں طبیعت بہل جائیگی۔ یہاں کا خیال بھی نہ رہیگا۔ ایک نصیحت میری یاد رکھنا کہ محلسرا میں جتنی رانیاں ہوں۔ ہر ایک کے ساتھ محبت اور تپاک سے پیش آنا۔ میٹھی میٹھی باتوں سے سب کا دل ہاتھ میں لینا۔ اپنے سے بڑوں اور بزرگوں کی خدمت میں کوتاہی نہ ہو۔ سوامی کا حکم سر آنکھوں سے بجالانا۔ رضاجوئی کا خیال رہے۔ خادموں ملازموں کے ساتھ یکساں برتاؤ رکھنا۔ سب کو برابر ہیں۔ جب سوامی (شوہر) دکھلائی دیں تو استقبال کے واسطے فوراً کھڑی ہو جانا اور تعظیم کے ساتھ اس کی ہدایت پر کام کرنا۔ جب وہ سو جائے تب سونا۔ نور کے تڑکے سب سے پہلے جاگنا۔ جو عورتیں ایسا کرتی ہیں پتی برتا کہلا کر اچھے خاندان کی بہو کہلاتی ہیں۔ گوتمی (شکنتلا سے) مہاتما رشی جی کے اپدیش کو گرہ دے لو۔ اس طرح کی باتیں کرتے ہوئے سب مل کر شکنتلا کو پہنچانے چلے۔ سار تھی۔ (شکنتلا سے) تالاب آگیا۔ تم لوگ جاؤ قاعدہ ہے اور شاستر کی ہدایت ہے کہ جب کوئی دریا تالاب راستے میں پڑے مسافر لوگ ٹھیر جاتے ہیں اور یہی ان کی منزل ہوتی ہے پہنچانے والے مسافر کو پہنچا کر اپنے اپنے گھروں کو واپس ہوتے ہیں۔ رشی شکنتلا کو ...

ادھیاے ۱۱

دشینت اور شکنتلا کی حجت وتکرار

چوبدار مہاراجہ دشینت کے پاس حاضر ہوا کہ دو تپشسریوں کے ساتھ دو عورتیں آئی ہیں اور کن رشی کا پیام لائی ہیں راجہ دشینت متحیر ہوا کہ یہ عورتیں کون ہیں اور کیوں آئیں خیر بلالو شکنتلا جب دشینت کے سامنے گئی۔ اتفاق سے داہنی آنکھ پھڑک اٹھی۔ وسواس پیدا ہوا کہ ایشور خیر کرے۔ دیکھئے کیا ہوتا ہے۔ اس بدشگونی سے گھبرا گئی گوتی نے کہا۔ گھبرا مت نارائن اچھا ہی کریگا۔ ادھر راجہ دشینت عجب شش وپنج میں پھنسا کہ یہ عورت کون ہے اور کیوں آئی رشیوں کو عورتوں سے کیا واسطہ۔ سارنگ دوت اور سارنگ برنے التجا کی۔ مہاراج کی جے ہو۔ ہمارے گرو کن رشی نے اشیرواد دیا ہے اور اس کنیا کو آپ کی خدمت کے لئے بھیجا ہے آپ نے اس کے ساتھ گندھرب بیواہ کیا۔ جیسے آپ دھرموان ہیں۔ ویسے شکنتلا بھی لکشمی روپ ہے۔ پرمیشور نے اچھا سنجوگ بنایا ہے شکنتلا آپ کی رانی ہے راپنے رنواس میں رکھئے۔ اور ہمیں رخصت کیجئے۔ کیونکہ حاملہ ہے ہمارے یہاں رہنا ٹھیک نہیں +

دربا سارشی کے سراپ سے راجہ دشینت شکنتلا کو بھول گیا تھا گوتمی۔ مہاراج میں بھی کچھ کہنا چاہتی ہوں۔ ہماری شکنتلا اور آپ نے کن رشی کا انتظار بھی نہ کیا۔ اور دونوں نے بغیر پوچھے گچھے شادی کر لی۔ خیر آپ جانیں اور یہ۔ راجہ دشینت متعجب ہو کر۔ بن کے تپسوی ہو کر راجاؤں سے چال چلتے ہو۔ شکنتلا سے کس نے شادی کی میں تو اس کی صورت سے بھی واقف نہیں۔ راجہ کی باتیں سن کر سارنگ بر اور سارنگ دوت دل میں بہت ناراض ہوئے اور شکنتلا بدحواس ہوگئی اور کانپنے لگی راجہ کی بے مروتی دیکھ کر سارنگ بر بولا آپ تو دھرم وان ہیں ایسے فاسد خیال دل میں لانا راجاؤں کی شان کے خلاف ہے پہلے تو چھل کرکے شادی کر لی اب ایسی باتیں بناتے ہو۔ کیا کوئی آدمی ایسا بھی ہے جو کام کرکے بھول جائے۔ ہاں مہاراج راجہ جو کو کسی کا ڈر تو ہوتا نہیں۔ جو دل میں آتا ہے کر گزرتے ہیں دشینت تمہاری باتیں سراسر جھوٹ ہیں۔ میں تو اس کی شکل سے بھی واقف نہیں تم میری منکوحہ بتاتے ہو۔ گوتمی گھبرا کر شکنتلا کو سمجھاتی ہے شرم کو چھوڑ اپنا ماہتابی چہرہ دکھلا۔ شاید تیرا منہ دیکھ کر خیال ہو۔ یہ کہہ کر شکنتلا کا گھونگٹ الٹا دیا اور راجہ کو اس کا منہ دکھایا۔ مگر راجہ دشینت نے ہاں یا نہیں کچھ نہ کی

بھونچک رہ گیا۔ عجیب حیرت کہ خواب میں بھی کبھی اس کی شکل نہیں دیکھی۔ حقیقت میں یہ حور وش
لڑکی اپنے حسن میں یگانہ ہے مگر میں نے اس کے چہرۂ زیبا کو آج تک نہیں دیکھا۔ سارنگ بر
اور ساردوت جھنجھلا کر بولے کچھ دل میں سوچ سمجھ بوجھ کر جواب دو۔ راجہ دشینت نے جواب
دیا۔ اس خوبصورت لڑکی کو ناحق میرے پاس لائے۔ مجھ پر کلنک لگانے سے کیا حاصل آج
تک میں نے اسے نہیں دیکھا۔ مجھے بدنام کرتے ہو کہ تم نے اس کے ساتھ شادی کی۔ سارنگ
اور ساردوت آتش غضب میں جل اُٹھے۔ طیش کھا کر جواب دیا۔ خوب کسی لڑکی کی عزت
بگاڑنا عصمت و عفت پر دھبا لگانا تیرا ہی کام ہے جب کن رشی مہاراج خبر لینگے اس
وقت سچ جھوٹ کا حال معلوم ہو جائیگا تمام راج نہ الٹ دیں تو سہی۔ ایک ہی سراپ سے
تجھے بھسم کر دینگے (شکنتلا سے) تم کیوں چپ سی بیٹھی ہو۔ بیرحم شوہر کو تمہاری بے حرمتی
منظور ہے تب تو کسی سے نہ پوچھا خود ہی گندھرب بواہ کیا۔ جیسا کیا ویسا مزہ پایا۔ اپنی یاد کیوں
نہیں دلاتی ہو۔ شرم کو بالائے طاق رکھو اور اپنی پچھلی باتیں سناؤ۔ شکنتلا (دشینت سے) کیا
آپ ہمارے بن میں نہیں گئے تھے کیا آپ نے ہم سے محبت بھری باتیں نہیں کی تھیں دشینت
(کانوں پر ہاتھ رکھ کر) میری بے عیب ذات میں عیب لگاتی ہے۔ شکنتلا۔ ہاں میں تو
تمہیں عیب لگاتی ہوں۔ لیکن تم نے مجھے دین دنیا کہیں کا نہ رکھا۔ سراسر ظلم ہے۔ میری بے حرمتی
سے کیا ہاتھ لگیگا۔ اچھا میں تمہاری دی ہوئی انگوٹھی دکھاتی ہوں۔ اب تو یاد آئیگی۔ یہ کہہ
کر انگلی کو دیکھنے لگی۔ انگوٹھی ہاتھ میں نہ تھی۔ ہائے وہ انگوٹھی کہیں گر پڑی۔ گھر سے توہین کر
[illegible] تھی۔ قسمت نے برا دن دکھلایا۔ جس طرح سے چاہا ناچ نچوایا۔ جب تم نے سرور
[illegible] شاید جل میں گر گئی ہو۔ دشینت (زیر لب خندہ کر کے) تریا چرتر یہی کہلاتا
[illegible] کیا دکھاؤں۔ ان باتوں کی یاد دلاتی ہوں جب تم چاہت
[illegible] کنج میں میرے بنائے چھند پر آپ
[illegible] نے اُسے چمکارا مگر وہ وحشی تھا
[illegible] نے کہا تھا۔ تم دونوں بن باسی
[illegible] سائے سے بھاگتا ہے ہم
[illegible] ہمیشہ مردوں کا دل چھین لیتی ہیں
[illegible] گیا جو کبھی چھو نہیں گیا

گوتمی (غصے میں) مہاراج ٹھٹھولی سے کوئی نتیجہ نہیں ہم بن باسی ہیں باتیں بنانا کیا جانیں راجاؤں کے دل میں دغا ہوتی ہے ہم لوگ کپٹ کیا جانیں تیرا دھرم دیکھ لیا۔ **دشنیت** عقل خلقی نہیں ہوتی بلکہ صحبت اور سجاؤ سے ہوتی ہے۔ استریوں کے چرتروں میں بڑے بڑے عقلمند تجربہ کار اور جہاندیدہ لوگ پھنس جاتے ہیں۔ انسان کو ان کی بھولی باتیں دھرم سے ڈگا دیتی ہیں۔ کوئل چالاکی سے اپنے انڈے کوے کے گھونسلے میں رکھ دیتی ہے۔ کوا سیتا ہے۔ بچے نکل کر بڑے ہوتے ہیں۔ تب کوئل کے ساتھ اڑنے لگتے ہیں + **شکنتلا** (بل کھاکر) ارے بے انصاف تو کیا کہتا ہے تو نے مجھے دام فریب میں پھانسا ایسی کپٹی نہ کوئی ہے نہ کوئی ہوگا۔ تو نے اس طرح کپٹ اور پاکھنڈ کو چھپایا۔ جیسے کوئی شخص گہرے کنوئیں کے منہ پر گھانس پھونس بچھا دے یہ کہہ کر سر نیچا کر لیا اور آنکھوں سے آنسوؤں کا دریا بہ نکلا +

سارنگ بر اور سارد وت دونو چیلے شکنتلا سے خفا ہو کر کہنے لگے شروع الفت میں تو نے کسی کو خبر نہ کی۔ اب بیکار روتی ہے۔ اپنے کئے کا پھل پایا۔ بغیر امتحان کئے راہ عشق میں قدم رکھنا تیرا ہی کام تھا۔ آخر اس کی سزا بھگتنی پڑی۔ شکنتلا سے کہہ کر راجہ کی طرف مخاطب ہوئے۔ ہماری بات سنو۔ بری ہے یا بھلی یہ عورت تمہاری ہے۔ چاہے رکھو چاہے نکال دو۔ ہم سے کچھ مطلب نہیں +

گوتمی کا ہاتھ پکڑ دونو چیلے گھر کو چلنے لگے۔ شکنتلا بھی روتی ہوئی ان کے پیچھے ہولی تم نے بھی ساتھ چھوڑا۔ راجہ بھی انکار کرتا ہے۔ کسی طرف کی نہ رہی۔ بے شرم و بیکس کہاں جاؤں۔ سارنگ بر سارد وت (غضبناک ہو کر) اے کمبخت تو یہاں کہاں آتی ہے تیرا جو جی چاہے کر خود مختار ہے جہاں جی چاہے رہ ہمارے یہاں تیرا ٹھکانا نہیں جیسا راجہ کہتا ہے اگر تو ویسی ہی ہے تو کن جی ایسی لڑکی سے درگذرے۔ اگر تیرا کہنا راست ہے تو اپنے خاوند کے گھر رہنا مناسب ہے۔ منی کے یہاں جا کر رہیگی تو ساری دنیا کلنک لگائیگی۔ یہ کہہ کر سارنگ دوت اور سارنگ بر شکنتلا کو چھوڑ کر چلتے ہوئے۔ راجہ نے آواز دی انسے کہاں چھوڑے جاتے ہو۔ اس کے باپ کے پاس سے جاکر سپرد کر دو چیلوں نے پھر کر جواب دیا چلے گئے شکنتلا روتی رہ گئی۔ سوم راج پروہت [illegible]
منی اور رکھی لوگوں کی بد دعا سے لوگ بیہوش ہو جاتے ہیں [illegible]
خبردار ہو تے ہیں [illegible]

ں رہیگی - یہ حاملہ بھی ہے اور رنواس میں کوئی رانی گربھ وتی نہیں ہے - جوتشی لوگ کہتے
ں کہ آپ کے جگر ورتی لڑکا ہوگا - شاید اسی دختر کے بطن سے تاج و تخت کا مالک پیدا ہوجائے
پ کے کوئی اولاد نہیں راج بے چراغ ہے - شکنتلا او وآپ کا ضرور گندھرب بواہ ہوا کسی منی
کے سراپ سے گزشتہ باتوں کی یاد جاتی رہی - حاضرین نے راج پروہت کی باتوں کو بہت
سند کیا - شکنتلا روتی ہوئی سوم راج پروہت کے پیچھے پیچھے روانہ ہوئی +

ادھیائے ۱۲

مینکا اپسرا کے ساتھ شکنتلا کی روانگی

شکنتلا روتی ہوئی سوم راج کے پیچھے پیچھے جارہی تھی - اتنے میں ایک آگ کا شعلہ
پیدا ہوا اور شکنتلا سے لپیٹ زمین سے آسمان پر اُڑا وہ شعلہ اس کی ماں مینکا پری تھی جب
وہ بجلی سی چمک کر نظروں سے غائب ہوئی سوم پروہت راجہ کے پاس آئے اور ساری
کیفیت کہہ سنائی مہاراج تعجب کی بات ہے ایک اچنبھا دیکھنے میں آیا - شکنتلا آنسوؤں
کی مالا پروتی ہوئی میرے ہمراہ جارہی تھی زبان سے یہ کلمے نکل رہے تھے بیکس ہوں
میرا کوئی نہیں زمین پھٹ جائیں سما جاؤں ایک آگ کا شعلہ آسمان سے گرا اور اس
نوخیز لڑکی کو آسمان پر لے اُڑا +

ش[illegible]
[illegible] میں پہلے ہی [illegible]

[illegible] اب [illegible]
راجہ وشینت کی زبان سے [illegible]
مینکا اُسے اٹھاکر لے گئی - کشیپ منی کے استھان میں اتارا - اب شکنتلا رات دن رہا کرتی
[illegible] آکھا اب راجہ وشینت
ہے [illegible]

انگوٹھی لے کر کوتوال نے اُسے چھوڑ دیا - اور راجہ کے پاس انگوٹھی بھیج دی - انگوٹھی دیکھتے ہی جو
شکنتلا کی یاد آئی - درد نے دل میں گھر کیا - آرام وچین یک لخت جاتا رہا - ہائے ہائے کرکے بستر پر
گر پڑا خوشی نام کو نہ رہی - اے فلک کجرفتار تو نے کیا کیا - آئی ہوئی دولت کو کھو بیٹھا - کس سے کہوں
اپنے گلے پر چھری پھیر لی - وہ معشوقہ میرے پاس آئی تھی ہائے افسوس! میں نے کچھ پروانہ کی
کس بے التفاتی سے پیش آیا - اس کے ساتھیوں نے بھی کنائی کاٹی - تنہا چھوڑ کر چلدئیے
بیچاری روتی چلاتی ہی رہی میں مخاطب بھی نہ ہوا - اب کیا ہونا ہے خار مفارقت دل میں
کھٹک رہا ہے - چھاتی پھٹی جاتی ہے - سانس رکتی ہے +

ادھیائے ۱۳

شکنتلا کے درد فراق میں راجہ دشینت کی آہ وزاری

کوتوال نے جب سے انگوٹھی دی ہے راجہ دشینت کی حالت بدتر ہوگئی - دل میں درد رنگ

پھر کر جواب دیا چلے گئے - شکنتلا روتی رہ گئی - سوم راج پروہت
منی اور رکھی لوگوں کی بددعا سے لوگ بیہوش ہوجاتے ہیں
خبردار ہوتے ہیں پچھتاتے ہیں - جب تک آپ کو یاد نہ آ

دکھلاؤ - اس وقت تم میری یاد سے اتر گئی تھیں اپنے کئے کی سزا پا چکا۔ کدورت سے دل کو صاف کرو میں کمبخت ہوں - تم نیک بخت ہو - غصہ تھوک دو اور مجھ پر رحم کرو میری آغوش محبت آ جاؤ
یہ کہہ کر راجہ پر غشی طاری ہوئی - چہرے پر زردی چھا گئی - بدن پسینہ پسینہ ہو گیا ہاتھ پاؤں سے حرکت جاتی رہی اتنے میں چترکا نام ایک خادمہ راجہ کے پاس آئی حال زار دیکھ کر رونے لگی - پنکھا کیا منہ پر چھینٹا مارا جب کچھ ہوش آیا آنکھ کھول دی۔ پر لونڈی کو روتے دیکھا - آہ کر کے بولا - تجھے کیا کام تھا کس لئے آئی میرے آرام میں مخل ہوئی +
چترکا - مہاراج! شکنتلا کو تو ایک آگ کا شعلہ اٹھا لے گیا نہ جانے کہاں ہو کچھ پتا نہیں - دشینت - آگ کا شعلہ نہ تھا - اس کی ماں مینکا پری تھی - وہی اڑا لے گئی - ادھر میں نے اُس سے تنفر ظاہر کیا ادھر کرم منی کے دو نو چیلوں نے اس کی حالت پر ترس نہ کھایا - اکیلا چھوڑ دیا - ہر چند وہ روتی بلبلاتی رہی - مگر کسی نے پرواہ نہ کی - تب مہر مادری نے جوش کھایا اس گل اندام کو اس کی ماں نے اس بلا سے نجات دی - چترکا - (خادمہ) صبر و سکون کی باگ ہاتھ سے نہ دیجئے - کچھ دن اور صبر کیجئے - تمہارا اور اس کا ملاپ ہو جائیگا - وہ بھی تمہارے ہجر میں بے قرار ہو گی - جب تمہاری چاہت میں شکنتلا کی حالت ردی ہو رہی ہے تو اس کی ماں حاشا گوارا نہ کریگی کہ تمہارے فراق میں وہ نازنین اپنی جان گنوا دے - دل جمعی رکھئے اور جو میں نے عرض کیا ہے وہ شدنی ہے + راجہ ایسی قسمت کہاں - میں خاک پر وہ افلاک پر - میرے اور اس کے درمیان زمین و آسمان کا فرق ہے ملاقات ہونا ایک امر ناگزیر ہے
چترکا - اچھا دیکھ لیجئے گا - میری بات یاد رکھئیگا - انگوٹھی بھی تو آپ سے جاتی رہی تھی کہاں شکنتلا - کہاں پانی - کہاں مچھلی - جو کام ہونے کو ہوتا ہے اس کے سامان بھی ویسے ہی ہو جاتے ہیں - راجہ (انگوٹھی سے مخاطب ہو کر) میں سمجھا تھا کہ دنیا میں میں ہی بد نصیب ہوں مگر تو مجھ سے بھی زیادہ بدبخت ہے - تجھے وہ ہاتھ میں رکھتی تھی مگر تو ایسی کمبخت کہ اس کی خاتم انگلیوں سے علیحدہ ہو کر مجھے منہ دکھانے آئی مجھے اس کی دوری نے مرنے کے نزدیک پہنچا دیا اور تیرا حلقہ تیرے لئے گرداب ہے نہ مجھے وہ نصیب ہو گی اور نہ تجھے وہ ہاتھ میسر ہو گا
راجہ دشینت کی زبان سے جب یوں وار کلمے نکل رہے تھے اب شکنتلا کا قصہ سنئے - جب مینکا اُسے اُٹھا کر لے گئی - کشپ منی کے استھان میں اتارا - اب شکنتلا رات دن رہا کرتی [illegible]
[illegible]

ویلاہیئے اور شکنتلا کو اس کے سپرد کر دیجیئے۔ آپ کی توجہ سے ان دونوں میں میل ہو جائیگا۔ اندر نے
تسکین دیا۔ ماتل رتھ بان کی طلبی ہوئی۔ اور حکم دیا کہ تخت لے جا اور دشینت کو سوار کر کے لے آ +
گر...

ادھیائے ۱۴

ماتل رتھ بان کے ساتھ راجہ دشینت کی اندر لوک کو روانگی

ماتل حکم پاتے ہی روانہ ہوا راجہ کی ڈیوڑھی پر پہنچا۔ اہلکاروں اور عرض بیگیوں سے
کہا مجھے راجہ اندر نے بھیجا ہے خبر کرو۔ چوبداروں نے سنتے ہی راجہ سے عرض کی مہاراج
اندر نے ماتل رتھ بان کو بھیجا ہے۔ ایک بوان بھی آیا ہے۔ راجہ نے روبرو پیش ہونے کی اجازت
دی۔ ماتل نے سلام کیا +

راجہ دشینت۔ راجہ اندر خیریت سے تو ہیں۔ مزاج اچھا ہے۔ ماتل۔ ہاں مہاراج
سب خیریت ہے۔ آپ کو بلایا ہے۔ ان دلو راچھسوں نے زور باندھا کمک کے لیئے آپ
کی طلبی ہے۔ دشینت۔ زہے نصیب کہ راجاؤں کا راجہ مہاراج اندر ہمیں اس مہربانی
یاد فرمائے۔ اس کی بندہ نوازی ہے ہماری کیا حقیقت ہے۔ کہ ا... کمک کر سکیں۔ ایک
ادنے لو کر ... کیم کریں تو آن کی آن میں دیووں کا خاتمہ ...
پھر ملبوس شاہانہ پہن کر ہتھیار لگائے۔ تخت ...
... آدھی مسافت طے ہوئی تھی کہ ایک پہاڑ آسمان پر نظر آیا۔
کونسا ہے۔ اس کا نام کیا ہے۔ ماتل۔ اس پہاڑ کا نام ہیم کوٹ ہے۔ اس پر
ہیں دشینت۔ اچھا بوان کا رخ اس طرف پھیر دو۔ ہم کشپ جی کے درشن کرینگے
بوان اس طرف لے چلا۔ جب نزدیک پہنچا۔ بوان سے اتر پڑا اور وہاں کی سیر کرنے
دلکش ... نام تھا۔ کہیں رنگ برنگ کے پھول کھل رہے ہیں۔ کہیں چشموں سے
رہے ہیں۔ درخت سب میوہ دار ہر ایک ... ر جانور اول رہے چہچہے کر رہے
شکنتلا بھی اس طرف آئی۔ راجہ ... پر نظر ڈالی۔ صورت
تھا کہ ... دڑاق اس کے سینے میں ... دگر ہے منہ ...
چلتے پھرتے بیان کے سیلے شکنتلا ... دشینت ...
خاتون ... نکل پڑ ... پاس ...

ی

پڑا + شکنتلا - کیوں مجھے گنہگار کرتے ہو +
کر زار زار رونے لگی - سر کو پیروں سے اٹھا کر بولی - مہاراج ! اب تمہیں ہوش آیا کا
ینت - ان خطاؤں کی معافی چاہتا ہوں - اپنی نالائق باتوں پر خود نادم ہوں - جب سے
ن ہے - تمہاری یاد آئی ہے جان وبال ہے - رنج و محن سے سابقہ ہے نہ معلوم
تھا - جو تمہاری یاد دل سے جاتی رہی - اپنے گناہوں کا خود معترف ہوں - جو
نیاں اور سختیاں ہم سے ظہور میں آئی ہیں - اُن سے درگزر کرو مجھے سخت
ے - رنجیدگی دور کرو - دل غمگین کو مسرور کرو - یہ کہہ کر ہزار ہزار منت و سماجت

لا
- مہاراج تمہارا گناہ کچھ نہیں - میری قسمت کی برائی ہے +
تنے میں ایک بالک پہاڑ کی چوٹی پر سے ایک شیر کے بچے کو پکڑے ہوئے آتا
- اور دو بڑھی عورتیں اس کے پیچھے پیچھے - یہ کہتی چلی آتی ہیں بیٹا ! اسے چھوڑ دو
س آتی ہوگی ایسا نہ ہو کہ وہ تجھ پر حربہ کر بیٹھے + لڑکا - مجھے اس کا ڈر نہیں وہ
سکتی ہے + راجہ دشینت کا دایاں انگ پھڑکا لڑکا بہت پیارا معلوم ہوا - لڑکے
اٹھا لیا + دشینت - (بڑھیا سے) یہ کس کا لڑکا ہے کس خوش اقبال کی آنکھ کی
ہے - بڑھیا - یہ لڑکا راجہ پُرو کے خاندان میں پیدا ہوا - اس کی ماں اپسرا کی بیٹی
س کے شوہر نے اپنی بیاہتا عورت کو چھوڑ دیا اس کی ماں کا نام لینا
شینت یہ سن کر جامے میں نہ سمایا - کیونکہ یہ سب باتیں اس سے ملتی تھیں - بڑھیا نے
لڑکے کے بازو سے تعویذ کھل کر گر پڑا - دشینت - یہ کیا پڑا ہے میں اب میں
ڑھیا - تم نہ چھونا تم نے تو اٹھا لیا - دشینت - مجھے اس کے اٹھانے سے کیا ہے اہل
ھیا - جب یہ پیدا ہوا تھا کشپ جی مہاراج نے یہ تعویذ اس کے بازو سے موسوم
س لڑکے کے والدین کے کوئی اس تعویذ کو زمین سے نہیں اٹھا سکتا - اگر
مجسم ہو جائے - دشینت بہت ہی خوش ہوا اور لڑکے کے رخسار پر کی کرپا چاہئے
کا - مجھے چھوڑ دو ماں پاس جاؤنگا - دشینت - ہمارے ساتھ چلو - لڑکا - سے ضرور
ں - دشینت - کیوں تم میرے لڑکے ہو - ہمارے ساتھ چلنے میں کیا مضائقہ
کا - تم میرے پتا نہیں ان کا نام دشینت ہے - دشینت مسکرایا - اندر نے
نہیں اپنے مکان

لڑکا مچل کر گود سے اتر پڑا اور شکنتلا کے پاس کھڑا ہو گیا اور کہا کہ ماں مجھے یہ شخص اپنا کہتا ہے - دشینت - پیاری میں نے تیرے ساتھ بدسلوکیاں کیں - مگر انجام بخیر ہوا شکنتلا جو ہونی تھی ہوئی - ایشور ہمارا سنجوگ قائم رکھے - نحوست کے ایام گزر گئے - بھلے دن آئے ہیں شکنتلا نے یہ کہہ کر راجہ کے چرن چھوئے - دشینت - قسمت سے گوہر مقصود ہاتھ آ گیا آؤ چلیں کشپ جی کے درشن کریں - شکنتلا - تمہارے ساتھ چلتے ہوئے مجھے شرم آتی ہے دشینت - ایسے مبارک وقت میں شرم کی کیا بات ہے +

ادھیاے ۱۵

دشینت اور شکنتلا کو کشپ جی کا اشیرواد

کشپ منی اور ادت سنگھاسن پر براجمان ہیں + کشپ جی ادتی سے امرت لوک کا راجہ دشینت یہی ہے - اس کی کمان کے آگے راجہ اندر کا بجر بے رونق ہو گیا - ادتی - ہاں مہاراج یہی راجہ دشینت ہیں انہیں کے جلال کے سامنے راچھسوں کا پتا پھٹ جاتا ہے - ماتل - راجہ دشینت سے کشپ جی کی استری ادت آپ کو محبت کی نظر سے دیکھ رہی ہیں آپ ... ت کیجئے + دشینت - کیا یہی برہما جی کے پوتے مریچ کے لڑکے ہیں - انہیں کے یہاں ... نے جنم لیا تھا - اور یہ راجہ دکش کی لڑکی ادتی ماتا ہیں - ان دونوں کے چہروں پر تپ کی وجہ ... نہیں ٹھہرتی - ماتل - ہاں کشپ اور ادتی دنیا کی پیدائش سے پہلے پیدا ہوئے - دیوتا ... اور راچھس انہیں کی نسل میں ہیں - راجہ دشینت ... ہوا - ماتل نے عرض کیا - راجہ دشینت ہیں ... نام کرتے ہیں - کشپ جی - بچہ تیرا راج کھنڈ نہ ہو - ادتی - اقبال کا سایہ سر پر قائم رہے ... اس ... کے چرنوں میں اس بالک کو چھوڑتی ہوں - یہ کہہ کر کشپ اور ادتی کے قدم لئے - ... تیرے شوہر کا جاہ و جلال اندر کی طرح رات دن بڑھتا ہے - تیرا لڑکا کھینت کی ... ہے - ... اقبال ہو تیرا سہاگ اندرانی کی طرح ترقی پر رہے - ادتی - ہے پتری اپنے ... اور ... دیکھ - راگ سہاگ ایشر تیرا ... کشپ جی (دشینت سے) بڑے ... ہو - جو ایسی پت برتا استری تمہاری رانی ہوئی - تمہارا لڑکا نارائن بھگت ہو کر ادرتی ... دشینت - آپ کی دیا سے میری آرزو برآئی - درشنوں کے قبل ہی گوہر مقصود ہاتھ آ ... کے درشنوں کا یہ پھل ... پہلے آرزو ...

ہیں۔ دشینت۔ مہاراج آپ کی داسی شکنتلا کا گندھرب بیاہ میرے ساتھ ہوا۔ کنور رشی
مہاراج نے انہیں میرے پاس بھیجا۔ مگر مجھے ان کی یاد بھول گئی۔ پچھلی باتیں کالعدم ہو گئیں۔ نہ بیاہ کا
خیال رہا۔ نہ انہیں پہچان سکا۔ جب انگوٹھی دیکھی پچھلی باتیں یاد آگئیں۔ اس دن سے اب تک پانچ
برس کا زمانہ ہوا۔ میرا دل ہی جانتا ہے کہ جس مصیبت سے یہ دن کٹے ہیں۔ آج آپ کے درشنوں سے
درد و غم کافور ہو گیا۔ کشیپ جی۔ مجھے سب حالات معلوم ہیں۔ جب شکنتلا تم سے جدا ہو کر روتی
ہوئی راج پروہت کے ہمراہ جاتی تھی۔ اتنے میں مینکا اس کی ماں شکنتلا کو اٹھا کر ہمارے پاس لے
آئی۔ اس وقت میں نے دھیان کیا کہ یہ کیا بات ہے۔ اپنے جوگ بل سے معلوم کیا کہ درباسا رشی کے سراپ پر تم نے اپنی
پت برتا استری کی طرف سے منہ پھیر لیا۔ اور اپنے گھر سے نکال دیا۔ سراپ کی میعاد اس وقت تک تھی جب تک انگوٹھی نہ ملے
دشینت (دل میں) یہ تقصیریں مجھ سے سراپ کے باعث ہوئیں (شکنتلا دل میں) راجہ نے جان بوجھ کر مجھے نہیں چھوڑا
یہ بے اعتنائیاں درباسا رشی کے سراپ سے ظہور میں آئیں۔ کشیپ جی (شکنتلا سے) سب حالات
ظاہر ہو گئے۔ راجہ دشینت کسی طرح خطاوار نہیں ناراستگی میں ایسی باتیں پیش آئیں۔ اب
تم پٹ رانی ہو۔ تمہارا لڑکا صاحب اقبال ہو گا۔ تمام دنیا کی باگ اس کے ہاتھ میں ہو گی
ہفت اقلیم کے تاجدار تابع فرمان رہینگے۔ اس لئے اس کا نام میں نے سرب دمن رکھا ہے +
دشینت۔ ہاں مہاراج یہ ہونہار بچہ اپنے وقت میں یکتا ہو گا۔ ابھی سے اس کے تیور
کہے دیتے ہیں۔ کس ٹھاٹھ سے شیرنی کے بچہ کو دبائے رہا تھا +
کشیپ جی۔ اس لئے اس کا نام ہم نے سرب دمن رکھا۔ لڑکپن سے اس نے
جنگل میں صحرائی جانوروں کی دیکھ بھال رکھی۔ نوعمری میں تو یہ حالت ہے۔ شباب میں
مخلوقات عالم پر اپنی خاص توجہ مبذول رکھے گا۔ رعیت پروری و غربا نوازی سے اہل
عالم خوش رہینگے فریادیوں کی فریاد سنے گا۔ حاجت روائے عالم کے نام سے موسوم
ہو گا۔ بھرت نام سے بھارت ورش اس کی راجدھانی ہو گی +
دشینت۔ بلاشک یہ اوصاف اس میں سے نظر آتے ہیں آپ کی کرپا چاہئے
سب کچھ ہو جائیگا۔ جس نے آپ کی نگرانی میں پرورش پائی۔ وہ اُن اوصاف سے ضرور
متصف ہو گا +
یہ باتیں ہو رہی تہیں۔ کہ راجہ اندر کا ایک وکیل وہاں پہنچا۔ اظہار کیا۔ اندر نے
فرمایا ہے ہمیں جو منظور تھا وہ کام پورا ہو گیا [illegible] آنے کی ضرورت نہیں اپنے مکان

کو واپس جاؤ +

کشپ جی بولے اب شکنتلا اور سرب دمن کو لئے ہوئے خوشی خوشی گھر کی طرف مراجعت کرو - اور عیش و عشرت سے راج کاج دیکھو - یہ سنتے ہی ڈنڈ وت کرکے راجہ دشینت اور شکنتلا ایوان پر بیٹھے - سرب دمن کو گود میں لیا اور تخت کا رخ ہستنا پور کی طرف پھیر دیا - اس طرح ان مشتاقوں کی آپس میں ملاقات ہوئی - بخت خفتہ جاگ اٹھا - دکھ درد یک لخت کافور ہوگیا ہستنا پور آئے - شکنتلا رانی ہوئی - اور راجہ اپنے راج میں امن وچین سے حکم رانی کرنے لگا - رعیت شاد - شہر آباد - دلوں کے مقاصد پورے ہوئے - اپنے اپنے حسن و جوانی کے مزے اٹھائے - کچھ دنوں بعد سرب دمن ولیعہد ہوا - اور تخت پر بیٹھ کر راجہ سرب دمن معروف بہ راجہ بھرت نے بہت جگ کئے اور اب تک راجہ بھرت کے نام سے ہندوستان بھارت کھنڈ پکارا جاتا ہے +

اٹھارھویں جلد ختم ہوئی

کتب انگریزی - اردو - ہندی - گورمکھی و پشتو

نام کتاب	اصلی قیمت	رعایتی قیمت
انگریزی بول چال	۶/	۱۰/
انگلش پروور لیس مع اردو ترجمہ	۳/	۱ہ/
سلیکٹ سٹوریز مع اردو ترجمہ حکایات دلچسپ	۴/	۱/
انگلش اپرومنٹ	۶/	۲/
انگریزی اردو اول	۲/	۰/
ہندی انگریزی	۱/	۰/
ہندی انگریزی اول ...	۳/	۱/
" " دوم خرد ...	۳/	۱/
انگریزی دوم کلاں ...	۶/	۱ہ/
اینگلو اردو لیٹر رائیٹر کلاں ...	۶/	۲/
میسیج آف دی گیتا مصنفہ لالہ لاجپت رائے	۱/	۱/

نام کتاب	اصلی قیمت	رعایتی قیمت
گورمکھی انگریزی اول خرد	۲/	۰/
" " دوم "	۶/	۰۱/
" " اول کلاں	۴/	۲/
" " دوم "	۶/	۰۲/
" " سوم "	۱۲/	۶/
دومن ہندی اردو گورمکھی کی پہلی کتاب	۴/	۲/
گورمکھی اردو اول	۲/	۰/
انگریزی گورمکھی بول چال	۱۰/	۵/
جپ جی گورمکھی انگریزی	۵/	۳/
ہندی اردو اول	۲/	۰/
پشتو اردو اول	۲/	۰۱/
برٹش فارماکوپیا	۳/	۱/

کتب طب وغیرہ

نام کتاب	اصلی قیمت	رعایتی قیمت
رسالہ صابون سازی کلاں	۱۰/	۸/
" " خرد	۱۲/	۲/
رسالہ معجون و اطریفل ...	۲/	۰/
" بواسیر	۲/	۰/
" ہیضہ	۲/	۰/
انگریزی دواسازی کی کتاب	۱۲/	۳/
رسالہ قارورہ	۲/	ـ/
لذت طعام معہ اچار مربہ ...	۱/	ـ/
رسالہ شربت قارورہ	۳/	ـ/
علاج کمزوری	۳/	ـ/
رسالہ گلٹ سازی	۳/	ـ/
دو ذکی بیماریوں کا علاج ..	۳/	ـ/
رسالہ چیچک و خسرہ	۳/	ـ/
علاج اطفال	۴/	۱/
علاج چشم	۴/	۱/

نام کتاب	اصلی قیمت	رعایتی قیمت
ذخیرہ صنعت و حرفت ...	۵/	۰۲/
رسالہ طاعون	۰/	ـ/
رسالہ کشتہ جات	۵/	۳/
رفیق اسہال	۳/	۰۱/
ویٹرنری پوسالوجی	عہ/	۱۴/
رتن بے بہا معہ رسالہ کشتہ جات	۸/	۳/
آئینہ رسائن	۶/	۰۲/
مفردات بحرمی	۶/	۳/
مفتاح الطب (لغات الامراض)	۳/	۲/
دایہ گری	۶/	۱/
علاج الامراض	۱۲/	۸/
مخزن المفردات جواہر الادویہ	عہ	۱۲/
دافع الامراض	۸/	۴/
علاج الغربا	۴/	۳/

[illegible] تہ مل تاجر کتب لوہاری دروازہ لاہور سے ہر ایک [illegible] کے علاوہ ہر قسم کے نقشہ جات انعام رعایت سے ملتے ہیں